رنگ گلشن فردوس ... [illegible]

جناب ... اجر بادشاہ ... تلمیذ رشید ... شاگرد و خلف اکبر جناب خواجہ محمد وزیر وزیر ... [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد الٰہی

می وحدت پلا دی الساقی | نہ رہے نام کو دوئی باقی | شیشہ دل میں بھر دی ہے عرفان | جام کیطرح تا رہوں خنداں
جا ہیں لکو نشہ وحدت کا | وحدہ لاشریک کی ہے ثنا | سر پہ خمخانہ طلسم جہان | کر دیا ایک کن میں جسنے عیاں
اشہد [illegible] ح | غنچہ بھی کہہ رہا ہی یا فتاح | حمد خالق اگر اسے زبان | [illegible] کی ایسی دہن ندان
[illegible] صنعت | دی عروس بہار کو زینت | جسکو [illegible] | [illegible] بوقلمن کو [illegible]
ا [illegible] | خلعت سبز سبزہ و سبزی دیا | تھی [illegible] | [illegible] بھی پھول نسرین سماتا
[illegible] | مخمل کا فرش بچھایا ہے | [illegible] گل | خار کو بھی خلش [illegible]
[illegible] | کر دیا ہے دریا دل | مخزن [illegible] | آب [illegible] دانہ گوہر کو [illegible]
[illegible] | [illegible] اوسکی [illegible] | جام [illegible] | [illegible] اپنی [illegible]
[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] روشن ہو دیدہ [illegible]
[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible]

دل نہیں آباد ... | ...ہی صاحب خدا کی قدرت ہی
نہ ہوں پوشیدہ اسکی | ہمکو صورت سی اونکی نفرت ہی | رہا پنہ...
آب شمشیر سی کروں سیراب | کوئی تشنہ دہن ہو مانگی آب | ...رہی دل ...
لعل سی جان مفت جائیگی | میں جو بگڑی نہ کچھ بن آئیگی | ...سمجھوں جو تڑپی کوئی ...
ناز کرنی لگا وہ قسمت پر | زانوئی یار پر جو دیکھا سر | ...ش میں آگیا وہ تنویر
بیٹھی اک ہم سی الگ جا کر | اپنی زانو سی سر کو سرکا کر | ہو گیا جو حجاب دامنگیر | ...ردہ...
فرط شادی سی آگئی طاقت | ...رت مطلت

تصویر شہزادہ مہ لقا و ملکہ حسن آرا و وزیر زادہ



دیکھ کر اوسکو ہو گیا بیتاب | آتش عشق سی جو دل تہا کباب
تا کلیجہ کی آگ ٹھنڈی ہو | سوز فرقت کی سرد گرمی ہو
کیا ہی حسرت سی ہاتھ پھیلائی | تا کہ آغوش میں وہ آجائے
ہوش میں آ کے رنگ لاتی تم | کیا ہی جلدی میں آتی تم
کیا کوئی نشہ پیکی آئے ہو | دیکھو اتنا بہکتے ہو سنبھلو
ایسی بیتاب ہو نہیں کیا حاصل | ضبط کیجیی جو بیقرار ہی دل

اوسکو گھڑی چاہتا تہا پہیرون | کہ میں شیشی سی اپنی لیتا ہون
سونچکر دل میں اپنی یہ کہا | ہنر کی اوسکی طرف کو آخر کار
قصد اسکا جو یہ نظر آیا | ناز سی اوس نی یہ فرمایا
خوب بیجان سلامتی سی ہیں | باتیں یہ آپکی ابھی تک ہیں
یہیں یہ اختلاط ہوتا ہی | ایسی باتوں پہ غصہ آتا ہی
اپنی الفت اگر جتانے ہو | مجھکو در پردہ تم ستاتی ہو

ہی پیدا اسے قریبا
[illegible] اک جہکو یاد آئی ہر
[illegible] دغا باز ہر دہین سارے
[illegible] آئی ہین قریب انہین
بندہ بی درہم ہین مطلب پر
پہر یہہ انکا عجب ہی شعور
ہم کرین سچ بہی کوی بات اگر
کرتی ہین کیون بناوٹین بیکار
اوس پہ پیرد کی انکی یہہ تقریر
دمی وہی شخص اور کو الزام
میری کہنی کا اگر یقین نہو
دیکہو کتنی ہین با وفا ہم لوگ
اور بی یہہ سنکی بولی تاوہ جبین
تمتو با ہر ہو زہرہ سی ادنکے
اوہی باہم یہہ ہوتی تہی تقریر
تہی جو حاسی زیادہ شوخ و شریر
شاہزادیکی سمت کرکی نظر
آپ کیون انکو ہو شمین لاتین
جہکو اسکا سبب بتا دین آپ
[illegible] بسے راہ
[illegible] ہین بخشش کی تو نکا
خیر ہونا تہا جو کہ وہ تو ہوا
[illegible] کہنی لگا یہہ طلعت

تجہکو سمجہاو
دلسی ہینی نہین بناو
ہو گیا آج امتحان بارے
ہی دغا بازی انکی خاصیت ہین
مستعد ہین جو کوئی کاٹی سر
بیوفا خلق مین تو ہین مشہور
تو نہ آسے کیا کوی بہی باور
ہم سمجہتے نہین کچہہ انکا قرار
ہنسکی کہنی لگا وہ نیر
جو نہ آپ خلق مین بدنام
دیکہہ لو تم بہار دانش کو
بلکہ ہین صاف دل کہا ہم کو
یہہ برا مانی کی بات نہین
ہی یہہ ثابت تمہاری چہرہ سے
آگئی آمین وان وہ دخت وزیر
چہیڑ نیکی لئی یہہ کی تقریر
یون لگی کہنی اوس سی یہ ہنسکر
کسلئی اسکی سامنی آئین
وجہہ جو ہو وہ اب بتائین آپ
سے ہے عجب ذات آپکی واللہ
کچہہ سمجہ مین مری نہین آتا
حال اب کچہہ بیان اپنا
کیا عیان میانکی ہو خاتت

سنجدا [illegible]
جب نکلجالی
کیا سمجہتے نہین ہین
انکی دانائی پہ پڑین پتہر
یہہ اگر سر بہی کاٹ کر دیوین
نام پر کہوٹہ ہر دو نکا ای جویر
ہر دکو یاد کسب چاہت ہین
خوب اللہ بہی ہی اسکا علیم
نہین اسکا خیال کرتی ہین
مین نبانی کا کرتی ہون یہہ گلا
کچہہ قیافہ شناس ہو نہین سمجہے
ایک جادو لو جب آئی وہ نظر
کیا زمانہ کا ہو گیا ہی طور
کیون حضور آپکو تو چاہ ہتے
ہنی کیا اسمین ہنس ملا یا تہا
اوس پہ پیرو سی کر کی یہہ تقریر
سیکڑون عشق کے دام مین پہنسن اسیر
یہہ بہی ہی خوش نصیبونکا لہنا
کیون یہان آپ لائی ہین تشریف
سمہسے احوال پوچہنی کیا ہو

تو نہ آ
عو [illegible]
مگر [illegible]
کہ ہی قرآ
[illegible] کرتی
یہہ تمہارا نہین ہی
وضع تم ہین نہین برائی کی
دلمین خوش ہو گئی وہ ملکہ
دلمین کچہہ اور ہی رہا نہ اوہر
مطلقا اسطرف نگاہ نہ کی
غنچہ کیون [illegible] دم پہ آیا تہا
بولی پہر یہہ لقا سی تیغ شریر
دفعتہ ہو وہ اسطرح تسخیر
خوب کہل کہیلی آپ کیا کہنا
کسلئی یہہ اوٹہائی ہی تکلیف
آئی ہین قسمت آزمائی کو

مہر کا اوسکے گر پڑے سایہ
نور پہ خور و پاسنہ دیدۂ حربا
باغ قدرت سے اوسکی لی تاثیر
ہین ثمر یا شہد منغص و شیر

شب ... دیکھے ہو وہ ذرہ ذرہ
کونسی شہر ہین اوسکا اور نہین
اوسنی پانی مین پالا گوہر کو
آگ مین ... لیسے ہی سمندر کو

شہر ... ضا سے معدن لعل
دلکو جسکے کر دیا روشن
خون ... لی رطوبت سے ہی مرجان
اشک ہون غیرت در عمان

... کبوتر کو
کر دیا باغ اوسکے ہر پر کو
اوسکی قدرت کو جو خیال کرے
کچھ نہ سمجھے خود انفعال کرے

بلبل پائی جو لحن بلبل کو
حسن بخشا ہی چہرۂ گل کو
کری مشاطگی جو دست کرم
غازۂ روی گل بنی شبنم

شوخ کیسی گلون کی نکہت کی
شکر کو ہستی عنایت کی
توڑتا ہی وہی طلسم خزان
دیکھ لی توحید مین ہر نیسان

اے خداوند آسمان و زمین
تو ہی یکتا ترا شریک نہین
سر پر احسان ترا نہین کسکے
ہین ملک تا فلک گواہ جسکے

کیا بزرگی ہین تیری جاے کلام
نہین چون و چرا کا کوئی مقام
ماسوا سے جدا ہے تیری ذات
صانع ماسوا ہے تیری ذات

تو نے ہر شی کی ایجاد اپیدا
تو کسی سے نہین ہوا پیدا
تو ہی راحت کا دینے والا ہے
تجھسے ہر درد کا مداوا ہی

تو ہی دونون جہان کا مالک
تو ہی انس اور جان کا مالک
حی و قیوم نام ہے تیرا
صنع و ایجاد کام ہی تیرا

روشنی دی ترا کرم ہے اگر
کور ہو جائے چشم شمس و قمر
تو ہی سبکا ہے مدعا و مراد
دل مین ہر ایک کی ہے تیری یاد

... سبکا ہی پالنے والا
تو ہی کرتا ہے سبکو رزق عطا
تو وہ محبوب ہے کہ بے دیکھے
سبکو دعوی ہی عشق کا تیرے

تو وہ معشوق ہی کہ عشق ترا
فرض ہر ایک پر ازل سے ہوا
گر کسی پر کوئی ہوا شیدا
تجھسے الفت کی راہ کی پیدا

تجھسے بہتر نہین کوئی محبوب
سب بتون کا ہی تو ہی محبوب
کسکو تیری نہین تلاش یہان
روز و شب مہر و مہ ہین گردان

... ملا ... پایا
جستجو مین ہین تیری آوارہ
تجھسے روشن ہے دیدۂ آفاق
تیری دیدار کی ہین سب مشتاق

... ہوسکے کی ...
تو ہی وہم و قیاس سے باہر
جو تری ذات پاک کی ہین صفات
کوئی اونکو اگر لکھے دن رات

ا... مرا پانی زبان قلم
ایک شمہ بھی ہو سکے نہ رقم

در نعت سرور کائنات

حق نے پر نور سا کیا وہ پلا
دی شراب طہور کا جو مزا
سب حسین مضمون ہیں اوسکی تشنہ لب
نظم پر میری سب ہیں ... پائین

اب کرون نظم نعت پاک رسول
ہو جو درگاہ مین خدا کی قبول
فرض ہی سب پر اوسکی مدح و ثنا
کہ محمد ہے نام پاک اوسکا

صفتی ... نعت زمین و زبان
منتہی مقصد کہین جہان
سرور دین سلطان محمد ہے
خسرو انس و جان محمد ہی

کچھ نہ ہوتا اگر نہوتی وہ ذات
خوب لولاک سے ہی ہی یہ اثبات
منبع فیض و بحر جود و سخا
مجمع خلق و حلم و شرم و حیا

نور سے اوس کی حضرت آدم
حامی بیکسان شفیع امم
صابر و شاکر و سخی و کریم
مخبر صادق و سلیم و رحیم

تھا وہ لاریب رب کا جلا
اوسکے منہ سے سنا کلام خدا
ابر رحمت کا سایہ تھا سر پر
اس سے سایہ نہ اوسکا آیا نظر

خاتم اوسپہ ہے نبوت کا | ذکر کیا ہے بحث قدر شنا کا
حامی عاصیان غریب نواز | معدن صدق و مخزن اعجاز

فلک عصمت و نیر ادراک | شمع بیت الحرم شہ لولاک
باعث فخر آدم و حوّا | واقف سر حق حبیب خدا

قبلہ دین و کعبہ حاجات | ذات سے اوسکی ہے امید نجات
بادشاہ دیار دین ہی وہ | گوہر تاج مرسلین ہے وہ

لکھ سکے اوسکی نعت کیا انسان | مدح جسکی کرے خدائے جہان
کیون نکونین کا ہو وہ مطلوب | ہی رب علا جسے محبوب

اوسکی عظمت سے ہی خدا ظاہر | مدح میں اوسکی ہی زبان قاصر
ساقیا دی شراب خم غدیر | ہو میخوارون میں مری توقیر

منقبت جناب امیر کل امیر شہسوار لافتا شیر خدا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب

تر زبان اوسکی وصف میں ہو سدا | جو کہ ساقی ہے حوض کوثر کا
مدحت اوسکی اگر کرینگے رقم | جام کوثر صلہ میں پائینگے ہم

نفس پیغمبر خدا ہی علی | اہل ایمان کا پیشوا ہی علی
قلزم بخشش و عطا و کرم | زوج خیر النسا امیر امم

مومنون کا وہی تو ہی مولا | رکن ایمان ہی جو اسکی ولا
سب ہین واقف ہی فی روز غدیر | مومنون کا اوسی کیا ہی امیر

مصحف ناطق خدا بھی ہی | جن و انسان کا رہنما بھی ہی
اوسنی پیغمبرون کی کی امداد | جبرئیل امین کا ہی استاد

سب پہ روشن ہی حکم سے اوسکے | پھر کے آیا ہی مہر مغرب سے
یہی اسرار حق کا چشمہ ہے | فن اس سی ہر اک کو ہوتا ہے

جو علی سے پھرا خدا سے پھرا | ہی عدوی علی عدوی خدا
اسم اقدس علی جو اوسکا ہی | اسکے حرفون میں یہ معما ہی

عین سی اوسکی تو یہی مطلب | عالم باعمل ہی عاشق رب
لام سی کہ سمجھیے لب ادراک | یعنی حضرت ہی شاہ لولاک

کرتی ہے یہ اشارہ یای علی | ہی ید اللہ ذات پاک اوسکی
ہی یہ ثابت حدیث و قرآن سے | ہی وہ افضل ہر ایک انسان سے

کہ پیمبر کا وہ برادر ہے | نہیں اوسکا جہان میں ہمسر ہی
زور و طاقت میں اور شجاعت میں | جود و بخشش میں اور عبادت میں

علم میں عقل میں عدالت میں | حلم میں صبر میں طہارت میں
ہین سوا اسکی اور جتنی صفات | سب میں یکتا ہے بس علی کی ذات

تھی وہ طاقت کہ ہی جہان میں مشہور | لیکی نام اوسکا کرتی ہین [illegible]
کسطرح زرہ میں نہ ہو یکتا | کہ ید اللہ ہی لقب ا[illegible]

ہی شجاعت پہ لافتا شاہد | اور سخاوت پہ ہل اتی شاہد
ہی وہ کرار ذات پاک علی | غیر فرار ہی صفت جسکی

ہی یہ مشہور ایک سائل ہی | اوسکے در سے نہین پھرا خالی
زہد و تقوی میں ایسا تھا یکتا | کہ مثل بھی ہوا یکتا

علم میں بھی تھا ایسا لا ثانی | کہتے تھے جسکو باب علم نبی
وہ عدالت میں بھی یگانہ تھا | حق و باطل میں جسنے فرق کیا

وہ کرامت کہ دیکھکر بندی | شہ کو اوسپر خدا کا کہتے تھے
شان میں اوسکی ہی خدا آگاہ | آیہ انما یرید اللہ

وہ توکل تھا شہرۂ آفاق | دی ہی دنیا کو تین بار طلاق
اوسمین پیغمبرونکی خصلت ہے | اوسکے آگے کسے فضیلت ہی

جو علم انبیا [illegible] | حق نی کیا کیا اوسی فضیلت ہے
سب سی رتبہ و درجہ رکھتا ہے | سب سی پایہ بلند رکھتا ہے

بس وہی لائق امامت ہے / بس انہی پر ارث خلافت ہے
علی ہی جو کچھ نبی نے کی ثنا / ثنا نہیں کسکی ایسا ملا
اوسی نے گمراہوں کو بتائی راہ / حق ہی سا تھا اونکی حق آگاہ
کون ایسا ہی بندۂ مقبول / مدح خوان جسکی ہین خدا و رسول
گھر میں خالق کے وہ ہوا پیدا / اوسکا یہ مرتبہ نصیب ہوا
اب کرون منقبت کو اسپہ تمام / اوس سے ہی افضل ہین سب اونکا نام
آدمی ہی ہوا جو اوسکا الیف / جسکی کرتا ہو خود خدا تعریف
ہین یہ بارہ امام نور اللہ / دین احمد کی ہین یہ پشت و پناہ
چنانچہ نور کے یہ بارہ ہین / پنجتن حق کے بھی انہی سے ہین
عرش پر نور کی یہ تاریں ہیں / حق تو یہ ہے خدا کی پیاری ہیں
آل اطہر سے جسکو الفت ہے / اوسکی قسمت میں باغ جنت ہے

مناجات بدرگاہ جناب باری تعالی

ساقیا ہے یہ وقت استغفار / کہ گناہوں کو بخش دے غفار
اس خرابات میں خراب نہو / وائے قسمت کہ شراب نہون
دل ہی اوسکا رہ زنجیر قید / جان ہے جرم تیرا نہ پیر صد سے
کہدی جو بات تھی عرض ایکی / ذکر لازم ہے پہلی منزل کی
ایچ ہو فرد ہی جرم ای ستار / ای رحیم و حلیم ای غفار
دل مین کیا تا ہے درد دنیا کا / تجھسے خواہان ہون اپنی درمان کا
گو گناہونکی میری دفتر ہین / تیری رحمت کے آگے کمتر ہین
خواب غفلت مین سب گذاری عمر / کی بسر دنیا مین حیف ساری عمر
کام اچھا نہ کوئی مجھسے ہوا / تھک گیا ہون گناہون کا پتلا
اس خرابات مین خراب رہا / ہاتھ مین ساغر شراب رہا
نوجوانی کو بھی زوال آیا / کچھ نہ انجام کا خیال آیا
غرق ہون آب انفعال مین اب / آ دبا نفس کے وبال مین اب
بیم روز جزا سے لرزان ہون / خوب ہی زندگی سے حیران ہون
برق کیطرح بیقرار ہی جی / ابر کیطرح اشکباری ہے
سخت شرمندگی سے زرد ہون مین / مبتلا ہی ملال و درد ہون مین
پشت پر ہی گناہ کا پشتارا / کب تجھے رو سیاہ کا ہے یارا
تھی مین لکھا ہون درراہ بھی / بیجا افسوس حسرت غم و یاس
ہی یہی فکر اب مجھے دن رات / ہا ہی کسطرح ہوگی میری نجات
سامنی تیری آہ آنکھ کیا / تیغ زر دا پیا مین لٹکا گیا
جب تو پوچھیگا کیا کیا بتلا / کیا تجھے دونگا مین جواب بھلا
جانتا ہوں تجھکو ای شہ اعلی / کر رہا ہون ہزار استغفار
یا خدا بہر احمد و حیدر / بطفیل حسین و شبر جگر
ہین جو دفتر گناہ کے میرے / نقطہ ہی کرنگاہ رحمت سے
بخش دے جرم سب مجھکو یا رب / نام تیرا غفور ہر آن ہے
تو ہی ستار عیب پوشی کار / سن لے تو میری نالہ و زاری
رکھ نہ محروم اپنی رحمت سے / پار کر مجھکو بحر کلفت سے
تیغ رنج و الم سے بسمل ہون / مرحمت کا سائل ہون
حب دنیا نہو میرے دل مین / مہر الفت تیری رہی دل مین
عیش و عشرت مین کٹیں دن میرا / آئی پائی نہ کوئی غم کی رات
بھولتی جز تیری کسی سے نہو / تا دم مرگ آبرو سے رہون
جبکہ دنیا سے ہو سفر میرا / اوسگھڑی مجکو دے ایمان تو میرا
نام میری زبان پہ تیرا ہو / خاتمہ بھی بخیر میرا ہو
گور میں بھی نہو عذاب فشار / اوس سے بھی دینا نجات ای غفار
بخشدے میرے ماں باپ کو بھی / رکھیو جنت مین شاد روح کو اونکی

اثر باد و رہیے سے اب جیا ہے
جام ہمشیر ساقیا لانا
بزم شاہانہ ہوا ابھی طیّار
دل مشتاق کی جو انکھے پڑے ہے
بنی طنبور بزم مین مینا
اہی کمیت قلم یہ ہو چالاک
دل یہ ترغیب دی رہا ہی مجھین
کہتی اس فن میں خوش دلی مجکو کمال
فن جو عمدہ ہے انمین ہین مشہور
گر کہون بیمثال زیبا ہے
جتنی اہل کمال ہین ناحق ہین
عجب کچھ اونکو شاعر نہین نہین
چشم بد دور کیا طبیعت ہی
پہرہ نام خدا وہ زیبا ہے
کیا ہی دشمنہ ہمسری کری جو ماہ
کلمہ دل سی کیون پڑہین نہ حسین
کرہ او سپہر ہی غرور نہین
ستاروہ اگر بیان کرین
طبع عالی مین وہ عدالت ہے
منتقم ہین وہ لوگ ڈرتی ہین
جود و بخشش مین ہین لاڈ انگ
ابر نیسان کو رتبہ یان کیا ہی
کسی الماس ہی نہ حرص و ہوا

مدح سلطان ابن السلطان ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ سلطان العالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جای نغمہ ہو شور قلقل کا — غزل اختر کی غنچے گائین
صید مضمون سخن مین سنت قرآک — آج ہم تیری شوخیان دیکھین
شاہ واجد علی کی مدح کرین — یہ ہما بال یک بال سی ہی بپراہ
کہون صنعا و نکی آگہی کیا ہی مجال — یان ہنا دشا کی کچھ نہین حاجت
حد سی فزون ہی اون فنون میں عجز — دیکھو انصاف کی نظر سے اگر
ابن ہانی ہین کون ایسا ہے — کیا کرون اونکی شاعری کا بیان
بلکہ استاد اپنا جانتے ہین — جب کبھی شعر کرتی ہین موزون
کشور نظم و نثر زیر نگین — بادشاہ زمن وہ حضرت ہین
سینہ گنجینۂ فصاحت ہے — طبع عالی ہی ایسی موج پذیر
نہ سنا ہی کبھی دیکھا ہے — کلیسی لسان مرقی ہین ہر بیان
مہر انور ہی ایک خال سیاہ — کہتی ہی جسکو خلق شمس و قمر
مثل پروانہ کیون ہین قرین — کہیں ایسا جوان دیکھا ہے
حسن اخلاق مین قصور نہین — کیا کہون ہین جو زہد و تقوی ہے
لوگ الہام کا گمان کرین — عاشق اہلبیت ہین حضرت
ہفت کشور مین جسکی شہرت ہے — عدل انصاف کی ہین سب دعوم
گرگ و میش ایک گھاٹ اوترتی ہین — ڈالی در دیدہ گر نظر کوئی
مشغلہ مین بہی وہ نکالا ڈہنگ — ہو بھلا ہر طرح غریبون کا
جس طرف دیکھو مین برستا ہی — اسقدر مال و زر لٹایا ہے
غنچے گل ہو گئے چلے وہ ہوا — وہ شجاعت وہ رعب حضرت ہے

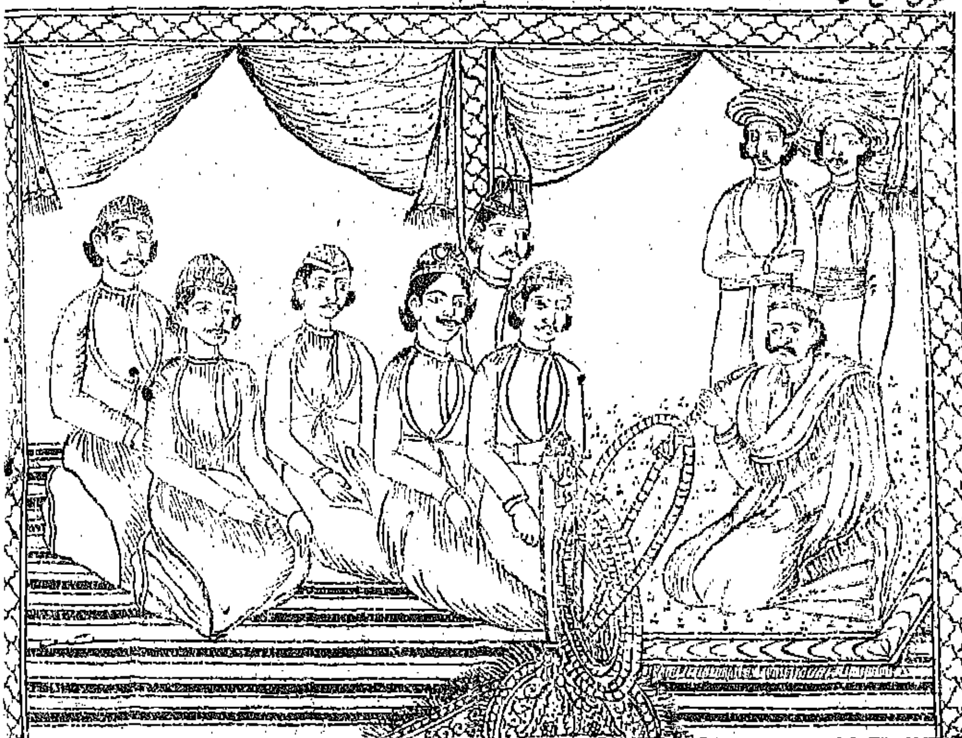
یہی ہر ایک مثل گل شاداب
اوسمین بہر کر شراب پلوانا
دختر رز بہی تی کر کی نکھار
پہر طبیعت ہماری خوب لڑی
سنین میکش تو وجد مین آئین
اس نگاہ مین بہر تیا تی دیکھین
ایسی آسان نہین ہی مدحت شاہ
سچ ہی بڑہ بڑہ کی جو کرون مدحت
مثل اونکی نہین ہے کوئی ہمسر
کہتی ہین اپنی وقت کی سحبان
ہاتھ آتی ہین غیب سی مضمون
شاہ ملک سخن وہ حضرت ہین
کرین مضمون لوح کی تحریر
دم محبت کا بھرتی ہین بیان
عاکس رخسار ہی وہ گردون پر
رشک یوسف جو کوئی پیارا ہو
پیشوا سب جسقدر سو نکا ہے
کیون نہ درگاہ حق مین ہو عظمت
فخر نوشیروان ہی جو سے مشہور
پڑی تار نگاہ کی سیلے
دور ہو وقت کم نصیبون کا
گنج ہر اک گدا نے پایا ہے
دلمین شیر فلک کی دہشت ہی

دو وفا سی کسکا بہرہ اب نہیں ۔ چشم مریخ مین نمی اب نہین
تیغ چوبی رنگ پر جو چل جائے ۔ دل گاو زمین ہل جائے
زور اللہ نے وہ بخشا ہی ۔ نہین رستم کو کچھہ بھی تاب ہی
زور کرنی کا ہو خیال اگر ۔ چیر ڈالین وہ کرگدن کی سپر
حلم ہین رحمت خدا ہین وہ ۔ کیون نہ ظل کبریا ہین وہ
جو خطاوار سامنے آیا ۔ عاجز ہی وہ زبان پر لایا
استہ رہی ذرۂ تحسم باز ۔ خلعت عفو سے کیا ممتاز
بندۂ آستان رہی اقبال ۔ ہو ترقی یہ مہر جاہ و جلال
ای فلک زور انقلاب کیا ۔ کیا ہی خستہ نگر خراب کیا
ہی زبان پر ہر اک کے نالہ و آہ ۔ جان تھا ساری لکھنؤ کا وہ شاہ
وہ یہان سی جو لیگئے تشریف ۔ ہوئے برباد سب وضیع و شریف
نور کا ہو گیا ہی مٹیا برج ۔ چمن دل کشا ہی مٹیا برج
قابل دید ہی اسے منزل ۔ جس سے بیچ اسد ہوا ہی خجل
نور کی کوٹھیان ہوئین تعمیر ۔ آج جنکا نہین جہان نظیر
جگمگاتی دمین ہین جسینون کی ۔ جلسے ہوتی ہین مہ جبینون کے
ہر مکان غیرت پریخانہ ۔ جن یہ ہی داغ ہر اک کا دیوانہ
وان تو یہ رنگ اور جلسا ہے ۔ ای فلک اب طرف یہ نقشا ہی
شہر ہی مثل قالب بیجان ۔ کیا ہی سنسان ہو گئیں گلیان
تھی ادہی گل سی اب چمن کی بہار ۔ سرو قد سو کھکر ہوئی ہین خار
جانکی ہر ایک دل ہوا ہی کباب ۔ کہو دیا تو نے لکھنؤ کا شباب
غم سی ساری جوان ہو گئی پیر ۔ ہی خمیدہ کمان کیطرح شمشیر
ساری زرزدہ دلونکی ہوتی تھی ۔ کون اونکی کرے مسیحائی
عیش کا بند ہو گیا بازار ۔ کہل گیا درد و رنج کا بازار
تھا سالی ہی جنس راحت کی ۔ اور ارزانی تہی مصیبت کی
عاشقون عشرت کی پڑ گئی پامال ۔ زندگی ہو گئی ہی سبکو وبال
درد و غم دل پہ سبکے حاکم ہین ۔ لوگ بیکاری کی ملازم ہین
شہر شہر کی قدم سی تہا آباد ۔ اب ہمیشہ یہ بین تھے شاد
چشمۂ فیض عام جاری تھا ۔ کسی نا کس کا کام جاری تھا
تھا لکہنو کہ جیسے رشک گلشن تھا ۔ شاہدان جہان یہ جوبن تھا
پاؤن پھیلا کے خلق سوتی تھی ۔ ایک کو بھی نہ فکر ہوتی تھی
قدر جاتی رہی ای دوری شاہ ۔ یاد آتی ہی اب حضور ی شاہ
لکھنو سارا ہو گیا ویران ۔ کوچہ کوچہ پڑا ہی اب سنسان
کہین میلا ہی اب نہ جلسا ہی ۔ سیر ہی وہ نہ وہ تماشا ہی
ایک بھی سجا نہین ہین ہوش ۔ ہو گیا ہی ہر ایک خانہ بدوش
ہو گئی اس درجہ خانہ بربادی ۔ نام کو رہ گئی ہے آبادی
چلی افلاس کی ہوا ایسی ۔ نام کو بھی نہین رہا باقی
سبکے دل پہ ہی داغ بیبسی کا ۔ بلکہ کوڑی بھی ہو گئی عنقا
شرفا کی نہ قدر خاک رہی ۔ بل کی لینی لگا ہر اک باجی
ہو گئی اہل قلعہ خانہ نشین ۔ ڈھونڈتے ہین جگہہ وہ زیر زمین
اپنی قسمت کو بیٹھے روتی ہین ۔ جان قطرہ الم سے کھوتی ہین
کہہ ہاتہ تہا فلک سے رنج و ملال ۔ کچھہ سروپا کا تھا نہ مجکو خیال
تھا مین بیہوش بادۂ غم سے ۔ اشک جاری تھی چشم پرنم سی
چند احباب تھے اہل شعور

قصاید جناب فیضمآب خواجہ بادشاہ صاحب

اسی صدمی سی وہ بھی تھی رنجور

ادام اللہ اجلالہ مصنف مثنوی گلشن عشق مع چند احباب اہل شعور صفحہ ۸ میں ہے



مجکو دیکھا جو اوسنے گھبرائی اگر
صبر سے رنج و الم مین ہی بہتر
نہین رہتا ہی ایک حال کبھی
جز و کل پر خدا تو قادر ہے
رنگ قدرت کا وہ دکھائیگا
پھر وہی شہر یار بسائے گا
جب تلک شاد ہو دل محزون
سمجھو بیفائدہ نہ تم یہ کام
مثنوی صاف سب لکھی جا ہے
نہ لغت ہو نہ استعارہ ہو
کشش و پیچ کچھ نہ دلمین کرو
مین اونکو جواب صاف دیا
اونکو آزردہ سب بہت پایا

ایک نئی طرح سے کی تقریر
کہ ہی مجبور ہر طرح سے بشر
گاہ عشرت ہے اور ملال کبھی
غم نہین ہے اگر وہ حاضر ہے
لکھنو کو بھی پھر بسائے گا
وہی جلسے خدا دکھلائے گا
مثنوی ایک تم کرو موزون
اس سے باقی رہیگا خلق مین نام
تا سمجھ مین ہر ایک کے آئی
ایسی لفظون سے بھی کنارہ ہو
تذرو دو جا کی جا لغالم کو
اور حد سے زیادہ عذر کیا
جو کہا تھا وہی سب لا یا

حال تغییر کیون تمھارا ہے
اس سے بہتر کوئی علاج نہین
غم کا کیا غم اگر خوشی نہ رہی
مہربان ہی وہ اپنی بندون کی
اس چمن مین بہار آئے گی
دل کو افسردگی کمال ہی اب
غم غلط ہوا سے بہانے سے
لیکن اسکا رہی خیال ضرور
بلکہ سب طرز عاشقانہ ہو
فضل خالق سے جبکہ ہو وہ تمام
جبکہ وہ دوست کر چکے بیان
ہو ہی انکار سے وہ سخت ملول
الغرض اونکی جیسی مرضی تھی

بخت بد سے کسیکو چارہ ہے
دیکھو کل جو تھا وہ آج نہین
نہین رہنی کا یہ سبھی طور کبھا
ہی وہ حاجت روای جن و بشر
آجکل مین خزان یہ جائیگی
بخدا زندگی وبال ہی اب
ہوگا حاصل نہ کوفت کھانے کا
خاطر دوست ہی اگر منظور
نئی باتین نیا فسانہ ہو
گلشن عشق اوسکا رکھو نام
تھا جو مین جب نہ خوب ہی نالان
عذر میرا نہ کچھ ہوا مقبول
مثنوی کہنی وسی موزونکی

اب یہ ہو عرض ہر سخندان سے / خطا اوٹھائیں جب اس گلستان سے
وقت گلگشت کی کسی جا پر / اتفاقاً خدا نخواستہ گر

کھٹکی پائیں نگاہ میں کوئی جا / متوجہ ادھر نہوں نہ سنا
کچھ نہ اسکا ملال فرمائیں / اوسکو ہی خیال فرمائیں

ہوتی ہیں خار بھی چمن میں ضرور / باغ عالم کا ہی یہی دستور
رکھتی ہیں جو طبیعت عالی / کرتی ہیں جب وہ سیر گلشن کی

سہتی ہیں کہتی ہیں خار سی سرو کا / دیکھتی ہیں وہ بس گلوں کی بہار
اسکی گل اس لئے ہیں سجھ کر / دلکو اپنی انہیں سی شاد کریں

دوسری التماس ہی یہ بھی / یہ سمجھکر کریں خطاپوشی
کچھ فرشتہ نہیں ہو انسان ہی / واسطی ہر بشر کی نسیان ہی

سہو گوئی کا گر نشاں آئے / طبع اس سمت کو آگر جائے
یاد فرمائیں حقیقت یہ ہی / بات یہ ذہن کی قریب ہی ہی

دعا بدرگاہ جناب باری برای نظم مثنوی

ساقیا ہی دعا کا یہ ہنگام / ہو اس آغاز کا بخیر انجام

رات دن داد اجابت ہر گہ / اوسکی کیا کیا نہیں ہی یہ ...
میں دعا مانگوں اور تو کہہ آمین / ہی ابھی مستجاب دیر نہیں

عرض تجھسی ہی ای خدای قدیر / طبع موزوں ہو میری ...
بادشاہ سخن وہ سب سمجھے / جو مری نظم دلکشا دیکھے

حکم جاری ہو طبع موزونکا / ملک معنی میں ہو یہ اونکا
ایسی اس مثنوی کی شہرت ہو / دل سی خواہاں تمام خلقت ہو

اس فصاحت سی نظم فصاہو / حاسدونکا حسد زیادہ ہو
دیکھکر اسکو اس طرح ہو قلق / رشک سی ہو عدو کا سینہ شق

گوش زد جسکی ہو یہ افسانہ / وہ بشر عشق میں ہو دیوانہ
دل فرقت زدہ کو دی سرور / عشق انگیز قصہ ہو مشہور

پاک ہر عیب سی ہی یہ سخن / تا نہو طعنہ زن کوئی دشمن
فکر عالی مجھی عطا کر دی / سر فقرہ میں سب پیدا کر دی

نظم یہ ہو حمائل محبوب / دل سی اہل سخن کو ہو مرغوب
گلشن عشق یہ پہلی پہولے / رہی محفوظ چشم حاسد سے

آغاز داستان سحر بیان

ہو تری فضل سی یہ جلد تمام / ہو قبول اہل خواص و عام

حق مضمون سی جام بھر ساقی / اب نہ للہ دیر کر ساقی
مست کیف شراب ہیں ہو لوں / بعد مدت سی ہی زبان کھولوں

مثنوی نظم پھر کروں ایسی / نہ سنی ہو کبھی کسی نے بھی
شاعری پر جو ناز کرتے ہیں / خوش بیانی پہ اپنی مرتے ہیں

اوسکی شمع شعور گل ہو جائے / جسکی یہ رنگ عقل کہیں جائے
کسطرف بلبلی ہی جو دیتا ذکر / آ تو مرزا بہ بیانی دی فکر

لا زبان پر نہ یہ کلام اتفاق / نظم کر لوگ اسکی ہیں مشتاق
ایک تھا خسرو سلیمان جاہ / مثل سورج تلج تھی اوسکی سپاہ

اوسکی زیر نگین تھی ہفت اقلیم / رحم دل حق پرست رای سلیم
بڑھ کی قیصر سی تھا وزیر اوسکا / نہ زمانی میں تھا نظیر اوسکا

حاتم وقت تھا وہ ظل اللہ / کہتی تھی خلق اوسی مظفر شاہ
زر و دولت کا اوسکی گھر ہو گیا / حبیب خاص اک گنج قارون تھا

طبع عالی میں یہ سخاوت تھی / بڑھکی حاتم سی اوسکی شہرت تھی
سائلوں کو کرور دیتا تھا / یہی نت شغل اوسکا تھا

اوسکی بخشش تھی سیکڑا بہا / سب تھی تھی ہر رنگ گل تر و تر
وان نہ محتاج تھا نہ کوئی فقیر / تھی رعایا شہر سارا امیر

جود و بخشش میں ایسا یکتا تھا | دور میں اوسکی فقر عنقا تھا
کچھ نہ تھی قدر کیمیا گر کی | بلکہ مٹی خراب تھی زر کی

کس و ناکس تھی ایسی مالامال | لب تھی ناآشنای حرف سوال
آب نیسان کیواسطے پھیلا | کھولی تھی صدف نہ منہ اپنا

اوسکی میزان عدل کا تھا یہ ڈھنگ | عدل نوشیروان کا تھا پاسنگ
عدل کا اوسکی ہے یہ ادنی حال | چور کا شمع تک گذر تھا محال

خوب و بد خود سمجھتی کرتی تھی | بلکہ جرأت جری نہ کرتی تھی
رعب غالب تھا اسقدر سب پر | شیر بکری سی چلتی تھی دب کر

خوش لباسونکی لاج ہلتی تھی | عطر فتنی کا بھی نہ ملتی تھی
کشتی شیشہ سے بھی نکرتا تھا | اوس کے سنگ غضب سے ڈرتا تھا

تھی اوسکی یہ عدل کی تاثیر | اپنا ملک سر جھکاتی ہی شمشیر
ایک پسر رکھتا تھا وہ نیک خصال | تھا وہ ماہ سپہر حسن و جمال

مہ لقا نام اوس قمر کا تھا | دل فدا اوس پہ ہر بشر کا تھا
شہر اوس شاہ کا گل نی بہی اکیجا | نام سی اپنی خود بسایا تھا

سب رعیت تھی چاردہ سالہ | ہر جوان غیرت گل و لالہ
رہتی تھی سب جہان خرم و شاد | لوگ کہتی تھی اوسکو عشرت آباد

کیا عمارات شہر کا ہو بیان | چشم بد دور نور کی تھی مکان
جو مکان تھا بلند تھا ایسا | صاف آتی تھی قدسیوں کی صدا

تھا جو بازار اوسمیں جوہر کا | چار رکن جہان سی بہتر تھا
قصر فردوس تھی کہ کی کہری | جگمگاتی زمین لال و پری

نور کی صورتیں شباب کی دن | صدقی سو جان سی وہ البس روشن
شوخ بیباک اور بہت طرار | [illegible]

رنڈیاں جیسی تہیں وہ آفت تہیں | فتنہ دہر تہیں قیامت تہیں

ثمرہ طوائف مع تصاویر



کہیں لیٹی تھی کوئی | بیٹھی لیتی تھی ورن کی کوئی
کوئی چلمن سے محو نظارہ | کوئی پردہ اوٹھا کے بیچارہ

کوئی اپنی نگھار میں مشغول | کوئی اپنی سنگار میں مشغول
کوئی مہندی لگاتی تھی بیٹھی | کوئی مستی لگاتی تھی بیٹھی

کوئی مشق ستمگری میں تھی | کوئی سرگرم دلبری میں تھی
چل رہی تھی کسی کسی کی چال | بی جہری ہو رہا تھا کوئی حلال

مثل گل ایک نگار خندان تھی | شکل سنبل کوئی پریشان تھی
کسی عاشق پہ سرفرازی تھی | کسی بیدل سے جعلسازی تھی

اپنی منہ کا کسیکو پان دیا | ہونٹھ اپنا کسی سے چاب لیا
کسیکو چھیڑا با صورت زلف | پیچ میں کوئی آیا صورت زلف

[illegible] | دوسری کی خراب [illegible]
[illegible] | [illegible]

شمع اک کسیکی نالی بات
دل لگی مین کسیکی ڈالی بات
وصل سی ایک کو تو شاد کیا
کسی محزون کو نامراد کیا

ایک کو بہیجا ہار پہولون کا
ایک کی دلکو خار رشک دیا
بیچ لو مین ہر اک سی کرتی تہین
اور پہرتی دل سی سب کے [illegible]

کبہی چلمن اوٹہا کی جہانک لیا
کبہی رخ بہی اوس طرف کو کیا
منہ دکہایا کبہی ادا کی ساتہ
آنکہہ پہیری کبہی جفا کی ساتہ

لوگ جس وقت دیکہتی تہی اونہین
کہتی تہی یون عجب ہے انہین
راجہ اندر کا یہ اکہاڑا ہے
سب پہ پریان ہین [illegible]

عاشقون کا ہجوم ہی ہر جا
کرتی ہین عاشقی کا وہ چرچا
اچہی صورت کا کوئی دیوانہ
شمع قامت پہ کوئی پروانہ

دور سی لیتا تہا بلائین کوئی
دی رہا تہا کہڑا دعائین کوئی
خندہ زن کوئی صورت گل تہا
نالہ کش کوئی مثل بلبل تہا

سمت کمریکی تہی کسیکی نگاہ
دیکہتا تہا کوئی کسیکی راہ
ایک معشوق سی تہا ہم آغوش
اور کسیکا تہا دل [illegible]

غش مین تہا کوئی ہوشیار کوئی
کوئی سکتی مین بیقرار کوئی
کوئی کہتا تہا اب نہ ترساؤ
آؤ سینہ سی میری لگ جاؤ

جیب کسیکی [illegible]
[illegible] پہلو مین درد پہلو تہی
صورت گل کوئی گریبان چاک
مثل بلبل کوئی حزین غمناک

قیس لیلی کا تہا کوئی ناشاد
کسی شیرین کا تہا کوئی فرہاد
دی رہا تہا کوئی پیام وصال
[illegible]

تہا وہ بازار جادۂ الفت
تہا ہر اک کوار دۂ الفت
خاک تہی وس جگہہ کی عشق انگیز
[illegible]

یون [illegible]
[illegible] وہان [illegible] پیدا
جمع تہی سیکڑون طبیعت دار
رات دن گرم عشق کا بازار

کشمکش وہ کہ شانہ چہلتا تہا
نہ صبا کو بہی رستہ ملتا تہا
قصر لیلی سی ہر مکان بڑہ کر
چشم مجنون ہر ایک [illegible]

دونو جانب وہ نور کا بازار
بیچ مین اوسکی اک سڑک ہموار
خوبرو رشک مہوشان سقے
خضر [illegible] راہ نوجوان سقے

کرہی تہی ادا سی چہڑکاؤ
آبرو ریز تہا ہر اک کا بناؤ
دیکہی گر اوسکو کوئی ایک نظر
[illegible]

تہی ریاض جنان ہر اک دکان
در نہایت تہی اوسکی عالیشان
خوبصورت تہا وہ خم محراب
[illegible]

کیا ہی دلچسپ اوسکی کرسی تہے
ہر جگہہ پہ نگاہ جمتے تہے
نور ہر سائبان پہ ایسا تہا
صاف [illegible]

تہی دکاندار خوبرو سارے
فلک حسن کی تہی وہ تارے
بیچتی تہی وہ جنس حسن ادا
[illegible]

تہی گل افشان اونکی شاخ زبان
پہول جہڑتی تہی منہہ سی وقت بیان
عنبرین زلف چشم آفت زا
[illegible]

تہی خریدار بہی نئی ڈہب کی
مشتری تہی وہ بوسہ لب کی
خود بلا اپنی سر پہ لیتی تہی
جان شیرین بہا مین دیتی تہی

اور کبہی نقد دل کو دہ دیتی
جنس حسن ادا خرید لیتی
ہر دکان تہی سجی دلہن کی طرح
صاف آراستہ چمن کی طرح

جام مین پہول کہہ دی ساقی
[illegible]

پہول والے کی دکان کا بیان

آج ایسی بلا سے [illegible]
تا کہ رنگین ہوں سب مضمون
گل فروشوں کی [illegible]
[illegible]



طرفہ معشوق تھی وہ غنچہ دہن
لوٹ لیتی تھی سبکو بانکپن
وہ دل آویز ادونکا فقرا تھا
ہوں خریدار کی عاشق کا
طوق تھا ہی موتیونکی کالہونکا
ہین سا پہنیلے کی ہار خوشبودار
ہو معطر دماغ انہین سا پیکر
ساتھا جلد لاکر دی شراب
دی مجھی تو شراب انگور سے
کیا بیان ہوی کنجڑون کا نکہار

گلہ جونکی کہلی ہوی تھی چمن
تھی وہ مشتاق ایسی کہا تو نینا
جسپہ بلبل کا دم ٹپکتا تھا
ہین یہ معشوق کی گلی کی ہار
اسکو پہنی تو نور کا ہو گلا
جسے آتی ہی بو ہی جسم نگار
اور یہ چہیہ ٹین جو منہ لگین دم بہر

کج کلہ سبکے سب وہ لالہ عذار
اپنی فن مین سب ایسی تھی عیار
کہتی تھی یون وہ سب پکار پکار
وہ جہانگیریان ہین بیلی کے
کوی دیتا تھا اسطرح سی صدا
کوی دیتا تھا یون کسیکو دم
تازگی پاتی تھی دیا نسی صبا

غنچہ طلع کا ہنکو نکی نرگس وار
ہوں خریدار کی گلی کا ہار
ہر طرح کی ہماری پاس ہین ہار
ہو معطر جہان جو پہنے کوئی
لی یہ بڑہی وہ جو ہو البیلا
ہنسی پہولونکی پیچ ڈالین ہم
تھا وہ بازار کوچہ گلبار
تاک مین تیری بیٹہا ہون تنہا
سبزی سندی کی جہلکی سبز رنگ
خار کہاتی چمن مین اپنے بہار

کنجڑن کی دکان کا بیان

دختر رز کی شاق ہی فرد دی
نشہ سی لال لال ہون آنکہین

دکان کنجڑن



دی رہا تھا قریب سیب وقند
کہو رہا تھا اشکبار سیب ذقن
نار پستان پہ شیفتہ تھی ہزار
تھا انار ایک اور سو بیمار

پستہ لب پہ لوگ پستے تھے | شاخ عینی پہ ناک گھستے تھے
تھی ان آنکھوں کی عشق میں بدنام | ڈور عین العین کسطرح بادام

ان کی سینہ کا دیکھ کی جو ابھار | شوق ہو غیرت سے مثل غنچہ انار
چست محرم سے بھی چھپی کرتی | تھی غضب کی بندھی ہوئی گاتی

لال اطلس کے لہنگے صوت زار | گل لالہ کی دے رہی تھی بہار
دست رنگین میں دست بند کڑی | پای نازک میں تھی غضب کے چھڑ گا

دھوئیں سبکی اوڑاتی تھی مستی | خون کرتی تھی پان کی سرخی
رکھتی تھیں بھر بھر پانوں میں | رات دن تھیں وہ ایسی گھاتوں میں

کیجیے کسطرح بنا فقرا | لوٹتی باندھ کر دھڑا اولٹا
تول لیتی تھی سبکو اونکی نگاہ | کنوئیں جھکواتی تھی اونکی چاہ

تھا یہ تیر نگاہ میں الّا | نسر طائر فلک پہ بسمل تھا
گرم تھا اونکی دم سے بازار | دیتی تھیں کسطرح صدا ہر بار

رکھتی ہیں سیب کا مزا امرود | روح النسا نکی پڑھیگی رود
تازی تازی بڑی بڑی انگور | دیکھی زاہد بھی تو وہ ہو مسرور

آم شیرین ہیں وہ کہ لب ہون بند | اولیا انبیا کو آئیں پسند
چھیلی چھوٹی کسیر وہیں پر نور | دل کی سوزش کو کرتی ہیں کافور

الغرض شہر کی بناوٹ تھی | یاد کیا کیا انھیں لگاوٹ تھی

تنبولی کی دکان کا بیان

ساقیا دے شراب آتشکار | دختر رز کا وصل ہے درکار
ایسے ہیرا ہو نہیں اوٹھائی ہو کر | ایسے ہیں ہون او دوبار کھائی ہو کر

دختر رز کو صرف میں لاؤں | سرخرو میکشوں میں ہو جاؤں
در عیش و نشاط جلدی کھول | مے پلا شب کو صبح کو تنبول

ہے رنگیلوں کی دید مد نظر | اب دریبے کو دیکھیے چل کر
پان والوں کی گر ہوں وصف بیان | سرخ یاقوت کیطرح ہو زبان



بیٹھی ہیں پاس عز و رنخوت سے | جیسے حاکم ہی ہیں ہنگلی کی
کامدانی کی ٹوپیاں سر پر | اونچی چولی کی انگیا کھی خوشتر

سرخ اطلس کا پائجامہ ہے | خوب بنکے ہر ایک بیٹھا ہے
تختہ ایک ایک روبرو رکھکر | اچھی اچھی چنی ہیں پان پر

ڈبیوں میں لونگ الائچی لیاں | رکھتی بیلی کی جا بجا کلیاں
مہ و خورشید سی سو اگلیاں | کہیں چونے کی خوشنما ڈلیاں

پانوں کی یوں الٹ پلٹ ہر بار | گنجفہ باز دیکھکر ہوں نثار
تھی نزاکت میں دہان پان مگر | دلفریبی میں تھی وہ زور آور

چل رہی تھی زبان کترنی سی | لی رہی تھی ہر ایک سی جل کی
اپنی گاہک کو یوں بتاتی تھی | خاص پان ہیں جھوبی کی

دیکھو ہیں صاف چاندی کی تتر | رہ گئی ہیں باریک مثل تار نظر
گر خریدار کا اپنا پھر ہو خیال | مثل گل غنچہ دہن ہو لال

کوئی کہتا تھا گر بری ہیں پان | لڑتی تھی لال ہوکے اور بھی بیان | بنگلی پان ہی دستیاب رکا | بلکہ یہ جان ہی دو ساون کا

ڈھونڈ کر ہم بھی یہ منگا پائی | ایک مدت کی بعد آیا ہے | قدر دانوں کی ہاتھ تحفہ بھیجیں گے | وہ نہیں ہیں لینگے [illegible]

عجب بہار بات سیری پانوں کی | کیا بھلا قدر اسکی جانوگی | ستم عشق چھیڑتی تھی یہ تنبول کر | کھانے والی ہو بیٹھی [illegible]

یہ بکا و نہیں ہیں جانی دو | [illegible]

تنباکو فروش کی دکان کا بیان

ساقیا آج وہ پلا دی شراب | جام دی بھر کی وہ ہمیں نایاب | ہو دھواں دیا رشتہ آنکھوں میں | تلخی غم [illegible]

تھی جو تنباکو والی کی دکان | [illegible] سامان [illegible] اسکی شان

تصویر تنباکو فروش مع دکان



سرخ مخمل کا لگا کے پردہ تھی | سادی کچھ کار چوب لٹکتی تھی | چاندی سونے کی ٹکیاں [illegible] | [illegible]

سادہ گردا کسی میں تھا لبریز | دلبر شند خوشی بڑھ کر تیز | وہ خمیرہ لطیف خوشبودار | [illegible] آتی تھی [illegible]

[illegible] | نظر آتا تھا نصف محبوبان | وہ دھواں [illegible] | [illegible]

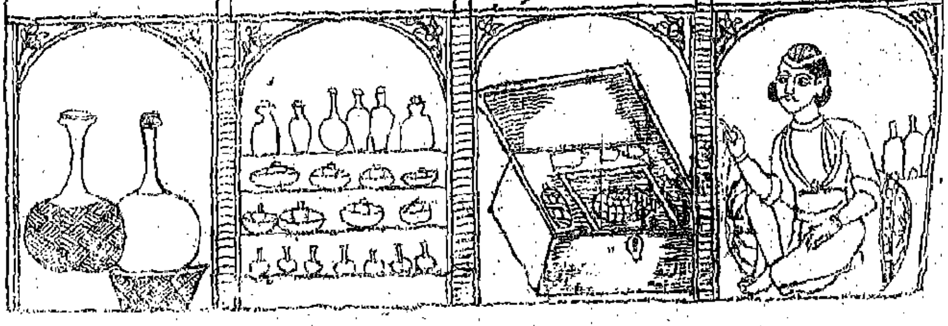
[illegible] تنباکو [illegible] نام | کرین اسطرح اوس سے کلام | اتنی کڑوی نہ ہو میاں [illegible] | گر نہیں ہی پسند جانی دو

[illegible] | دخل کیا ہی جو اس میں [illegible] | [illegible] توصیف میں [illegible] | تلخی ایسی کہ خاص عام پسند

خوشبو ساز کی دکان کا بیان

ہو نہیں ناک کو دماغ ایسا تی | بھر کی دی دو ایاغ ایسا ساقی | عطر کی جسمیں آتی ہی خوشبو | [illegible] ہو دہن گل خوشبو

کام [illegible] ساز کی ہی دکان | گل مضمون کا عطر کھینچوں | ایک جانب [illegible] خوشبو | اونکی دکان کا بنا انداز

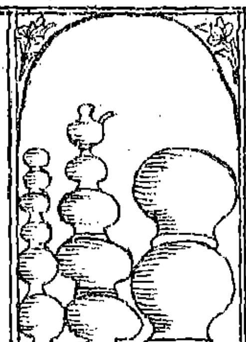


یار تھی شیشے کی وہ رنگین / بھیتی یا بندہ خوشہ پروین
قابل دید تھی ہر الماری / شیشے کی کنٹر اچاہیے رکھی تھی
کہتی تھی ونکو دیکھ کر پشمہ / بر جو تھین جلوہ گر ہمیشہ قسمت او
ہر اچار تھا میں ہر طرح کا اچار / دیکھنے میں ہولی ونکی طرح بہار
گر کوئی اوس اچار کو کھاتی / چاشنی عشق کی زبان پاتی
شعرا سکے سب جو ہون ہک / دانت کھٹے ہون دیکھ ...
کنٹر و میں بھی نگ رنگ کا تیل / بھاری ہلکا لطیف اور پھلیل
پایداری تھی ایسی خوشبو میں / نافہ مشک تھا نافہ آہو میں
ایکدن بالو میں ملی جو کوئی / رہی خوشبو ہمیشہ سر میں وہی
عطر بھی قسم قسم کا موجود / پڑ رہی خوشبو سے ... دود
شیشہ عطر جو کوئی دیکھے / آنکھیں نیچا ئین کھول گس کی
گل جنت سے بڑھ کی خوشبو تھی / شیشے میں ہرا ایک نافہ آہو تھا
نکہت عطر غم کو کھوتی تھی / روح پژمردہ تازہ ہوتی تھی
فیض جاری تھا ایسا خوشبو کا / بس گیا تھا وہ شہر تا بہ ارا

...گر کی دکان کا بیان +

جام جام سفال بھر ساقی / چاک سا پھر رہا ہی سر ساقی
سر ٹپکتا ہون درد سر ہی کما / کاسہ سر میں پڑ گئی ہین بال
کیون نہ اتنا کہ شراب ہی تو لی / میری مٹی خراب کی تو نے
وصف لکھون کلال کا ایسا / بول اوٹھی سنکے مٹی کا پتلا
کیا دکان کلال کی ہو صفت / عقل حیران ہی دیکھ صورت









تھی وہ اوسکی دکان پر زینت / تھی رشک نگار خانہ چین
ظرف مٹی کی وہ بنائی تھے / دیکھنی میں کبھی نہ آئی تھی
صاف نازک صراحی لاثانی / نظر آتی جو اوس میں پانی
کاغذی آبخورے ایسی تھے / ... پیالے ... چاہی ...
جنبش آب سی لچکتے تھے / جیسے نگار اوپر جھکتی تھے
خوبصورت تھی وہ کھلونی بھی / ... نہ کچھ ... بهشت ...
مٹی کی کیا بنائی تھیں پان / قاف سی اوڑ کی آئی تھیں پان
ہاتھی گھوڑی تھی بنا ... کی / ... سنگ ... پہاڑ ... کی

نیچہ بند کی دکان کا بیان

پچ ساقی پلا دی قرص شراب / ہوتا ہی ... دوستون کا
گر نہ ہو میرا اعتبار ستھی / مجھسے ... ان کو ...
میں بھی بتا ہون میں پہ تیجکو قسم / ہیچ ... تو ...
نیچی سب بنا ایک سو نیچی سی / نیچی ... پینے ...

نیچہ بند کی صبح دکان صفحہ ۱۶ میں



بیچتی وہ خوش قماش تھی کلال
ہر طرف دو دریوں میں آویزاں

کھولتا تھا کوئی بنگالی کو
صاف کرتا تھا کوئی قفلی کو

کوئی گاہک جو اونکی پاس آیا
دیکھی دم اسطرح سے سمجھایا

خود ہمارا پھڑک رہا ہے دم
گیا ہی پایا ہی پنجے نے دم خم

ہوتی تھی مشتری سے جب تکرار
بامزہ وہ یہ کرتی تھی گفتار

بیچوان اک بناتا تھا بیٹھا
ایک گل دوست کرتا تھا

یاد تھی اونکو ہر طرح پیچ
نہی کرتی تھی مشتری سے پیچ

دیکھیے کیا بنا ہی ہلی لوٹی چلین
جسطرح ہو حسین چین بجبین

نہیں واقف ہوا کسی تم دم سر
منہ لگاؤ تو باتیں کرنی لگی

آپ سلامت رہیں مجھکو آگی دینا
گل شناسی دنگاہیں خدا فہمان

عطار کی دکان کا بیان

دل کی ظاہر ہیں باتیں جتنی اونکی

مجھکو دارو پلاوہ اے ساقی
درد سر میں نہ کچھ رہے باقی

فصل گو اب جوا عتدال نہیں
اسلئے جی مرا بحال نہیں

شکل نی پر بطون تھی خالی

اندنوں مورد بلا ہوں میں
اب تپ غم سے پھنک رہا ہوں میں

اس مرض سے کہیں فنا نہ ہو
تو ہی حق میں مری مسیحا ہو

تھی وہ عطار کی لطیف دکان
جملہ امراض کی دوائیں ان

دکان عطار



اس قرینے سے تھی وہ سب کی رالبیز
دیدہ دل نثار زیبائش

وہ دوائیں وہ شیشۂ بلور
جنکی دیکھی سے درد ہو کافور

تھی خدا داد اونمیں وہ تاثیر
گرد تھی اونکے سامنے اکسیر

اونکی عناب لب کا تھا یہ اثر
لب ہلائیں مریض سے وہ اگر

اونکی باتیں بھی تھیں وہ مفرح تھیں
دلکو سننے سے ہوتی تھی تسکین

بوتلیں اور سیکڑوں شیشے
نادر الماریوں میں بھی تھے

جسمرض کے لیے ہو استعمال
فائدہ اوس مرض کو ہوتی بحال

تھی وہ عطار ہی مسیحا دم
بھرتی تھی سب مریض اونکا دم

ہو وجود قوق ہی شفا پاتی
تن بیجان میں جان آجاتی

کیوں نہ گاہک کو کرتی تسخیر
پر فسون اسطرح کی تھی تقریر

کیسے درکار آپ کو کیا ہے | جو دواہی بیان سو حمد اہے | دیکھی کیا بنفشہ تحفہ ہے | تازہ کشمیر سے یہہ آیا ہے
خط معشوق سے ہی یہہ بہتر | لوٹ جاوی طبیب دیکھی اگر | ایسی ہی شیر خشت بینایاب | اسکو رکھیں زبان پر جو جناب
دہ بیرودت اہی یہہ دکھلائے | ہیڈ کی طرح جسم تہرائے | دیکھی کیا تخم سپستان ہی | اور دکانا میں نہیں ایسے
لیجیے کیا گلاب سے عمدہ | ایک شیشہ ہی لاکہ پہولونکا | دام میں مانی ہم جو لینی چیز | چیز اچھی حضور دیتی ہیں

علاقہ بند کی دکان کا بیان

ساقیا لا شراب آتش رنگ | ہوسہا ہی خار سی دل تنگ
میں علاقہ تجھی سی رکھتا ہوں | تو نہ ہی دی تو جا کسی ہو کر | دوری تو وقت دید اگر وائے | لی پی تم اہی ہوں متوالے
بیٹھی تہی کچھ علاقہ بند وہاں تہا | اپنی اپنی سجی ہوئی دکان

دکان علاقہ بند



حسن بندش کا دنکی کہنا | کام تہا عمدہ گوندہنا گونہنا | پہول وہ رنگ رنگ کی طیار | گل باغ جنان کہیں جنہیں ہار
نور کے وہ بناسی تہی سی | زردہ تہا رنگ شمس خجلت سی | کوئی خنیا زر کا بناتا تہا | ٹہر تہا موتی کی کوئی باندہ رہا
دی طلب سار کرتا تہا اکل | کوئی بیٹھا کتر رہا تہا نقل | جب وہ بنتی تہی تار سی پہلو ملنا | کہتی تہی یوں جوڑ کی تہی معشوق ملنا
ونگلیاں ہیں نہیں ہلاتی ہیں | شیر ستی ہیں لگاتی ہیں | جب خبر بازار ونکی آتی تہی | باتیں لوسی ولن بناتی تہی
تہر تہر جسم کی ہی یاں ہیں تمام | کونسی شی ہی آپکو درکار | دستی تار دن کی ساز صد رنگی | سب نئی وضع کی ہیں بنی تہی
ہاں کہو کیا نفیس سیلی ہے | دل پہ دیکھی جو پڑتی ہی | کتنی عمدہ ہیں پہول ریشم کی | جنکی دیکھی سی تازگی آئے
پنچ مصنہ ہیں دیکھی صنعت | عقد پیدا ہیں کبھی نہیں نسبت

بساطی کی دکان کا بیان

بنا خشک کر جام ساقیا دی تو | نقد دل اسکی بدلی لی ہر لو تو | ہوں میں مفلس نہیں ہی میری بساط | نذر دیتا ہوں تجھکو وقت نشاط
خم قدح اکا زخم کاری ہے | اچھی سینی کی اد اسکی باری ہے | سہنی جو کا ہیں بساطی کی جہان | کیا بیان انکا کبھی سامان

دکان بساطی کی صفحہ ۱۸ میں

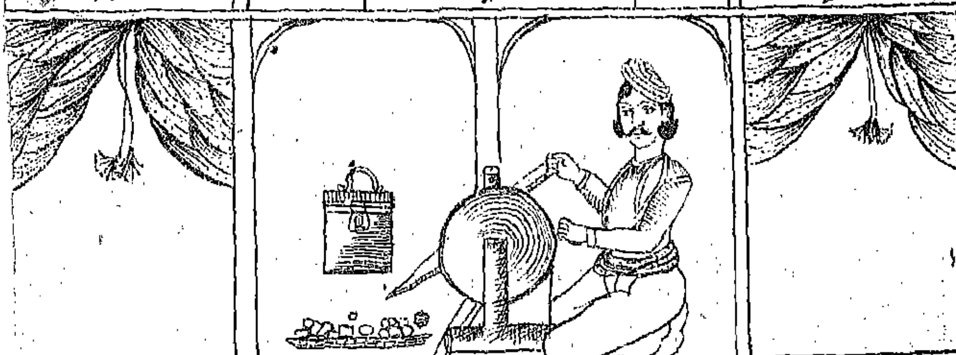


سب وہ آراستہ مثال عروس | مشتری ہو نہ کسطرح مانوس
رخ محبوب سی اونمین نسبت | دیکھنی سی ہوا دلکی اک حیرت
کوئی چھتری اگر نظر آئے | پھول سورج مکہی کا شرمائے
صاف شفاف آئینی ایسی | جو نہ چشم فلک نی بہی دیکھی
لال ہین یہی اسقدر نایاب | کہیں شمس و قمر کا اونکو جواب
دانت کی کنگہیان ہی رہ پایا | شانہ ہین کو نہ آئی دیکھی کی تاب

نگینہ تراش کی دکان کا بیان

اور جو چیز تھی وہ تھی عمدا | گو کہ گلدستہ باغ خوبی کا
ساقیا بھر دی اب نگینۂ دل | سنگ یشم کو کہ ذرّہ ہو کی لگی
تا جلا پائی یہہ نگینۂ دل | می اسر جو شنا ایسی جو کہی وی
کہیں ورنہ بین صاف حکاک کے | کرون مضمون کی وہ تراش خراش
رفع ہو جامی سارے غمناک | سخت حیران ہون نگینہ تراش
ایک جانب کو بیٹھی تھی حکاک | رنگ سب ہی جدا عقیق جلالی

دکان نگینہ تراش



جہوٹی کی نگ سطح بنائی تھی | دیکھنی مین کبھی آئی تھی | رنگ دیتی تھی جہوٹی کو ایسا | پتھی کو بہا نہ تھا عجب
تھی خجل برق ہر نگینی سی | کتنی تو مین جیتی تھی مینی سی | جوہری فلک بہی دیکھی اگر | پھول جاہی نگین شمس و قمر
لال نگ شوخ رنگ ایسا تھا | رنگ یاقوت جس سی بہکتا تھا | جسطرح چاہی امتحان کر لی | دخل کیا ہی جو اوسکا عجب تھا
جو ہری منہ کی جا کی کہاتے تھی | ہر گہڑی رگ پہ رنگ اڑاتی تھی | رکھتی تھی سبکی سب کیا لا ایسا | جہوٹی کو وہ بناتی تھی جو

مرصع ساز کی دکان کا بیان

ساقیا لی بہا شراب پلا | اوس جواہر نگار جام کا جا
جام جم کی نہ جس سی قدر رہی | جلوہ گر جو ہر رنگ بدر رہے | تھی غضب کی وہان مرصع ساز | قابل دید جسکی تھی



کوئی مشغول اپنے کام میں تھا
آرسی کو جلا فرما رہا تھا
کہتا تھا یوں کسی سے اک شخص
تھی کسی مشتری کی جو تفصیل
ہر چھلے کی تیری بیسیوں دام
نہیں کچھ منت تجھ سے جدا
زرگری بولتا ہی کیا ساتھ
عمی لعلین کی تجھ پہ ہوں تاثیر
مہر دی نیچان چشم سے بدا
سیم تن کوئی کوئی ماہ جبین

اور کوئی محو فکر نام میں تھا
کلمۂ حق زبان پر بھی لا لا
صرف کبھی اگر سہ دا انگشتدان
دو ٹھانی کی ہے سنگ کرنے
کون دربار آگے زر کر سے

سبکی سب پہنی نت ہیرے کا شیشا
کیا ہی ہے ٹھہری ہیرا چھوٹا سنگ
پالیا راہی ہے نگینے کو
اب نہ جادو کا ہی لیتی ہے کل
پھیر دی گر نہ ہے سکے لٹیا

ساده کار یعنی زرگر کی دکان کا بیان

میں تجھ سا ہوں بندہ باتمام
چھر دی آنکھوں کی حاجت باقی
نقش انگشتری سلیمان کے

نہ بنا دل سے یاں کر دہ کر
باده خوار رندکی واسطے ساغر بنا
کچھ دکانوں میں بیٹھے ساده کار

دکان ساده کار یعنی زرگر

کرتی تھی گانکو سی گیند
کبھی ٹھہرتا نہ اور ایسی نگ
پھر نہ تھا سرا اسکو جنبش
لوگ کری ہیں تجھے پیسہ کا خلل
ہیں بنانی کو تجھسی اور زر
دی چکا سونا ہیں پہلی بنوا
پہلی لوجھسی قیمت ساغر
دھن شیشہ نول کا سچا
کرتی تھی انگوٹھیاں طیار
دلبری کا دیا زیر نگین



چھلی وہ خوش نما بنائی تھی
ساقیا دے مجھے شراب پلا
ہاں سی رکھتا ہی تو چلیں اچھا

دیکھنے میں نہ ایسی آئی تھی
ہو زر مہر پر ستیر اسکا

دیکھیں معشوق ہی گر ایک نظر
ایک جانب کو بیٹھی تھی صراف

صراف کی دکان کا بیان

اونکی انگل کہا ٹھیں شوق سے بسر
تا پہنے لگوں گھر لکھوٹا
لکھوں اونکی چلیں کیا اوصاف



ساقیا جی کو سی شیشہ جی کو
کوئی کہو اکہر اپکتا تھا
پڑھتا تھا کسی ہنڈی لا
ساقیا جھکو ہی پلا رنگین
پھر صفت جوہری کی نظم کرون
جوہری بیٹھی تھی تا قریب

دولت آباد سہر دکان اونکی | دل کو ملتا تھا بانکپن اونکا
کوئی کرتا تھا گن چلین سی جدا | کہین ہنڈوی کوئی سکھاتا تھا

جوہری کی دکان کا بیان

جوہر یاقوت سی سوا نگین | اور موتی کی طرح ہو شفاف
خوب دکھلاؤن جوہر مضمون | قابل دید جوہری بازار

تھا جہان سی جدا چلن اونکا
دیکھتا تھا کوئی بہی کھاتا
مہر کا بہا دکہا سی کندن لال
نا تھا تب ہو نشار اوسکا صاف
ہر دکان تھی غیرت عروس بہار
تھی جواہر نفیس پاس دکو

دکان جوہری



آگی رکھی تھی پہول کی کانٹے
خوش نمائی تھی وہ موتیون کی لڑ
لعل اوس سی اگر مقابل ہو
سنگ سنتی کی طرح صنعتی سیاہ
عینک انکی پہ اک لگا کی نگاہ
کسی سنگ کا یہ اچہا ہی
سا ہو زرنگار لا سا سے

اوسمین سب بانٹتی تھی جوہر | تھا جواہر ہر ایک رنگ کا اون
جس سی نامی عقد پروین | جوہری بہی تھی تھا کی آئینہ
دعوی آب و رنگ باطل ہو | آتش رشک مین جلی الماس
پھر نہ اوس پر پڑی کسیکی نگاہ | وہ مسلسل تھی گفتگو اونکی
دیکھتا تھا نگین ہیری سے | کوئی باہم کر رہا تھا کلام

رشک باغ جہان تھی ہر دکان
اوسکا یاقوت لیدیہ تھا نگین
رنگ جلجا ہی لعل کا سارا
کبھی صدقے موتیون کی لڑ سکی
دیکھنا کیا پر سب ہی ٹیکا رام
عیب یہ ہی کہ رنگ پھیکا ہی

گوٹے والے کی دکان کا بیان

سیتھر کی ہی اوسمین اب پلا ساتی | خوف کر محتسب سی آتا ہی

سہل سا یہ علاج اوسکا ہی

گو کہ تھی پچھواڑے کی اوسکے سراے
وہ چمک رکھتی تھی وہ دکان اوسکے
اوسمیں گوٹا تھا ابدار ایسا

تانا تانی اوسمیں کرو وہ بدخواہ
معدن زر کی جن پہ ہو پھبتے

گوٹی والی تھی وہ قمر صورت
پیٹیاں سب بھری تھیں گوٹے کی

کہ لکھو اب کہاں تک اسکی صفت
لگی تھیں آگی اک جھونپڑی سی
سامنے جیسے برق شرماتا

دکان گوٹے والے کی



اور پٹکی بھی اس بنا ٹھاٹ کے
اس چمک کا سنہرا لچکا تھا
کارچوبی بنت ستاروں کی
آگرا ترچھا عجب ہوا سا

لیلی گاہک کی دلہن ہو چنچل
اک ڈلا سونے کا وہ گویا تھا
آنکھ چمکاتی تھی وہ تار نگی

وہ کرن تھی اگر چمک جائے
وہ غضب اوسپہ لہر کا آلتی
پھول ہر ایک یوں چمکتا تھا

آنکھ خورشید کی جھپک جائے
جیسے لہرا ہی ہو بہت خوش
شعلہ جو تا تھا گردون کا
جیسے ترشو د لعل ہی ہو ایسا

بزازی دکان کا بیان

حیرت سے کیا دخت رز کے عصمت
ہاتھ مل ملکے خوب روتا تھا
خوشنما ایک سو تھا بزاز

چھت اوسپہ چھی نہیں اوسکی
وہاں آئینہ بندی سی کہتا ہوں
ہر طرح کا وہاں تھا تھان بنا

تہ کی خوش رنگی نے کیا شرمایا
غرق شرم میں تھی تر اندام
بانکا ترچھا ہر ایک تھا انگرکھا

شیرازی بادہ خوار کے کا
شادی مرگ تھی پیالہ جام
خوب رو نوجوان سراپا ناز



گلبدن کوئی کوئی گل رشک قمر
تھی سخن کی بھی استوار پہ گر
تھان گاہک کو جو نظر آیا

اور نزاکت میں غیرت گل تر
بات دیکھی جو کوئی پھولن
باغ کی سیر کا مزا پایا

اپنی اپنی تھی جو دکان
اطلسیں ہر طرح کی صورت دار
بیل بوٹی کی تھی چمن پیدا

کیا ہی اندر سبھی تھی جلوہ گن
کمخواب کی تھان غیرت گلزار
دیکھی بلبل تو دید کی کیا کیا

جامدانی کے بیل بوٹے پر
طاق مخمل کی وہ دکانوں میں
مشتری اوسکو کوئی کب پاتے
لاکی گاہنک کو کہتا تھا دلال
تھلا جیتی کو اوڑھنی بنیا ہی
جان شیرین کی ہی قسم ساقی
میٹھی نظر دیسے تو ہو ساغر دے
تھی وہ شیرین زبان حلوائی

صدقی ہوتی تھی ہر گلدہی گلزار
گل ترسی ہی تھی کہیں بہتر
بخت بیدار ہو تو ہاتھ آتے
برسی طلن کھاؤ سو بہا لال
اسی دامو نکی انکو لینا ہے

کامدانی کا تھا وہ نازک کار
خواب دیکھا اگر لذت سے آتے
گھر میں نہیں ہی خوشنما کمخواب
نین کو دیکھکے جوسن کو غش آتے
بیٹھا اچتا ہی اسمیں پھوپکا

زر گل کی خجل تھی جس سے بہار
چشم انسان سے نیند اوڑ جاتے
وضع میں خوب سطر ریں نایاب
خالی گاہنک شتابان سے جاتے
تھان میں ہے کچھ جیا ولا دینا
پی چکی ہی پہ ہی ہوس باقی
شیرینیکا میں نہ کردن میٹھا
روح فرہاد صدقی ہوتی تھی

حلوائی کی دکان کا بیان

منہ کی مانگی مری مراد آئی
دلمیں انی ہوں شاد و بال ہیا

دکان حلوائی



رقم اونکی اگر کروں میں صفات
حرف ہر ایک ہو شکر پارا
لوزین برفی کی خوشنما ایسی
عاشقی تھا جواب جوزی کا
ٹکلیاں تھیں ورق کی یا تارے
غیرت کہکشاں تھی ہر زنجیر
ساقیا ذکر انکا دل ہو کباب
میکشونکی یہی نہاری ہے
شیرمالونکو لیکی جو کہائیے
ہو صفت اونکی خستگی کی کیا

بنی ہر ایک سطر شاخ نبات
دائرہ پر ہو شک جلیبی کا
بی خریدی نہ چین آئی کبھی
جسکو کھایا مزا اسدا پایا
زہرہ و مشتری شکر پارے
ماہرویونکی دل تھی دلمیں اسیر

خامہ کرتی لگی شکر پارے
ایسی خوش رنگ تھال کہیں ہو
در بہشت اسطرح کی رکھی تھی
ایسی پٹری کہ ٹوٹی ہو جھڑ کر
ہاتھ میں ایک نور کی چورے
کب ترازو کا وصف پورا ہو

نقطہ نقطہ ڈلی ہو مصری کی
طشت مہر فلک سے اچھے تھے
آنکھ پڑتی تھی جسپہ حور ڈھکی
داغ تھے میں تھی وزارہ چھپکے
کہتی تھی زلف حور کی چوری
رشک خورشید جسکا پلا ہو
ہی طلوع سحر پیالہ دی شراب
شیرمال اور کباب بکتے تھے
جیسے معشوق کی حنائی ہاتھ
دل سے جاتا رہی شکیب و قرار

نان بائی کی دکان کا بیان

جان اور روح سے ہماری ہے
نان نعمت کا وہ مزا پائے
ہو جو دست خیال سے چورا

اک طرف نان بائی بیٹھے ہوئے
اونکی سرخی تھی اک ادا کی ساتھ
وہ نہاری جو دیکھ لے جہاں

کچھ خبر کا نہ اوسکو پہیان آیے | جان جا سی مگر او سکی کھائی | چٹ پٹی وہ کباب جو کھائی | ذرا سیت کا اوسکو لطف ہاتہ آئے



ساقیا کیون اداس بیٹھا ہے
نہیں بے نشا کی قدر انہیں
سبزہ رنگوں میں جا کے بیٹھیں گے
اگر طرف ساقنین پری پیکر

ساقن کی دکان کا بیان +

سو کہی کھا تو بس تو اتیار ہیں
جو پلا ئینگی ہم وہ پی لینگے
ورنہ جاتی ہیں سیکڑوں کی ہم
سیکڑوں ہیں یہی بہار کہان

دکان ساقن

دور ساغر میں دیر اب کیا ہے
کسی ساقن کو جا کے ڈھونڈیں ہم
یہ نزاکت یہ سبزہ زار کہان
جہان انسان بیٹھتی ہیں چمن پہ



ہون جو سبزی کی کچھ صفا قیم
سبزہ زمرد جہان ہیں اونکا جدا
ایک تو دائرہ سجا تا تھا
ساقنونکا عجب نقشا تھا
وہ نشیلی تھیں انکھڑیاں انکی
پی پی اسقدر سے دور رہو
کتنے بیٹھے ہو دم لگاؤ تو
ساقیا دے نہ ہمکو دم دیا گر

بی پی لڑکھڑا ئی پاتی قلم
کیا دہلوں دبار تھا ہر کیفرا
اک چبکارے پیٹھیا گاتا تھا
قابل دید تھا ٹھٹھ اونکا تھا
کیا صفت ہو سکے بیان انکی
دفعتاً نشا سب جو دور ہوا
اشرفی کی چلم ہی پی دیکھو

پہنچی جو تھی عجب بہار کی تھی
طرفہ ہنگامہ اونکی دکان پہ
دلسی کیا کیا اونچکی لیتی تھی
جو خریدار گرد بیٹھی تھے
گر کسی سے کبھی ہوتی نہ دو چار
نام رکھی چرس کو کوئی اگر
نہ رہی ہوش تجھمیں اے صلا

مدک والے کی دکان کا بیان

صدقے دل و نپہ سو ہزار کہتو
جمع تھی سیکڑوں پری پیکر
اور خود اوسکی داد دیتی تھی
اونکو سیر بھر کی دیتی تھیں چنگ
ہوگیا مست صورت میخوار
دیں وہ اوسکو جواب یہ چلکر
بھول جاؤ گے راستہ گھر کا
تیری چھینٹو نسے ہم بہک نہ گئے

مجھکو پیر مغان کی سرکی قسم — دی ہمیں تیر و تند بہر کی قلم — ایک مدت کو ہم پلائیں گے — خوب زاہد کا دل جلائیں گے

صحبت دوستان غنیمت ہے — ہوش میں آ کیسی غفلت ہے — کچھ بدرک کی صفت کرون تحریر — یہی ہوا ہار وہ میری تقریر

دیکھی اسطرح اونہیں چھینٹے — داد دین جسکے سب کے ال — کچھ بدرک والی ہوئی ہان چھٹی — نوجوانون کو چھینٹے دیتی تھی



حال کیا ابسے اگلا کیجو بیان — اور نہ میلا لگا ہوا تھا وہان — گنگا جمنی تھی ہوئی جوری — [illegible] ماہر و اونکی ساکے

غیرت چہرہ و ستیے چہرہ — نہیں قالین پر ٹیکی تھی کیسو — شیشے اوڑھنی تھی اسپر چھینٹ رنگ — سنگ میں جسطرح شہر رستے لگے

افیون والے کی دوکان کا بیان

دیتی تھی لا انعام الیساقی — تشنا آنکہوں میں اب نہیں باقی

شیخ جی بھی ہوا ہون پیالہ اگر — پوست ہی اتنو یار ہی تن پر — ورنہ شیخی کی ہوئیگا افیون کی — سیکڑون مجمع ہین افیونی



اونکی چھینٹ کا ہی نرالا ڈھنگ — نہیں ہو یا کہیں بھی الیسا رنگ — چسکیاں چل رہی ہیں اک سی پیر — لذت انگیز اونکی ہیں باتیں

[illegible] اونکو بھاتی ہیں — کچھ بیہی شکل و ہنا تے ہیں — سیر پینک نئی دکھاتی ہے — آسمان سے زمین پہ لاتی ہے

اونکو کر ڈنکی بات کرتے ہیں — شہر میں کنگی کی بات کرتے ہیں — بڑھ کی فریاد سے ہی اونکا حال — کیون نہ شیشہ ہون لبون پہ چکیں

لیے [illegible] شعلہ ہین [illegible] — آگے ہر اک کی ایک حقہ ہے

سبزفروش کی دوکان کا بیان

ساقیا پھر [illegible] آج — دشت رز کا عجیب ہے [illegible] آج — بات کب عقب کی چلتی ہے — اتنو گھر گھر شراب ڈہلتی ہے

بدلی پانی کی [illegible] — کیون نہ صوم و صلوۃ ہو نا یاب — سبزفروشونکا تھا عجب سامان — قابل دید اونکی تھی دکان



کوئی شیشہ خم سے تھا آلودہ
کوئی کرتا تھا باتین مستانہ
لب ساغر کو کوئی چوستا تھا
اسطرح کا وہ گرم تھا بازار
شہر کا ہیکوئی پرستان ہی
ہر بشر کس قدر پری صفا سے
بکمیون پر سوار لاکھون حسین
بہاتا تھا نہ کوسے غم کا نام
تھی گلگون بکف جلو سے ساقی
ہین شگفتہ ہر ایک شاخین گل
وصف اوس باغ کا کرون رقم
سبز سبزی تھی ہر روش پہ پڑے
جو شجر تھا پھلا تھا پھولا تھا
معنی گلشن تھا آسمان کا جواب
کہین کونپل شجر پہ کوکتے تھی
سو رہا تھا کہین کہین بیلا
یہ جوانان باغ کی صورت
تاک انگور پر غضب کی بہار

میکشی سے تھا کوئی آلودہ
کوئی کہتا تھا لانا پیمانہ
کوئی مدہوش مار چومتا تھا
مست یوسف لقا ہر اک میخوار
ہی ہر ایک پری جو کہ انسان ہی
جلوہ آئینہ بہار سا ہے
حسن سے انکی ہی جہان انور

کوئی پیتا تھا بھر کے جام شراب
کوئی بوتل کا کھولتا تھا کاگ
قابل دید وہ بھی تھا سامان
کونسی شی نہی تھی جو نہ سجا تھی
کوچہ ہر لطف تھا شان کوچے
ہر طرف بید و مشک کا چھڑکاؤ
پھرتی تھی اسطرح ہوا کیا تے

کوئی تیار کر رہا تھا کباب
کوئی گاتا تھا دھن تر کا تھا
شور قلقل سے تھا نہ مستان
چیز ہر قسم کی مہیا تھی
رونق شہر اصفہان کوچے
خوبرو اون کا ہر جگہ چرچا
ہوئیں ہر پولکی تھی اوڑھی جاتے
عیش کرتی تھی سب خواص و عوام

صفت باغ شہزادۂ ملتقا

دیکھ کے فصل بہار آئی ہے
نغمہ سنجی مین مست ہی بلبل
نغمہ بلبل کا ہو صریر قلم
لعل و یاقوت کی کٹی سمجھے
رشک جنت جو تھی تو یہ بجا
پھول سب غیرت گل مہتاب
کہہ رہا تھا پپیہا ہی پی پی
کہین نرگس کسی جگہ چنپا
سب کے سب مست بادۂ عشرت
لوٹی جاتی تھی دیکھ کے بہار

ہر شجر نے لباس نو پہنا
باغ بھی اوسنے وہ بنایا تھا
سیم و زر کی بنی تھی ہر دیوار
روش پر ستارے چھڑکے تھی
تھی جواہر سے جس جگہ اشجار
چہچہے بلبلون کی تھی ہر سو
نسترن اور راستے بیل کہین
عشق پیچان کہین کہین لالا
فصل گل نی کیا تھا متوالا
نکہتی ایسی تھی سنبل تر سے

تازہ تازہ تھی ہر روش گل کھلا
نہر پانی مین مثل و مٹکا تھا
اور جواہر کی ادبیہ نقش و نگار
ذرے ونکی طرح وہ چمکتی تھی
لالئو و بید تھی وہان کی بہار
قمریون کی وہ سرو پر کوکو
کہین سوسن کہین گل نسرین
جو گلا تھا کلہ کہین
جھومتی چلتی تھی چمن مین صبا
جیسی بکھری ہون بال کھولے

ہر گل تر تھا عارض پری رو
تھی چنبیلی میں جسم ایک گل بو
گل نرگس اگر تھا دیدہ حور
کانون ہون بیچ کو جیسے پتے نور

گل سوسن کا جن نے اگہون کیا
مسی مالیدہ تھا دہن گویا
دل عاشق تھا پہول لالے کا
داغ اوسکو نہ تھا اوسمیں جو پیدا

کیا انارون کا ہو بیان بن
کہوں پستان شاہدان چمن
سرو میں جوش تھا جو دلکا تہا
جنکی قمری تہی عاشق جانباز

تہی کسی جا پہ رقص میں طاؤس
تہا نہایت اہل دید کو مانوس
نہر چوپر کے چار سو جاری
لہرمین لیتی تہی رحمت باری

صاف موتی سی اوسکا پانی تہا
بلکہ وہ آب زندگانی تہا
لہریں لیتا تہا اس طرح پانی
برق کی جسطرح درخشانی

تہی جو تصویر خاص ہر کونے
نئے انداز کے عمارت تہے
اوسکو دیکھی تو ہو پری ششدر
بیخود اوسی رہتی کچھ بہی عنبر

قصر جنت سی تہی کہیں بلند
پہونچی اونپر نہ واہمہ کی کمند
خوبصورت ہر ایک جا تصویر
کہیں آغوش حور سے بہتر

اوسکی سایہ میں تہی ہما آتے
چاندنی جسکی آگی پیلے تہے
تہا فریفتہ ہر ستون اونکا
ساق محبوب سی کہیں اعلا

سب در و بیچ تہا دی کی پردے
تار اونمین شعاع مہر کی تہے
نصب تہی اوسمین آئینی ایسی
رشک رخسار مہ جبین کی تہے

ہانڈیاں اسطرح کی تہیں نایاب
کہ سبے صفائی اونکو حباب
جہاڑ ہر رنگ کی قرینی سے
چہت کی زنجیر و نمین لٹکتی تہے

کنگنی پر نور تہی سہر اک ترنگ
ہو دل حور جسکو دیکھی دنگ
خوبصورت تہی ایسی ہر تصویر
دیکھ پاتی پری تو ہو تسخیر

فرش جا بجا نمین لطیف ایسا تہا
جلوہ مخمل بلور پیدا تہا
سبز مخمل کا فرش وانہ یا بہا
نیند آجاتی جسکو دیکھی خواب

نیز ہیں الماریاں بہت خوشتر
ہر طرحکی سجی ہوئے کنٹر
بعض میں میوہ بعض میں تہا گلاب
وہیں ہر شی تہی کسی میں شہر

تہا چپرکٹ لگا ہوا ایسا
پاؤں پہیلائی دیکھکر لیلی
پردے پہر تو وہ سفید سفید
عاشقونکی ہو جیسے صبح امید

آگی اوسکی تہی مسند پر زر
گاؤ تکیہ لگا ہوا اوسپر

ساقیا دی وہ ساغر لبریز
نشہ جسکا ہو کچھ مضامین خیز

بیان ہمجلیسان شاہزادہ مہ لقا اور دریافت کرنا حال عشق کا

دمبدم دم سخنوری کا بہرون
بزم کا اوسکی حال نظم کرون
نابلد ہون میں راہ الفت سے
دیکھ محبوب کو نگاہ الفت سے

مجھکو بتلا دے عاشقی کا ڈہنگ
کام آئیگا سیکھ لون یہ رنگ
بس اوسی باغ میں گلعذار
روز و شب رہتا تہا برنگ بہار

تہا حسین ایسا وہ گل خندان
اوسپہ مرتی تہی شاہدان جہاں
اوسکو جو دیکھتا تہا کہتا تہا
یہی سراپا ہے نور کا پتلا

اپنی صورت پہ ناز کرتا تہا
خوبرویونکو نام دہرتا تہا
دیکھکر گورا رنگ کہتا تہا
آدمی ہی کہ چہر سیب کا پتلا



سانولی کی شکل دیکھ کر یاسمین
نام رکھتا تھا یہ سنسین زمین

مجمع مہوشان تہا ایسا وہان
پر کسی سی نہ تہا اوسی شرکا

شوخ دیدہ کوئی کوسے چنچل
چال مین اونکی سیکڑون چہل بل

چال مستانہ کوئی چلتی تہی
کوئی پاؤن سی دل کو ملتی تہی

بادۂ حسن سی ہر اک سرشار
بیچ مستی مین صورت ہشیار

عمدہ زیور نفیس سب ملبوس
خوب آراستہ مثال عروس

سبکو بالا بتاتی تہی بالے
لائیر دل کی چال تہی چالے

بجلیان پہنی کوئی با جبین
جشت کی بالیان کسیکی تہین

طوق منت کی پہنی ایک پیر
تہی کسی گل کی پاؤن مین پایر

تہا کسیکا تو نقرئی چہو با
سر کسیکا گندہا ہوا بیشفا

رخ پہ چہوڑی ہوئی کوئی پٹا
کوئی جوڑا اداسی باندہی تہی

انگرکہا تہا کسیکے زیب بدن
قتل کرتا تہا گوش کا جہومنا

سینہ تہی دل کسیکی چاندنی
فندقی پا چہدتی تہی گل تر

کوئی کلہ و تہی مچہ گلبا
کوئی دکہلاتی تہی ملتا

کوئی جہدلی پہ جہیچی لگاتی تہی
کوئی مٹکا تی سر لگاتی تہی

چہپر چہپا تہا ایسی سوتی تہی باہم
مسی والی بہی ہوتی تہی بہم

کنگہی مستی بہری لگائی ہوئی
ہونٹہ کی نیچی بہا گئی مسی کی

رسم الفت سبھی وہی رہتا وہ پہر
تہی جو سینو انسی صحبت اٹہو پہر

اونمین اک اک یہ خوب صورت تہی
آگئی اوسکی پیری کو خجلت تہی

اوٹہتی کونپل سی جوانی تہی
بات جو تہی وہ لنترانی تہی

ملک سی حور وشن کی آن بان
وہ دنیا جو بہی اوس وہ نادان تہی

قتل کرنیکی یاد کیا باتین تہین
سحر آمیز اونکی باتین تہین

ناک مین کیل کوئی پہنی تہی
منہ کسیکی تہالی پیالہ ہوگی

نیلی ڈوری کسیکے زینت گوش
انکیان تو مین رہتی دل بیہوش

ایک گلو کی ناک مین نتھ کا
تہی چہوا سے حسن کم سن کا

نورتن تہی کسیکے بازو پہ
پہنی انگل کوئی پری پیکر

اوپچی چوٹی کسیکو سی سیندہ
منہ پہ ہر رنگ کسیکی چشم سیاہ

تہی وہ جوان وہ بال ایک سی کی
قہر ڈہاتی تہی پان کی سرخی

چست محرم مین غضب کا ابہار
تنگ کرتی دکہا رہی تہی بہار

باغ کی سیر کوئی کرتی تہی
کوئی انگیا مین پہول بہرتی تہی

گلبدن اک کہڑی تہی نزد شجر
تہی لپیٹی ہوئی کسی پیکر

کہین کوئی سجا رہی تہی ستار
خوش گلو کوئی گا رہی تہی ملار

کوئی ہنسکر کسی سی کہتی تہی
کنگہی چوٹی کی توڑی بانہی ادہر

آئینہ لیکی ہونٹ دیکھ ذرا
پوچھ چلی اسکو تو برائی خدا

کوئی نہی سنکی یون وہ مسیحا
کوئی بولے ذرا ادہر آنا
ذالقہ دل مین سبکی سب کہہ سنا
بی حکایت بات وہ نہ کرئی سنا
الغرض ہر آن وہ شہزادا
نئی باتون سی اوسکو عبث ستھے
عشق کیا شی ہی کچھ کرو تو بیان
اون جلیسون مین ایک غیرت ما
کہہ کے سب حال واثق وہ فریاد
اس سی بڑہ نہین ہی کوئی شئے
جان جای تو خوف کیا اسکا
دشمن عیش و راحت آرام
ہوئی یون جنکی یہہ وہ ماہ جبین
حضرت عشق یہہ وہ آن تھیرا
آدمی کیا ہی یہہ ذرا دیکھیو
کہہ چکی جب یہہ وہ پرسے ہسکی
دیکھا اوس گل کا رنگ جب پھیکا
اوسنی جب اسطرحسی کی تقریر
پھر وہی چرخ کی تو سے نئے شہیر

اپنی آنکھون کی نہ خبر تو ہوا
بات میری دو گانا سمجھانا
جہانکنی تاکنے کی اونکی دہن
اپنی چالاکیون پہ پھرتی تہین
ساتھ اون سبکی جشن کرتا پیدا
کہنہ قصون سی اوسکو نفرت تھی
ہی میری عقل اس جگہ حیران
عشق کی حال سی تہی خوب آگاہ
کی بیان اوسنی عشق کی روداد
ہی وہ نادان جو اسکی ہو دربے
اس سی جاتا ہی زندگی کا مزا
کوئی سمجھا ہی سے لیے اسکا نام
یہہ برا بول وہ کہہ خوب نہین
ننگ نام ملک جہان ہیو پہچے
کسو ملین جہکو اسی نہین شتو نکو
تہا جو نازک مزاج وہ گل تر
باتی اوسنی زبان لون لکو
وہ بیزار ہو گیا تنخیر
نہین رکہتا کسیکو یہہ سرور

سوہلی کا جل کو اپنی دیکہتے تو
نوچ کندہ ہوائی سر کو شی ہم
نہین غضب کی کہار کر بیٹہی
اوسکا مارانہ مانگتا پانی
تہا حسین جیسا وہ گل بیجار
ایکدن عشق کا جو ذکر آیا
کسطرح سینہ مین سماتا ہی
تیغ الفت سی نیم بسمل تہی
سُن چکا جب عشق کا احوال
یہہ تو ہی اک بلای بی درمان
یہہ تو قہر و بلا ہی آفت ہی
طرف عشق قبلہ ہی ہو اگر
بیچ رکھو تیغ الفت سے
ہی صورت یہہ نہکی آراستہ ہی
مہر کو وہی جلن توماہ کو داغ
اوسکو اس کرسی ملال ہوا
بیچ ہی یہہ عشق بد بلا ہی حضور
رنج خاطر کا اوسکی دور ہوا
ہو جو عالمین کوئی یہہ خرم ہو

نام رکہتی کا لبعد اوہ دن کو
جان بچین ہی خدا کی قسم
ڈہار مین تہین پہاڑ کر بیٹھے
بیچ تو یون ہی جوانی دیوانے
بڑہ کی اس سی وہ تہا طبیعت دار
اسطرح اوس عمر سے نہ فرمایا
دل مین کسکی وہ عشق آتا ہی
سو زہر دقت سی خستہ دل تھی
یون لگا کہنی وہ خوش خصال
جان و ایمان کا اسمین ہی نقصان
باعث شادی و ننگ و ذلت ہی
ہی یہہ واجب کہ ہم سی دادگر
ہوا کہا ایک ہر ایک صورت سے
نئی جلوسی سا لگ اٹھا آتا ہی
اسکا روشن ہی ہر جگہ پہ چراغ
چہرہ غصہ سی لال لال ہوا
رہی محفوظ اس سی تا مقدور
عفو اوس جہر کا قصور ہوا
عیش مین دیکہکر اسی غم ہو

آنا ایک تاجر کا تصویر ملکہ حسن آرا لیکر اور دیکھکر عاشق ہونا شہزادہ کا اوسپر

ساقیا جلد جام لا ایسا
جنمین ہو دل یہہ پہنچے تصویر
اس سی جو اسکی کا اعتبار نہین

جسمین ہو آفتاب کا نقشا
جسکا گر دیکھو تو ہے کی تصویر
آئی پہر اسکی وہ مار نقش

ایسی نادر قلم شراب کی دے
جسمین چمکے ہر ذرا جو اسکا
کہتی ہین راز وہ شہزادا

ساقیا جو قلم کا کام کرے
دیکہلیوین لطف زندگانی کا
عشق کو ہو نہین تا ہر تو ہما

اونہین روز ونہین ایک سوداگر
جو جو چیز اوسکی پاس عمدا تہی
ایک صندوقچہ تہا اوسکی پاس
کیون نہین ہاو یہ دکہاتا ہی
یہ تحفہ اسمین چہپا ایسی ہے
ہو کی مجنون پہری بیابا نمین
ماہ کامل ہو تو نے وہ ہلال
جب کیا اوسنی اسطرح کا بیان
تو نی اچہی وہ ماہی ہی امید
نہین ہو جہ یہ تیر سے گفتار
یا ہی واقع مین کوی شی عدا
دلمین اپنی تو کچہ خیال نکر
ورنہ ہی اپنی چیز کا مختار
جب یہ تاجر سے اوسنی کی گفتار
کب مٹا ہی نوشتۂ تقدیر
اک پریرو کی اسمین تہی تصویر
حضرت عشق کا گذار ہوا

اوڑ گیا اوس ملک مین کہین گہر
صورت مہر جو کہ یکتا تہے
اوسنے اوسکو چہپا یا کی و سوا
کیا سبب ہی جو تو چہپاتا ہے
یہ سنی ہی کبہی نہ دیکہی ہے
مثل یوسف ہو قید زندانمین
ایک ساعت کی زندگی ہو محال
سنکی یون بولا وہ سودا گران
ہمہ تن چشم کر دیا پئے دید
اس سی ہوتا ہی صاف یہ اظہار
لی سبب یہ نہین ہی ہیچ و ثنا
مجہکو دکہلا دی اوسکو اک نظر
صدمہ اسمین کرونگا مین نہان
سنکی اوسدم وہ ہو گیا ناچار
نہ لگی پیش اوسکی کچہ تدبیر
دلربا دلفریب برق نظر
تیر الفت جگر کے پار ہوا

شاہزادی نی اوسکو بلوایا
اوسنی شہزادی کو وہ دکہلا دی
پڑ گئی اتفاقاً اوسکی نظر
غرض کی اوسنی کہ سلیمان جہان
کوی دیکہی گر اوسکو ایک نظر
شمع الفت کی لو لگی ہے او
پای راحت مین عمگی ہو زنجیر
تیری تقریر نی غضب ڈہایا
آتش شوق اور بہڑکا دے
یا تو تیری ہی بیتشی ہاتی ہے
اب اگر پہر تو نہ تو کہیہ تکرار
گر تو بیچی گا مول لونگا میں
صدمہ ہوگا اگر اوٹہا لون گا
لا کر صورت سی اوسنی سمجہایا
جب رہی عذر کی نہ جا اوسکو
دیکہتی ہی وہ شکل تصویر یا
نہی وہ تصویر اسقدر زیبا

مال و اسباب [illegible]
اور قیمت [illegible]
یون پڑ گا [illegible]
[illegible]
[illegible]
جسکی پروانہ [illegible]
مثل [illegible] تفسیر
آفریں تازہ بیان پیدا یا
خوب یہ وقت تو لی گر
جو تو کہتا ہی سبب [illegible]
مجہکو ہی دیکہی [illegible] قرار
ایک کی جا ہزار دونگا مین
تجہکو الزام ہی نہین دونگا
بیز اوسکی خیال مین آیا
کر کی وہ پیشکش دیا اوسکو
اوڑ گیا رنگ و عارکا پردا
دیکہ کر وقت ہو بیتاب



شمع رخ پر ہوا وہ پروانہ
کعبۂ دل بنا صنم خانہ
جوشش عشق سے جو گہبرایا
اوسنی تاجر سی پہر فرمایا

راست تھا بر از قول تا بہ جر
ہو تو کہتا تھا وہ ہوا آخر

دیکھوں ہوتا ہی کیا مآل اسکا
اب بیان کر تو مجھسی حال اسکا

اوس گل تر کا دیکھکر احوال
ملتمس یوں ہوا وہ نیک خصال

کہتی ہیں سب اوسی جمال نگر
وان کی حاکم تھی اک پری پیکر

خوبرو ایسی ہے وہ جان جہاں
مرتی ہیں جسپہ شاہدان جہاں

آگی اوس رشک حور کے در پر
بیٹھی ہیں سب فقیر بن بنکر

صورت گل کوئی گریبان چاک
کوئی بلبل کیطرح ہی غمناک

رنگ ہی کیطرح اک نشان
کسی جانب ہی خاک پر غلطان

کوئی جامہ سی اپنی ہے باہر
دیدۂ بینا کی ہی نہیں ہی خبر

ہاتھ اک کی ہی سینے پر
حسرت آگیں ہی سوی چرخ نظر

کوئی کچھ آپ ہی آپ بکتا ہی
یاس سی کوئی در کو تکتا ہی

ہی کوئی سیر زندگانی سی
پر ہی مجبور سخت جانی سی

ایڑیاں اک پڑا رگڑتا ہے
منتظر دل سی وہ قضا کا ہی

بی اجل کوئی شخص مرتا ہی
اور کوئی تشنہ لبی نہیں بھرتا ہے

کوئی بیٹھا ہی آنکھیں بند کئے
ہی تصور میں اپنی دلبر کے

کوئی مشغول ذکر دلبر میں
جوش سودا کسیکے ہی سر میں

دوش پر اپنی سر دھر ہی اب
قتل کر سکا انتظار ہی اب

سنگدل جانتی جو تجھکو قسم
کبھی دیتی نہ دل خدا کی قسم

جو کہ شیدا ہی زلف پیچان کے
سب سی بڑھ کر وہی پریشان ہے

ہی قسم تجھکو اپنی زلفون کے
اب نکر دیر جلد دی پھانسے

ہی مقولہ یہ عاشق زار کا
دار پر کھینچ دی برائے خدا

ای پری روئی اب برا احوال
جان کر ذرہ کر مجھے پامال

واقعی یہ ہی اپنی کہتی ہیں
دل کی ہاتھوں صدمے سہتی ہیں

کیا کہوں تجھسی اپنی دل کا حال
زیست اب مجھکو ہوگئی ہی وبال

ہی یہ کس رشک ماہ کی تصویر
عشق جسکا ہوا ہی دامنگیر

ہی دیار ایک رشک لندن کو
رہتی ہیں اس جگہہ تمام حسین

حسن آگے ہی اوس پری کا نام
حسن میں ہی وہ رشک ماہ تمام

سیکڑوں بادشاہ عالیجاہ
ملک و دولت کو اپنی کرکی تباہ

قابل دید وہاں کا تماشا ہی
ہر طرف سے یہ تماشا ہے

ایک کو شغل آہ و زاری ہے
ایک کی دل کو بیقراری ہے

کرتا افسوس کوئی ملتا ہے
تپ فرقت میں کوئی جلتا ہی

کوئی تو پکڑی ہی جگر اپنا
کوئی ٹکرا رہا ہے سر اپنا

کوئی پڑھ پڑھ کی درد کی اشعار
رو رہا ہی برنگ ابر بہار

آئینہ سان کسیکو حیرت ہی
نظر آتی وہ جو مصیبت ہی

کوئی خندان ہی اپنی قسمت پر
کوئی گریان ہی اپنی حالت پر

تنکی چنتا ہی کوئی دیوانہ
کوئی کہتا ہے اپنا افسانہ

کوئی خاموش کوئی ہی بیہوش
ہی کسیکو زیادہ عشق کا جوش

حالت نزع میں ہی کوئی بشر
اور کسیکا ہی حال نوع دگر

کہہ رہا ہی یہ کوئی عاشق زار
ای پری تجھکو زیست ہی دشوار

کوئی کہتا ہی اوبت ترسا
اسقدر تو نہ دید کو ترسا

ہمکو پہلی سی گر خبر ہوتے
دل پہ برچھی نہ کارگر ہوتے

دم الجھتا ہی جبکہ شدت سے
یوں وہ کہتا ہی رو کی شدت سے

کرتا ہی عاشق فقرہ یہ سخن
تیر باران کر آگی اسے پر فن

جو کہ رفتار کا ہے وارفتہ
کہہ رہا ہی یہ وہ جگر تفتہ

تا یہ مٹی میری خراب نہو
حشر تک پھر کوئی عذاب نہو

ملیں جو بچھڑے فرقت سی
دیکھتی ہیں فلک کو حسرت سے

در پہ ہنگامہ ہی قیامت کا
سامنا نامرادوں سے ہے آفت کا

ابہی اوسکی نہیں ہوی شادی
تین شرطیں ہین اوس پری زادی کی

پردہ ہین اسقدر بلا شرطین
نہیں ہوسکتی ہین ادا شرطین

نہ سنا پر کسی سی یہہ احوال
گرچہ کتنی گذر گئے مہ و سال

بلکہ بعضوں کی کچہ ملی نہ خبر
نہ یہہ ثابت ہوا گئے وہ کدہر

منہ دکہایا نہ آ کے پہر جیتے
نہ پہری پہر وہ دشت غربت سے

اس لا زادی سی باز نہ آئے
پہر نہ دل میں خیال یہہ لائے

کوہ صحرا میں ہوسکے آوارہ
دامن ننگ کو کیا پارہ

صدمی سو سو طرح سہے گو کہ
آ کی در پر اوسکے بیٹہہ رہے

اوسمیں پر بچہ رہی نہ اسے خبر
ایک نقارہ رکہا ہے در پر

ہوتی ہی جب بلند آوازہ
سنکی آتی ہی اک خبر اوسکا

جس جگہ ہی فسانہ باغ شاہی
اوسکو لیجاکی وہ ان یہانی

محرم اوس رشک حور کا ہی نام
شاہزادی کی سمت ستی ہی الم

الغرض آ سکے وہ خوش اوسکا
اوسی محرم کو کرتی ہی محرم

شاہزادی کو لیکی پہر ہمراہ
جاتی ہی اوس جگہ وہ غیرت ماہ

پاس حلیمن کی اوسکو بلوا کر
جنکی مشتاق کرتی ہین وہ نظر

جبسکو وہ دیکہتی ہین ایک نظر
نام رکہتی ہین لاکہون ہیں سنکر

کہو صاحب یہہ کی ہی کیوں تکلیف
کس لیے لائی ہو یہاں تشریف

اوسکی مطلب سی ہوکی پہر آگاہ
دلمیں ہنستی ہی پہلی خوب وہ ماہ

دلمیں اسکی یہہ حوصلہ ہی عبث
یہہ ارادہ یہہ ولولہ ہی عبث

گر یہی عزم ہی تو بہتر ہے
رسم دنیا اسیطرح پر ہے

شاہزادی ہو اچہی صورت سے
ملک ہی سلطنت ہی دولت ہے

اسمیں امید ہین لکی ساری ہین
تین شرطیں مگر ہماری ہین

ہی یہہ مذکور در بدر سن کر
کبہی لیتی نہیں کسیکی خبر

وصل موقوف ہی انہیں پہ حضور
ہوتی ہین یا عاشقوں سی وہ مذکور

سیکڑوں بہر عقد آتے ہین
وعدی شرطوں کی کرکی جاتی ہین

کوئی بہی شرط اک بجا لایا
پاکہ خالی وہ جلکے پہر آیا

جتنی اونمیں بشر تہی غیرت وا
اپنی کوشش جسکی ہو نہ پاجائے

جو نہ رکہتی تہی الفت کامل
شرطیں ان سب دیکہیں مشکل

اور جنکو کمال الفت تہی
وہ ان کی تکلیف اونکو راحت تہی

خوب تدبیر کر سکے تا مقدور
دل کی ہاتہوں سی ہو سکے مجبور

ایسی ہی سنگدل وہ غیرت ماہ
نہیں کرتی پہر اونکی سمت نگاہ

جو کوئی بہر عقد آتا ہے
اوسی نقارہ کو بجاتا ہے

دیکہکر خوب اسکی صورت کو
وضع کو طور کو لیاقت کو

پاس شہزادی کی ہی جاتی خوش نور
عاقل و ذی شعور خوش تقریر

عاشقوں سی کلام کرتی ہی
حجت سب تمام کرتی ہی

سنتی ہی جب خبر یہہ خوش تدبیر
کوٹہی اوس باغ میں ہی بی نظیر

در پہ محرم کی کرچہپکر چلمن
جلوہ گر ہوتی ہی وہ غنچہ دہن

حسن پر اپنی جو وہ ہین نازان
یوں آتا پسند کوی جوان

دیکہکر اوسکو پہر وہ دخت وزیر
یوں بنا اوسی کرتی ہی تقریر

وہ طلبگار سنکی یہہ گفتار
مطلب دل کو کرتا ہی اظہار

دل کو اپنی جو ہی یقین اسکا
کہ نہ ہوں گی کسی سی شرطیں ادا

یہہ سمجہکر وہ رشک ماہ تمام
طنز سی ہنسکے کرتی ہی یہہ کلام

ظاہرا کچہ نہیں قباحت ہے
رکہتی ہو اسکی بہر لیاقت ہے

بلکہ اپنا ہی مدعا ہی یہی
وہ سیدہ حق سی التجا ہی یہی

شرط اول تو یہہ ہی ای مشفق
شہر زرین ہی جانب مشرق

ایک جانب کو شہر کی سر راہ
ہوتا ہی دہوم دھام ہی میلا
جو کہ ہی اوس دیار کا سلطان
ہی وہ اک شکل ہور کی تصویر
نہین واقف پر اس سی دیگر
شاید ایسا کو سی بشر آئی
الغرض جسی گر ہو کچہ تدبیر
دوسری شرط پہر کر دیہ ادا
تیسری شرط پر ہی دارمدار
اور جو اسکی نہو سکی تدبیر
جبکہ یہہ باتین اوسکی سنتا ہی
اب یہہ ہی عرض ای خدیو جہان
دل اقدس مین کچہ نہ شک لائین
اوسطرف کو نہ آپ راغب ہون
ایک سی ایک خوبصورت ہے
ایک تو منت آپکا یہہ غلام
اسی خاطر نہین کہا تا تہا
بات اپنی عبث تو کہوتا ہی
کہ یہ شہزادی ملکی ہاتہون آفت مین
کر چکا عشق اسکی دلمین اثر
چیز ہین نادر جو تہین کہانی لگا
کسی شی پر بہی کی نہ اوسنی نظر
ساری اسباب کو پسند کیا

ہی وہان شوق شاہ کی درگاہ
خوب ہوتا ہے خلق کا ریلا
بیٹہا ہی بنکی وہ فقیر وہان
اور یہہ بیٹا اوسپہ ہے تحریر
کہ وہ کس ماہوش کی ہی تصویر
جس ہی اوسکا نشان ملجائے
جس جگہہ ہو وہ صاحب تصویر
ہی طلسم ایک بارہ برجون کا
دیکہ آؤ طلسم چار بہار
دی نہ یاری تمہاری کچہ تقدیر
وہ طلبگار سر کو دہنتا ہے
اسی نکوار سی کیا جو بیان
آپ تحقیق اسکو فرمائین
ایسی بہر کی نہ طالب ہون
ماہ پیکر جو مہر طلعت ہے
خلق مین ہوگا جابجا بدنام
اوسکو اسواسطی چہپاتا تہا
کب اثر میری دلکو ہوتا ہی
ٹہوکرین کہاؤ نہ تم غربت مین
اب نہین نیک و بد پہ اسکو نظر
اوسطرف ہی دل ہٹانی لگا
متوجہ ہوا ذرا نہ ادہر
مع تصویر اسکو مول لیا

پس اوسی مقبرہ پہ ای خوش خو
جلسہ رہتا ہی پہر تو نہین ان بہر
شاہ زرین تو نام اوسکا ہے
رحم دل سی ہی یہہ سر فریاد
وہی میلا وہان ہوا کرتا ہے
یہہ سمجہکر جو کوئی آتا ہے
قید ہی اوس پر یکو ٹہہر واؤ وہ
فتح کر آؤ جا کے اوسکو بہی
بس یہہ کہنا اگر ہمارا ہو
تو ہی اسبات کی ہوس بیکار
اور تو کچہ نہین بن آتا ہے
نہین ہرگز خلاف عرض کیا
نہین وہ رسم و راہ کرتی ہی
اور جو ہی آپکو نہیے منظور
نہین بیجا یہہ عرض کرتا ہون
ماہ لاسکی آپ کی دشمن
سنکی یہہ بولا وہ قمر تنویر
اسمین تیری نہین ہی کچہ تقصیر
اوسنی جب اسطرح سی گفتار
رنگ اوسکا جو یہہ نظر آیا
ایسی اوسکی طبیعت آئی تہی
پر جو تہی اوسکو خواہش تصویر
دیکہی پہر اوسکو قیمت و خلعت

آٹہوین روز پنجشنبہ کو +
شب کو جاتی ہین لوگ اپنی گہر
ایک تصویر پر دہ بیٹہا ہے
کر دی اللہ قید سے آزاد
مطلب اسبات سی ہی یہ اوسکا ہے
اوسکو تصویر وہ دکہاتا ہے
اور عاشق سی اوسکو ملوا دو
ہاکو دکہلا دو کچہ جوان مردی
عقد شہزادی سے تمہارا ہو
یون نہین ہوگا امر یہہ زنہار
وعدہ کر کے وہان سی جاتا ہے
سمجہ اصاف صاف عرض کیا
عاشقون کو تباہ کرتی ہی
لاکہون شہزادیان ہین اور حضور
اسلئی ای حضور ڈرتا ہون
ہونگی ناحق اسیر رنج و محن
اب نہین سود مند یہہ تقریر
بس یہو نہین تہا نوشتۂ تقدیر
سمجہاتا جسکو پند ہے بیکار
خوف حرمت سی پہر وہ گہبرایا
دلمین اوسکی یہہ دہن ہی تہی
عشق جسکا ہوا تہا دامنگیر
خوب خواہش کر کے کر دیا رخصت

اس حزین کا مگر یہہ حال ہوا
اک طلاطم میں دلکو ڈال دیا
دمبدم آہ سرد بھرنے لگا
بیٹھے ہوئے آہ سرد کی تاثیر
عقل و ہوش و صبر دلی چھوٹا ساتھ
پھر رہا ہے اس آرزو میں
یہی اشارہ یہہ ناک کا ہر دم
کہا یا اس بات پر زبان اوپر
یہہ تقاضا ہی ہاتھوں کا پر
ہو گیا سی یہہ دل نے ہی خالی
جب ہوا عشق در پئے آزار
و النسی خلوتمین الغرض جاکر
خود ہی پھر رو کی یون کلام کیا
کبھی تا جر کو میں نہ پایا تا
چلین سی راتو نکو میں سوتا تھا
ہر کسیکو ہی نصیحت تھی
وہ بڑا ابول آگے آیا ہے
دوستون کو یہ جب خبر ہو گے
تھی نصیحت ہمین تو شام و سحر
وصل اوسکا محال ہے دل ہے
تو کہاں اور دلربا وہ کہاں
ہے نتیجہ برا محبت کا
سننی تھو ہو گیا خشک چہرہ زرد ہوا ہے

جینا دم بھر کا بھی محال ہوا
یہہ تو بلکہ اوسکو غرق کیا
لی اجل زندگی میں مرنے لگا
ہو گئی برف چاند سی تصویر
نہ دیا پھر کسینی اوسکا ساتھ
صدقہ مجکو اوتار دو اوس سر پر
سونگھنی خوب بوی جسم صنم
کبھی باتیں یار سے دوچار
ہو جیئے یار کے گلی کا ہار
ڈھونڈتا ہے وہ یار کا پہلو
اوسنی برخاست کر دیا دربار
پڑ رہا اک پلنگ پر وہ قمر
عشق نی کام تو تمام کیا
اوسکا صبر و فہم نہ کہا ادبی تمام
ہنستا تھا میں جو کوئی رو رہا تھا
یہی ورد زبان حکایت تھے
خود ہی بار الم اوٹھایا ہے
کیسی رسوائی در بدر ہو گئے
تم پہنسی دام عشق میں کیونکر
ہون وہ شرطیں پر اب یہ مشکل ہے
باز آ اب بھی اے فغی دل نالان
کیون تو دشمن ہوا ہے راحت کا
اشک آنکھوں میں دل میں درد ہے

تھا وہ تصویر کیطرح خاموش
نظر آنکھوں سی ہو گئے جا بجا
دلمین اوسکی بہرا یا درد ہوا
ہوئے آمد جو بیقراری کے
جب بہت بیقرار ہونے لگا
آنکھیں تا میں اب اس تمنا میں
ہونٹھ اس شوق میں بھی کہولے
شوق در پردہ ہی کانونکی بھی
چاہتا ہی غرض کہ بیٹھ سینہ
پاؤں بھی میں یہہ پاؤں پھیلا
ہم تم کیا ہو گئی جو دامنگیر
اور خلوتمین جاکی بگڑا دل
بخدا جانتا اگر یہہ حال
تھا نہ اس سر نوشت سے آگاہ
مجکو الفت سی ایسی نفرت تھی
عیش و آرام کا جو طالب ہو
ہی زیادہ یہی ملال مجھے
باتیں کیا کیا نہ وہ بنا گئے
ہائے اونکو جواب کیا دونگا
دور ہی وہ خیال جسکا ہے
جان لیتی ہی ابتدای عشق
جان انسانکو عشق آفت ہے
قہقہے کے عوض کری نالہ

سحر الفت نی ایسا مارا جوش
لہرا دیں بحر حسن کے آئے
سرخ چہرے کا رنگ زرد ہوا
ابر کیطرح اشک باری کے
یہی کہہ کہکی جان کہونے لگا
رخ پر نور یار کو دیکھیں
لب جانان کی لیجئی بوسے
سنتی اب اوسکی داستانون کو
ملی اوس سینہ سی کہیں سینہ
پھر لیے کوچہ میں یار کے چلکے
ہاتھ میں اپنی لیکے وہ تصویر
کسی صورت نہ اوسکا بہلا دل
ہوگا یون مبتلای رنج و ملال
فوج غم ملک دل کی تباہ
بلکہ اس نام سی عداوت تھی
اس بلا کی طرف نہ راغب ہو
یہی آتا ہے اب خیال مجھے
مجھسے پوچھینگے یہہ جتا میں
فرط خجلت سے سر جھکا دونگا
سوچ تو کچھ ملال جسکا ہے
کون دیکھی گا انتہای عشق
عشقبازی کی یہہ حقیقت ہے
آتش غم سے میں لیکن یون جلا

زیب تن ہو لباس عریانی / نام گھر کا ہو خانہ ویرانی
خار صحرا سے پا فگار رہیں / ناوک غم جگر کے پار رہیں
کوہ سا جسم ہو تو کاہ بنے / کہربا کی طرح سے تنکے چنے
قیس کو اس نے کر دیا مجنون / اس نے وامق کا ہے کیا ہے خون
کبھی راحت کا پھل نہ پائیگا / بلکہ اک دم بھی کل نہ پائے گا
دل لالہ ہے داغ کھائے ہوے / ہے چراغ اس سے دل جلائے ہوئے
چشم اختر سے اس نے کھویا خواب / برق کو اس نے کر دیا بیتاب

ہو گریبان کی تار پر یہ بہار / خون دل سے بنی رگ گل کو
سنگ طفلان سے ہو فگار بدن / قیس کی طرح دشت ہی ہے گھر
لاکھوں گھر عشق نے کیے برباد / جان شیریں کو کھو گیا فرہاد
ارے کس بات پر ہے تو بھولا / تیری گلشن میں طرفہ گل بزار
دل بلبل اسی سے بریاں ہے / اور شبنم اسی سے گریاں ہے
آسمان کو اسی نے گردش دی / اک جہان کو اسی نے گھر دی
ہے رگ ابر پر یہ نشتر زن / بھر دیا ولیں رعد کی شیون

بیان بیتابی شہزادہ اور نصیحت کرنا وزیرزادی کا

ساقیا اب تلک رہوں بیتاب / دوری وصل یار سے دل ہے کباب
آج ایسی پلا مجھے سرجوش / زندگی بھر نہ آئے مجھکو ہوش
مجھ پہ پہلے پہل پڑی آفت ہے / ہر گھڑی اک نئی مصیبت ہے
شب غم دیکھکر جو گھبرایا / یہ سخن وہ زبان پر لایا
کیا ہے عاشقوں کی دشمن ہے / ہے ڈسنے کو کالی ناگن ہے
نام لیتے نہیں ہیں شب کا / کہتے ہیں سب اسکو کالی بلا
موت یاد آتی ہے اسی شب میں / دم پہ بن جاتی ہے اسی شب میں
شور اسی شب کی ہے درازی کا / کہتے ہیں کیا اسے شب یلدا
کیا ہے شب ہے رشک زلف اجل / ہے میل فنا کی یہ کجل
ہے بیمار غم پہ یہ بھاری / دشمن عاشقان یہ شب ہے
گاہ تصویر رکھکے سینے پر / پیار کرتا بلائیں لے لے کر
دن ہے ہجر کی آہ و زاری / شب وہ بیمار غم پہ بھاری
یاد نی تیرے او ستم آرا / ہمکو افسوس کی اجل مارا
گاہ کہتا تھا اے ستمگر واہ / تیری اس سنگ سی تھا آگاہ
ایک اوسکا وزیرزادہ تھا

پاس آداب سے ہیں حیران / اسطرح شکوہ خمار کرون
غم و اندوہ کا سوا ہے ہجوم / سب ہی اک دل پہ یہ کیا ہے ہجوم
دن کو غم میں بسر ہوئی اوقات / اور آئی بلا جو آئے رات
شب آفت ہے ہے تبلا کدہ / کیا قیامت ہے ہے تبلادہ
جس سے جانبر نہ ہو سکے ہے وہ شب / ملک الموت ہے اسی کا لقب
ہے ہوا اسی شب کی تیرگی مشہور / نام اسی شب کا ہے شب دیجور
ہے ہر ایک تیغ قتل کرتی ہے / ہے زخموں میں مشک بھرتی ہے
ہے شب کیا عدو ہی جانی ہے / کیا ہے کالکا بھوانی ہے
سرمہ دیدہ لحد ہے یہ / ساری راتوں میں یک ہے
کبھی کرتا تھا اسطرح تقریر / کبھی خاموش صورت تصویر
چین آتا نہ تھا کسے صورت / شدت غم سے تھی بری حالت
کبھی تقدیر سے یہ تھی تقریر / رحم لازم ہے او بت بے پیر
قید خانہ سے کم نہیں اب گھر / بلکہ ہے قبر تنگ سے بدتر
ہائے کیا اس نے مجھ خراب کیا / مفت برباد یہ شباب کیا
نام مونس اسی قمر کا تھا



اس
اک طلا
و
عقل

پھر رس سی کہتا تھا الفت جا کے
دانش و عقل ہین تہا لا کے

فرط الفت سی جو ہوا مضطر
پاؤن پر اوسکے گر پڑا جا کر

اسقدر کیون یہہ غیر حال ہوا
کسلیئے آپکو ملال ہوا

دل یہہ کس گل پہ رنگ لایا ہے
مثل لالہ جو داغ کہایا ہے

آنکھہ نرگس کیطرح جو وا ہی
کہئی تو انتظار کسکا ہی

بہر بہر آتی ہین آنکھون مین آنسو
ڈہونڈہتی ہی نگہ کسی کو سو

کیون ہین بند آنکہین کیون خموشی ہی
کیون یہہ نالون کی گرم جوشی ہی

جان گھٹ گھٹ کی دیتی ہو حاصل
آفتین سر پہ لیتی ہو حاصل

اوسکی تقریر سنکی یہہ گل تر
یون لگا کہنی اوس سی رو رو کر

آب و دانہ حرام ہی غم سی
اشک جاری ہین چشم پر نم سی

انتو گھر مجھکو کاٹی کہاتا ہی
جنگل صحرا کو دلمین آتا ہی

دم الجھتا ہی بڑہ گیا خفقان
خوش نہین آتی صورت انسان

ہی اسی امر کا ملال مجھے
ہی اسی بات کا خیال مجھے

آخر اک روز جان جائیگی
اسی حیلی سے موت آئیگی

عرض کی یون کہ ہی بجا ارشاد
فی الحقیقت ہی جو ہوا ارشاد

آپ تو اوسکو منع کرتے تھے
نام الفت کو زہر سمجھے

شہزادی کو آئی یہہ نہ بات پسند
آپ تو مرد خدا ہین دانشمند

کسطرح یہہ ہوا ثبوت حضور
کہہ نہین سکتی مین کچھہ بہی بمقدور

شاہزادی کو دیکھہ کر یہہ حال
دل کو اوسکی ہوا ملال کمال

اور یہہ کی ہاتھ باندھ کر تقریر
کیا ہی یہہ رنگ ای قمر تنویر

کیا ہی عشق کو کیا ہی آغوش
اسقدر ہو گئی ہو جو بیہوش

تیغ ابرو سے کسکی بسمل ہو
کون ظالم ہی جس پہ مائل ہو

چشم تر خشک ہونٹھ چہرہ زرد
دمبدم ہات ہاتہین دم سرد

ہر گھڑی کسلیئے یہہ نالا ہے
ہاتھہ سی کسکے فتنہ برپا ہے

کہول دو آنکہہ ہوش مین آؤ
حال دل کچھہ تو ہمسی فرماؤ

وہ بہی الفت جو آشنا تہا
محرم راز بہی یہہ اوسکا تہا

لی ہی تاجر سی ہی جو تصویر
عشق مین اوسکی حال ہی تغییر

رہی ترستی یہہ بیقرار ہی دل
روز افزون ہی آہ و زاری دل

شب بلا ہی تو دن قیامت ہی
ایک غم پر یہہ دوسری آفت ہی

گر ترقی یہہ یونہین وحشت ہی
زندگانی کی کون صورت ہی

کسطرح خطرین وہ ادا ہونگی
آفتین مجھپہ جابجا ہونگی

جب سنا اوسنی حال یہہ سارا
دل ہوا دشت غم مین آوارا

آپکی عمر سو صدو سی سال
دولت عیش پر نہ آئی زوال

بایکہ خود آپ دل لگا بیٹھے
ناوک عشق دل پہ کہا بیٹھے

قول تاجر یقین جو آیا ہے
کیا کلام خدا کا آیا ہی

جو کہ ہی اوسکی شبیہ کا خط دیکھا
ہوگا ویسا ہی اوسکا حسن و جمال

جسطرح دل مین یہہ سمایا ہی — کسطرف کو طبیعت آئی ہے
جانتی تھی بہت حضور کو دور — اگر گئی عقل اس جگہہ یہ قصور

کیا افسون سا اوسکی تقریر نے — ہو گیا وحشی آپ سا تسخیر
بھی ان تاجرون کا ہی احوال — پہنچتی ہین یونہین سب سی مال

جسکو صحبت تک اپنی پائی ہین — ذکر دلبر زبان پہ لاتی ہین
اوسکی تعریف لاکہ بارے ہی — اور تصویر بھی خیالی ہے

عقل سی آپ کی ہوتا ہی بعید — اسقدر ہو نہ بیخود ای مہ عید
بھی ہو گا ہر ایک جا چرچا — ایک تصویر پر ہوے شیدا

دیکھی شکل آئینہ ایکبار — کچھہ بھی رونق رہی نہ چہری پر
سب عیان چہرہ سی ہی رنج و محن — چاند سی شکل کو لگا ہی گہن

رسم الفت اگر ہی مد نظر — ایک سی ایک ہی حسین بہتر
دلسی اورونکو آپ شیدا کرین — بھول جائین وہ سبی یاد کرین

دل اگر ہی اوسی طرف مائل — تو بھی یہہ امر کچھہ نہین مشکل
بند رہتا نہین ہی کار جہان — کچھہ نہ کچھہ بھی جائیگا سامان

آپ چاہین تو اسقدر مضطر — رکھئی ہر حال مین خدا پہ نظر
ہم نکالین گی [illegible] — ایکدن ہو گی ہم بغل وہ ماہ

کچھہ نہ اسکی بھی آپ فکر کرین — دم مین ہو جائین گی ادا شکرین
الغرض [illegible] سی ہین [illegible] — [illegible] خیال مین آیا

کچھہ بھی اوسکا نہ چل سکا افسون — بڑہ گیا اور اسکی بن کا جنون
[illegible] ابرو وکا سوا ہی — [illegible] ہلال ہوا

والدین اوسکی جب سی آگاہ — آگیا عشق کی کہن مین وہ ماہ
فرط الفت سی سینہ [illegible] — دل جگر دونون اوسکا [illegible]

آگئی اوسکو گلی سی لپٹایا — ڈگمگیا دل جو مضمحل پایا
دلبری کی بہت محبت سی — چاہا دل پہیر دین نصیحت سی

اوسکو سمجھاتی سب نشیب و فراز — پرکسیطرح وہ نہ آیا باز
آگ بہڑکی تہی ایسی الفت کی — بند راہین ہوئین نصیحت کی

دل جو بیکل ہوا تھا کچھہ نہ بہی — دیکھون دلدار کو یہی تھی تہنا
باپ کی ڈر سی کچھہ نہ کہتا تھا — بات کی چوٹ دلپہ سہتا تھا

گاہ کہتا تھا اے دل آخر دم — جو گذرتا ہی ہای کس سے کہون
پاس کہتا نہین کوئی ہمدم — یار غم ہی رفیق رنج و الم

جب بہت وہ قلق سی گھبراتا — اس غزل کو زبان پر لاتا

غزل

دوستو ہی بری بلای فراق — کسقدر گرم ہی ہوای فراق
ہو نہ دشمن بھی مبتلای فراق — پھنک رہا ہون مین سر سی پا تلک
مر گئی سیکڑون تمنا مین — ایک جان اور یہہ صدمہ ہای فراق
آرہی ہی یہی صدای فراق — کون صورت ہی زندگانی کی
جان لیتا ہی الہی صدمہ ہجر — اجل آتی اگر بجاے فراق
الحذر تیغ جیسی ہی بلاے فراق — چھوٹ جاتا مین اس کشاکش سے
کچھہ نہ پوچھو بسفر جانے دو — خون چکان ہی یہی ماجرای فراق

جانا شہزادیکا چھپکر والدین سی مع وزیرزادہ سوی ملک دلدارا اور ملاقات ہونا اوس سے

ساقیا ایسو غمگسار سے کر — اپنی می نوش کی تو یاری کر
یاد نے دختر زر کی مارا ہے — ہجر دم بھر کا ناگوار ہے
تپ فرقت سی جان لب پہ ہوئین — رنج ہی محبوب اب دکھا مجھکو
جہان سیکڑی مین اب ہین — پھول بر بہر کی تو بلا مجھکو

در دلدار تک اگر جاؤں
دور ہو درد دل شفا پاؤں

لطف ہی اب ملی جو مقصد دل
نہ ہا گر شباب کیا حاصل

تنگ کرتا ہی ہجر یار مجھے
اب نہیں تاب انتظار مجھے

یہی سب عاشقوں پہ ہوتا ہی
یا بھری جان پر انو کھا ہی

سر میں سودا ہی عشق کیسا ہے
راتدن لب پہ نالہ رہتا ہے

یاد آتی ہے زلف یار اگر
لوٹ جاتا ہی سانپ چھاتی پر

تیغ ابرو کا جب خیال ہوا
بی چھری مرغ دل حلال ہوا

یاد مژگان ہی روز کا نشتر
رگ جان کی لئی ہی کا نشتر

کان جب اوسکی یاد آتی ہین
تو ہم اللہ سی لگاتی ہین

تنگ یاد دہن مین ہون الجھا
کچھہ مجال سخن نہین اصلا

در دندان کی یاد ہو گئی سہم
ہیرا کھاؤنگا اب خدا کی قسم

یاد آیا گلو اگر یار
دم خفا ہو کے آگیا لب پر

گات اوسکی جو یاد آتی ہے
ہاتھ سے مفت جان جاتی ہے

شکم صاف کا جو دھیان آیا
رنج فرقت کا میہمان آیا

یاد آیا جو زانوے دلبر
جھک گیا زانو سے الم سے سر

یاد رفتار کا کہون کیا حال
روز و شب کرتی ہی مجھے پامال

اب یہی سوگ اگر ہے صحبت
مار ڈالی گا یہہ غم فرقت

ہی مگر قصد میری دلمین یہ
کہ مین پوشیدہ شبکو ہون راہی

مجکو جانی نہ دینگی وہ زنہار
جان جائیگی میری آخر کار

منع کرنی کا جو نہ تھا ہنگام
یون تڑپ کر کیا پھر اوسنی کلام

یون لگا کہنی وہ قمر طلعت
لو پھر آئے نہ اپنی حرفت

عرض کی اوسنی واہ واہ ارمان
تھی نہ امید مجکو یہہ واللہ

کی نہ اس بات پر ذرا بھی نظر
کریگی گا یہہ ہجر مین کیونکر

حال ظاہر تمام تجھ پر ہے
مجکو بیت الشفا ہی گھر ہے

ایکدن وہ قمر جو گھبرایا
رو کی مونس سے اپنی فرمایا

مجکو بتلا دی جلد یہ للہ
حال الفت سے ہین نہین آگاہ

دل عجب دکھ رہا ہی رنج والم
ہی عدو جسکو سمجھی تھی ہمدم

غم سے ہین جام دل مملو
بھری رہتی ہین آنکھہ مین آنسو

ایسا تار نفس الجھتا ہے
نہین سلجھائی سے سلجھتا ہے

آگئی یاد جبکہ چشم صنم
آنکھین پتھرا گئین خدا کی قسم

یاد رخسار کی جب آتی ہی
موت کی زردی منہ پہ چھاتی ہے

یاد بینی یہہ کر رہی ہی ستم
ناک مین دم ہی پڑ گیا ہی الم

یاد آتی ہی اوسکی سرخی لب
خون تھوکون تو کیا ہی اسکا عجب

یاد چاہ ذقن جب آتا ہی
مجکو کیا کیا کنوئین جھنکاتا ہی

یاد پستان مین سینہ کوبی ہے
نئی نوبت یہہ عشق کی پہنچی ہے

دست رنگین کا جب بندھا سودا
چٹکیان لینی کوئی لگا

کیا ہی یاد کمر مین گھل گئی ہم
لینگی اب عنقریب راہ عدم

کہہ رہی ہی یہہ یاد پاے صنم
چلئے اب قیس کے قدم بقدم

سنگئے دار یاد قامت کے
کیا عجب ہی جو ایکدن سو لگے

تابکی تاب ضبط نالہ و آہ
اٹھو لیتا ہون کوئی یار کی راہ

ورنہ ہون گی جو والدین آگاہ
ہو گا اونکا الم سے حال تباہ

اوسنی جب یہ سطر سنی پایا
سنکے اس بات کو وہ گھبرایا

آپکا گر یہی ارادہ ہے
چلئے خدمت کو ساتھہ بندہ ہے

میری خاطر نہ تم بلا مین پھنسو
بیٹھی بٹھلائی کیون جفا مین پھنسو

فکر تکلیف کی تو فرمائے
میری الفت نہ دنیا مین آئے

فی الحقیقت فقیر کی الفت
کب سمجھتی ہی یہہ ماہ دولت

جان تک بهی اگر کرے نه نثار
نهین لاتی ہے پر جہان مین نثار
نهین زیبا ہے آپکو یه کلام
ہے اسی دن کی واسطے یه غلام

کبهی تنہا نه جانے دونگا مین
سر ابهی ہے اونهین چهوڑونگا مین
سمجها آپ گر نه فرماتے
مجهسے چهپکر کہین چلی جاتے

کبهی زنہار مین نه یهان رہتا
دل مین اپنی نه پیچ یون سہتا
جبکه فرط قلق سے گهبرایا
ڈهونڈهتا آپ کو چلا جاتا

اس سے بہتر یہی ہے اب بهائی
لیجیے ساتهه مجهکو بهی لله
سنکے گفتار یه ہوا ناچار
ساتهه لیچلنے کا کیا اقرار

ہوئی باہم صلاح یه جس آن
چپکی چپکی کیا کیے سامان
رات کو دونو چهپ کی آخر کار
گئی اوس باغ سی برنگ بہار

مدعا کے مگر یه حالت تهے
دل کو اوسکی کمال فرحت تهے
لیچلا تها جو شوق وصل صنم
دخل کیا جو کہین کہین پہ قدم

ذکر دلبر زبان پہ لیل و نہار
دهن بهی یهه پہونچون جلد تا در یار
پر نه آتا تها کچهه ادهر کا خیال
کیا ہوا ہوگا والدین کا حال

شوق مین تها ادهر کو یه تو روان
ہو گئی اسطرف جو صبح عیان
جو چلے تهی خواصین باغبین
چلین سی رات بهر تو وه سوئین

ہوئین جس دم سحر کو وه بیدار
نظر آیا نه وان وه گلرخسار
جب ہوئی فکر اونکی دلکو کمال
جا کی دربانو سے بهی پوچها حال

اونسے بهی جب نه کچهه پتا پایا
دل بهاروں سب کا اور گهبرایا
لگین کہنی یه کیا ہوا یارب
آ گئی کیسی یه بلا یارب

کردیا اس سحر نے کیا اندهیر
ہای کیسی نصیب کا ہی یه پهیر
ایک سے ایک پوچهتی تهی کہیے
شاہزادہ کدهر گیا لے سبے

باغ مین ڈهونڈها پهر اونکی جا
خاک اوڑاتی پهرین وه مثل صبا
چهان ڈالا غرض سارا باغ
مگر اوس گل کا کچهه ملا نه سراغ

کوئی بولی نهین ہی یه اس کے
دونون مفقود ہو گئی ہیں بے
کهو گئی اور سب کی ہوش و حواس
کیا ہوا اظہار اونکا عالم یاس

کوئی ملتی تهی خاک چہرہ پر
جان کهوتی تهی کوئی رو رو کر
کوئی کہتی تهی گهر ہوا یه تباه
کوئی کہتی تهی لٹ گئی الله

شاه کی ڈر سے دلکو دهڑکا تها
سینه مین دو دو ہاتهه اچهلتا تها
اوسکی ملنی سی جبکه یاس ہوئی
پهر تو ہر ایک بد حواس ہوئی

سمجهین دل مین چهپ سکے گی یه بات
تهوڑی مدت مین خود کهلیگی یه بات
نه کسینے بهی کچهه خیال کیا
شاه سے جا کی عرض حال کیا

گوش زد جب ہوا یه حال پسر
گر پڑا تخت سے پکڑ کے جگر
تهام کر دلکو سب سی کہنی لگا
میری یوسف کا کچهه لگاؤ پتا

جلد لله ڈهونڈه کر لاؤ
کسطرف وه گیا ہی بتلاؤ
سنکے اوس غمزدہ کی یه گفتار
پہونچی چارون طرف تلاش سوار

سب اوسی ڈهونڈتی پهرے ہر سو
کہین اوس گل کی کچهه نه پائی بو
ہو کے مایوس وه پهر آئے
یه سخن وه زبان پر لائے

دو دو منزل تلک گئے یه غلام
چهان ڈالی ہین کوه و دشت تمام
اوس مسافر کا کچهه نشان نه ملا
یہان آئی ہم اک جہان بلا

جب سنی شاه نی یه اونسی خبر
بولا اوسدم وزیر سے رو کر
ہای کیسا فلک نی داغ دیا
نہ رہا کوئی زندگی کا مزا

اس جہان سے ہی اب سفر اپنا
تیر غم سی چهدا جگر اپنا
کوسنی بر مین چهپا وه ماه
میری آنکهون مین ہے جہان سیاه

ملکه کو بهی پہونچی جب یه خبر
مر گئی جلتی جی وه خسته جگر
پیٹتی تهی کبهی وه سر اپنا
تهامتی تهی کبهی جگر اپنا

کبھی گر پڑتی تھی وہ غش کر کر
ہوش آیا تو یون کہا رو کر
کسطرح دلکو اب تسلی دون
کون سا آسرا ہی جسپہ جیون
گاہ کرتی تھی سب سی یون گفتار
دوری اک دم کی تھی مجھی دشوار
کسجگہ روٹھکر وہ بیٹھا ہی
تمکو معلوم حال اوسکا ہی
سوی کعبہ وہ گو چلا کر
کرتی نت تجھی اودن عابد جلا کر
اپنی پہری کا تھا یہ صدا وہ جوان
نہین فرقت اوٹھا سکی تاب و توان

غم جدائی کا دیکھئی واری
ساتھ ہانکو نہ لیکئی واری
جلیتی دی گی نہ ماتا ہمکو
کسطرح جیسی بہلا ہین اس غمکو
صاحب جو کیونکر آئی گا آرام
چاند میرا نہ آیا آئی شام
کیون ہوا مجہسی وہ خفا لوگو
اری تہلاؤ کیا ہوا لوگو
میری بچھڑیکو تو ملا یارب
چاند سی شکل وہ دکھا یارب
جب یہ تہمت فرقہ غم سی اگہ کر
کہہ سکی وہ سن گلگی باغمین آ



گم ہوا تھا جہان سی گل تر
یون لگی دہوندہنی یان جاکر
قمریون سی کبھی یہ کہتی تھی
کہین دیکھا ہی میری سرو کو بھی
کبھی نالی سی ہزار بلبل نی
پہاڑ ڈالا قبا کو ہر گل نی
رقص طاوس کو نہ یاد رہا
حال بہولا چکور سر تا پا
بنیا سوسن نی بھی کیا جو لباس
رنگ گلشن ہوا اوداس اوداس
گل سوسن جو سوگوار ہوا
دل لالہ بھی داغدار ہوا
موج سنبل کیطرح تھی بیتاب
ہو گیا سرو بھی خوب چشم حباب
اوس جگہ جو نشانہ تھی جگنو مکان
ہو گئی مثل قالب بیجان
اوس خزین کو بھی ہو گیا سودا
نہ رہا ہوش کچھ بھی دریا کا
تھی ادہر سی یہ مبتلائے ملال
اوسطرف مہ لقا کا تھا یہ حال
دشت گردیکی دہن میں نا شاد
تھا بگولی کی طرح سی برباد
پاؤں نازک میں پڑی چھالے
پڑ گئی اوسکو جان کی لالے

لگی کہنی یہ رو کی بلبل کر
کچھ تو آگاہ ہی میری گل کر
اوسکی رونی سی یہ ہوا کہرام
بنگیا غمکدہ وہ باغ تمام
پڑ گئی تھی یہ ساری باغچہ میں
برگ ملنی لگی کف افسوس
چلی گلشن میں ایسی غم کی ہوا
نخل ماتم ہر ایک نخل ہوا
آنکھ نرگس کی بھی ہوئی بی نور
اشک شبنم سی ہو گئی معمور
غم سی بگڑا یہ نہر کا نقشا
شبہ ہوتا تھا چشم گریان کا
نہ رہا نصب تھا جو فوارا
آٹھ آٹھ آنسو وہ بھی گرتا تھا
تھی جو آغوش حور سی بہتر
دہن در کی شگفتی وہ در
لب او سی باغمین وہ رہنی لگا
دل پہ رنج فراق سہنی لگی
تھا جو مشتاق دید یار کمال
پہرتی پہرتی گذر گئی کئی سال
چلی پیدل نہ جو کہ ایک قدم
طی کری نہر لیتی تاب ستم
آبلی پھوٹ پھوٹ روتی تھی
پاؤنکو آنسوؤن سی دہوتی تھی

زیر پا خار جبکہ آتا تھا / قہر کے تیر اُن دکھاتا تھا
رفتہ رفتہ ہوا یہہ حال بتر / ہر بُنِ مو وبال تھا تن پر

کی جو بادِ سموم نے گرمی / خنکی دل کو آہ سرد نے دی
سر پہ اوسکی جو آفتاب آیا / دُود دل صورت سحاب آیا

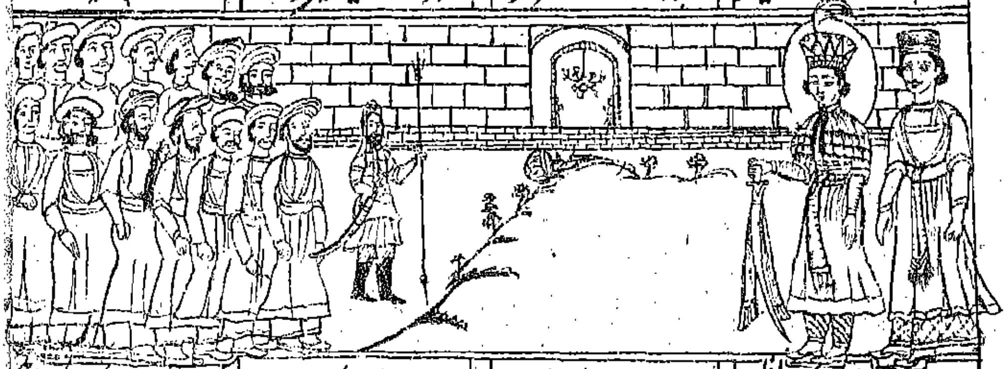
گل سی نازک جو تھا رخِ انور / ہو گیا زرد غمسی کمہلا کر
بعد مدت کی وہ مہ کامل / شہر دلدار مین ہوا داخل

دیکھا بی مثل وی نظر اوسے / ہو جوان دیکھ لی جو پیر اوسے
وانکی باشندونکا یہہ نقشا ہے / حور و غلمان کا شبہ ہوتا ہے

رونق اسطرح رکھتا ہی وہ باغ / جسطرح سی بہار مین گلزار
روح افزا ہوا ہی ایسی ہے / تن بیجان مین جان آتی ہے

چشم بد دور ایسا ہی باد / قدرت کردگار آتی ہی یاد
آئینہ سان ہر ایک ہی ہر صاف / ہر گلی کوچہ ہی بہت شفاف

گر پڑی اوسکو اک نظر دیکھی / پھیر پرستان نہ عمر بہر دیکھی
سیر کرتا ہوا یہہ غیرت ماہ / در دلدار پر گیا ناگاہ



وان یہہ ساماں اُسکو آیا نظر / لاکھون دربان بیٹھے ہین در پر
اور نقارہ ایک رکھا ہی / کوس حلت جو کہتی ہین سب اسے

عاشقون کا بھی اک ہجوم ہے وان / دم بدم کرتے ہین آہ و فغان
جبکہ یہہ رنگ اسنی وان پایا / قول تاجر کا اسکو یاد آیا

وان کی دستور سی یہہ غیرت ماہ / پہلی ہی ہو چکا تھا خوب آگاہ
رکہ لیا تہا اگرچہ دن تئین قابیل / کی مگر شوق دلنی جو تعجیل

ہوا اسکو اوسکی ہی چارہ / پاس جا کر بجایا نقارا
اس قمر کا جو عشق صادق تھا / اور نصیب اسکا بھی موافق تھا

پہلی شہزادی نی سنی آواز / بولی محرم سی اُن بایہ ناز
صحو بانو نین اسقدر ہو تم / کچھ سنایا کہ بیخبر ہو تم

آج بی صبر کوئی آیا ہی / سب سی بڑہ کر وہ رنگ لایا ہی
جلد منگوا لیے خبر اوسکے / بنگئی ہو نہ جان پر اوسکے

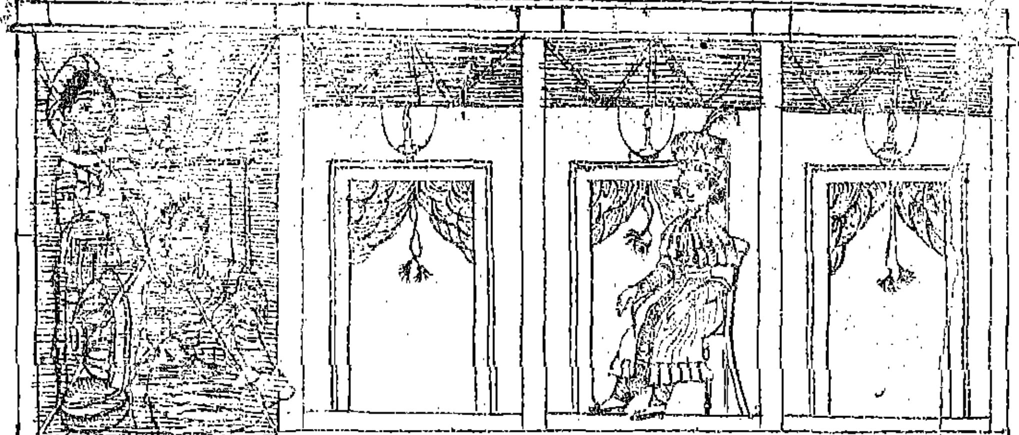
کب بہلا اوسکی دم مین آتی ہین / راستہ انیسون کو بتاتی ہین
ہنسی یہہ بات سنکی جسدم وزیر / پہر یہہ کی اک خواص سی تقریر

کوئی مشتاق مرگ آیا ہی / دیکھ تو جاکی کیا ارادہ ہی
باغ مین اپنی ساتھ لا اوسکو / اک فریبی سی ان بہلا اوسکو

سنکی یہہ در پہ وہ خواص آئی / وان سی ساتھ اوسکو باغ مین لائی
اوس جگہ اسنی اوسکو ٹھہرا کر / کردی دخت وزیر کو بھی خبر

اوسنی یہہ جب یا آئی / پہر وہ کوٹھی مین باغ کی آئی
شاہزادی کو بھی وہ لا کر وہان / بیٹھلین اک مکان مین باہم وان

کر کی چلمن کا درمیان پردا
ایک کرسی پہ اوسکو ٹہلایا



سچ ہے دنیا مین یہ مثل مشہور
ہوتی ہے دلکو دل سے راہ ضرور

جذب الفت نے کی جو کچھ تاثیر
شیفتہ ہوگئی وہ مہ تنویر

لاکھ دل سے ہوئے نثار سپر
ہوئی قربان جان زار اسیر

اوس پری پر پڑی جو آنکھ اسکی
بجلی آنکھون مین ایک کوند گئی

نور خالق نے جلوہ دکھلایا
بڑھ کے تصویر سے اوسے پایا

کلک صنع کا کھنچا کھنچا وہ بدن
اوٹھتی کونپل بہار پر جوبن

خوب اوٹھی گندھی نے کی چولی
خوشنما سینہ سے بہی چولی

زلف اوسکی جو منہ پہ آتی تھی
شاخ سنبل کی پیچ کھاتی تھی

وہ جبین صاف تھی بیاض سحر
بلکہ تھی نور چشم شمس و قمر

طبع موزون نے یہی کھینچی
نقش بیت ہی ہلالی کی

چشم و ابرو کا ہی یہ وصف بنا
کہیں ہی شاخ نرگس شہلا

ہی جو سرمہ کا اوسمین دنبالا
کہیں ہی دست ترک مین بھالا

تیز ہی قتل پر وہ تیغ نگاہ
ایسی تلوار سے خدا کی پناہ

گورے گورے بھرے بھرے وہ گال
اونکو کسطرح دون قمر سے مثال

سمجھون بینی تو بدگمانی ہے
مصحف رخ مین نشانی ہے

کیا لطیفہ یہ عجب معما ہے
ایک باغ عدم کا غنچا ہے

لب نزاکت مین رنگ مین گل
اونکی گویائی نغمۂ بلبل

آنکھ شہزادی کی جو آپیدا
اوسنے خود اسکو جھانک کر دیکھا

رخ عاشق جو ہین نظر آیا
خانۂ دل مین عشق در آیا

ایسا تابندہ تھا رخ پر نور
دید مین کرتی تھی نگاہ قصور

جبکہ دیکھا نگاہ ٹھہرا کر
کی نگہ خوب غور سے اوسپر

حسن خوبی مین تھی غیرت حور
سارا کمرہ ہی نور سے معمور

ہوگئی عمر اوسکی چاردہ سالہ
رنگ رو غیرت گل لالہ

اور ہوا بات لفرقی ہر بار
گل شبو کی دہی رہا تھا بہار

خوشنما اوسمین ایسی تھی حلقے
جسپہ چشم غزال ہو صدقے

کیون نہ اوس بت کی ہون آنکھین نایاب
در بیت الحرم کی ہین محراب

ماہ نو یا ہوا ہی دو ٹکڑے
طائر حسن بال پر کھولے

بس بھری ہی ایسی آنکھ جو اوسکی
کڑوی بادام کی کہون پھبتی

عین کجان ہی سرمہ کی تحریر
سورۂ نون کی ہی یہی تفسیر

دلمین کیونکر نہ کھٹکے وہ مژگان
نوک مژگان ہی نشتر رگ جان

عارض نور اوسکا ہی مشہور
نور سے یہ ہمیشہ ہین معمور

وصف اوسکی دہن کا کیا ہو بیان
اسمین گنجائش کلام کہان

دہن اوسکا ہو کسطرح معلوم
کہ یہ ہی ایک نقطۂ موہوم

وصف دندان مین ہی یہ اپنا سخن
کان الماس ہی وہ درج دہن

ذقن اوس کی رکا ہے وہ نایاب ۔ نیم رس ہی یہ سیب باغ شباب
کان اوس شوخ کے ہین حسن کی کان ۔ عیون حسین جہان نہون [illegible]
ہے بناگوش گوش حور کی لو ۔ یا کہون اوسکو شمع طور کی لو
ایسی گردن وہ ہے صراحی دار ۔ دلسی جسپر نثار ہون [illegible]
شاہنشہ ہے جو دیکھ لے وہ گلا ۔ دم خجالت سے ہو خفا اوسکا
بازو وہ نازنین اگر کہاستے ۔ صاف سرخی گلی سی [illegible]
پیاری پیاری ہے وہ ساعد بازو ۔ یا ہتہیلی ہین دیکھکر خوشترو
دست رنگین ہے پنجہ مرجان ۔ اونگلیان نشترین کی [illegible]
سخت مشکل ہے وصف لپستان کا ۔ لکھی کیونکر اونمین حباب آسا
کیون نہ قہر و غضب کا ہو جوبنا ۔ تھمی نور سکے ہین دو [illegible]
گات اوسکی نکیلی ایسی ہے ۔ دل مین نشتر کی طرح چبہتی ہے
گورا گورا ہی پیارا پیارا پیٹ ۔ مثال آئینہ ہے وہ [illegible] پیٹ
سرخ نافی ہے یون عیان ہے کمر ۔ رگ لعل آئی جسطرح سے نظر
کیون نہ بل کہائے نازکی سے کمر ۔ ہی نزاکت مین [illegible] نظر
صاف صاف اور بہری بہری رانین ۔ شاخ صندل ہین یہ بڑی رانین
جام جمشید کا سے زانو ۔ ہی حسن شباب [illegible] مملو
پنڈلیان اوسکی ہین وہ نوگلین ۔ صاف ہین ساق حور خلد برین
کس غضب کا ہی قد وہ بوٹا سا ۔ جس [illegible] برپا [illegible] محشر کا
جسم مین بہی لباس ایسا ہے ۔ جامہ زیبون مین جسکا شہرہ ہے
جامدانی کا وہ ڈوپٹا ہے ۔ نہیں اپنا [illegible] سے
گوٹ اوڑہی اور اوسکا رنگ سفید ۔ شب کیا کونا دبا ہی صبح امید
خوشنما ہی ہر ایک اوسکی بیل ۔ سرو قد پر [illegible] چڑہی تہی بیل
پاجامہ گرنٹ کا نسب سا ۔ رنگ دیبائی انفاس اوسکا تہا
وہ پرائی کی اوسپہ چوڑی گوٹ ۔ اطلس [illegible] سپہ چاہی بوٹ
ایسی شبنم کی کرتی تہی نایاب ۔ خوب باریک تہی مثال حباب
پہوٹ آتی تہی جسم کی نکہت ۔ وہ ہی گویا کہ اوسکی تہی نکہت
سبز گوٹ اوسپہ اک قیامت تہی ۔ شکم صاف پر وہ آفت تہی
تہی غضب وہ کسی ہی پہپی کرتی ۔ قہر و آفت تہی جسم کی پہرتی
جہکٹ اٹوکی اوسپر ایسی تہی ۔ دل عاشق پہ بجلی گرتی تہی
عطر مین تہی بسی سراپا تہی ۔ کہتے [illegible] وہ پہول گویا تہی
عمدہ آرام پائی پاؤن مین تہی ۔ بس سہر اٹہا نگاہ مین اوسکی
موتیون کا جو سر پہ تہا چہپکا ۔ [illegible] نظر تہا دام بلا
دیتا تہا سیس پہول تہی بہار ۔ گل مہتاب دیکھکر ہو نثار
اکتیان کانون مین تہی وہ خوشتر ۔ صدف حسن کی تہی اونمین گہر
نوہین ایسی تہی بجلیونکی چمک ۔ برق کی آنکھ جس سے جاتی جہپک
خوشنما اسقدر گلی مین طوق ۔ ہالہ ماہ پر تہا جسکو فوق
بازوون پر بہی نورتن نایاب ۔ جسپہ ہر رنگ سے ہو دل بیتاب
دست رنگین مین نو [illegible] ن ۔ حلقہ چشم حور سے تہی کنگن
تہین جہانگیریان زینت دست ۔ دین سر دست عاشقونکو شکست
پاؤن مین [illegible] خوشنما چہاگل ۔ دلکو جسکی صدا کرے بیکل
اوسکی جوبن کا دیکھکر عالم ۔ نہ رہا اور اسکے دم مین دم
حضر [illegible] سی ہین قیامت کے ۔ بلکہ پتلے سبھی ہین آفت کے
گہر گیا دلمین ولولہ اک آ ۔ رنگ اپنا جما یا آخر کار
[illegible] نظارہ تہی جو دونون بہم ۔ عشق کا جوش ہی ہوا اوس دم
دیکہنا نازکی طبیعت کی ۔ عشق نے جو ذرا شرارت کی
نہ رہا ضبط کچہہ ہی نہ خبر ۔ غش ہوئی دونون پہ اوس [illegible]



نازنین سست و پا ہوئی ٹھنڈی — ہو گئیں بند آنکھیں اٹھ بیٹھ گئے
عطر خس کا کبھی سنگھاتی تھی — لخلخہ وہ کبھی بناتے تھے
بیقراری سے گاہ روتے تھے — فرط الفت سے جان کھوتے تھے
جسکو ڈھونڈھی اوسکو نہیں پایا — خوب سینہ سے اپنے لپٹایا
دشمنوں کا اوتر گیا چہرا — دیکھیے ای قسمت ذرا چہرا
اسکے دل نے ہول کھایا ہے — کیا کہوں جو قلق اوٹھایا ہے
کر ... جبکہ اوس سے تقریر — تھی بہت شور و شر جو وہ شریر
... ہو ہٹا کے چلمن کو — بولی شہزادی سے ذرا دیکھو
اش... بیبیا لوگوں کی حالت پہ — ٹکڑی ہوتا ہے دیکھنے سے جگر
لعو... بان اسکی جاتی ہے — اب کوئی دم میں ہچکی آئی ہے
اپنی ... میں یہ شخص اگر ہوتا — ٹکڑی ماں باپ کا جگر ہوتا
چا... کچھ علاج اسکا فرض — تا کہ جلد اسکی بیخودی ہو دور
پاس... ی اب اسکی لازم ہے — غمگساری اب اسکی لازم ہے
سمجھ... دلمیں کچھ کہیں گے لوگ — نہیں اچھا برا کہیں گے لوگ
لو... ع ہے خود علاج کرو — کل جو کرنا ہے تمکو آج کرو
... یا ہو جلد اسکا ... — گود اپنی ثواب سے بھر لو
... دلمیں ہی تیا ... — کر رہی ہی فقط یہ سے حجاب

شاہزادی کو جبکہ غش آیا — دل دخت وزیر گھبرایا
صدقہ لا کر اوتارتے تھے کبھی — ہوکے مضطر پکارتے تھے کبھی
لاکھوں تدبیریں جبکہ اونے کیں — آگئی ہوش میں وہ ماہ جبیں
بولی کہیے مزاج کیسا ہے — طور بیطور آج کیسا ہے
آپکا حال تھا دگر از حال — آگئی تھی مرے دلمیں کہوں خیال
جان پر میری بنگئی تھی حضور — صدقے خالق کی سمجھ کیا ...
اور سطرح غش میں تھا جو یاد لقا — آپ میں اسکا خیال ہے آیا
کبھی غش میں پڑا ہے یہ مہرو — مبتلا ہی بلا سے ہے یہ مہرو
نہیں اسوقت کوئی اسکے پاس — بیجا افسوس ہے ستم و یاس
سنسنی پہ حضور اب آئیں — ولیکن یہ بات غور فرمائیں
دو گھڑی ہوتی عزیز وہیں کیسی — حق نے دکھلائی ہیکہ ہی ایسی
ہے یہ گھر میں حضور کو مہمان — کوئی اسکا نہیں عزیز یہاں
نہیں کر لیتی ایسا دل پتھر — آدمی کو رہے خدا کا ڈر
بولی یہ سنکے وہ پری پیکر — ہے برا گر نہیں خدا کا ڈر
ہے یہی وقت اور یہی ہنگام — چوکتی ہو تم اتنی سے انجام
شاہزادی نے جب یہ کی تقریر — سمجھی جلدی دل بی دخت وزیر
راہ پر یوں نہیں یہ آئے گی — لاکھوں باتیں بنیں تو نہیں بنائیگی

ہی مناسب جانسی ٹل جاون
بعد دم بھر کی پھر چلی آون

تانکالی یہ ولولہ دل کا
نہ رہی دل مین حوصلہ دل کا

جان ہی اس مین کی سیج جائے
سونگھو بوی صنم تو ہوش آئے

یہ سمجھکر بھلاوے سینے ٹال دیا
اور باتون مین اوسکو ڈال دیا

بعد دم بھر کی یون ہوئی گویا
خیر تمکو تو کچھ نہین پروا

کون بیکار اب کرے تقریر
مین ہی کرتی ہون اسکی تدبیر

مجھکو ہوتا ہی پیچ رہ رہکر
نہین لیتی ہو کچھ بھی اسکی خبر

دوستی مین یہ بات ہی مشہور
کچھ دوا اسکی بھی کرو تو ضرور

اب شفاخانہ سے منگاتی ہون
اوسکو لیکر ابھی مین آتی ہون

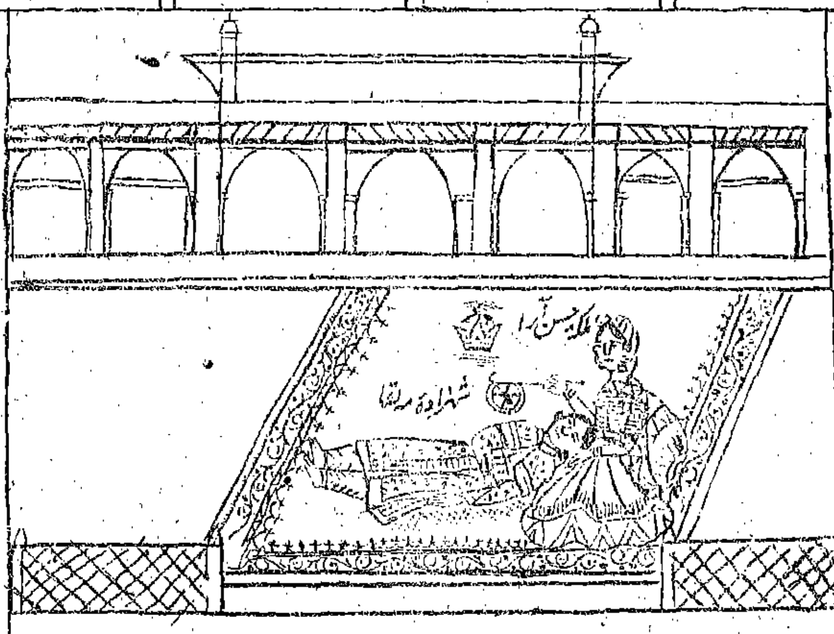
آخر کار یہ سب کر بات
ٹل گئی اوس جگہہ سے وہ خوش ذات

شاہزادی کی تہی یہی مراد
خالی میدان پا کی ہو گئی شاد

صدمہ درد و غم سے تہی بیخود
نکلی بکھری سے پہر وہ غیرت حور

لگی بیتاب ہو کی وسکی پاس
بولی لو اوٹھو میری کشتہ یاس

اپنی زانو پہ اوسکا سر رکھکر
لگی تکنی اوسے بدیدہ تر



اوسکو بیہوش جب بہت پایا
سن جو کم تھا تو خوف کچھ کھایا

ہاتھ رکھتی تہی گاہ سینہ پہ
نبض گہہ دیکھتی تہی گہہ سر

عطر مین وس قمر کو لانی لگی
بوی سیب ذقن سنگہانی لگی

گاہ دامن کی دیتی تہی وہ ہوا
گہہ سنگہاتی تہی بوی عطر سا

تہی کبھی ہمدم سے صحبت عشق
گاہ کرتی تہی اسطرح تقریر

جلد آنکھون کو کھولدو للہ
فرط غم سے ہی میرا حال تباہ

لب شیرین سے کچھ کلام کرو
زندگی تلخ ہو گئے اٹھو

منتین مانگی تمہین مراد ملی
کرتی ہین ہم خوشامدین للہ

ہوش مین جیسے وہ قمر آیا
دل بہت اوس پری کا گہبرایا

پہر وہ کچھ اور رنگ پر آئی
لب پہ تقریر نازکی لائی

بولی اسطرح سے [illegible]
ہی بناوٹ کی ساری بیہوشی

اب زیادہ نہ پاؤن پھیلاؤ
خیر ہی اپنی ہوش مین آؤ

میری باتون پہ غور کیجیو ذرا
کچھ گیا نہ کچھ غصہ سے چلا

اور کوئی نہ جانیگا سبب
اپنے گھر آئیگا یہ پاس ادب

ورنہ میری نہین ہی یہ عادت — کہ کسی شخص کی کرون منت
ہو طبی جبتک سکھائے — یہ وہ گوہر نہین جو یون بلجائے
لاکھون منت ہماری کرتی ہین — سیکڑون لوگ ہم پہ مرتے ہین
اونکی لیکن ہی سب سے خوشی — بسخدا اپنی یہی ہی خوشی
میری خوشی ابھی نہین ہو خبر — بسخدا استقلال ... رہا
ہو جو منظور آپ فرمائین — اوسکو آنکھون سے ہم بجا لائین
... کوئی ... اگر — رقصہ ... شہزادہ
پہر وہ شرطین بیان کین ہنسکر — کہہ چکا تھا جو اس سے سوداگر
... طرح تقریر — شہزادی جو یہ باہر تھا
دلمین سنجیدہ ہوگیا وہ آن — اور لگا کرنے اسطرح سی بیان
... سامین اوسکو دیکھا تھی ہو کہ شرطین ہین شرط ادا
اس سے ہرگز نہو سکین گی ادا — ہی یہ بیکار پوچھنا اسکا
اونکی ... غم — نہین دیکھا ہی تمنے مرد و نکو
ہین یہ کیا چیز کیا حقیقت ہی — جو ہین نامرد اونکو دہشت ہے
... تھا — بس اونہین پہ غرور سارا تھا
عہد کرتا ہون مین بفضل خدا — سال بھر مین نہین کرونگا ادا
... شامل — سہل ہو جائیگی ہر اک مشکل
سنکی تقریر اسکی شرماتے — طنز سے یون زبان پہ لائی
... خطا ہو معاف — عرض کرتی نہین مین اسمین خلاف
ایسی صورت سے آئی لاکھون لوگ — گئی کیا کیا نہ باتین وہ کہکر
... نہین ہیں سیہرا — ایک بھی شرط ہو سکی نہ ادا
اوس سے زمری سے گر ہوا یگی کل — تو عبث بولتی ہو بڑہ بڑہکر
... نہین ... تو مین — بخشدو مجہسے ہو گئی تقصیر
ہنسی جسوقت کین وہ شرطین — پہر بیگانہ کوئی عذر نہین
... جلیل ... — وصل ... عیش و عشرت
سنکے کہنے لگا یہ گلرخسار — یا وہ گوئی نہین ہی اپنا شعار

رخصت مانگنا ماہ لقا کا وزیرزادی سی
واسطے ادا کرنے شرطون کے اور وزیرزادی کا
شہزادیکا اور عذر کرکے اسکا روانہ ہونا
سوی ملک زرین حصار کے ادائے شرط اول

... بیکار ہی یہ سب محبت — دیکھ لینا تم اے قمر طلعت
... اور دیکھی اک ساغر — ہمکو اس میکدہ سے رخصت کر
... ہین ہمکو اب ادا شرطین — ہو گئین فرض سارا قیامت شرطین
... جو کہتی ہین وہ کرتی ہین — نام پر اہل وضع مرتی ہین
... لین جی سیہرا ... — پہر خدا جانے پہر کی آئین کب
کسطرف بخت واژگون لیجائے — کیا لگنے فراز دہر دکھائے
... کی دخت وزیر سے یہ بیان — اوس سے رخصت کا یہ ہوا خواہان
نام رخصت کا سنتے ہی وہ شریر — ہو گئی خاموش صورت تصویر
اوسنے رخصت تو اسکو دیتی مگر — دیکھا شہزادی کی طرف مڑ کر
ملکہ کا ادہر یہ تھا احوال — شرم سے چپ تھی وہ قمر تمثال
باتین دونونکی بیٹھی سنتی تہی — سر ... دل ... وہ ... تہی
پر نہ دیتی تہی ایک کو بھی جواب — دل تھا محرم کی گفتگو سے کباب
جب یہ اوس شاہزادہ نے دیکھا — کہ وہ گل جانی پر ہے آمادہ
دلمین اسوقت ہو گئی بیتاب — کردیا ترک اوسنے شرم و حجاب
یون وہ دخت وزیر سے بولی — واہ واہ تو بہی خوب ہی رنڈی
اب مری سمت دیکھتی کیا ہے — تو نے جو چاہا اب وہ ہوتا ہے

کیون نہین کرتی اب انہین رخصت
تو بھی اللہ کسقدر ہی شریر
تھا مرا چھیڑنا اگر منظور
خوب سیکھی ہوا ولٹی تقریرین
یہنی اسوقت کی ہی جو تقریر
گر یہ در پردہ مجھسے شکوا ہے
تو بھی آئین مرا نہیں ہے قصور
تمہین کہنے و ذرا خدا لگتی
لاکھون انسان اسطرح آئی
کون بگڑا ہے اسکے تبلاؤ
کہ جو کوئی کسی پہ مرتا ہی
ہین یہ ایسی کہ انکی غیرت دار
یہین آتی ہو سبکو غیرت بہی
کہ نہین ایک کو تو خود پروا
ایک کو شکل سی تو نفرت ہی
دلکو اوسکے نہین گوارا ہے
خیر اسوقت ہو گئی واللہ
آگی اب اختیار ہے تمکو
اپنی شرطین انہین معاف کرو
کوئی حاکم بھی ہی نہین تمپر
سبطرح اختیار ہے تمکو
اسپہ ان تو تم اک مثل اسوقت
شوق سی انکی ساتھ جشن کرو

سوچ اب کیا ہی اور گیا وقت
نہین ٹکتی ہی اس جہان مین نظر
تو نہ کچھ اور بات کا تھا شعور
دو نہین اسوقت کیا جواب تمہین
اونہین صلا نہین مری تقصیر
دل مرا اس جوان پہ آیا ہی
تم تو مجھسے چھپاتی تہین اکثر
تم تو سنتی تہین گفتگو میری
عقد کا ذکر جبکہ وہ لاسئے
اسگھڑی ہو گیا ہی کیا تمکو
فی الحقیقۃ وہ پیار کرتا ہی
جو کمر باندھ کر ہوئے ملیا
یہین کھلاتی ہین جو انمردی
لگ گیا اوسکے ہاتھ اک حیلا
نہ محبت ہے کچھہ نہ الفت ہے
جان اپنی بچا کی جاتا ہے
یہی کرتی ہون شکر حق اے ماہ
انکو جانی دو یا نہ جانی دو
عہد و پیمان سے انحراف کرو
کہ تمہین ہے کچھہ اوسکا خوف و خطر
کسلیے انتشار ہے تمکو
یاد آتی ہی بر محل اسوقت
گر کوئی بکتا ہی تو بکنے دو

مجکو اب کیون شریک کرتی ہو
کیون ہی خاموش کچھہ تو کرو کلام
سنتے ہی یہ چلی کٹی تقریر
دو نہ دو تم انہین اجازت دو
جانتی تہی جو یان کا ہین تیوہ
اس سی یہ گفتگو نہتی زیبا
کیا مجھی تہی کسیکے دلکی خبر
یہنی ایسا یہ کہا کیا ہے
یو نہین یہنی بیان کیا اور نے
ہو نہ مجھسے خفا برای خدا
لاکھہ صورت سے کوئی سمجھاتا ہے
دیکھہ ڈالی ہی لاکھون کی غیرت
یہ بھی لوگو عجب تماشا ہے
چھوڑ ری جاتا ہی خود ہی ایک شہر
خود گرہ پڑتی ہین جو لوگ اوسکے
مین تو اسوقت ڈر گئی بخدا
کہ اسی جا تمہارا ہی محبوب
نہین اوٹھتا جو بار فرقت کا
ایکدم بھر نہ آنکھہ سے ہون دور
خود ہی فضل خدا سے حاکم ہو
اور ہوتا جو کوئی حاکم بہی
دو دل آپسمین ہین اگر راضی
دوست مین بھی ہون کچھہ نہین دشمن

ناحق الزام سے تو ڈرتی
تجکو اس گفتگو سے تھا کیا
بولی جھنجھلا کے یون وہ مہ
مجھسے کیا کام کیا غرض مجکو
یہنی اوسطرح کرو بانذکر
تو نہی میرا نہ کچھہ خیال کیا
رکہتی اسکا خیال ہین کیا
کہ یہ دلبر تمہارا بگڑا ہے
تھا جو دستور کہہ دیا اوسکا
دلمین سوچو ذرا برای خدا
دخل کیا ہی جو وہ اوٹھ جائے
نظر آتی اونکی صورت
کہین اندھیر ایسا دیکھا ہی
غصہ اوسکا ہی ہم غریبون پر
غم ہی کرتا ہی وہ بہی ہم پر
جیتی جی غم سی مر گئی بیچاری
ورنہ رہتی مین عمر بھر مجبور
مین بتاتی ہون ہنگ صلاح
انکی صحبت سے دل رہی مسرور
کچھہ نہ دلمین کسی سی نادم ہو
تو بھی کچھہ اوسکی یان چل سکتی
تو وہان کر سکے گا کیا قاضی
عین راحت ہی چشم ما روشن

جو کہا ہی برا بھلا مجھکو
حق و ناحق بہی کچھ کہونگی اگر
اوٹھی تجھسے خفا ہوئین اسدم
رکھتی الفت اگر تمہاری یہ
ایسے گر ہو خفا تو زیبا ہی
نہ جواب اوسکی گفتگو کا دیا
پہلے اک بات میری سن لو تم
تمسے اسدم جو ای قمر تنویر
تمنے شرطین سنی ہین جو اسآن
بس اونہین کے لیے یہ جھگڑا اٹھا
اونسے تمکو نہین سنایا ہے
تہی نہ اوسکی فرشتونکو بہی خبر
تم تو ایجاد ہو بہت عاقل
مجھسے وحشی کو کرلیا تسخیر
تمسے کوئی نہین ہی شرط اپنی
تو نہ دو داغ ہجر مجھکو تم
ہین یہ شرطین بڑی قیامت کی
ماورا اسکے ای قمر طلعت
یا اگر مین تڑپ تڑپ کر جی
ہوی دشمن اگر تمہاری ہلاک
اسلیے تمکو منع کرتی ہون
دوسری اسمین ہی قباحت یہ
بیٹھی بٹھلائی آگئی شامت
بلکہ ایجاد مینی خواب مین بہی
زخم تازہ جو دل پہ کھایا ہے

رنج اسکا نہین ہوا مجھکو
مین کہونگی بجا ہی سرتاسر
بی سبب بے مزا ہوئین اسدم
کرتی صاحب کی پاسداری ہے
نہین الفت تمہاری صلا ہے
اوسکی جانب سے منہ کو پھیر لیا
مجھکو اوسکا جواب دیدو تم
کی ہی دخت وزیر نی تقریر
وجہ اسکی بہی کرتی ہون بیان
ٹالنے کو یہ اک بہانا تھا
تمہین ناحق خیال آیا ہی
کہ مرا دل ہی آگیا تمپر
بنے جاتی ہو کس لیے جاہل
جسکو کوئی نہ کرسکا تسخیر
بخدا ہون مین کسطرح رنجیدے
پاؤن باہر نہ پاس سے رکھو تم
بلکہ دشمن ہین جان و عصمت کی
مار ڈالیگی آپکی فرقت
تم بہی یان پھر کو آئی جیتی جی
نہ ہا لطف زندگی کچھ خاک
اس خبر سے مین ڈرتی ہون
اور نہ حد سے سوا خطر ہے
تمسے پہلے نہ پہلی ہوی الفت
غم کی صورت کبھی نہین دیکھی
اوسکی حد سے زیادہ ایذا ہی

کسلیے ہون مین تابع فرمان
جی تو ہلکی بات پر چلا میرا
تمکو صلا نہ یہ خیال آیا
چھوڑ جاتی نہ یون کبھی تمکو
سنکے دخت وزیر کی تقریر
بولی اسطرح مہ لقا سے بگڑ
سچ ہو تم سامنے فعل کو مختار
سچ ہی اسمین نہین ہی اسکا قصور
وصل جنسے نہ ہوتا تھا منظور
تم نہ دلمین کرو خیال اسکا
ہی مگر یہ بہی بات سچ واللہ
ہوتی گر اس سے کچھ بہی آگاہ
بخدا اپنی فن مین کامل ہو
ہجر دم بھر کا ناگوارا ہی
تمکو مجھسے اگر محبت ہے
مبتلای بلا نہو جب کہ
نہین ہرگز یہ کام انسان کا
ایسے صدمے سے مین مرونگی اگر
پھر نہ تمسے ملونگی مین تنہا
یاد رکھنا یہ ای قمر تنویر
ایک تو ہوگی تم بلا کا ڈر
کہ مین اس سے خبر نہتی بخدا
نہین آگاہ اس سے بہی اصلا
نہین اس بات سے بہی تھی فرزند
یہی مین سوچتی ہون آٹھ پہر

ہون خطاوار ہر گھڑی ہر آن
اسمین کیا ہو گیا بھلا میرا
دلمین ایسے نہ کچھ ملال آیا
یون اوڑائی نہ ای پری تمکو
ہوئی آزردہ وہ قمر تنویر
اب مخاطب ہوا ہون آپسے ہر
نہ کرونگی مین تمسے کچھ تکرار
کہ یہی اس جگہ کا تھا دستور
اون سے شرطین ہوئی تھین منظور
جانی دوگر ہو کچھ ملال اسکا
کیون برا یا سمجھون پہر ایجاد
پھر نہ کرتی یہ گفتگو واللہ
واقعی نقش حیرتی عاقل ہو
نہین قابو مین دل ہمارا ہی
کچھ حمیت ہی کچھ مروت ہے
جان اپنی نہ مفت دو جاکر
کرسکی ایک کو جو کوئی ادا
خون ہوگا تمہاری گردن پر
جانفشانی یہ ہوگی سب بیکار
حشر مین پھر مین ہونگی دامنگیر
ہوگا حاصل نہ کچھ سوای ضرر
عشق کہتی ہین کسکو صبر ہی کیا
کسلیے ہوتا ہے درد فرقت کا
دیکھو مین کسطرح صبر کرتی ہون
جاؤگی تم جو چھوڑ کر مضطر

مین تو ان باتون سے نہین آگاہ
ہوگا کیا حال میرا او ستم آہ

روبرو تو یہ دلکی ہی حالت
ہجر مین کہیو ہوگی کیا صورت

اوٹھتا ہی دلمین کچہ ابہی ہی درد
ہوتی جاتی ہین ہاتہہ پاؤن بہی سرد

جب یہ ہوگی نہ مجہکو ضبط کی تاب
ٹہر یونگی مثل ماہی بی آب

ابہی آغاز مین یہ نقشا ہے
دیکہون انجام کیسا ہوتا ہی

دل میرا یون گواہی دیتا ہی
بلکہ یہ بات تو ہویدا ہے

تجہسے میرے چشم پہ ہو جی شیدا
دفعتا عشق یہ ہوا پیدا

پڑ گیا میری عیش مین بہی خلل
آئی ہی اس بہانے میری اجل

ورنہ لاکہون حسین صاحب جاہ
آئی الفت مین میری ہوگی تباہ

مینی ونکی طرف نگاہ نہ کی
چاہ کیسی کہ رسم و راہ نہ کی

کرتی تہی وہ خوشامدین ہزار
کبہی جہوٹون پوچہا ونکی بات

ہو گئی یاوس کچہ ہوئی اب ہی
در پہ یعنی وہین سے ٹہرے ہین ابہی

کیا وفسین کا یہ مجہ پہ صبر پڑا
یا کہ قسمت نے یہ سلوک کیا

یا فلک نے یہ کی ہی کج بازی
یا تمہاری ہی یہ سخن سازی

تم نے کیا سحر کچہ کیا مجہ پہ
کیا بلا تم ہو کوئی جادوگر

کونسی بد گہڑی تم آئی تہے آہ
یعنی کسوقت تمپہ کی تہی نگاہ

کیا میری عقل پر پڑے پتہر
پڑ گئی کیسے پردے آنکہون پر

ہای افسوس کیا ہوا مجہکو
نہ رہا دہیان کچہ ذرا مجہکو

جانتی ہون یہ اسکا مآل
اب تاسف سے کچہ نہین حاصل

کسطرح آہ تمکو جانی دون
کسطرح سے مین انکو سمجہا لون

تولتی ہون مین اپنے دلکو اگر
تو اوسے پاتی ہون بہت مضطر

صبر کی ہمت کرتی ہون جو خیال
اوسکے تئین دیکہتی ہون محال

بلکہ اس بات کا بڑا ہے ڈر
درد فرقت سے ہونگی جب مضطر

مجہکو دیکہیگا جو کوئی بیتاب
طعنے دینے لگیگا کہو بہت

واہ اچہی سی دل لگایا تہا
خوب معشوق ہاتہہ آیا تہا

گرنہ اوسکو ہوئی ذرا پروا
سنگدل کو بہلا ہی کیا پروا

شرم کا رد کہنی سے یہی نہا
ایسی الفت کو بس ذرا کی ما

بی حواس اپنی کچہ نہ رستا کرد
ہوش مین آؤ خیر ہے تمکو

کیا مثل یہ مین ہی تمہی سینی
سچی ہی دونون ہاتہہ سی تالی

جسکو اپنا نہو ذرا ہی خیال
کریہ یا پوش نہی اوسکا ملال

جان صدمہ سی کہوتی ہو ناحق
قہقہہ مار روتی ہو ناحق

جو تیغ نگین ہے سنگدل کو ہو
نکرو زیست تنگ دل کرلیے

ابہی صورت سے یعنے دیکہ
رگ جان پر لگا تیغ لگی نشتر

سیکڑون شاخین سی لگا لیکر
آبلی میرے دلمین ڈالین گے

مین تو اسکا نہ دیکہ سکونگی جلا
ہونگی اپنے دل ہی دلمین کباب

ابہی دہشت وزیر کی تقریر
تمتنی خود دشمن لی ای قمر تو یہ

یہی بہتر ہی اب نہ جاؤ تم
ہاتہہ اس قصد سی اوٹہاؤ تم

شوق سے میری سامنے عہد کرو
ملک و دولت تمام مجہسی لو

سنکی کہنی لگا یہ شاہ تمام
ہی سجا تمنی جو کیا ہی کلام

دل یہی چاہتا ہی اپنا ہی
ایکدم کی بہی شاق ہی دوری

لیکن اس باب مین ہین ویونقصان
کیے دیتا ہون صاف صاف بیان

اسطرح جب قدم بڑہایا تہا
دوستون سے یہ کہکے آیا تہا

فضل حق سے جتنی شرطین ہین
اونکو جاکر ادا کرونگا مین

اس سے مجبور ہون مین اے محبوب
کہ حمیت سے ہی یہ بات بعید

عقد مین یون جو تمکو لاؤنگا
کیا مین اون سبکو منہ دکہاؤنگا

رخصت ہوا وزیرزادی سے
نہین جاتا ہون کہنی سے اوسکے

اسمین اوسکی نہین فی التقصیر
ہمنے تجویز کی ہی کیا تقصیر

تو تمہین اب جواب اسکا دو
حق بجانب جو ہو وہ بتلادو

کوئی اک بات کا کری وعدا
اور وہ ہو سکے نہ اوس سے وفا

اوسکو پھر کیا کہیگی سب خلقت
یا برا اسکی ہی قمر طلعت

مجکو سمجھوگی تم حقیقت مرام
جب خفا ہوگی یہ کروگی کلام

ہم نہ کرتی جو تیری جان بخشی
پھر نہوتی یہ دن نصیب کبھی

ایسی صحبت سے جسے نہین منظور
باز آؤنگا مین نہ تا مقدور

ہی جو دلمین تمہاری شک اسکا
کہ نہین الفت اسکو تجھسے ذرا

سمجھو تو دلمین ای بہت خوش ہو
تمسے الفت نہوتی گر مجکو

سلطنت کو مین اپنی کرکے تباہ
اسطرح آیا کیون یہان بیراہ

پر مین بدنام ہونے سے ڈرتا ہون
بخدا تمسے عہد کرتا ہون

جبکہ شرطونسے ہو چکی ہی نجات
آؤنگا مین ضرور ای خوش ذات

گر یہ سنا کہ مر گیا جانباز
تو نہین ہی مقام سوز و گداز

ہان مرا فاتحہ دلا دینا
یہ وصیت نہ تم بھلا دینا

سنی جسوقت اوسکی یہ تقریر
زرد غم سے ہوئی وہ مہ تنویر

پھر نہ اوسوقت کچھ کلام کیا
دل جو بھر آیا منہ کو پھیر لیا

رہی چپ چاپ دونون پہ تا دم
آخر اوٹھا یہ کہکے وہ پر غم

تمکو سونپی خدا کو جاتے ہین
رہی زندہ تو پھر بھی آتی ہین

اوس پری نے تو کچھ دیا نہ جواب
ہوئی دہشت وزیر پہ بیتاب

اسطرح اوس قمر کو کہنے لگے
واہ واہ واہ ای شہ خوبی

مجکو اسوقت یہ ہوا اظہار
آپ سچ مچ بڑی ہین غیرت دار

کیا اسیواسطے تم آئے تھے
دل پہ اک کوہ غم گرا کی چلے

خیر تشریف اپنی لیجاؤ
جو جو جی چاہی اوسکو سنواؤ

سو بنا اللہ کی حفاظت مین
پنجتن کی دیا امانت مین

جلد یان بامراد پھر آؤ
اپنی دلبر کو عقد مین لاؤ

ابتو کہتی نہین ہین کوئی بات
پھر کے آؤگی جبکہ ای خوش سیما

اوسکی گر ہی آپ ہی گلا ہوگا
اوسکا اظہار پر بلا ہوگا

بخدا آپ سی خفا ہون مین
غم مین ایسا مبتلا ہون مین

سنکے تقریر اوسکی یہ گل تر
ہنسکے کہنے لگا بہت بہتر

در شاہی پہ باغ سے آیا
اپنی مونس کو چھوڑ وہان آیا



پہلی اوس سی بیان کیا احوال — پھر لگا کہنے یون بحزن و ملال
سال بھر میری منتظر رہنا — دلمین مین اپنی رنج و غم سہنا
آرزو میری بر نہ آئی اگر — جب ادہر مین نہ دیکھو گام کرو
خدمت والدین مین جاکر — عرض کر دینا حال خستہ جگر
نہین بہتر یہ کچ ادائی ہی — دلبہ مشتاق آپکی جدائی ہی
بولا یہ سطرح کہ ای غمخوار — تیری فرقت ہی مجکو بہی دشوار
اوسکو سمجھا کی یون وہ گلرخسار — ہوا راہی وہانسی آخر کار
سنکے اوسکو بہت ملال ہوا — فرط غم سی تباہ حال ہوا
آپ نہ جبتک ادہر وہ ذیشان — تم رہو یہان نہوگی کچہ تکلیف
دلمین اوسکے ہم بہت ہوا — حکم اوسکا بدل کیا منظور
پہر یہ شہزادیکی ہوی حالت — روز زیادہ ہونی لگی تپ فرقت
بعد تہوڑی سی دنونکی ناگاہ — شہر زرین حصار مین پہونچا
تہا اوسی روز اوس جگہ میلا — ہرطرف مرد وزن کا تہا ریلا
چار سو ٹہلتا رہی تہی چمن — قدرت حق دکہا رہی تہی چمن
ایک تصویر رکہی زانو پر — دیکہتا ہی اوسی بدیدہ تر

ہم تو جاتی ہین ملک زرین کو — تم اسی شہر مین قیام کرو
ہو تین شرطین اگر وہ مجہسی ادا — یاد رکہنا ضرور آؤنگا
جب گذر جای وعدیکی مدت — گہر کو ہونا روانہ ای حجت
اپنی آقا کی جب سنی تقریر — روکی بولا کہ ای قمر تنویر
گہر سی لائی ہو مجکو کر ہمراہ — چہوڑ جاؤ نہ اس جگہ للہ
پر یہی مصلحت ہی ای خوشخو — اسمین حجت کسیطرح نکرو
شاہزادیکو جب یہہ پہونچی خبر — یان سی تنہا گیا وہ رشک قمر
در پہ مونس کو اوسنی بلوایا — حال سب پوچہکر یہہ فرمایا
شاہزادیکی سنکی یہہ تقریر — تم سی تنہای کی یہہ تہا دلگیر
جو کہ تہا خانہ باغ اوس گلکا — جاکی اوسنی وہان قیام کیا
تہی تصویر سنکی آخر کار — لگی کرنی بسیر وہ بلبل زار
مقبرہ شوق شاہ کا تہا جہان — اوس جگہ پر بہی یہہ گیا آن
صحن مین تہا جو گنبد تابان — اوسی درویش کی تہی قربان
دیکہا گنبد مین ایک مرد فقیر — سرنگون بیٹہا ملول اور دلگیر
پاس جا بیٹہا یہہ بہی کرکی سلام — کی نگہ اوسنی بہی بخلق تمام



اوس سی تصویر کا جو پوچھا احوال — روکی کہنی لگا وہ دلبر با خصال
مجھکو شوق اوسکا رہا ہی تھا — یہی رہتا تھا شغل صبح و مسا
لب دریا ہی اک مکان میرا — ہی قیام اب تلک وہان میرا
کھیلتا تھا وہان مین اوسکا — ناگہان ایک روز ای غمخوار

اسطرح تو رشست کو چھیدکیا
پیٹ جسوقت اوسکا چاک کیا
دیکھکر اسکو دل نثار ہوا
اوس سے ہوتا ہے صاف یہ معلوم
کی ہے کوشش سے ہی پہنچا ہے سودا
آٹھوین روز پنجشنبہ کو
قسمین دیدیکے پوچھتا ہون حال
سلطنت ترک کی اسی غم مین
اکے نظر یا اوسے دکھا دے کوئی
بولا یہ سالک رہ غربت
آپکی عشق کا ہے شہرا پہ
مین بھی آیا تھا یان اسی خاطر
کہ خدا ہے مسبب الاسباب
کرکی تکیہ خدا کی رحمت پر
واقف دشت گردی سے تھا وہ کیا
نہ کوئی یار او نہ کوئی شفیق
ایکدن ایک دشت مین آیا
چشمے پاسے نکل جا بجا روان
تا نظر کوہ خوش نما دیکھا
بہت گلابی تھی وہ سبزہ و
جابجا فرش یکسر گل لالا
بند آنکھین تھین جنت ہے دل سے دور
اوسنے خاطر سے اسکو بٹھلایا

ہوئی صید ایک ماہی دریا
ایک صندوقچہ نکل آیا
مثل ماہی مین سب بیقرار ہوا
گر اسیر بلا ہے وہ مغموم
لیکن اوسکا نہین پتا لگتا
سیلا کرنے لگا مین اے خوش خو
یونہین کتنی گذر گئی مہ و سال
یہ فقیری بھی لی ہے غم مین
یا کبھی اوسکا گھر بتا دے کوئی
آپکی دلکو دے خدا راحت
ذکر یہ دور دور پہونچا ہے
تا ہون حال شبیہ سے باہر
نکلی تنگی کوئی شکل حباب
لیکے چندے اور بسر کر
ایکجانب گیا وہ ناواقف
جز غم و درد تھا نہ کوئی رفیق
اوس جگہ ایک کوہ کو پایا
قدرت حق سے تھا عجب بستان
تختہ اک زعفران کا دیکھا
کھار وا درختہ تھا ستون پہ
اوسپہ درویش ایک بیٹھا تھا
گل خندان تھا ذکر حق سے وہ

تہی وہ مچھلی شاہ جہان مین
اوسکو جب کھولا اے قمر تنویر
شہ نے دیکھا جو پشت پر تحریر
پر خدا جانے کسکی ہے تصویر
جب ہوا ہر طرف سے مین ناچار
جمع ہوتے ہین سب یہان ہو اشہر
پر نہ برآیا مدعا ابتک
کیا کہون مین حقیقت اوسکی
حسن جیکا جبکہ اوسکی یہ روداد
مین بھی کرتا ہون اسکی کچھ تدبیر
نہین کرتا ہون بس شب بیداری
جو کہ ثابت ہوا نہ خوب احوال
چھان ڈالونگا سارے کوہ و دشت
اوسکو تسکین اسطرح دیکے
سارے زنجیر کہہ کے حرم سے آلے
کتنے دن کرکر دشت پیمائی
سبزہ ایسا تھا اوسکے دامن پر
دل ہوا اوسکی نشہ پہ لہرایا
بیچ مین اوسکے ایک بنگلا تھا
جابجا جن کو لیٹے سرو ابرو
تاج سر پہ گلے مین کفنی تھی
جب کھلی اوسکی چشم نرگس فام

اور کہی ہاتھ قدرت کا مستحسن
نظر آئی یہ برق وش تصویر
ہوگیا اور غم کی مین تصویر
اور کسین جا ہی وہ بلا مین اسیر
کچھ میسر ہے دلکو بھی نہ آیا قرار
وہی تصویر سبکو دکھلاکر
نہ مقدر رسا ہوا ابتک
بیٹھتا ہے روز و شب دلگیر
اپنی افتاد اسکو آگئی یاد
اسقدر ہوچکے نہ اب اکبیر
اسمین مطلب جو ابھی کچھ ہوگا
پہ ابھی کچھ نہین ہے اسکا ملال
جسکو اک لحظہ ہی پڑیگی کل
سوے صحرا نکل گیا وہ شہیر
پاؤن مین سیکڑون پڑے چھالے
گل مطلوب دل کی بو پائی
لطف دیکھا نہ ایسا گلشن مین
چڑھ گیا اوسپہ جب قمر سیما
شوق سیر کی کہ جسنے چھپایا تھا
فاختہ جن پہ جان کھوتی ہو
وضع محتاج کی تھی بال تھا
جھکے اسنے کیا ادب سے سلام
اسطرح مسکراکے فرمایا



آمی ہو کیون گناہ گار کی پاس
کیا ہی خرقہ خاکسار کی پاس
سب کا حاجت روا ہی وہ معبود
التجا غیر سی ہی محض فنرود

اسنی رُو داد کی بیان ساری
اور کیا یون بگریہ وزاری
پھر حق سے کچھ مری امداد
تا مین زندان غم سی ہون آزاد

بولا درویش ہی گل خندان
نہ غلط جانئے گا میرا بیان
روز و شب جسکو کر رہی ہو تلاش
جس قمر چہرہ کی ہی تمکو تلاش

ہی وہ تصویر جسکی ہی گل تر
شاہزادی ہی شگفتہ جبین
اوس پری زاد کا لالہ رخ ہی نام
قید ہی اندنون وہ ماہ تمام

کیا مصیبت بیان ہوا اوسکی
ہی پرستان کی وہ شہزادی
شمس جادو ہی ایک جادوگر
سحر مین ہی بلا وہ جادوگر

وحشت نیرنگ مین ہی اوسکا باغ
ہی طلسمی مگر وہ سارا باغ
ہی اوسی باغ مین وہ رشک سمن
ہی بہت مبتلا مرنج و محن

اوسی ساحر کا اوسپہ دل آیا
اوسنی قابو جو ایکدن پایا
کہہ سی اوس عشق وش کو بد ظنی
باغ مین اپنی لایا وہ عشقی

جب ہوا اوس سی طالب وصلت
دو نہ راضی ہوئی کسی صورت
مطلب اوسکا نہ جب حصول ہوا
وہ ستمگر بہت ملول ہوا

کر کی جو فرا اک طلسم کا تعمیر
کر دیا اوسکو پیکر اوسمین اسیر
ونکو ہتی ہی زیر آب نہان
فرط غم سی ہی مثل موج طپان

شبکو ہوتی ہی مخلصی اوسکی
عیش کی جا ہے ہیکلی اوسکی
سخت دشوار ہی وہان کی راہ
ہمین کچھ نہ تم قدم اے ماہ

عرض کی اسنی ہی بجا ارشاد
اب میری اگر کرین امداد
ابھی آسان ہو ہر اک مشکل
جلد بر آئینگی سب مطلب دل

کہکی یہ اسنی خوب منت کی
کچھ نہ خوشامد کی کچھ حاجت کی
پھر وہ درویش ہو گیا ناچار
اسطرح اوسنی اوس کی گفتار

نہ ہراسان ہو غیر اسی مضطر
ہی تری کار نیک پر جو نظر
سیکھ فقیر اب شریک ہوتا ہے
جان تن و دل کی کیون کھوتا ہے

شرط اس امر مین ہی اتنی مگر
قید جس جا ہے وہ پری پیکر
تجکو پہونچا نادان ہی میرا کام
آگی تو جان اور تیرا کام

اوس جگہ تک رسائی ہو مجھی
حسن تدبیر آگی تیری ہے
کہا اسنی مجھی بدل ہی قبول
اسمین ہوگی مری مراد حصول

آگی جو ہوگا مین سمجھ لونگا
پھر نہ تکلیف آپکو دونگا
زندگی بھر رہونگا شکر گذار
مجھکو اپنا سمجھیے خدمتگار

اسنی جب سطر جسی کی تقریر
خوش نہایت ہوا وہ مرد فقیر
کی دعا پھر حفظ جان تعلیم
کر دین کچھ پتا انہین بھی تفہیم

ایک نامہ بھی لکھدیا اوسکو ۔ اور انگاہ یون کہا اوسکو
پار دریا کہ جبکہ جاؤ گے ۔ ایک بنگلہ وہان بھی پاؤ گے
دل مین اپنے نہ ڈرنا تم ۔ استراحت وہان پہ کرنا تم
آئیگی وہان پہ ایک لال پری ۔ نام اوسکا ہے خوش جمال پری
لالہ جسکی فرستادی ہے ۔ بس یہی ایک دوست آویگی
خط ہمارا اوسیکو دینا تم ۔ کام اپنا اوسی سے لینا تم
جو کہو گے بچارہ لاے گی ۔ نہ اطاعت سے ہاتھ اوٹھائیگی

لیجانا درویش کا مہ لقا کو ایک دریا پر

اور روانہ ہونا طرف دشت نیرنگ کے جہان لالہ رخ صاحب تصویر تھی اور ملاقات ہونا اوس پری سے اور قتل کرکے ساحر کو چھوڑانا اور شاہ زرین سے ملانا جو اوسکی تصویر پر عاشق تھا اور شرط اول کا تمام ہونا

کشتی مے کو ساقیا لانا ۔ مجھکو دریا کے پار ہے جانا
خار دیتا ہے خار صحرا کا ۔ اب سفر مین کرونگا دریا کا
جسطرح غم نے مجھکو گھیرا ہے ۔ زندگانی حباب آسا ہے
چاہتا ہون تیری عنایت کو ۔ پار ہو جاؤن بحر الفت کو
کام ہو جائیگا اگر میرا ۔ شاہ دریا کا دونگا مین بیڑا
دوسرے دن وہ زاہد خوشخو ۔ ایک دریا پہ لیگیا اوسکو
ایسا اوس بحر مین تھا شور خروش ۔ اور اڑتے تھے جسکے دیکھ طایر ہوش
ہر حباب اوسکا تھا فلک کا جواب ۔ چاہ بابل سے کم نہ تھا گرداب
موج اوسکی نہنگ آفت تھے ۔ چادر آب اک قیامت تھے
مینہ کا اس قہر کا اچھلتا تھا ۔ دل نہنگ فلک دہلتا تھا
آیا ساحل پہ جبکہ وہ فقیر ۔ کیے دو نقش اوس جگہہ تحریر
خود بھی دریا مین ایک کو ڈالا ۔ اثر اوسنے عجب کیا پیدا
نکلی پانی سے دفعتاً کشتی ۔ پھینکے وہ خود کنارے پر آئی
دوسرا نقش اسے کیا تسلیم ۔ اور اسطرح اسکو کی تفہیم
جب اودہر آنیکا ارادہ ہو ۔ یونہین دریا مین ڈالنا اسکو
اسی صورت سے آئیگی کشتی ۔ تمکو اس پار لائیگی کشتی
الغرض سب طرح سے سمجھا کر ۔ جو سکھانا تھا خوب سا سکھلا کر
اس مسافر کو اوسنے بٹھلایا ۔ پھر بیٹھ کر کشتی سے اوسنے فرمایا
دشت نیرنگ کی طرف لیجا ۔ پار دریا کر چلا اسے پہونچا
تھی اطاعت مین اوسکی کیا تاثیر ۔ کہنے ہی پایا ہو گئی ہوا کشتی
اوس جگہہ ایکدم مین پہونچایا ۔ جسطرف کا نشان نہ پایا
اوترا اوس پار جا کے جب آن ۔ ہو گئی وہ نگاہ سے پنہان
جبکہ ساحل سے تھوڑی دور گیا ۔ نظر آیا اسے وہی بنگلا
حکم درویش اسکو آیا یاد ۔ اوسمین تھی اک عجیب غیرت شاد
ایک ساعت کی بھی نہ دیر ہوئی ۔ آگئی اوس جگہہ وہ لال پری



دیکھ جو اسکی چاند سی صورت ہو گئی اوس پری کو اک حیرت
نہ کیا تو خدا یہ دن دکھلائے ایسا مصیبت پڑی یہ کیوں آئے
شکل یہ اسنے دیدیا نا ما اوسنے اوسکا لفافہ پڑھ کے کہا
ہوئی رخصت وہ کر کے یہ تقریر واں فروکش ہوا یہ مہر منیر
منتظر وقت کی رہی وہ پری لالہ رخ جب کہ قید سے چھوٹی
پڑھ چکی خط تمام وہ جس دم یوں لگی کہنے وہ اسیر الم
دوسرے روز الغرض وہ پری حسب حکم اس قمر کے پاس آئی
پر فضا اسقدر تھا وہ گلزار صدقے سو دل سے ہو چمن سے بہار
ایک بارہ دری بھی تھی نایاب پر جہاں برج آسمان کا جواب
ایک کمرے میں اسکو بٹھلا کر ڈالیاں لائی میوے کی جا کر
آپکے کام کو میں جاتی ہوں انہیں پاؤں ابھی پھر آتی ہوں
دن جو تھوڑا تھا بیت گئی رات نظر آئی اسے عجب اک بات
نکلی پھر وہ اک حسین عورت سر سے پا تک سیاہ پوش صورت
سرخ آنکھیں تمام دانت ہی زرد رخ پہ اپنے ملی تھی قبر کی گرد
پڑھ کے کچھ اسنے حوض پھونکا دفعتاً پانی جوش میں آیا
جلوہ آرا تھی اک پری اوسپر حسن میں تھی وہ چاند سے بہتر
[illegible] دنگ گیا او [illegible] اسکا خیال

پوچھا اس سے یہاں کون ہو تم کیا مسافر ہو راہ کی ہو گم
نہیں آتا یہاں کوئی انسان [illegible] اس جگہ کی فرشتہ جان
آپ اس بنگلہ میں کریں آرام کل جواب اسکا دیگی یہ ناکام
شام کو آ سکی وہ قمر اندام دیگئی اسکو ایک خوان طعام
تھا جو پاس اسکے نامہ دلگیر کھولکے حال اسنے کردیا تحریر
دو گھڑی دن رہے سے جانا تم کل یہاں نامہ بر کو لانا تم
جس گلستاں میں لالہ رخ تھی اسیر لیگئی واں اسے وہ مہ تنویر
حسن میں رشک آسمان تھی زمیں پھول ہر ایک غیرت پروین
صحن میں اوسکے حوض ایسا تھا چشمۂ آفتاب گویا تھا
بولی اس سے کہ نقش فرماؤ دل میں اپنے نہ کوئی شک لاؤ
ہو رہی اسی وہ کر کے یہ گفتا واں اکیلا رہا یہ گلرخسار
فاختہ بیٹھی حوض پر آکر خاک پر لوٹی پر کو پھیلا کر
ٹیکا سیندور کا تھا ماتھے پر شکل تھی اسکی [illegible]
سر پہ [illegible] کر دانے [illegible]
ہوئی اوس حوض سے عیاں آتشکدہ [illegible]
اسنے جس وقت دیکھی یہ حالت ہو گئی اسکو [illegible]
دل سے اوسدم یہ آئی [illegible] کی تقریر ہو گئی لالہ رخ تصویر

دن جو گذرا ہی اور ہوا ہی شام
قید سی چھوٹی ہی ماہ تمام

ہو گئی غائب اسمین وہ عورت
فاختہ کی جو رکھی تھی صورت

اسطرف چند عورتین باہم
نکلی بارہ دری سی پھر اوسدم

تھی جو کشتی نشین وہ ماہ جبین
دیکھکر اوسکو اوسکی پاس گئین

ہو گئین جمع اسقدر پریان
ہو گیا ایک اژدہام وہان

پہنچین لیکر کہاریان بوچا
آیا سارا جلوس پھر اوسجا

اوٹھی کشتی سی وہ پری پیکر
بیٹھی آکر اوسی بوچے پر

ہو بیان شان کیا سواری کے
گرد تھی کیمیا سواری کے

بیچ مین بوچہ اوس پری رخ کا
بیٹھین جلو مین ہر ایک ماہ لقا

سب فرہنی سی تھی لبید قریب
تھی کسی کی صدا یہ مثل نقیب

بڑھی ہر روز آپ کا اقبال
صورت کاہ ہون عدو پامال

پیشخدمتی بھی سونی چاندی کی
آگی آگی تھی اوس سواری کی

پاس بوچی کی تھی کنول روشن
تھی عجب روشنی عجب جوبن

بوچہ جھرمٹ مین ماہ پارو کی
چاند حلقی مین جیسی تارو کی

پاس بارہ دری کی جب پہونچا
اوس جگہ پر ٹھہر گیا بوچا

رکھکی شانی پہ اک حسین کی ہاتھ
اوتری وہ رشک گل سوا کی ساتھ

اوسی بارہ دری مین پھر جاکر
نازسی بیٹھی ایک مسند پر

کچھ جلیسین مصاحبین آئین
جھک کی آداب وہ بجالائین

مرتبہ اونکا جسکا جیسا تہا
بیٹھی وہ آکی اپنی اپنی جا

ایسی وہان میکشی ہوئی اوس آن
نشا ہو جاتی گر ہوا اوسکا بیان

روشنی اسقدر تھی پیش نگاہ
صاف بارہ دری تھی منزل ماہ

صحن مین لالٹین روشن تھین
تیل پانی کی تھی گلاس کہین

بزم کی اوسطرف وہ تیاری
وہ مہ چرخ کی ضیا باری

صبح کیطرح تھی وہ شب پرنور
تیرگی ہو گئی تھی سب کافور

تھا یقین بول اوٹھی مرغ سحر
بلکہ گھڑیالی ہی بجا دے گجر

برگ گل پر پڑی تھی جو شبنم
اوسکی تھی اوسپہ تہا عجب عالم

اسمین تھین گانیوالیان جو خوش آواز
آئین لیکی سب وہ اپنی ساز

گاہی اک اپنی در پہ ایسا چھایا
در و دیوار کو بھی آگیا حال

جتنی محفل تھی ہوگئی بیدم
راگنی نی بھی کہا یا سم پر سم

تان ہر ایک آفت جان تھی
روح ناہید اوسپہ قربان تھی

اسطرح اوسنی گتی ٹہری بھی پری
راگنی بھی بلائین لینی لگی

تھی جو اونمین کمال ہر پیارا
اوٹھکی وہ ناچنی لگی اکبار

کیا بیان ہو وہ طرز رقاصی
بجلی آنکھون مین کوند جاتی تھی

بیٹھ جانا کبھی نزاکت سی
رو کے ہونا کبھی لطافت سی

گاہ تیغ نگاہ چمکانا
کبھی ابرو پہ اپنی بل لانا

طرز مستانہ گاہ دکھلانا
ہو تھین کہ جھک کی آجانا

جنبش ناز و ادا دکھاتی تھی
سبھا کو در پردہ وہ بتاتی تھی

ناز سے اوسنی جب لیا توڑا
رشتۂ جان ہر ایک کا توڑا

ناچنی رنگ ایسا باندھا تھا
مست و بیخود ہر ایک دیکھا تہا

چل رہا تھا اوسی سماں پر مل
پہونچا تھا تا بعرش ناچ کا غلغل

گئی آنکھون مین ان پہ لالی کے
غرض آہستہ لال رخسی کے

نامہ بر دو حضور آیا ہے
اوسطرف کمرین ٹھہایا ہے

ہوئی واقف جب اوسکی آئی سحر

گئی وان اونکو وہ بہانی کر



دیکھکر اسکو یون ہوئی گویا
آپنے مجھکو سرفراز کیا
ہی عبارت جو نامہ مین تو م
اوس سے ہوتا نہین ہی کچھ معلوم

کیا ہی مطلب بیان جو آتی آپ
کیون سفارش کا نامہ لائی ہو آپ
نہ ہی خادمہ کسی قابل
خیر فرمائین آپ مطلب دل

دل کبھی گل تھا اب کلی سا ہے
آسیا ہی فلک نے پیسا ہے
کر چکی جب وہ اسطرح سے کلام
سنکے کہنے لگا یہ ماہ تمام

کیا کہون حال ہی بہت خوشخو
لائی یہ بیت آپ تک مجھکو
رحم دل سے ہی یہ مری فریاد
کر دی للہ قید سے آزاد

اوس پری نے سنی یہ جب گفتار
لگی رونے برنگ ابر بہار
دیکی تسکین اس قمر نے کہا
نکرو اب ملال کچھ اصلا

سب مفصل سنا و حال اپنا
نہ چھپاؤ ذرا ملال اپنا
تا مین اوسکی کوئی نکالون راہ
یان تک آیا اسی لیے ایجاہ

بولی وہ رو کے کیا بیان کرون
سخت آفت مین مبتلا مین ہون
شیفتہ ہو کے شمس جب دو آہ
یان اوٹھا لایا ہی مجھے ایجاہ

ظلم کرتا ہی جو سنا ہو گا
آہ انجام اوسکا کیا ہو گا
نصف شب کو یہان وہ آتا ہی
ذکر وصلت زبان پہ لاتا ہی

نہین منظور یہ مجھے زنہار
اس سبب سے بہت ہی وہ بیزار
کیون رہائی کی آرزو ہو تجھے
نہین اوسکو کسیطرح سے موت

جسم ہر دو بات کا جو سارا ہے
اسپہ یاران ہی اور غم ابجہ
کہا اسنے کہ ای ستم تمثال
پوچھو تم اوس سے اوسکی موت کا حال

ہو نہین اس بات سے اگر آگاہ
قتل کی اوسکی کچھ نکالون راہ
بولی وہ حور یہ تو ہی دشوار
کہ بہت ہوشیار ہے مکار

کب بتائیگا مجھکو وہ پرفن
بلکہ ہو جائیگا سوا دشمن
بولا یہ ماہ تم نہو دلگیر
تجھسے سن لو اب اسکی تدبیر

آج جس وقت آئی وہ ساحر
حد سے بھی بڑھ کے کیجیو خاطر
اور الفت سے پیش آنا تم
ہر طرح خوب اوسے بنانا تم

اسطرح ملنا اوسسے تم غمخوار
کہ پھر وہ دشمن کی کھائے وہ غمخوار
اوس ستمگر سے کر کے ایسی چال
پوچھ لینا تم اوسکی موت کا حال

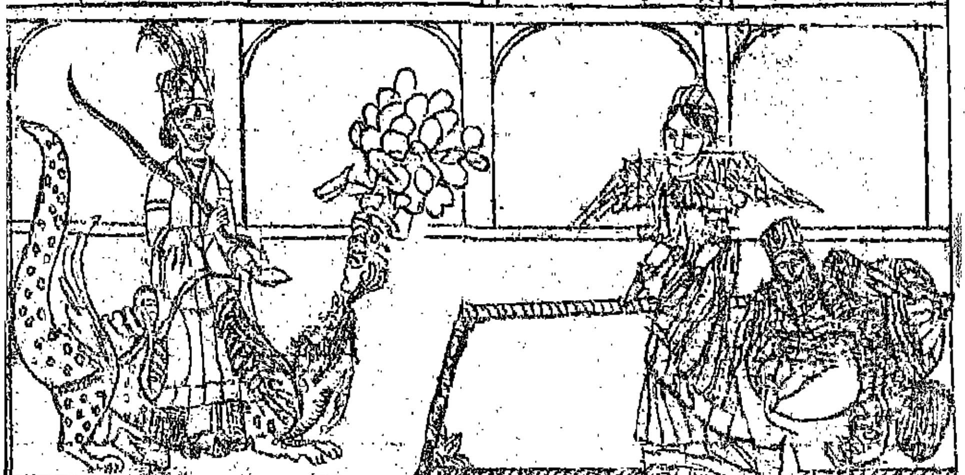
ہی یقین مجھکو وہ بتائیگا
[illegible] کا
چال اسطرح کی جو بتلائی
بات یہ اوسکے ذہن مین آئی

[illegible]
[illegible]
حال اسکا تو مجھکو بتلا دو
[illegible]

ایک صندوقچہ مع تصویر / نکلا دریا سے وہی تھی تقدیر
اوس سے صندوقچہ وہ پایا ہے / دل سے تصویر پر وہ شیدا ہے
ہو نہیں اس امر میں بہت ششدر / کر وہ دریا میں پہونچی ہے کیونکر
جبکہ ساحر نے مجھے قید کیا / حوض میں بھی مقید قید کیا
ایکدن بھی نہ اوسکو رحم آیا / بلکہ کرنے لگا وہ ظلم سوا
مجھکو گر اوسکا آسرا ہوتا / بے سہارے سے نہ دل راہوتا
کٹی بے لطف زندگانی حیف / گئی یوں رائیگان جوانی حیف
حق سے کرتی تھی میں دعا دن رات / تا کسیطرح قید سے ہو نجات
تخلیہ میں نے ایکدن پایا / وقت ایسا جو میرے ہاتھ آیا
دفعتہ سوجھی اک مجھے تدبیر / کھینچ تو اپنے آپ اک تصویر
لکھ کے پشت شبیہ پر اوسکو / کر کے طیار جلد تر اوسکو
گر کسیکے وہ ہاتھ آئے گی / خوب شہرت جہان میں پاوے
الغرض میں نے کی وہی تدبیر / کارساز جہان ہے رب قدیر
سن چکا جب شبیہ کی روداد / اسمیں کچھ آ گیا جو اوسکو یاد
اوس پری سے جو اوسکا پوچھا حال / بولی اسطرح وہ قمر تمثال
اوس سے بھی ایسکا نور جادو نام / اپنے جادو کے زور سے یہ مدام
قید ساحر نے جب کیا مجھکو / تب سپرد اسکے کر دیا مجھکو
اور نہیں یہ اگر سحر کو کرتی ہے قید / تنگ ہوں جیسے روز و شب ہوں میں
چاہتی ہے پری بھی وہ جادوگر / کہ اسے سنبل باغ دکھلا کر
پر نہیں ہو رو گر خبیث کی وہ چاہتا / نہیں ہے ... کسی صورت
جب کہ دیکھیں وہ تمام احوال / دلکو اسکے ہوا کمال ملال
دیکھا اپنا کی قدرت کو / دور کر دیگا سب مصیبت کو
کہہ چکا تھا نہ اپنے سبب رو رو / اسمیں تھی کی آسمان نے پیدا

ہے جو زرین صد ہزار کا سلطان / اک فرشتہ صفت ہے وہ انسان
یہ تو معلوم ہو چکا مجھکو / وہ شبیہہ آپکی ہے اے خوشخو
سنی آپکے وقت اوسنے کہا تھا / بولی اسطرح وہ قمر رخسار
یوں نہیں مجھکو گذر گئی کئی سال / تھا اوس عشق کو کچھ بھی خیال
دوست میرا جو یہاں نہ تھا کوئی / کہ وہ کرتا کچھ اپنی دلجوئی
ہو گیا اوسکی تھی مجھکو یقین / کہ رہی عمر بھر اسیر نہیں
دلکو میرے نہ تھی جو کوئی آس / لگی رہنے وہ فرط غم سے اداس
دخل رکھتی ہوں کچھ علم میں / بلکہ کامل ہوں سب علوم میں میں
قرعہ اس واسطے جو ہیں پھینکا / ہو گئی ایسی شکل اک پیدا
ہے یقین اک اسطرح کی صورت / جسمیں ہو حسب حال شیفتہ
ایک صندوقچہ میں پھر رکھ کر / ڈال دریا میں تو یہ کر کے نظر
اسطرح ہوگی مخلصی تیری / نہ رہیگی یہ بیکسی تیری
آخر اوسکا ہوا یہی جو ظہور / تم اسی خاطر آئے اتنی دور
حوض پر فاختہ کا وہ آنا / صورت اوسکا تیرے بکو بہجانا
فاختہ تمنے جسکو پایا ہے / اوسی ساحر کی یہ ہی دایا
بہیس میں فاختہ کے رہتی ہے / میری ہمدم ہے دوا اوسکی ہے
شام ہوتی یہاں آتی ہے / مخلصی بلکہ مجکو چاہتی ہے
جو کہ سامان یہ سب ہوتا ہے / اس سے ... اوسکا
کرون اپنی وصال پر آسا / اس قضیہ کا ہو ...
آسمان در پے آزار دست ہے / جسمیں تم کو شبکو راحت ہے
گو کہ خود بھی ہوا تھا وہ غمگین / ایکدن اسطرح اوسکو دی تسکین
کہکے یہ اسنے اپنا حال کہا / ہجر دلدار کا ملال کہا
آگیا وقت آمد ساحر / وہ پری تھی جو حال ...

اسکو اوسنے چہپا لیا جاکر | بیٹہی پہر جگہہ پہ خود آکر
آگیا اتنی دیر مین وہ بہی | ستمگار ظلم پیشہ دی



اکشب جو اژدہی پہ سوار | پتوریان بہی جو ہمراہ تہا
بگڑی صورت کو وہ بنائی ہو کر | ٹیکا سفید ور کا لگائی ہو کر
بولی کیون آج تمکو دیر ہوئی | کیا طبیعت تمہاری سیر ہوئی
سنکے یہ بات خوش ہوا وہ شریر | شہ بہا آسپ مین ذرا وہ شریر
کیا سبب ہی جو ہی نگاہ کرم | دور رہتی ہو تم مجھسے ہر دم
آج ہی مین سیری نہین پایا | تو فقیری ہی اس سے گہبرایا
صاف تو صاف اپنا سو بیان کرو | کچہہ بتاؤ شہ میری جان گرو
مین تجھسے نہ دل لگائی تہی | تو ہی کتنا یہ آزمائی تہی
اسقدر اس سے تو نہ ہی بہکا | خلش جس سے پہ نہیں خطا
مگر اسپا اتنی کا ہی عشق جان ہی | ملک پیر نگ کا تو سلطان ہی
تو ہی منصف ہو خالق تو بہت شد | گر تیری دشمنوں کو پہنچے گزند
ہان بتادی جو اپنی مرضی کا حال | ابہی کرسکتی ہو دور سو یہ بلا
سنکی اوس شاک حور کی تقریر | یون لگا کہنے وہ ستمگر شریر
نازسی بولی یون وہ نازنین | ہی بتائی مجھے نہو گا یقین
اتنی صبر اس بیان سی مجہکو | تم نہین یا سر دجان سی مجہکو

تاج شاہانہ رکھی تہا سر پہ | جسم مین بہی لباس سبز زر
آکے بیٹہا جو مین وہ تخت شہانا | ڈالا فکرت کا اوسنی ...
نسترن کب سے مین تمہاری تہی | فکر تہی دلکو بیقراری تہی
بولا اتبا لا کی کحت صفات | نہیں آتی مری سمجہہ مین یہ بات
بولی شیلا ذرا کیا سبب اسکا | کیون ہوا ہی تجہے عجب اسکا
ہنسکے کہنے لگا وہ بد خصلت | نہیں یہ بات خالی از علت
بولی وہ اسطرح کا دیو بد ذات | ہی تری یا شاد ہوونکی یہ بات
جبکہ ثابت قدم تجہے پایا | آج دلمین مرے خیال آیا
خوش ہو تو یہ مقام عشرت ہی | سر و زر تو ... وصل ہی
دوست گر ہونگے دو تو سو گز | نہیں کچہہ خلاف ... سخن
پہر تو نہیں مین اسیر رہا | بلکہ ... اب آ رہی
کرون منظور وصل ہو سو اسی | نہ رہی ایک بات ... وسی
موت میری نہیں ہی دنیا پر | ... لعنت خدا کی ...
کہا اوسنے کہ اسمین صبر کرو | نہین للہ ... یہ
اسمین ہوتا نہ کچہہ فساد اگر | مین چہپاتی ... مگر

بولی وہ عورت یہ سب اسکو جواب
بیٹھی تھی روبرو جو لال بیتاب
کر لیا تھا جو مشورہ باہم
ہم جو کہتے تھے تم بگڑتے تھے ہمیں
ٹھہری جو امتحان میں مشکل ہے
کہا اوسنے کہ ہان سچ ہے یہ گفتگو
بولی اسطرح شاہزادی سے
سچ جو اس بات سے تمہا کیا حاصل
میری پاپوش کو غرض کیا تھی
اسلیے میں نے آزمایا تھا
اوس ستمگر کو آگئی جو حیا
بولی وہ کیا بتاؤ نہیں یا خاک سا
کیا کرون اسکا حال میں تمکو
میں نے اوسکے جواب میں یہ کہا
گر اسیری کا کچھ خیال کرو
ہے یہ وحشت نہ کوئی لیجائے
دل ہی جانے وہ تم یہ مرتا ہین
بولی وہ میں نے کہ کل ہی جائیگا
آپکی عقل میں نہ آئی یہ بات
مفت بگڑی ہے جنکی ساری بات
اوسکی آزردگی سے ڈر جائیگا
آپ کرتی ہیں امتحان میرا
جسطرح چاہو امتحان کرو

جسکا دنیا پہ کچھ وجود نہو
دوست ظاہر میں تھی ستمگر تھا
لالہ رخ اوس سے بولی یون وہ کہ
کیون مری جان تجھ کو آیا یقین
کسکی یہ جان کسکا یہ دل ہے
بخشئے مجھے بہت ہوا ہے قصور
اوس شقی کو یہ طعنے دینے لگی
میں فقط دیکھتی تھی تیرا دل
تو میں اس امر میں مصر ہوئی
امتحان میں مگر نہ کچھ پایا
اوسنے دخت وزیر سے پوچھا
عقل سے آپکی ہے دل صد پارہ
آج یون مجھ سے کہتی تھی یہ حور
ہے غلط سب بیان صاحب کا
دل میں اسکا اگر ملال کرو
داغ فرقت کا دل کو دیجائیے
فی الحقیقت وہ پیار کرتا ہین
جو ہے دل میں زبان پہ آئیگا
ہاتھ آئیگی اب نہ ایسی گھات
آپ نے کہدی بس ہماری بات
اسطرح اوس سے عذر کرونگا
نہ گیا اسطرف گمان میرا
یون نہ اپنی ہلاک جان کرو

کیا سبب اظہار میں ہے اوسکو قصور
دل میں لیکن عدو ہے تھی بتر
کیون ندامت سے سر جھکائے ہو
کوئی ثابت قدم نہیں دیکھا
مرنے والونکی اور یہ صورت ہے
اوس ستمگار سے یہ اوسنے کہا
بس یہی مجھ سے تجکو الفت تھی
سچ بسا کاذب نہیں زنان میں
سنتی تھی جو کہ پیار کرتا ہے
نام عشاق کو خراب کیا
اس معمہ کو جلد بتلا دو
کوئی جاکر سکے کیا جی کی
شمس جادو کا عشق کاذب ہے
حال سے واللہ شیفتہ ہین وہ
ہے عبث بات طبیعت میں
ونکو اسپر گر اذیت ہے
آپ جبتک چاہین امتحان کر لین
قول میرا وہ آزمالی تھے
چل گیا تھا مرا افسون آپ سے
ہوگیا سن یہ بات وہ ششدر
سینے اسکی شکستہ ہو بولی
ہے اگر آپکو یہی منظور
ہوکے برہم یہ وہ پری بولی

ہم سے کہنا نگر نہیں منظور
باتیں سنتی تھی جھوٹا تھا سر
آنکھیں اونچی کر داد ہم سے
تیرے سرکی قسم نہیں دیکھا
یون تجھ سکو سب کو الفت ہے
خوب شجاعت کا داغ مجکو دیا
بس یہی چاہ اور محبت تھی
طاق ہے بات کرنا ہین
جان ہی نثار کرتا ہے
تیری باتون نے دل کباب کیا
ایک الجھن سی ہے میرے دلکو
میری محنت تمام مٹی کی
دل سے وہ ہرگز نہیں وہ اخلاق بیچ
جان و مال سے فدا ہین وہ
رکھتی ہین تمکو وہ خفا
شب کو کسنے یہ نہیں ...
ایک سر مو نہوگا فرق آپ میں
اسلیے باتین یون بنالی تھی
راہ پر آچلی تھی یہ کل تک
پہلے تو چپ ہوا وہ سر نیچا
تھی نہ اسکی مجھے خبر پہلا
اب میں کرتا ہون گی تمنا اور
اب نہیں ہے مجھے غرض آپکی

غرض یا وقت وہ گئی وہ بات عاجز ہو آئی وہ بہت سی بد ذات
واسطہ حضرت سلیمان کا واسطہ اپنے دین و ایمان کا
پھیر کر منہ کو یون وہ کہنے لگی تیری دم مین نہین ہون مین ٹھگی
ہل چکی دور ہو نہ کر حجت مجھکو اب تجھسے ہو گئی نفرت
ہل سکیگا نہ اب یہ افترا دیکھی صاف نہ ہوگا دل میرا
کچھ عجب سلطنت کا ہے یہ بھی نظام نہین خالی ہے یہ مری بھی کلام
گرچہ معشوق لاکھہ کا دیتا ہے راستی کا گمان ہو عاشق کو
ہو کے محبوبہ اوسنے اقرار اسطرح اوس نے ایسے کی گفتار
کاٹ ڈالونگا مین گلا اپنا خون گردن پہ آپکی ہوگا
میری جوانی پہ کبھی نہ ہوگا نزول یہ نہین مرتے ہین لیکن اولی الابصار
نہین کہتی ہون مین کچھ سنو بیزار غیر ایسے مین ہے اب آ کہو یار
کہین ایسا نہو غضب ہو جاوے مرگیا تیری یہ سبب ہو جاوے
بولی وہ گر تم اس سے راضی ہو

اوسکو سمجھیدہ جب بہت پایا سب سخن وہ زبان پہ لایا
سن لو احوال اسپہ ہو نہ ہم رحم لازم ہے غصہ دور کرو
سننے والی جہان کی کا ہیت ہو موت آجاے کہنے والے کو
آگ لگیا ہو تیری صورت کو ہیاں مین ڈالوں ابھی لپٹ کے
جب سنی اوس نے یہ کی یہ گفتار زیست سے ہو اپنی وہ بیزار
اوسکو ہوگا بیان فرا مال ہو چکا ہوگا غضب کا شیفتہ تو
اپنا مرنا قبول کرتا ہے نہین اوسکو ملول کرتا ہے
پھر نہ دشت و سامری کا تم گر سنوگے نہ حال تم اسدم
ہنسکے وہ یون زبان پہ لائی کیا بلا ہو گیا ہے سودائی
دیکھو کتنا ہوئین نہ بن کا ان کیا ہوا تیری عقل کو اے نادان
میری دل کو خیال اسکا ہے یہی اسوقت خوف آتا ہے
کہا اوسنے یہ مجھکو ہے منظور پہر گوارا نہین ملال حضور
کیا حال ہے لو بیان کرو

بتلانا ساحر کا موت اپنی اور جانا مہ لقا کا طلسم مین واسطے اوسکے اور وہان سے آکر قتل کرنا ساحر کا

ساقیا آ مجھے پلا دو شراب زندگانی ہے اپنی نقش بر آب
شاق دلبر ہلال یا مہر ہوا دو شیر اپنی سر بھی بار ہوا
مگر اوس روز اونے کیا ایسا اوسکو چارہ نہ لینا کچھ ہوا
ہے یقین میری تا گئی وہ دلمین جو اسطرح سمائی ہے
سمت مشرق یہ ایک شہر ازان اوسکو طلسم کا ہے مکان
نام اوس ساحرہ کا ہے ناہید میری شاگرد اور بہی ہے رشید
ہان وہ خنجر کہ کیسو پہ بھی چل تو مین پی شب الہ ہوں مشغول
بولا یہ سنکے یون وہ عشق سے سامنے اوسکے ہی قدم کا شجر
جب تلک اوس کے سینہ کی اوسکی تاثیر سے وہ تم جانے

ساتو شہر ہے جسکا معمور ہو سکے دنیا کچہ بہ تقصیر
کہدوں نقشہ مین اگر سارا احوال رہے انجام کا نہ کچھ بھی خیال
بولا ناچار ہوکے وہ مکار سنئے اب آپ اے قمر رخسار
نہ سمجھیگا میری باتان کہہ دیتا ہون اب ہین یہ جو
جیسے کھاتا ہو مرد و لیل و نہار ساحرہ ایک اوسکی ہے مکار
اوسکی ہیکل مین ایک ہے خنجر اوسکو کرتی نہین جدا دم بھر
بولی وہ کوئی شخص جا کر کسطرح اوس طلسم مین جا کر گذر
اوسکے پیٹون مین وہ نہ مر بیگا رساری ہے
ہے سنا نہ وہ کسی اوس مین تمام کوئی خوف و خطر نہین اوسدم

جبکہ یوں حال کرچکا وہ بیان
ہوگئی دل میں وہ پری حیران

رہی یاں شب بھر اسطرح صحبت
صبح ہوتے ہی وہ ہوا رخصت

تھے کہ اوسنے کہا خدا کی قسم
دل سے کوشش کرینگی ہمیں ہم

جسجگہ کا طلسم تھا اوسکو پتا
ایک مدت کی بعد وان پہنچا

اوسکے پیروں میں لوح وہ پائی
پشت اوسکی جب اوسنے دکھلائی

اوسمیں تصویر اوسکی تھی یوں سیں
گیا فی الفور اوس طلسم کے پاس

منہ تھا اوسکا کہا تھا صورت یار
اوس میں شعلے لگاتے تھے ہر بار

اوسنے اوسدم کہا نہ کچھ بھی سرکار
جا پڑا اوسکے شہر میں جو سوا

دیکھا در دانہ ایک وہ وہاں
اوسمیں جا حجرے تھے پیکروں یاں

شمس یادو کا قاصد آیا ہے
کچھ زبانی پیام لایا ہے

جب سنا حکم بار یابی کا
بے تردد یہ اوس مکان میں گیا

تھی زمرد کی عمدہ اک چوکی
جلوہ گر ساحرہ وہ اوس پر تھی

ساحرہ عورتیں جواہر پوش
بیٹھی تھیں پاس اوسکے رونق فروش

جبکہ یہ رنگ وان نظر آیا
دل میں اپنے یہ اوسکے کھٹکا آیا

چلکے اس فن میں اوس سے کچھ سیکھ ساتھ
تا یہ ہو جاے اپنے بھی ہاتھ

مدعا جبکہ ہوگیا حاصل
سیکھ لی سحر اوسنے کیا کامل

مہ لقا کو پھر اوسنے بلوایا
اوسسے وہ حال سارا کہلایا

اوس اسیر بلا سے یہ کہکے
ہوکے رخصت ہوا پری زادہ

تھا قریب طلسم جو کہ شہر
جاکے پاس اوسکے ٹھیر گیا اودھر

جسمیں کہتا تھا وہ مکان مہیب
اوس محل میں وہ تھم گیا اوسدم

دیکھا در اوسکا صورت اژدر
جا کے اوسمیں نہ تھی مجال بشر

ہو چکا تھا جو لوح سے یہ خبر
کرچکی اس طلسم کا جو در

بعد دم بھر کے پہر کا مل
ہوا اوسکے حصار میں داخل

کہا اسطرح اونکے پاس آکر
کردنا پھر اسے خبر جاکر

ہوئی جسوقت یہ خبر اوسکو
بولی روکے نہ کوئی آنے دو

ایسا آراستہ اوسے پایا
دیکھنے میں کہیں نہ دیکھ آیا

قد قیامت تھا اک بلا چتون
لگ رہی اوسپہ قہر کا جوبن

پاس زانو کے رکھی تھی اکچھی
کچھ بچھی سی پا بانکی چمن

اوسکو لگتا نہ سجا کا شوق تھا
عاشقی کچھ نہ تھی ہوس کی ہو

بیٹھا اس بات پہ کہا کرکے
ادب سے سر جھکا کے پہ کہا



کہو کیا تم یہاں کس لائے ہو
کس لیے میرے پاس آئے ہو

کر کے مینا یہاں میں لایا ہوں
ہو دہن مشتاق ہو کر آیا ہوں

دیکھ کر اسکے سمت کو اک بار
یوں لگی کرنی اس سے وہ گفتار

نہیں بھاتی مجھے دو فصلی بات
دیکھی نرگا یکروز ایسی بات

کتنا دیدہ دلیر ہے سہدا
کہ چلی آئی بی دہڑک اس جا

اوسکو آزردہ جب بہت پایا
یوں سخن یہ زبان پر لایا

سنکے اس فن میں آپکی شہرت
دلکو اس درجہ ہو گئی رغبت

بولی یہ سنکے وہ قمر رخسار
بس زیادہ نہ گائیں آپ ملار

پہلے یہ تم مجھکو بتلا دو
اس جگہ کسطرح سے آئے ہو

سچ کہا جبکہ میں ادہر آیا
چرخ میں یہ مکان نظر آیا

روبرو اسکے ہے جو اک شجر
پہر تفتیش وان کا دم بہر

اوسنے جب جیب اپنی گریہ باری
آئی آواز اک کہا کے کی

دل سے اپنے یہ باتیں کرنے لگا
نہیں دیکھا ہے ہرگز ایسا

چڑھ گیا میں شجر پہ گھبرا کر
لوح پہ تو نہیں اوسکی آئی نظر

جا پڑی اوسپہ جبکہ میری نگاہ
صاف لکھا ہوا تھا یہ ای ماہ

سنے اوسوقت کی وہی تدبیر
تھم گیا چرخ اوسکا تاخیر

گر روا دار ہو لی سزا دو تم
قابل عفو ہوں تو بخشو تم

اپنے گہر آگیا ہے تجکو یاس
ورنہ دیتی سزا میں بے وسواس

اور کچھ لی نہ اوس نے جلا اٹھے
تمس جادو جیز نہ سن پائیے

سیدہی کر آؤ لوح کو جا کر
دور ہو جائے دل سے خوف و خطر

اسقدر اسکا ہاتھ تھا تہیا
کہ جہاں ہی آگئی در و دیوار

طرح سے اوسکی ہوگئی مسرور
اس سے بھی یہ مسرور ہوئی وہ حور

کہا اسنے کہ اے گل رعنا
آپکا حکم ہے بجا لانا

سنکے اسنے کہا کہ از راہ پند
جہوٹ تمسے کہوں نہ تو پہ پند

سنکے یہ بات ہو گئی وہ دنگ
دفعتاً رخ سے اوسکے اوڑ گیا رنگ

ہر گھڑی کچھ عجیب فقرا ہے
پہلے کیا گفتگو تہی اب کیا ہے

کسقدر یاد تمکو گھاتیں ہیں
فتنہ انگیز ساری باتیں ہیں

بات جو سچ ہو وہ بیان کرو
بند طرارے کی زبان کرو

اے گل بوستان حسن و جمال
رکھتی ہیں آپ یہ نہیں ہیں کمال

چھوڑ کر دیس کو چلی صحرا
اس بری گت سے یہاں تک آیا

خیر آیا ہے جو سنائیں گے
جو کہ سیکھو گے تم بتائیں گے

کہا اسنے کہ اے مہ تابان
لائی تقدیر میری مجکو یہاں

آگیا اوسگھڑی یہ دل میں خیال
پوچھیے تو کسی سے اسکا حال

اوٹھ گئی سوی نخل جبکہ نگاہ
ایک قمری نظر پڑی ناگاہ

ہو گئی مجکو اور اک حیرت
کیا کہوں اوسکو دیکھ کی میں وحشت

کیا طلسمات کا یہ صحرا ہے
جو یہاں چیز ہے وہ عنقا ہے

نقش بہی اوسپہ اک تہا تقسیم
جھوٹ کہتا نہیں خدا ہے علیم

لوح معکوس جو کہ دکھلائے
بس ابھی یہ طلسم تہم جائے

اسطرح تم تلک میں پہنچا ہوں
نہیں کہتا خلاف سچا ہوں

بولی یوں ہنسکے وہ قمر اندام
فی الحقیقت کیا تھا ایسا کام

کہو کیے یہ بولی ایک ساحرہ سے
فکر اس بات کی پڑی ہے مجھے

ورنہ مجکو نہ زندہ چھوڑے گا
جان یہ میری پھر توڑے گا

سنکے یہ ساحرہ ادہر کو گئی
میں اور اس حور نے ادہر چہیڑی

اسطرح اسنے اوسکی کی تعریف
واہ کیا کیا رکھا ہے دست لطیف

بین دیکہہ کہا بجاؤ تم
اپنی صنعت ذرا دکھاؤ تم

ورنہ تمکو نہیں ہے ایسا دخل
فضل حق سے ہے تمکو ایسا دخل

کیجیے گا معاف میرا قصور
ایسی اسنے بجائی پھر سارنگ
جبکہ پیلو بجایا اور جنگلا
ان گتونکا بجانا کافی تھا
تھا جو منظور اس قمر کو بھی
دل سے یون چہند دین سکھلایا
بعد اسکے دل بہان فرمایا
کہا اسنے کہ تم قسم کھاؤ
یہ جو خنجر گلی مین تمہارے ہے
پوچھا گھبرا کے یون کہ اے شہزادے
بولا یہ ماہرو سبب کیا ہے
بولی آنکھون مین اشک بھر کر
شمسہ جادو ہے ایک جادوگر
یون کہا مجھکو دیکھ یہ خنجر
نہ کسی سے یہ راز کہنا تم
آبداری کا کردیا محتاج
پوچھا اسنے کہان وہ رہتا ہے
نہین آگاہ مین وہ کسجا ہے
جب سنا اوس سنگ کا پتا پایا
آئی درویش کی ہدایت یاد
اوسکے پڑہتے ہی آگئی غفلت
کیون نہ دوڑا ہی مہتابان
نکلیگی کس طرح انکار

بی سرا ہو جو میرا ہاتھ حضور
مثل آئینہ ہو گئے سب دنگ
دلمین خوب ہنس دونکو یاد آیا
دل الٰہی ہو گیا شیدا
ہو سحر کس طرح یہ پریسے
مین کی فن مین ہوئی یکتا
سنکے کہتے ہوے نہ شہزادے
تا کبھی نہی قول سے نہ پھرو
اسکا بتلاؤ تو سبب کیا ہے
آپ کیون مجھسے پوچھتے ہین یہ بات
یہ سنا طور یان جو دیکھا ہے
اسکے کہنے مین جان کا ہے خطر
تند خو بد مزاج اور خود سر
نہ جدا اسکو کیجیو تم سب
ہر گھڑی ہوشیار رہنا تم
ہی یہ تیغ گلی سے بدتر آج
مجھسے کہہ وہ جان کا ہے تمہارے
عقل سے یہ ثبوت بڑا ہے
دلمین اپنی بہت یہ گھبرایا
انتہا سے زیادہ ہو گیا شاد
نہ رہا ہوش چھا گئی غفلت
لوح خنجر کے قبضہ مین ہے نہان
نہ ملیگی تمکو اس سے وہ بیکرار

کر کرا اوس ساحرہ سے یون گفتار
کہ وہ لی آسمان تک زہرہ ہلی
اوس گل تر نے جب بجائی بہار
بولی یون ہاتھ باندھ کر وہ حور
اوسکو شاگرد کر لیا اپنا
ایکدن اوس نے ہی ذہن کرکے نشاط
گر زبان سے تمہاری نکلے
سنکے یہ اوس نے ہی اٹھائی قسم
سنکے یہ اوسکا رنگ زرد ہوا
اسمین کیا ہے حضور کا مطلب
رکھتی ہین سب کہین خنجر کو
پر یہ اپنا کرتی ہون مجبوری
کر چکا یہ طلسم جب تیار
اسی خنجر سے ہے قتل میری
دیکھ رہ وہ فلک الیسا ہے
کر یہ منشا عجیب کو ہجاتی
بولی جو وہ نہ جانیے گا
ہوگا لابد کسی طلسم مین وہ
تھا یہ اس فکر مین بہت دلگیر
جو کہ درویش نے بتایا تھا
وہی درویش سے نظر آیا
اوسکو ناحید سے طلب کرنا
ہاتھ مین آ اوسکو اپنے باندھنا

لیکے بین اوسکو ہاتھ سے وہ کبار
لگی ہا یان بجانے راہم کلی
سنکے کہی آفرین ہزار ہزار
مجھکو شاگرد اپنا کیجے حضور
تا کہ وہ اوسکی کلائی مین باندھا
اسطرح سے کہا کہ یا استاد
اوسکو اکھڑ دین مین بجالاؤن
یون لگا کرنے یہ بیان وہ صنم
بلکہ اندام سارا سرد ہوا
مجھکو بتلائی تو اسکا سبب
کیون گلی مین تم اسکو ڈالے ہو
آپ سے اب مین قول ہار چکی
اوسنے اسکا مجھکو کیا مختار
اور شی سے ہے مین نقشا میرے
اوسنی یہ نقش اسمین کھاتا ہے
کاہ کی طرح کوہ کو کاٹے
دلمین اپنے یہ راز پائیگا
یا نہان ہو اسی طلسم مین وہ
ہوگئی یاوری یہ جو تقدیر
جاکے تنہائی مین غسل کر کے پڑھا
حال یہ اوسنے اسکو بتلایا
اوس ساحرہ سے ... کچھ ڈرنا
تا نہ ہووے کچھ کسیطرح کا ضرر

اس جگہ پر ہے ایک شخص بلور — کرنا دم پڑھ کر اوس پہ سورۂ نور

سو دیکھا تم اونہیں سے وسواس — ایک ذرہ نہ کرنا خوف و ہراس

ہوا سا دیواری ہے پر جلدی کی — اور زہرہ کی عمدہ بارہ دری

قاعدہ ہے پر اوسکا انگل تر — جبکہ جاتا ہے کوئی غیر بشر

سامری سامری وہ کہتا ہے — اثر اوسکے جہان میں ایسا ہے

دیکھیگا جب تمہیں بھی وہ بدذات — بی تامل کہے گا وہی بات

جب سلامت تمہین وہ پائیگا — مرغ بسمل سا پھر پھڑکائیگا

چھت سے پنجرا اوتار لینا تم — کچھ نہ اوسکو جواب دینا تم

اسم اعظم کے واسطے تو مجھے — جلد سنگ عجیب بتلا دے

اگر اسمیں کریگا کچھ انکار — جلدکے ہوگا قفس مین وہ ادبار

غفلت اوس وقت اوسکی ہوگی دور — آنکھ کھلتے ہی ہوگیا مسرور

بولی سنتے ہی وہ بت مغرور — آپ دلبر نہ اپنے ہون رنجور

لالہ رخ ہوکے مین رہا جلدی — سو یہ مطلب ہے مدعا جلدی

لوح خنجر کے قبضہ میں تھی — بے تردد اوسے نکال کے دی

جا کے فوراً قریب شخص بلور — دم کیا اوسپہ پڑھکے سورۂ نور

ایکدم مین پہنچ گیا یہان — خواب مین سن چکا تہا جیسا بیان

دیکھا اوس رخ نے اوس سے بہم — سامری سامری کہا پیہم

دیکھکر اوسکو اسطرح سے عالم — یون لگا کہنے اس سے وہ ظالم

نہ دیا اسنے کچھ بھی اوسکو جواب — پر اوتار اقفس کو چھت سے شتاب

یہ بتا تجھ پہ سب ہویدا ہے — کہ وہ سنگ عجیب کسکا ہے

خیر سن لو یہ حال ای خوش خو — شہ نشین ہی جو دہنی جانب کو

بیچ مین اوسکے ہے وہ سنگ نہان — لے کے وہان جاکے ہو اگر خواہان

طایر روح نے کیا پرواز — تنسے اوسکے نہ نکلی کچھ آواز

پانی اوسکا یہ جوش کھانے لگا — بہہ کے وہ چار سمت جائے گا

ہوگی ایسے مکان مین داخل — ہوگا حیران جسکو دیکھ کے دل

چھت مین اوسکی قفس ہے آویزان — اوسمین طایر ہے ایک خوش الحان

دیکھتی ہے اوسے وہ بدکردار — دفعتاً اپنی کھول کر منقار

گوش وہ جیسکے ہوگئی وہ صدا — دفعتاً ہوگیا وہ تختہ کا

عزیز جان لوح ہوگی بازو پہ — کچھ نہ ہو سکیگا تمکو اوس سے گزر

یون سمجھکے کہا یہان پھر جاؤ — دیکھو پچھتاؤ گے نہ یہان آؤ

اوس قفس کو وہان پر رکھکر — کہنا اسطرح اوس سے ای گل تر

جب سنیگا وہ اسطرح کی قسم — ڈر سے اصلا نہ مار یگا کچھ دم

کہہ چکا یہ جہان وہ جب آن — ہوا اوسکی نگاہ سے پنہان

پھر لوٹا ہے سید کو بلا کر پاس — کہدیا سارا حال بیچ وسواس

یہ تو کار ثواب ہے واللہ — ہو نہیں دل میں تیرے کیا تو کچہ؟

کر چکی اوس سے جبکہ یہ گفتار — نہ کیا خوف اوسنے کچھ زنہار

جبکہ حاصل ہوا دلی مطلب — ہوگئے دور سارے رنج و تعب

جب طلسم مین آیا آپ اوسکا — بی تامل پیا اوس مین کچھ بچا

گیا بارہ دری کے جب اندر — چھت مین پنجرا جڑا او آیا نظر

تھی جو وہ لوح اوسکے بازو پہ — نہوا سحر کا ذرا بھی اثر

دیکھ کہتا ہو نہیں طلسم نہ توڑ — اس ارادے سے اپنے منہ کو موڑ

پھر یہ تقریر اوس سے اوس دم کی — ہے قسم تجکو اسم اعظم کی

اس قسم سے وہ ہوگیا لاچار — یون لگا کہنے اس سے یہ گفتار

اوسکے دریچے ہے پردہ زرد — لیٹی ہے اوسجگہ پہ ایک پری

کر چکا جبکہ اسطرح سے کلام — ہوگیا اوسکو وہ اجل کا پیام

ہوگیا راکہہ خود بخود جل کر — نہ قفس وہ رہا نہ بال و پر

متحیر ہوا یہ دیکھ کے حال — خندہ نشین ہوں گیا یہ تمثال
دیکھا اک نازنین پری پیکر — ناز سے لیٹی ہے سہری پر



زعفرانی گلے میں جوڑا ہے — صورت ماہتاب چہرا ہے
یوں جبین پہ ہیں بال بکھرے ہوئے — چاند پر جیسے ابر کے ٹکڑے

کاجل آنکھوں میں لب پہ مسی ہے — دست و پا میں خضاب کی مہندی ہے
دیکھ کر اوسکو یہ ہوا بیتاب — دی صدا اوٹھو کہاں ہے خواب

نہ دیا اوسنے کچھ بھی جواب — اوسی صورت سے تھی وہ مائل خواب
اسقدر اسکو اشتیاق ہوا — اوسکا چھپنا یہ دلکو شاق ہوا

جا کے بیٹھا یہ اوس سہری پر — کھینچا اوسکا دوپٹہ بیخود ہوکر
جبکہ سارا بدن ہوا عریان — پردہ سب اوسکا کھل گیا اوس آن

طور دکھلائی دی طلسم کا — ناف کی جا ہے قفل ہیرے کا
دیکھی شلوار بند میں کلید — ہوگئی اوس دم اسکو اور امید

خوف اسکو نہ کچھ ہوا اصلا — لیکے وہ کنجی قفل کو کھولا
جبکہ اوس قفل میں لگایا ہاتھ — سنگ قفل کو پھر وہ آیا ہاتھ

ہوگیا جبکہ اوس سے سنگ جدا — اوس پری کا بدل گیا نقشا
نہ وہ جوبن رہا نہ زیبائی — پتلی کاغذ کی وہ نظر آئی

لیکے وہ سنگ جب روانہ ہوا — شور و آفت کا کارخانہ ہوا
وقعتا اوٹھی وہ سیاہ آندھی — ہوگئی چار سمت تاریکی

ایک دم بھر کے خود بخود اکبار — سر طرف ہوگیا وہ گرد و غبار
اوس جگہ کا بھی کچھ نشان نہ تھا — اک کف دست ہوگیا صحرا

جس مکان میں گیا تھا یہ گلتر — سامنے وان سے پھر وہ آیا نظر
پاس ماہ مہر کے خوش آیا — اوسکو وہ سنگ اوسنے دکھلایا

کہا اوسنے کہ ای مہ انور — نہیں کچھ بند رہے اچھے خبر
تھی مگر اتنی عرض لونڈی کی — یہ بلا ہے نورد جادو کی

شمس جادو کو جانتی ہو جناب — قتل جب ہوئیگا وہ بے ایمان
سبکی ہو جائیگی عدو و فتح — کی ہے کچھ اوسکی آپنے تدبیر

بات میری رہے یہ آپکو یاد — نہ مرے گر وہ بانی بیداد
لالہ رخ کی رہائی مشکل ہے — زعم سب اوسکا یہ باطل ہے

پوچھا اوسنے ہے اوسکی کیا تدبیر — قتل ہو کس طرح سے وہ بے پیر
بولی وہ یہ بھی بات ہے آسان — کیجئے آپ مجھسے تیر و کمان

مرگ ساحر کی جب سنیگی خبر — آئیگی اوسکے وہ سلامت پر
ہو ابھی تیری قضا سے سلے — روح کردیگا یہ فنا اوسکے

تیر نے کی اگر خطا اے ماہ — مار ڈالی گی سبکو وہ گمراہ
کوشش میں ابھی کیجئے گا کیا — تاکہ ہو قتل وہ بھی بد افعال

تو سہا اوس وقت اسکو سمجھا کر | مع تیر و کمان دیا خنجر
ہو گئی اسکی جب حصول مراد | وان سے راہی ہوا بخرم و شاد

آنا مہ لقا کا پھر لالہ رخ کے پاس اور اوس سے حال کہنا اور ساحر کا قتل کرنا

الغرض لالہ رخ کے پاس آیا | سارا احوال وہیں سے دہرایا
بولی واللہ ای مہ انور | تم سا ثابت قدم نہیں بشر
اب تو مجھسے بات مطلب کی | تاڑ جائے تمہاری ہو جلدی
اسقدر تم پلانا اوسکو شراب | نہ رہے ہوش میں وہ خانہ خراب
سنکے یہ بات وہ ہوئی راضی | دو پہر رات جسگھڑی آئی
کر کے تیار بزم مے نوشی | ایک ساغر میں ڈالی بیہوشی
اسطرف تو ہوئی تھی یہ تدبیر | تھا اودہر اس سے بیخبر وہ شریر
آیا اوس شب وہ خوب بنکر کھلا | تا کہ مائل ہو کچھ یہ دل دلدار
اوڑہنی تھا سنہرا کچہ کا روپا | گوٹ سپا اوسکو موتیوں کا جال
تو بتن یون سیاہ بانداز | جلوہ گر جیسے شب کو ہون اختر
زرد آنکہیں تہیں پتلیان نیلی | سرخ سب دانت ناک بہی چپٹی
سامنے آیا جب بانا زشت | جا لگی دیکھکر وہ مہ طلعت
بیٹہا آکر وہ اوس پری کے پاس | یوں لگا کہنے اوس سے ہو بے حواس
بولی وہ ناز سے کہ ٹھہر ذرا | کر لو کچھ شغل بادہ خواری کا
تہا جو اوس گل کا دل بھی مطلب | کہکے یہ کی وہی شراب طلب
ہاتھ سے اپنی بھر کی اک ساغر | بولی اسطرح وہ پری پیکر
وہ ستمگر یہ سنکے پھول گیا | ساری ہوشیاری اپنی بہول گیا
پی چکے ہی عشق میں جو لال | پیتے ہی اوسکے غیر حال ہوا
مہ لقا نے یہ رنگ جب دیکھا

سب وہ چیزیں بہی اوسکو دکھلائیں | دیکھکر خوش ہوئی وہ ماہ جبین
بولا اسطرح یہ کہ ای خوش خو | مجکو شرمندہ بہر حق نکرو
وہ ستمگر جب آج یہاں آئے | زندہ پھر کر نہ اپنے گھر جائے
آگے جو ہوگا میں سمجھ لونگا | تمکو تکلیف پھر نہ کچھ دونگا
وقت آیا جو اوسکی آنے کا | ہوا سامان جان جانی کا
اس ستمگر کو جی کر کے پیدا | اوس پری نے بناؤ خوب کیا
تنگدل میں بہت ستمگر تہا | روز کی ٹالنے سے مضطر تہا
بہاری ہی لوئی تو اوسکی سر پہ تہی | اور لپٹا کے ساری پیر تک تہی
زرد اطلس کا پاجاما تہا | پانچوں میں بہی گوٹا لپٹا تہا
دست و پا میں بہی تہی لگی حنا | جسم کا رنگ مثل شب کالا
تیل کڑوا لگا ہی بالوں میں | نیلی چھیٹیں پڑی تہی گالوں میں
سب سے کہتی کہ خوب بن آیا | موا جیسے کتہک کا ہی لونڈا
جانثاران اب نہ مجکو تہ ستاؤ | آ تو سینہ سے گلے سے لگ جاؤ
لوگ سب دیکہتے ہیں او بدذات | بہول گیا ہی ابہی پڑی ہی رات
جسمیں ڈالی تہی اوس نے بیہوشی | ایک مہ پارہ جا کے لے آئی
ہی یہ جام مراد میری جان | پی مری ہاتھ سے تیری قربان
فرط شادی سے یہ ہوا بیتاب | پی لیا دفعتہ وہ جام شراب
سر و پا کا رہا نہ مطلق ہوش | ہوا خواب اجل سے وہ خاموش
آیا پاس اوسکی دیکھکے [illegible]



قتل ہونا ساحر کا ہاتھ سے شہزادہ مہ لقا

لایا تھا جو طلسم سے پتھر
میان سے کھینچکر وہی خنجر

اوسی تیشہ سے تیز کرنے لگا
اوس پری کا دل جو ڈرنے لگا

ٹھہری اوسوقت وہ نہ اوسجا
بھاگی بارہ دری مین گھبرا کر

خوب سا جب تیز ہوگیا خنجر
بیٹھا سینہ پہ اوسکے چڑھکر

کردیا تن سے سر جدا اوسکا
فرش پر خون سب بہا اوسکا

اوسکے مرتے ہی ان پہ تنگ ہوا
فلک پیر جیسے دنگ ہوا

نکلا منہ سے جو اوسکے دود آہ
ہوگیا چرخ پر وہ ابر سیاہ

ہوئی صدمہ جو اوس سے بارش خون
آئی طوفان مین ورق گردون

چھا گئی تیرگی زمانے مین
لگین سننے عجیب آوازین

دل گاو زمین ہوا لرزان
دو گھڑی تک رہی ہراسان

خود بخود دیکھ بلا وہ ہوگئی دور
نہ رہا ایک چیز کا بھی ظہور

آئی اتنی مین اوسکی دایہ بھی
جیسے فاختہ کار کہتی تھی

اوس ستمگر کو دیکھ کر مقتول
اپنے دلمین ہوئی کمال ملول

ہاتھ سے اپنی نوچی سر کے بال
خون سے اوسکی کہ چہرہ لال

دونون ہاتھون سے خوب پیٹا کر
یون لگی کرنے بین وہ رو کر

اٹھ گئی دنیا سے جلد تم اے لال
کیا ابھی تھا تمہارا سن و سال

آتی جاتی تھی اب شباب کے دن
تھا فقط تین سو برس کا سن

ہائے مجھکو نہ کچھ وصیت کی
کسقدر جلد تمنے رحلت کی

دیکھی داغ تم جوانی کا
کھو دیا لطف زندگانی کا

مجھکو بیٹی نہ ہائے دی تمنے
کیسی کیا اولٹی بات کی تمنے

فاتحہ خوان مجھے بنایا آہ
رحم کچھ بھی تمہین نہ آیا واہ

پاس اپنے سے مجھے بلا لو اب
اوٹھ سکے گا نہ مجھسے رنج و تعب

اس خوشی پہ بیان دل قربان
مجھکو بتلا دو اتنی بات اس آن

خواب مین بھی کبھی تم آؤ گے
شکل یہ چاند سی دکھاؤ گے

یاد رکھنا ضرور یہ تقریر
کہہ رہی ہے تمسے یہ دلگیر

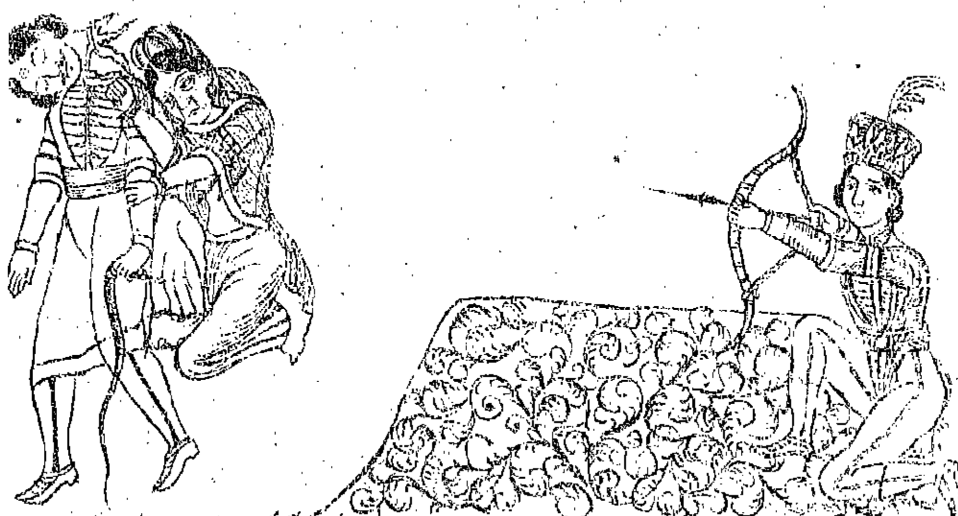
جیتے جی مین یہ خون تمہارا شریک
بلکہ جس جسنے آپکی تحریک

لونگی اسکا عوض مین انسے ضرور
نہ اوٹھاؤنگی ہاتھ تا مقدور

کبھی چھوڑونگی نہ دونگی دنیا مین
بیخبر رہونگی نہ کوہ و صحرا مین

وہ جو تھا پیشہ پہ کہ ہی تھی اوہر
اٹھی مین سینے پشت پر آکر

اسم اعظم جو پڑھکر مارا تیر
لگی دار فنا کو وہ شمشیر



خوب بلا وسدم بہ شاد شاد ہوا
خوب ہوا اسکی بلائیں لیں باہم
اس طرف تو ہوا اتھا بیابان
کر نشہ تو کر دیا تھا سامان
اسی اثنا میں وہ رہتی تھی
دیکھا جس وقت اوس نے ایسا رنگ
سہم گیا اس جا سے جاتا تھا
تھا جہاں آتا وہاں آتی
سدا ساتھ اپنے اوسے وہ لایا
اپنے احسان کا ہی ہر سبب
بولی وہ یہ نہ آپ فرمائیں
تم پہ احسان کروں کیا آگاہ
لالہ رخ نے سنا یہ جنبش لب
ہو بیکسب جشن میں مشغول

کہ شگفتہ گل مراد ہوا
شکر کے سجدے بھی کیے باہم
اور یہ ناہید کا تھا حال وہاں
پر ہراساں وہ رہتی تھی حیران
دو کسی سے یہ حال کہتی تھی
سہیلی تو ولیں ہوگئی وہ دنگ
ہوگئی آنچ عشق کی دونوں طرف
تشنہ کچھ نظر کے لیے لاتی
لالہ رخ نے یہ دیکھ کے ملوایا
انکو دیتی نہ یہ اگر غضب
نہ سخن یہ زبان پہ لائیں
خوبیاں آپکی ہیں یہ واللہ
ہوگئی اوسوقت وہ بہت مسرور

لالہ رخ کبھی [illegible] لالی
ہوگئی تھا وجب صدقہ کیجیے
بیٹھا یہ اوسکو [illegible]
کہتی تھی دل سے لیا کیا کام
مر گئی جب [illegible] یہ دونوں [illegible]
رہتا تا دیر اوسکو فکر کمال
ہوگئی جب یہ بات [illegible]
دیکھتی ہی اوسے وہ [illegible]
وہی ناہید ہی [illegible]
تقل ہوئے نہ وہ شہر کبھی
ہیں ہوں ناچیز [illegible]
سجدہ ادا کیا حضور کے سلام
لی اوس نے دوبارہ [illegible]

بولی اب [illegible] پائی
لگے سب نے جشن کی تدبیر
[illegible] رہی سے [illegible] اودھا
دیکھیے کیا ہوا اسکا اب انجام
سہم گیا وا [illegible]
مرگیا پھر [illegible]
وان [illegible] ہوئی [illegible]
دختر خوش ہو کر [illegible]
ملی جسکے سبب سے نجات
دلکی دل ہی میں [illegible] رہجاتی
نہ خجل کچھ بھی [illegible] خدا
تاقیامت رہیگا آپکا نام
اوسکو بٹھلایا اپنی مسند پر
منظر آتا نہ تھا کوئی بھی ملول



ناچ اور گانے کی ہوئی صحبت
کبھی آپس میں چہلیں ہوتی تھے
جب کہ اوس بزم کو زوال آیا
شہزادی نے تو پوچھا بوقت شام
کیا ارادہ ہے آپکا اسے بابا
بیچ ڈالو اگر سب بازار
ہے نہیں دی بادشاہی سلطنت مجکو
بولی یہ سنکے وہ قمر تمثال
گر پڑا دل پہ اوسکے کوہ الم
کہا اسنے نہ ات ... ہو تم
تنک مند ہو ہو میری خوشی
پھر اون کا جو ... باقی
رکھتی تھی انس جو وہ ... عزیز
سنکے یہ اسنے لیلی وش ... وار
اوسی دریا پہ جیسے گہر آیا
آتی ساحل پہ پھر ہوئی کشتی یا
اوسی درویش پاس ... آیا

آئی پھر میکشی کی بھی نوبت
کبھی پیتے تھے جام بھر بھر کے
اس گل تر کو یہ خیال آیا
دوسری شہزادی کا کچھ نام
کچھ بھی ملا اب سب مجھے آگاہ
دخل کیا ہے جو میں کروں انکا
کر دیجئے جو اسکے لائق ہو
کیا کروں لیکے میں ملک تمام
مجکو جو سایہ ہوا پڑا او سدا
سارا احوال ہے تمہیں معلوم
یہ اسنے رخصت کرو مجھے یار
نقش ... تمہاری ہیکل ہے
یوں کہا دیکھو اسکو اے شہزادہ
کر کو سامان سفر کا سب تیار
سجادہ ... شکر وہ بجا لایا
جو کہا اسے اوسکا لائی تھی

خوب ہے اور سدا رہو یہاں شہر میں
تین دن تک یونہیں رہی صحبت
دوسری شہزادی کی کہ ... سیر
یوں کلام اسنے لالہ رخ سے کیا
بولی اب ... سے ہے کیا مجکو
جب سنی اوس نے یہ ... تقریر
پھر پوچھا اوس لالہ رخ کو بھی
اسنے بات ایسی فرمائی
آپکو میں اگر اجازت دوں
تو ہوں تا زیست کس طرح میں یہاں
ملک و دولت یہ اپنا بندہ کرو
ہوئی مجبور سنکے یہ گفتار
لیجئے اسکو ہمت یہ آپ کی کلام
نیک ساعت میں اسنے کوچ کیا
نقش ... تھا جو آکر پاس
ہوئی خوش ہو کے دونوں ہو سوار

غم کی کم سے گڑھ رہا ہوں ...
رہا گردش میں ساغر عشرت
نہیں لازم ہے اسقدر تاخیر
یاں بہت میں نہیں ٹھہر سکتا
خادمہ سمجھو یہ لقا مجکو
بولا ناہید سے یہ بات عزیز
کرو رخصت یہاں سے تم مجکو بھی
جان گھبرا کے لب تلک آئی
جان کو میں اگر اذیت دوں
جانا تم تو بہتر ہو نادان
حق تمہارا ہے یہ اسے تم لو
دیدی اسکو اجازت آخر کار
ساتھ دن کا کریکے کام تمام
لالہ رخ کو بھی اپنے ساتھ لیا
اوسکو دریا میں ... لا ہو سوار
ایک ساعت میں ... وہ اس پار
تھی جو شہزادہ ادب بجا لایا



کہا پھر جو کچھ کہ گذری تھی روداد
سنکے احوال ہوگیا بیتاب

لالہ رخ نے بھی جھک کے کی تسلیم
جونہی اوسکے قدم بصد تکریم

صدقہ تھا آپکی یہ جوتیون کا
کہ ہوی اس عذاب سے مین رہا

سنی درویش نے یہ جب تقریر
ہوا راضی بہت وہ با توقیر

نہ کرو ای پری کلام ایسا
تھیہ خالق نے اپنا فضل کیا

کرچکا جبکہ اسطرح سے بیان
انکی دعوت کا وہ کیا سامان

رات بھر انکو میہمان رکھا
مہر سے اپنے شادمان رکھا

بعد تھوڑے دنو نکے الحاصل
ہوی زرین حصار مین داخل

جب بغلگیر ہو چکا اوس سے
کہدیا حال بر ملا اوس سے

جس جگہ ٹھہری تھی وہ مہ سیما
اوسکے لینے کیواسطے آیا

جب رہائی کا اوسکو پوچھا حال
مہ لقا نے کہا وہ سارا حال

سنکے حال اوسنے یہ کیا بیان
مین سمجھونگا آپکا احسان

اسی صدمہ سے ورنہ رو رو کر
کرتا دنیا سے ایک دن سفر

ختم واللہ تمپہ جرات ہے
سام و رستم کی کیا حقیقت ہے

تین دن خوب ناچ رنگ رہا
نہ رہا یاد کچھ غم فردا

نہ بہلتا تھا دل کسی صورت
درد ہجر صنم کی تھی شدت

شاہ زرین سے یہ ہوا رخصت
جبر سے اوسنے ہی کیا رخصت

کرکے تکیہ خدا کی رحمت پر
سوی صحرا نکل گیا یہ پسر

نہ لگا پر کہین پتا اوسکا
نہ کسی سے نشان سنا اوسکا

کسی صحرا مین ایک شب یہ شہیر
سو گیا اس الم مین رو رو کر

کج روی پر تھا جو ترا اختر
اس سبب سے سمجھ رہا جاکر

جو نحوست تھی سب وہ ہو گئی دور
اب نہو اس الم سے تو رنجور

بخدا اب جو ہے ترا اضطراب دل
فضل خالق سے ہوگا وہ حاصل

انتہا سے زیادہ کی تحسین
بولا خالق رہے ہمیشہ معین

بولی سمجھین مجھے کنیز حضور
وای قسمت رہی مین آپسے دور

ورنہ رہتی یونہین اسیر بلا
ہوتی میری نہ مخلصی اصلا

بولا سرکو لگا کے چھاتی سے
تم زیادہ ہو میری بیٹی سے

نہین اتنی مجال انسان کی
کرسکے کچھ خدا کی توصیفی

دیکھنے مین کبھی نہ آیا تھا
کھانا ایسا کبھی نہ کھایا تھا

صبحکو دونون پیکر طلعت
ہوگی رخصت چلی بصد عجلت

ایکجا لالہ رخ کو ٹھہرا کر
گیا سلطان کے پاس گل تر

آمد لالہ رخ کی سنکے خبر
ہوگیا شاد شاد وہ مضطر

کرکے سکھپال مین سوار اوسکو
لایا گھر مین وہ شہریار اوسکو

قید سے جسطرح چھوڑایا تھا
جس مصیبت مین اوسکو پایا تھا

بات وہ میری ساتھ کی تمنے
بخدا رکھ لی زندگی تمنے

ہے مناسب مجھے یہی اس آن
کرون قدمون پہ جانکو قربان

الغرض خوب اوسنے عشرت کی
اک تکلف سے اسکی دعوت کی

مہ لقا کی مگر یہ حالت تھی
وہی صدمہ تھا وہی حسرت تھی

دوسری شرط تھی جو پیش نظر
شاق اوسکو قیام تھا دم بھر

سمجھا جو اس امر مین بہت حیران
بارہ برج و فلک ہے طلسم کہان

مدتون اسکی جستجو مین پھرا
چھان ڈالا ہزارہا صحرا

ہوگیا غم سے اسکا ابتر حال
ہوگئی ایکدم کی زیست محال

خواب مین اک بزرگ کو دیکھا
اسطرح اسسے وہ ہوا گویا

آج بدلی ہے مشتری تیری
رات دن ہوگی بہتری تیری

کر تردد سحر کو اب ای ماہ
سوی مغرب یہان سے لینا راہ

سنکے یہ مژدہ اوسکی آنکھ کھلی
رات اوس دم تھی دو گھڑی باقی

ہوئی جب وقت صبح کی آثار | پہونچنا مہ لقا کا شہر شاہ طلسم میں بحال عاشق | اوسی جانب ان ہوا کیا بار

جبوٹنا اوس پر دختر شاہ مذکور کا اور آنا اوسکی پاس اور لوح دینا اسکو اور تسخیر طلسم کی ... فتح طلسم کی

ساقیا مجکو دے وہ مے کا ایاغ | جس سے ہو ہم عرش افلاک کا دماغ | دنیا پھر ہاتھ کر ترتیب ہر | سوچ میں مضمون انتخاب ہو

پھر وہ افلاک کا لکھوں احوال | رنگ ہوں سب جسے ہم وہ مثال | لوح دل پر ہوں نقش وہ سارے | دان جا بیٹھ پھر یا قسمی روان

قدر پہنچاؤں جو طبع موزوں کا | اک نئی شکل اس سے ہو پیدا | اسطرح مجھکو جو ذہن میں سمائی ہے | سچ طبیعت میں بات آئی ہے

بارہ برجوں کا ہے طلسم جہاں | شکل مہ دسطرف ہوں جلوہ گر رواں | اک منجری پری شمائل ہو | گھر مہر آفتاب منزل ہو

سب اوسکے ہیں پڑے تیار | وہی اس شہر میں ہے سپہر شہیر | آخر الامر بعد مدت کے | گذرے ایام جب نحوست کے

پہونچا ایک اوس پاس یہ بیگاہ | جسمیں رہتا تھا اوس طلسم کا شاہ | تھا وہ دنیا میں باقی شہزادہ | دل سے اوسنے کیا تھا یہ ایجاد

وہ طلسم اوسنے خود بنایا تھا | بارہ برج اوسنے نام پایا تھا | تھی زناعریا تکی جو اسکو خبر | فتح کیجے طلسم وہ کیونکر

عقل نے اسکی جب شتاب کام کیا | اسنے اوس شہر میں قیام کیا | فاقہ میں رات دن پڑا رہتا تھا | دل سے ہر دم یہ یاد کرتا تھا

ایسا اک شخص مجھکو ملجائے | کہ وہ تدبیر اس کی بتلائے | کبھی رو رو کے تھا دعا کرتا | ہو کے سینہ فگار کبھی گریا کرتا

ارحم الراحمین ہے رب قدیر | تھا جو اس نجم میں وہ بہت دلگیر | آخر اوسکی دعا قبول ہوئی | خواہش دل جو تھی حصول ہوئی

ہر سبب جو نام پاک اوسکا | کر دیا اوسنے اک سبب پیدا | نہ کرے کیونکر اوسکو دل سے شیر | اوسکی رحمت پہ ہے کہو ایسی نظر

پھر تو مشکل نہ پیش آئی کبھی | دیکھی تھی نہ جس سے بہتر کوئی | بیکسوں کا ہے چارہ ساز وہی | اور اوسکا ہے سبکا ناز وہی

تھا جو شاہ طلسم بد اختر | ایک دختر تھی اوسکی زہرہ قمر | مہر افسر وزیر نام تھا اوسکا | حسن کی گویا نام تھا اوسکا

جسکا ایسا تھا اوسکو الفت کا | ذوق رہتا تھا اچھی صورت کا | شہرۂ حسن مہ لقا سنکر | ہو گئی مشتاق دیدۂ گل تر

باپ کے ڈر سے تھی مگر ناچار | جانہ سکتی تھی وہ پئے دیدار | جب ہوئی شوق میں بہت مضطر | نہ کیا پھر کچھ اوسنے خوف پدر

رہتا تھا جس مکان میں اوس ترا | آئی پوشیدہ ایک شب وہیں | چھپکے مہ پارہ تو کی نظر سے | جسمیں پایا مہ لقا کو شہر



رکہتی تہی یہ بہی حسن آفت کا
سامنا ہوگیا قیامت کا

جب پڑی اس قمر کی اوسپہ نظر
کیا تیغ ادا نی ٹکڑی جگر

دلپہ قابو نہ کچہ رہا زنہار
ہوگئی آرزوی بوس وکنار

جب ہوئی کچہ درست اسکی حواس
یون لگا پوچہنی یہ کشتۂ یاس

ای شہنشاہ کشور خوبان
یوسف عصر عیسیٔ دوران

لبین ہر دم رہی خدنگ نظر
رہین سوراخ عاشقونکی جگر

رہی پہولا پہلا یہ حسن کا باغ
رہی روشن جمال کا یہ چراغ

کون ایسا تہا کہ جو کار ضرور
کر دیا جسنے آپکو مجبور

اس شب تیرہ مین ادہر آنا
کچہ تو کہیے ہوا کدہر آنا

تہا یہ ہنگام استراحت کا
بلکہ تہا وقت عیش و عشرت کا

تہا جو اس خاکسار سی مطلب
در دولت پہ کیون کیا نہ طلب

طبع نازک کو دی ہی کیون تکلیف
ہوتا حاضر وہین یہ زار و نحیف

آنی مجکو سرفراز کیا
مینی قسمت پہ اپنی ناز کیا

سارا رنج سفر مین بہول گیا
گل کیصورت خوشی سی پہول گیا

دل مغموم ہو بہت مسرور
بیٹہہ جائین جو تہوڑی دیر حضور

کیا تواضع کرین حضور کی ہم
نہین کچہ چیز بجز دل خدا کی قسم

وہ تو پہلے ہی ہمتن غمزہ کیا
جبکہ دیکہا حضور کا جلوا

ہوتا جز نقد دل جو اور بہی پاس
نذر کرتا وہ بہی بیوسواس

جب سنی اوسنی اسکی یہ تقریر
خوش نہایت ہوئی وہ مہ تنویر

سمجہتی ہی ہوا مرا شیدا
کچہ فقط دل نہین ترا شیدا

کوئی حجت نہ درمیان لائی
ناز سی مسکرا کی بیٹہہ گئی

اس طرح اس سی کچہ کلام کیا
کام اس پردہ مین تمام کیا

بولی یون کیا ہی سحر تیرا کام
ہوئی سو تو انکا اپنی پوچہو نام

جان پہچان ایسی کب کی ہو
اب مین سمجہی کہ تم غضب کی ہو

خوبی گرمی کی منہ تو بنواو
ای میان اپنی ہوش مین آو

اس لگاوٹ سی حال ظاہر ہی
فیلسوفونسی بندی ماہر ہی

رکہتی ہو نہین نجوم مین بہی کمال
مجہپہ روشن ہی سب تمہارا حال

مہربان جس چمن کی بلبل ہو
جسکی الفت مین محو بالکل ہو

یون سمجہ آیا ہی دربدر تمکو
دیدیا ہی پہ دردسر تمکو

یہ لگاوٹ اوسی سی جاکر دو
یہ بناوٹ اوسی سی جاکے کرو

بنو انسان کیون بہکتی ہو
چپکی کوتی کیطرح چہپ گئی ہو

ارے او مردودی پرے چل ہٹ
پیار کرنی لگا مجہی جہٹ پٹ

تمسی لگاوٹ کی یاد ہین گہاتین
کسنی فاتو نہین سیکہین تو باتین

ہی یقین مجہکو تیری الفت کا
خوش ہوئی مین بہی تجہپہ ہون شیدا

آئی مین جال مین ضرور ترک
کسنی دان کو جا کی دیکر فقر

مرنی والونکی ہی یہی صورت
سچ ہی باتجی خدا کی ہی قدرت

شکر کس طرف کرون سجدے
تم ہوی میرے چاہنی والے

ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا سی آجاو
منہ نہ گہر بیٹہا مین اپنا دکہاو

توبہ کتنی بری طبیعت ہی
اچہی الفت ہی اچہی چاہت ہی

جسکو دیکہا اوسی پہ مرنی لگی
جان و دل تک نثار کرنی لگی

دم محبت کا بہر نہ ہرجائی
مجہکو یہ بات کچہ نہ خوش آئی

توجہ ہرجائیونکو پیار کرون
کیا ہی شامت جو دل نثار کرون

کبہی مین دشمن اپنی راحت کی
کرون الفت کسیسی شرکت کی

ملک مین میری تم جو آئی ہو
سر پہ بار الم اوٹہاتی ہو

سمجہ آگیا ہی اسکا پاس
بیخبر فن مین ہون مجہکو کسنا یاد

ہو نہ جبتک طلسم کی دختر
تو نہین کچہ دلمین آئی ادہر

رکھو دلمیں نہ عاشقی کی امنگ
تیغ ساحر سے ہو گی تم چو رنگ
آنکھ ہر مہ جبین سے لڑتی ہے
ہر جگہ رال ٹپکی پڑتی ہے

شیوہ ہرجائی پن کا یہ چھوڑ دو
اس ادا سے اپنا منہ موڑ دو
عزم فتح طلسم کا ہے اگر
ڈھنگ تمہارے نہیں ہیں بہتر

شعبدے یاں ہزار اٹھتی ہیں
اچھی صورت کی آپ بندی ہیں
گر نہ مانوگے زک اوٹھاؤ گے
زندگی بھر نہ گھر کو جاؤ گے

سمجھ میں ایگل نہیں ہے بوئے وفا
سیکھ بلبل سے جا کے بوئے وفا
جب سنی اوس نے یکی گفتار
دل سے بولا بلا کی ہے طرار

کہا اوس سے کہ اے مہ عالم
کیا تمہیں دیں جواب اسکا ہم
ایسی باتیں جو لب پہ لاتی ہے
اوٹھتی بیٹھی یہیں سناتی ہے

کچھ تمہارا نہیں ہے اسمیں قصور
دولت حسن پر ہو تم مغرور
نہیں نخوت بھی اتنی اچھی ہے
چاندنی چار دن کی ہوتی ہے

عشق ہے وہ بلائے بی درمان
نہیں رہتا ہے آپ میں پنہان
ابھی واقف نہیں ہوئی ہو شتاب
رہتی ہو گھر میں جب یہ ہو در تاب

کیا کبھی سہل ہے نخل الفت کا
ہے طریقہ یہی مروت کا
تمنے جیسا بیان کیا اے ماہ
آفرین آفرین جزاک اللہ

شکوہ آمیز گفتگو سنکر
آچکا تھا جو اسکا دل اوپر
بہت اوسدم وہ حور گھبرائے
یہ سخن وہ زبان پر لائے

اسقدر تم خفا نہ ہو صاحب
ہمسے احوال آپ کہئے صاحب
لائے تشریف اس جگہ جو حضور
جا بجا سے یہ سنا مذکور

آیا ہے ایسا یاں حسین بشر
حسن میں ہے وہ رشک شمس و قمر
پر وہ اک برق شوخ شیدا ہے
قصہ فتح طلسم کہتا ہے

اوسکو معشوق کی ہے شہرت ہے
ہے اسی فکر میں وہ سرو سہی
سنکے شہرہ تمہاری خوبی کا
ہو گیا شوق دید حد سے سوا

جب سنا عزم کا تمہارے حال
ہو گئی مبتلائے رنج و ملال
مجھکو اسوقت یہ خیال ہوا
بلکہ اس بات کا ملال ہوا

کس مشقت سے یہ بنا ہے طلسم
فی الحقیقت بہت بنا ہے طلسم
گر مٹایا اسے غضب ہوگا
باپ کو میرے کیا تعب ہوگا

عیش و راحت کا اب عدو آیا
کس طرف سے یہ جنگجو آیا
پہلے چلکر اوسے میں سمجھاؤں
پھر وہ گمراہ راہ پر لاؤں

گر نہ مانیگا تو کرینگی اسیر
اس سے بہتر نہیں کوئی تدبیر
دل سے میں نے جو مشورہ یہ کیا
اوسنے برعکس یوں جواب دیا

کوئی معشوق سے یہ کرتا ہے
یوں کوئی دم کسیکا بھرتا ہے
گر نہ الفت کی نام کو بدنام
بلکہ اسوقت آتا اوسکی کام

تیرا اسوقت کس طرف ہے خیال
فتح یوں ہو طلسم یہ ہے محال
کوئی تدبیر بن نہ آوے گی
مفت میں اوسکی جان جاوے گی

جبکہ دل نے یہ مجھکو سمجھایا
پھر تو میری بھی ذہن میں آیا
کچھ تو شرم و حیا تھی دامنگیر
کچھ تھی خوف پدر سے غم میں اسیر

سو تبھی تھی سجھی نہ کوئی راہ
شوق دیدار میں تھا حال تباہ
دل کے ہاتھوں میں ہو گئی تھی جب
کر دیا ترک میں نے جو تھا حجاب

آج بارے جو میں نے کی تدبیر
آگئی تم تک میں اے قمر تنویر
اسلئے آئی ہوں یہاں للہ
کہ تمہاری شریک ہوں اے ماہ

دلمیں اپنے نہ کچھ ہراساں ہو
دست اپنا تمہیں دیا جسکو
ہو جو فتح طلسم منظور
جو کہوں میں عمل کرو اوسپر

لوح تم مجھسے اوس طلسم کی لو
شوق سے جاکے اوسکو فتح کرو
جان پر کھیل کر میں دیتی ہوں
آفتیں اپنے سر پہ لیتی ہوں

دیکھ لے گی میری محبت کو
اور کرو دہیان اس کو

باپ کو میرے گر خبر ہو جائے
آفت اک میری جان پر ہو جائے

رہنا اس لوح سے بہت ہشیار
غفلت اسمیں نہو تمہیں زنہار

دیکھو دم میں ذرا نہ آجانا
جعلسازوں سے چھل نہ کھا جانا

یہی ہر دم تمہارے آئیگی کام
دفع ہونگے اسی سے سب آلام

لوح سے جو کہ بات پیدا ہو
جانا نقش سنگ کا اوسکو

کہہ دیتی ہوں سب طلسم کا حال
رہے اسکا تمہیں فقط خیال

پانچویں میں ہے وہ برج سب سے الجھا
فاصلہ ہے اک اسی کو شدون کا

کہ نہ دوں گا کبھی دغا تمکو
نہ کبھی بھول جاؤں گا تمکو

بھیجنا خط شوق بھی ایماہ
ہو نہ مسدود دوستی کی راہ

جان جو وصل سے سب مجھے منظور
کہو جو کچھ میں کروں مسطور

ہر نفس اونکو نام دہرتا ہے
بلکہ نفرین خدا بھی کرتا ہے

تم تو کرتے ہو مجھ سے دل لگی
کہ نہ کرنا جہان میں کوئی

نہیں اصلا دغا مرا پیشہ
تمکو ناحق ہے مجھ سے اندیشہ

ہو گئے دونوں ہم بغل اک بار
پھر ادہر صدقے اور اودہر وہ تنہا

خوف ہے اپنے باپ کا مجھکو
حال اسکا کہیں نہ ظاہر ہو

جب کہا اس نے لو خدا حافظ
بولا بیٹھے رب کبریا حافظ

سب بزرگوں کا ہے جس میں نشان
اوسکو پیارا دکہاتی میں ایمان

خیر جو ہوگا سر اوٹھا لونگی
جان تم پر نثار کر دونگی

اسکے لینے کو آئینگے ساحر
باتیں کیا کیا بنائینگے ساحر

یاد رکھو جو اسکو کھو بیٹھے
جان سے اپنے ہاتھ دہو بیٹھے

کام کرنا نہ اسکو بے دیکھے
ورنہ لاکھوں ہی رنج اوٹھاوگے

بس اوسی طرح سے عمل کرنا
نہ کسی طرح کا خلل کرنا

مجھ جو بارہ میں اے گل خندان
ساحروں کا ہے اختیار وہاں

لوح حاضر ہے شوق سے لیجئے
لیکن اس بات کا نوشتہ دو

نہیں خواہاں میں تمسے دولت کے
ہوں طلبگار چشم الفت کے

سنکے اوس شمسہ حور کی گفتار
بولا اسطرح وہ [illegible]

اے پری رو وہ اور میں انسان
جو فراموش کرتے ہیں احسان

ابھی تم ہی نہیں ہو تم آگاہ
مہر [illegible]

واقعی تمکو مجھ سے الفت ہے
حد سے بھی بڑہ کے مجھ کو محبت ہے

سنکے یہ بات خوش ہوئی وہ پری
ڈال دی وہ لوح اسکو دی

بعد اک دم کے وہ پری پیکر
بولی اسطرح سے وہ رو رو کر

اب تو جاتی ہوں اے مہ عالم
زیست گر ہے تو پھر ملیں گے ہم

گئی سب کہکے وہ قمر طلعت
ہو گئی اسکے دل کو اک وحشت

جانا مہ لقا کا برج اول حمل میں اور فتح کرنا اوس کا

نیک ساعت سے ساقیا جام
جس سے بگڑے ہوئے بنیں سب کام

دے مئ نوش کو تو رخصت دے
چند دن کے لئے اجازت دے

عشق میں اک کمان ابرو کے
کھائے ہیں داغ سیکڑوں جی پہ

چال سے اپنی ہوں نقش طلسم
ضرب یکہ نکالوں ایسا اسم

نذر سے کوئی کسر کبھی باقی
پھر دون نقش طلسم کر ساقی

کر چکا یار اب میں کب سے
منتظر بیٹھا ہوں تیرا ادب سے

خضر کی طرح طے کروں منزل
ہو مجھے فتح کا شرف حاصل

دل میں چمکا ہوں [illegible]
اور لیلی سے کم نہیں [illegible]

پڑہ کے ہر برج حمل میں جتنا عمل
کبھی خالی نہ جائیگا یہ عمل

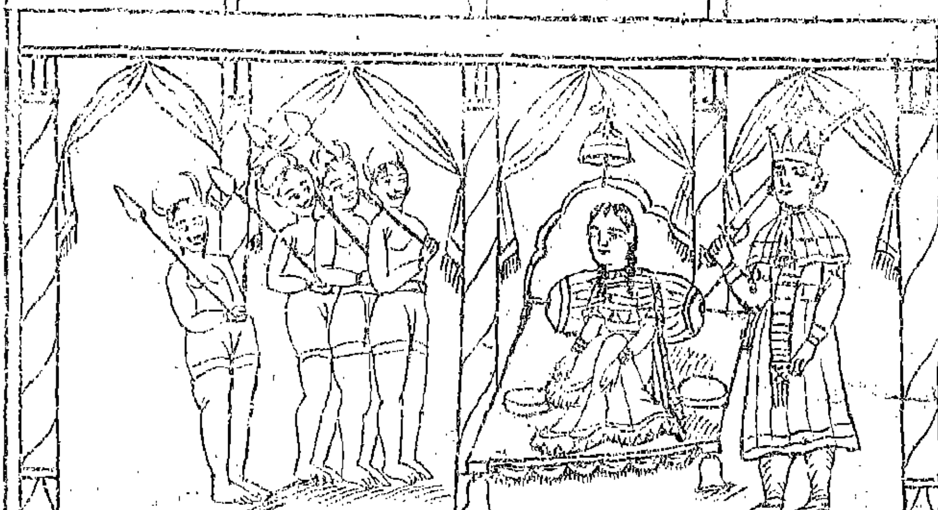
لوح جس وقت اسکے ہاتھ آئی
طبع برج حمل یہ لہرائی

فال لی اوس نے جو بھیکی پھر سفر
پچھلے تھا دلیلوں میں جو مسلسل
ہر جو فی الاسرار تھے جب کا کہی
رفتہ رفتہ ہو گیا جو اوس کو پتہ
پہنچی جا تی پھر اک کوہ جا
جب کیا اوس نے تحیر جو گیا اندر

اوس جگہ میں نکالا کر کے تحقیق سیر
سارے ہیں جو مخفی ہیں جو اول
اوس میں جو جا سے کہ جو پہوا رہی تھا
دیکھی شکل اوس نے کہ جو
قطرہ خون سا پر اک بیہوش

سامنے جا کر کی سب
ہر جو سوال جو ...
اوس کہا ...
...
...

...
...
...
...
...
...



تخت پر تھا ہوا اک بادشاہ
بیٹھی ہے وہ پری اک ...
جسم پر ...
قد آدم طلائی اک تصویر
...
آگیا ...
...
...
مارنا ...
...

جسکا تخت پری ...
...
...
...
...
لوح لی ...
...
...
...
وہ تصویر تھا بلی ...

کہاں کا ...
آنکھ ...
...
...
...
...
...
...
...
زیر پا ...

...
...
...
اور ...
...
...
...
...
...
...

اوسکو اوسجا سے پہر ہٹانا
تم ابہی نقب مین اوتر جانا
کرکے مضمون لوح ذہن نشین
لایا وہ بہر کر ایک جام شراب
اسنے ملکہ کو پلایا اوسکو جواب
سنکے یہہ بات خوش ہوئی اوسپر
لوح لینے کو آیا اسکی پاس
ہوگیا قتل جبکہ وہ جلاد
بزدلون نی جب اسکو گہیر لیا
جا پڑا ایکطرف اولٹ کے صف
جبسی ستمگار نی اوٹہایا ہاتہ
جس جگہہ تہی طلائی وہ تصویر
دفعتاً اسقدر بہا پانی
پہر اوسی نقب مین کہ دیا
لوح پر اب نظر ہوا اسکی پڑی

ایک لحظہ وہان پہ دم لینا
دلمین اپنی نہ خوف کچہہ کہانا
جبکہ اوس تخت کے گیا وہ قرینا
بولا یون مکر سے وہ خانہ خراب
یون نہین لونگا مین یہہ جام شراب
سبہی دلمین کہا اب اسکو اسیر
ماری تلوار اسنے ہو بیہواس
غیظ مین آیا ہر ستم ایجاد
پہر تو اس شیر نی بہی حملہ کیا
ہوی پیوند خاک ساری صف
پہر سلامت رہا نہ اوسکا ہاتہ
پہونچا اوسکی قرین بعد تدبیر
ہوگیا سب وہ تختہ طوفانی
نظر آیا وہان پہ اک صحرا
اوس سے ظاہر ہوی یہ تحریر

موج زن ہوگا اوس سے آب کثیر
اسطرح سے اگر کروگے عمل
تہا جو مرتخ نام جادوگر
آپ یہہ جام نوش فرمائین
لوح اسکے عوض مین مجہسے لو
اوس جفاجو کی جو اجل آئی
ایکہی وار مین ہلاک کیا
میان سے لیکے تیغ اور خنجر
اسکی جرات کو کچہہ کیا تحریر
دیا خالی کسیکا رد کا وار
سب کا آخر ہر ایک کہا کے شکست
اوس جگہہ سے جو اوسکو گذرا
برج آیا نظر مثال حباب
جبکہ برج حمل ہوا تاراج
فتح اس برج کی مبارک ہو

ڈوب جائینگی اوسمین سب دشمن
فتح ہو جائیگا یہی برج حمل
مالک ورد ہی تہا بادہ احمر
شرط خدمت کو ہم بجا لائین
شوق سے پہر مجہے یہہ ساغر دو
گم ہوئی ساری عقل و دانائی
سینہ ساحر کو چاک کیا
دوڑا اسکی طرف ہر اک خودسر
شیر تہا آپ تیغ برق نظیر
کسی ساحر کی چہین لی تلوار
جب ہوی سربلند [illegible]
صاف ہے نقب [illegible]
سب مکانات [illegible]
اوسمین [illegible]
دوسری در کی جلد فکر کرو

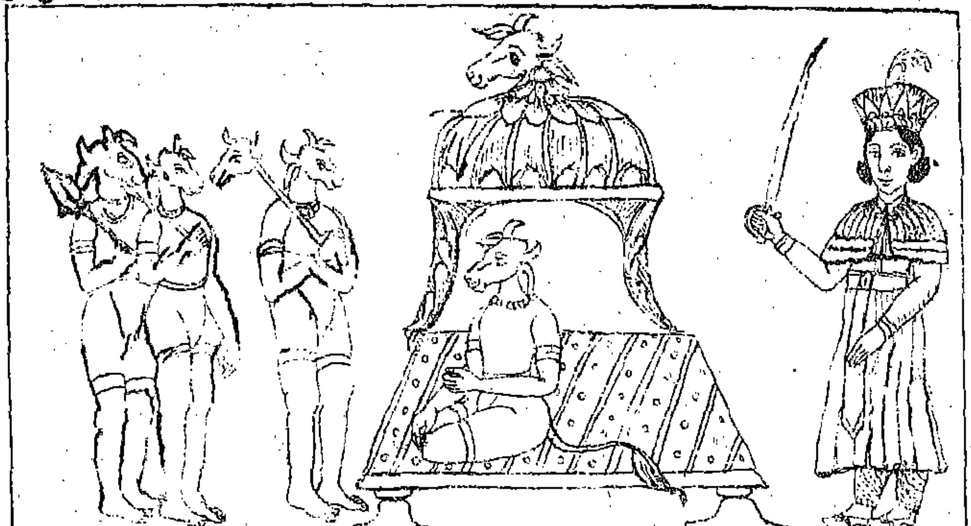
جانا مہ لقا کا برج دوم ثور مین اور لڑنا ساحروں سے اور فتح کرنا اوسکا

ساغر آفتاب لا ساقی
ثور مین آفتاب آتا ہے
جنگ رندونکی دیکہتا ہی تو
دیکہکر لوح کو چلا یہہ اودہر
تہی مشابہ فلک کے اوسکی زمین
دیکہا اک برج گاو کی صورت
جبکہ اوس برج مین گیا وہ شہر

برج مینا سے مجہے دکہا ساقی
دیکہئے کیا اثر دکہاتا ہے
خوب مینڈہے سے لڑ رہا ہی تو
نہ کسی جا ٹہرتا تہا دم بہر
جیسے ہیکل کا نیلگون ہو نگین
پر نہایت مہیب ہی ہیئت

رایت فتح میسر چمکا دے
ایک دو جام ساقیا پی لون
گردن برج دوم کا ابلک کور
بعد مدت اوٹہا کے حیرت سے
جب وہانسے بڑہایا چند قدم
دلمین سمجہا یہی برج ثور ہی

پہر لی تیغ چاہتا ہون ساقی
پہر مین کیفیت اوسکی لکہون سب
ثور زیر فلک تہا جو مشہور
پہونچا دشت طلسم مین ناگاہ
نظر آیا کچہہ اور ہی عالم
کہو دیتا ہے اسکا طور
نی صورت کی اوسمین دیکہی



گائی کر چہرے جسم انسانکو
لوگ کہتے ہیں اوسکو عین الشور
شکل عیبی تہی اوس ستمگر کی
یہ جوان اس جگہہ جو آیا ہے
ورنہ دشوار تھا یہان آنا
ہان مگر ذہن مین ہی یہ آتا
سرسے کی طلسم کی بنیاد
چھین کر لوح مار ڈالو اسکو
کتنے دھمکا کر اس سے کہنے لگے
گر نہ مانوگے زک اوٹھاؤگے
سنکے یہ بات اسکو آیا جلال
کی سہ راکھا گاؤ سر کی قربانی
جسم پر جسکی پڑی تہی جاکر
رکھدیا لاشہ پیش عین الشور
زندہ ہوجاتا تھا وہ پس اوس سے
فرط حیرت سے غیر حال ہوا

ہوتی ہی وحشت اوسکو دیکھکر
اوسمیں شیطان کہین سراپا تک
ویسی ہی وضع اوسکی لشکر کی
فتح کرلی یہ قصد اسکا ہے
لوح لایا ہے ہمنے سمجھانا
گھر کو بھیدی نے ڈھائی ہے لنکا
یہ سمجھ لو کہ ہم ہونگے برباد
آفت آئی ہے سر پہ ٹالو اسے
باز آؤ اب اس ارادے سے
زندہ پھر کرنا یا نسے جاؤگے
مارے غصہ کے چہرہ ہوگیا لال
ناریون کا ہوا لہو پانی
اوسکو ہوتا نہ تھا ذرا بھی اثر
دیکھتے ہی اسکو وہ بانی جو ہے
اوسی شیطان نے جھکا پائی جان
دل مین اسے پانکا خیال ہوا

گاؤ تکیہ لگائی اک خود سر
وہ جفا کاروان کا مالک تھا
جب نظر اوسکی پڑگئی اسپر
ہی مگر اسکو پاس لوح طلسم
دی ہی جسنے نہین مگر معلوم
لوح جب ہمنے پائی پھر کیا ہے
جلد کچہہ اسکی فکر کا حل ہو
فوج جب یہ اوسنے حکم دیا
دیر و جو لوح ہے تمہاری پاس
کیا کروگے اگر بہادر ہو
دفعتاً تیغ میان سے لیکر
پڑتی تہی جسکی سر پہ وہ تلوار
زخم کاری سے جو ہوا فی الفور
تن سے اوسکی ملاکر سر اوسکا
اوس سے اٹہنکو آیا وہ اوسدم
یاد ہے اسکو سے آفت کا

تخت پر بیٹھا ہے بدکردار
منزل ساحری کا سالک تھا
فوج سے اپنی بولا گھبراکر
پاس ہے یادہی کچہہ ایسا اسم
کھاؤن کچا مین ہوا گر معلوم
قلعہ مٹی کا اک گھروندا ہے
دیکھو پچھتاؤگے نہ خالی ہو
دفعتاً آگے سبنی گھیر لیا
جاؤ پھر اپنے گھر کو یہ سوال
ہے مثل ایک کی دوا ہین دو
شیر کیطرح جا پڑا اوپر
کاٹتی تہی اوسے مثال خیار
لیکر ہاتھون ہاتھ اوسے کتنا
منہ کرتا تھا اوسپہ کچہہ ایسا
دیکھا جسوقت اسنے ظالم
یوں نہین مردہ اگر ہوا زندہ

کس طرح اسپہ ہوں فتح پاؤنگا — جان سے اپنی خود میں جاؤنگا
مضطرب ہو کے لوح کو دیکھا — اوسمیں [illegible] لکھا کہ ہو طلسم کشا

لوح سے کر رہا تھا باتیں شاہ — کسلیے [illegible] تو نے کی تلوار
تجھکو سکھلائی کی دہشت سے — [illegible] کیا چیز کیا [illegible]

[illegible] کچھ نہ سب لایا — ولیں اپنے نہ خود سے لایا
پہلے کر قتل اسکے مالک کو — خود وہیں مر جائیں گے [illegible]

[illegible] تب تسکین — [illegible] دیکھا اوسکو [illegible]
سر ہوا اسکے ہو لوح کو مارا — شعبدہ سحر کا مٹا سارا

[illegible] — نہ رہا کچھ نشان خانہ خراب
نکلا سینہ اوسکے سینے سے شعلہ آہ — ہوگیا [illegible] خدا [illegible]

[illegible] کرنا [illegible] کا [illegible] سوم [illegible] اور [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] ہوگیا [illegible] — دی مجھے کوئی جام [illegible]
باسبل [illegible] — [illegible] کا [illegible] فراد [illegible]

[illegible] جانا ہے — اوس میں پیکر کو اب [illegible]
[illegible] دل [illegible] — کچھ دور [illegible]

[illegible] جسطرف کو تھا — اوسطرف کو کبھی [illegible] ہوا
کر کے [illegible] کو شام [illegible] — [illegible] اوسکو [illegible]

ساری خلقت کی دیکھی [illegible] — [illegible] سے خلقت
نصف [illegible] اوسکا [illegible] — [illegible] پہن [illegible]

جب آیا نظر اسے کچھ رنگ — [illegible] ہوگیا کچھ رنگ
دیر تک وہ جگہ [illegible] کیا — دن [illegible]

پیا شب کو کرون [illegible] میں — قطع منزل کا [illegible]
[illegible] کچھ [illegible] — [illegible] اسکی غذا کی [illegible]

[illegible] اک [illegible] سامنے آیا — یوں سخن وہ زبان پر لایا
کیوں پریشان ہوا [illegible] — [illegible] گھر [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] وہاں بہت آرام — ہے [illegible] آب و طعام
[illegible] فکر میں کچھ غیرت [illegible] — [illegible]

دل میں سوچ کہاں [illegible] — [illegible] اسکے [illegible] گھر
[illegible] کہا [illegible] — [illegible] پانی کبھی [illegible]

کھانے پینے سے [illegible] فراغت — تخلیہ میں [illegible]
[illegible] طلبگار ہو وہ وصلت کا — جا کے پہنا لباس عورت کا

کر کے خوب [illegible] اپنا [illegible] — بیٹھا پہلو میں آ کے وہ [illegible]
[illegible] اختلاط کی باتیں — [illegible] لگا کرنے اور [illegible]

ہاتھ [illegible] گاؤ [illegible] — کبھی کچھ بات [illegible]
بیٹھی [illegible] اوسکو دیکھا [illegible] — کبھی [illegible] زبان [illegible]

گا [illegible] — [illegible] گرا اوسکے [illegible]
[illegible] دیکھ کر وہ [illegible] — یوں لگا اوس [illegible] کبھی [illegible]

حال اپنا [illegible] کرو — مرد کے بھیس میں تھی عورت [illegible]
تجھکو [illegible] کمال [illegible] — کچھ [illegible] عورت [illegible]

[illegible] کہا [illegible] — جان کی آب ہوا کا ہو [illegible]
ہوں کبھی مرد اور کبھی عورت — [illegible] ایک [illegible]

[illegible] تھا — اب مرا بھی سنو ذرا احوال
مجھ دل افگار کا جو شوہر تھا — آپ [illegible] خود [illegible]

ایک مدت سی تہی سفر مین تمام
بکلی مین بشکل سائل محتاج
آرزو میرے دل کی بر آئی
سنکی اسنے کہا کہ او بد ذات
بولی جھنجلا کے یون وہ بد آئین
ہو بھلا مجھکو کسطرح سے یقین
سنکے بات اوسکی یہ ہوا مضطر
کسلیے اسقدر رہی رنج و الم
یان سے دو تین کوس پر جاکر
اوسکے پانی سے جب نہاوینگے
اوسپہ ایاہ برج جوزا سے
الغرض ہم وہ پڑھا اوس آن
جب چڑھا اوسپہ مہر تابان

خواہش وصل مین تھی مین مضطر
نکلی تھی جستجو مین مرد مین آج
شاد ہو کر تجھے یہان لائی
نہین ہوسکی مجھسے ایسی بات
مین ہون صوم و صلوٰۃ سے آگاہ
توبہ کر تو بکا سن ابھی نہین
چل نہ سکتا تھا زور جو اوسپر
اسم جوزا کو پڑھ کر کرلے دم
ایک چشمہ ملیگا اے گل تر
دلکا جو مدعا ہے پاوگے
اس سبب سے نہین وہ مانتا ہے
ہوا چھٹکارا آئی تن مین جان

اسقدر آج بیقرار ہوئی
تہا جو مہ جبین نظر آیا
اب کرو جلد جسکو ہم پیستر
کی ہے مینے گناہ سے توبہ
آپکی توبہ سے مجھے کیا کام
تم مرے پاس سے اچہٹ جاؤ
لوح کو دیکہا بہت رفع بلا
ہوگا اسکی نگاہ سے پنہان
ہے وہی چشمہ کا عطارد نام
یہی کہتا ہے اوسکا آب اثر
خوش ہوا پڑھ کر اسم عبارت کو
پہونچا یہ چشمہ عطارد پہ

ضیق مین میری جان زار ہوئی
نخل امید نے ثمر پایا
جان ہے شوق وصل مین مضطر
توڑ دون تجہ روسیاہ سے توبہ
نکرو مجھسے اسطرح سے کلام
نہین ممکن یہ ہوش مین آؤ
اوس سے اسطرح اسکو حکم ہوا
سمت مشرق کو ہونا جلد روان
رشک آب بقا ہے آب تمام
آئیگا ایک کوہ تجھکو نظر
گرد باد و ردل سے دہشت کو
غسل کرتے ہی آیا کوہ نظر
برج جوزا کو دیکھا صاف عیان



ساحر اک اوسکی در پہ بیٹھا تھا
مونہہ سے نکلا نہ کوئی اصلا حرف
وہ ہمین صاف شکل ہو رہا تھا
جان پر اوس لعین کے آبا حرف
چاہا اوسنے کردن میں ہیچ اوپر
مرگیا جب وہ بانیے بیداد
تھی نہ جو اوسکو کچھ تاب دیر
ہوگیا وہ بھی برج سے آباد

جانا مہ لقا کا برج چہارم سرطان میں اور فتح کرنا اوسکا

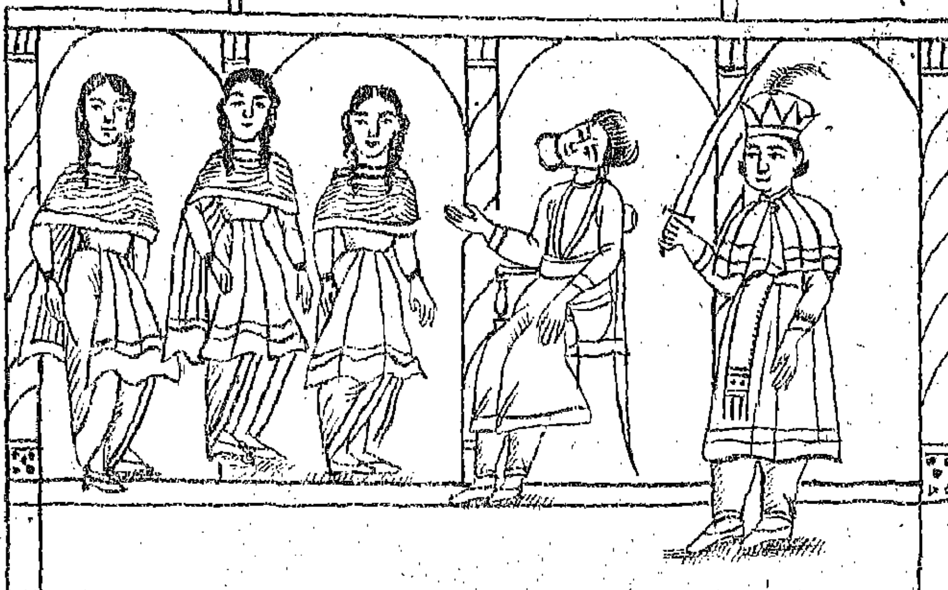
ساقیا اب مجھے ترح مینا رنگسا
آبلے دل میں اسنے ڈالے ہیں
گردن سنگ عوض سے جکنا چور
برج جوزا کو جب کہ فتح کیا
نام انسان نے کیا وہان ہی پا
سو خرابی سے طے کیا صحرا
لوح دیکھی جو کچھ مطلب دل
پڑہ کی دریا پہ اسم پہ دم کر
ایک ملاح بیٹھا تھا اوسپر
سنتے ہی کچھ ہوا سوار کہ پھر
ایک سرطان عظیم وان کیا
سا لیا پانی سمت کی دریا سے
گھٹ گیا تھم سے وہ مہ کامل
دیکھکر اسکو چل گیا ناری
ساغر عمر تہ گیا لبریز
اسقدر اوسجگہ اندھیرا تھا
بعد دم بھر کے روشنی نکلی
شادمان ہوکر صورت بلبل
نیلگون تھا تمام اوسکا رنگ
مختلف اوس سے آرہی تھی صدا
سیم اسپان کی تہی کبھی آواز
اوسمین تحریر حکم یون پایا

سماں دکھلا سے ہی کیا کیا رنگ
پیٹ سے پاؤن انکے نکالی ہیں
آبلے سے پٹن دل پہ کچھ سرور
واں سے آگے ہوا یہ مہ سیما
کو سون تک گئی تھی بڑی عم انا
ایک دریا وہان پہ اسکو ملا
اوس سے یون مدعا ہو حاصل
کشتی آ لگی ہو سوار و پھر
وہی کشتی کنارے پر لا کر
لا اوڑا وہ بھی صورت صرصر
ہوگا وہ گز سے بھی مگر وہ سوا
سمجھتا تھا اوسکی پیٹ میں جا لے کے
دل سے بولا ہے جان پری تشکل
کھولکر منہ نکل گیا ناری
تھا عجب کچھ مقام آفت خیز
جز فضا کچھ نظر نہ آتا تھا
خوش ہوا شکل پستی کی دیکھی
گیا اوس باغ میں بصورت گل
چال میں صاف آسمان کا ہی ڈھنگ
شور نغمہ تھا گاہ شور بکا
کبھی کوئی نہ آتی تھی آواز
دلمین اندیشہ اپنے کیون لایا

کچھ تنک ظرف ہی اگر یل نکلا
آج پلواد و آتش سا غر
لوح دل پر ہوا ہی نقش آج
ایک صحرا ملا اسے ناگاہ
خار سے بھی نہ کوئی خالی جا
کوئی کشتی وہان آئی نظر
اسی دریا میں برج سرطان ہے
اسنے خوش ہو کر اوس شمال کو
بولا اس سے آکر ہو لو سوار
جبکہ منجدہار میں پڑی کشتی
لیکن اوسکا عجب تھا عالم
سا المثل او لٹی وہ جبکہ لیتا
کچھ تہی اوسکی قریب جب کشتی
ہوگیا اسکو کچھ یقین اوس آن
پہنسی گرداب غم میں کشتی
تھا جو ظلمت سے دلگیر وفا
آنکھیں کہولیں تو پہر آیا نظر
وان نہ آیا نظر کوئی انسان
بند تھی راہ برج تنگ تھا
آتی تھی گہ صدا سی خندہ گل
کچھ عجائب بیان تجلی نظر
تھی گنبد تو شکل سرطان کے

رفتہ رفتہ بہشت میں چل نکلا
تاکہ ہستی شراب میں ہو گم
برج سرطان کو ہے پتا آج
تھی جگہ ساری ہو کا کیا بیابان
ڈہونڈ ہتا چار سمت کا ٹوٹکا
دلمین اپنے ہوا بہت مضطر
کہا اپنے فکر میں تو نشان ہے
کشتی اوس نہر میں ہوئی پیدا
تم کو پہونچا دون جلد میں اوسپار
مثل گرداب چرخ کہانے لگی
جسکو کہتے تھا اپنا اوم
سارا پانی نکال دیتا تھا
اوسی سرطان کی کہ پیالا کی
ملک الموت تھا سر طان
زیست سے یاس ہو گئی حالی
کرین دو بہتی اسنے دیکھا
ہو نہیں استادہ باغ کی در
دیکہا اک برج صورت سرطان
مشتبہ پر نیا کچھ پیدا تھا
گا ہے پیدا تھا نالہ بلبل
لوح کو دیکھنے لگا ڈر کر
یان کی حاکم کا نام کیوان ہے

لکھا ہی دروازہ پر تو نام خدا | ابھی ہو جاوے گا در اسکا وا
دفعتہً خود بخود کھلا دروازہ
پڑہ کی مضمون یہہ ہوا مسرور | در پہ نام خدا کہا مسطور
ہوا داخل وہ برج کی اندر



سب جگہ سی نرالا دیکھا طور | صورت آسمان ہی اوسکا دور
سقف جواہر سب ستارونسی | برج روشن ہی ماہ پاروں سی
بیٹھا ہی ایک شخص کرسی پر | جسم مین سب لباس ہی زر زر
گو وہ رکھتا ہی شکل سرطان کی | ساری خصلت مگر ہی شیطان کی
بیٹھی ہین اکسمت کچھ اجسام | ساتہی بیچ ہی مین جنکی سب
دیکھکر اس قمر کو وہ شیطان | دل مین اپنی بہت ہوا حیران
بولا وہین اپنی خادمون سے شریر | یان کرو جلد اس جوان کا اسیر
اسنی جسدم سنی یہہ اوسکی بات | لوح لی ہاتہہ مین برائی نجات
دیکھا مضمون اوسمین یہہ تحریر | آئین جب لوگ تجھکو کرنی اسیر
دل مین ہرگز نہ اوس سی کچھ ڈرنا | گفتگو اس طرح سے تم کرنا
آپ چلتا ہوئین تمہاری ساتہہ | جسم کو میرے تم لگاؤ نہ ہاتہہ
گر نہ مانو گی تو برا ہوگا | فتنہ اس برج مین بپا ہوگا
سنکے یہہ بات خوف کہانی لگی | سرکشی پر کبہی نہ آئینگی
جو کہ بیٹھا ہی شخص کرسی پر | وہ ستمگر برا ہی جادوگر
تمکو لیجائینگی سب اوسکی پاس | جانا تم ای قمر جب اوسکی پاس
لوح سے اوسکو پہیچو لیتا | خود ہی مر جائینگی یہہ سب اشرار
اسنی مضمون یہہ پڑہا جس آن | ہوگیا اسکی دلکو اطمینان
آئی وہ لوگ اسکو کرنی اسیر | اوسنی طور اسنی کی تقریر
جب کہ وہ ماہ لقا پاس آیا | لوح کا حکم یہہ بجا لایا
ہوگیا وہ شریر جب پنہان | نہ رہا ایک چیز کا بھی نشان

جانا مہ لقا کا برج پنجم اسد مین اور فتح کرنا اوسکا

بھر دی ساقی طلسم کا اک جام | ہی کہ یہہ برج اسد خطر کا مقام
نشہ ہی سے دل ہو میرا شیر | بزدلون کو کرون ہدف شمشیر
ہین وہ روباہ طبع جتنی انسان | اونکے پنجہ مین مین نہ آجاؤن
برج پنجم مین جب یہ ماہ گیا | دیکھا سامان الم و دہشت زا



پھر بنا برج شیر کی صورت
اوس جگہ ساحر دغا کی بہ کثرت

سحر سا نکلین ہین وہ سب مشغول
تھا وہ نکلین ہین عجیب نامعقول

شیر کے چہرے جسم انسان کے
طور ہین اونکین صاف حیوان کے

پنجہ ظلم تیز ایسا ہے
جسکو دیکھو وہ کانپتا سا ہے

سر انسان سا اک کے ہاتھ مین ہے
پڑھکے کچھ اوسپہ ڈالتے ہین سبے

سامنے ایک شیشہ رکھا ہے
منہ سے اوسکے دھوان نکلتا ہے

جب وہان دیکھا اسنے یہ ساماں
شکل آئینہ ہوگیا حیران

برج دیکھے تو سہم کر آیا
کہ لیے اسقدر سبب گھبرایا

جاکے توڑ ڈال وہ شیشہ
جل گیا پامال وہ شیشہ

جب کہ شیشہ وہ ٹوٹ جائیگا
اوس سے نکلے گا شعلہ اک ایسا

یون کہین گے وہ سب پکار پکار
وقنا ربنا عذاب النار

ہوگئی آخر کو جلکے خاک سیاہ
فتح ہوگی تجھے نصیب سپاہ

لوح سے اسطرح خبر پاکر
شیشہ وہ ٹکڑے کر دیا جاکر

ہوگیا جب وہ شیشہ چکنا چور
پٹکے سر اپنا ساحر مغرور

شعلہ اوٹھا اک اسطرح ناگاہ
ہوگئی شیشہ جلکے خاک سیاہ

تھم گیا برج چرخ سے اوس آن
سامنے آیا ایک شیر ژیان

تانکہ اپنا نجبہ خونخوار
چاہتا تھا کرے کچھ اپنا وار

تیغ سے اوسنے قتل کر ڈالا
سہر دیا اوسنے خوف سے تہالا

اوسکا دنیا سے جب مٹا نقشا
ہوگیا اور کچھ نیا نقشا

آئی یہ غیب سے صدا ناگاہ
آفرین آفرین جزاک اللہ

کیا مٹایا ہے نام برج اسد
نہ رہا انتظام برج اسد

داخل ہونا مہر لقا کا برج ششم سنبلہ مین اور فتح کرنا اوسکا

ساتھ تہا اسکو ساغر مل دے
اور تو محتسب کو سنبل دے

گرد تھے ہیجہ فساد کا بانی
دور ہو جائے سب پریشانی

اسنے رخنہ غضب کا ڈالا
سانپ کیون آستین مین پالا ہے

اسکی آفات سے جو جلتے ہو
دور ہو فکر دل کو راحت ہو

تہا چہٹا برج جو کہ سنبلہ نام
کچھ بتایا اوسمین نہ کچھ بہی کام

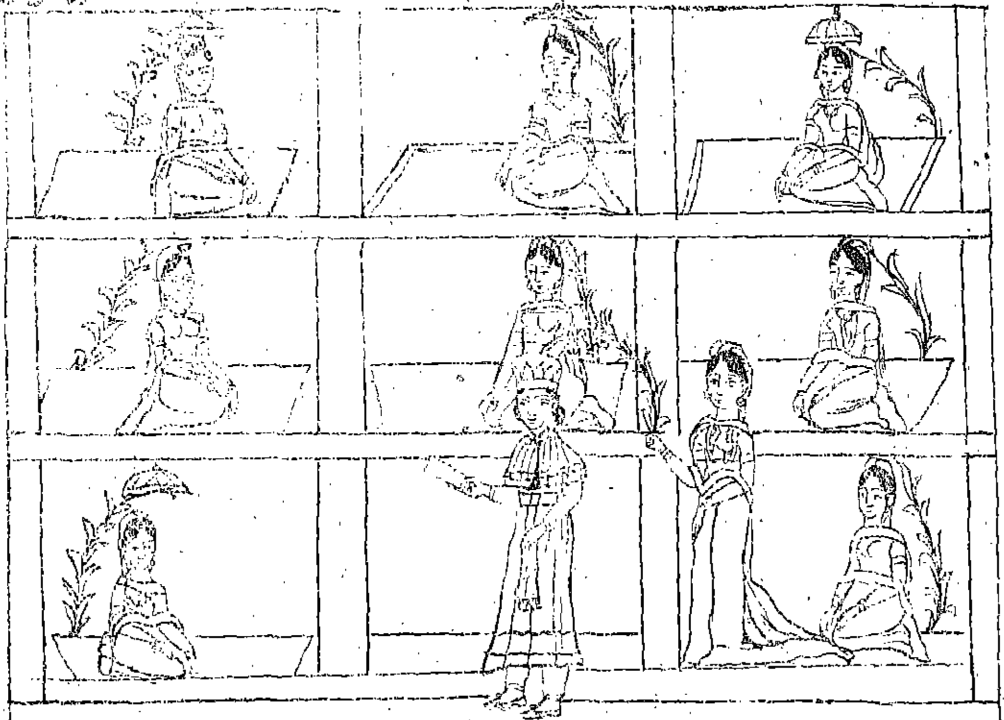
دیکھی وان پر عجب چمن بندی
تہی نئی طرحکی روش بندی

گل سنبل کی لاکہون تحریر تھی
نکسیجا کبھی ایسی دیکھی تھی

ایک بارہ دری بنی تھی عجیب
خوبصورت تہا بصورت تہذیب

دل نے سر ارا کا ذکر آئی
کچھ طبیعت ہوا اسکی بہرائی

اوسی بارہ دری مین پہنچ گیا
دیکھا سامان کچھ وہان کا



تخت نیچے ہین بیاتا اکیجا پر — چتر اوسپر لگے ہوے نشتر
جلوہ گر اوسپہ مہ جبین بیات — قہر جوبن ہی اور بلا کی گات

بیچ مین ناچو کہ تخت بچھا ہے — اوسکا نقشہ نئی طرح کا ہے
چار دن کونون پہ چار گلدستے — دو کنارون مین بہار گلدستے

جلوہ گر اوسپہ ایک شاہ پری — ہاتھ مین اوسکی شاخ سنبل کی
روبرو کچھ جو صفین مہ پارا — دست بستہ کھڑی ہین صف آرا

اپنے جسوقت دیکھا یہ جواب — کی نظر لوح پر تو یہ نکلا
وہ پری پر وہ غیرت گل ہے — ہاتھ مین جسکی شاخ سنبل ہے

نام اسکا ہی سنبلہ جادو — ساحرہ ہی غضب کی یہ جادو
ہی اسی برج کی یہی مختار — تجکو دیکھے گی جب وہ بدکردار

ایک تکلف سے دیگی جام شراب — تا ہو تم مبتلای رنج و عذاب
دیکھ مینا بدی کا وہ ساغر — ہان نگا اوسکو ہاتھ سے لیکر

پھینکنا بس زمین پر وہ جام — دیکھ لینا پھر اسکا بھی انجام
جبکہ اس لوح سے ہوا آگاہ — پاس اوس تخت کے گیا یہ ماہ

نام جسکا تھا سنبلہ جادو — جلگئی دیکھکر وہ عشوہ جو
دفعتاً بھر کی ایک جام شراب — ایسی کہنے لگی وہ خانہ خراب

می گلرنگ پیلے تم پیلو — آگے پھر میرے تخت پر بیٹھو
سمجھی جو یاد اسکو لوح کا کام — لیلیا اوسکی ہاتھ سے وہ جام

کی یہ اوسوقت آخر چالاکی — ہاتھ کو اپنے ایسی لغزش دی
بی تکلف گرا زمین پہ وہ جام — ہوگیا سنبلہ کا کام تمام

پھر وہ صورت کسیکی بھی نہ رہی — دیکھا تو پتلیان ہین پتھر کی
برج جب سنبلہ کا فتح ہوا — وان سے راہی ہوا یہ مہ سیما

جانا ماہ لقا کا برج ہشتم میزان مین اور فریب کھا کر اسیر ہونا پھر رہا ہو کر فتح کرنا

ساقیا اب پلا وہ پیمانہ — جس سے ہو جاے طبع رندانہ
جس مین ہی وزن سو شتر [illegible] — تاکہ رنگین ہو شاہی مضمون

چشم ساغر جوش گل میزان عیش
تل بہاؤن مین وخت سبز گرو

صرف کچھ بھی نہ اسکی سمجھ مین جان
کہ نقطہ ہی سمجھ کا بہیر پہچان

ساتوان برج تھا جو میزان نام
جبکہ پہونچا وہان یہ ماہ تمام

گل خود رو کہین پہ پھولا ہے
کہین نرگس کہین پہ لالا ہے

کہین طاؤس محو جلوہ گری
پھر رہی ہین ہزارون کبک دری

ایک جانب کو نہر جاری ہے
قابل دید خوش گواری ہے

آبشار اونکی ہے یہ خوش آواز
منہ مطرب تو جیسے نغمہ ساز

چہچہاتی ہین طایران چمن
ہے صدا اونکی غیرت ارغن

نہر کے پاس تہا اک اژدر
اوسمین کچھ پریونکی لشکر تہی بسر

اس عجائب کی سیر تہی کی شام
ہوا استقبال شان ذات تمام

ساحر نیستی جو یہ کرتا تہا یہ خطر
ایک گوشہ مین چھپ رہا جا کر

زلف شب جبکہ تا کمر آئی
قدرت حق عجب نظر آئی

چاند دن کو نہ چہاتی تھی
کمنول و پنچہری گلابی تھی

پچھنر ہی اوسپہ مسند زر بر
جسمین تھی موتیونکی سب جہالر

جیسے شہر مین لٹک رہی تہی مہر
گر پڑی سب وہ نہر کے اندر

بیٹھی مسند پہ جا کے ایک حسین
سرو بر گہتی ایستادہ زمین

جسکی ہر کا تہا جسکے بیچ مین
وہ حسین جلوہ گر تھی مسند پر

سمجھو ہو یا حیات کا چشما
پاکر تالاب جو یہ ہو ہلتا نہ زرا

جو پری جلوہ گر تھی مسند پر
حسن پر اوسکے شیفتہ ہوکر

اوس مین ناچہ سے جب ہی دیکھا
ہنسکے بولی ہو فریب سا

اوسکی باتونپہ آیا دل اسکا
بیخطر بخت نابہ بیٹھ گیا

آئی اسونتہ رشتہ سے آنکہی
کاہ کی شکل اسکی ہوگئی

دل سے گویا کی دون کچھ کہنے لگا
دیکھی غفلت کی تو کی پائی

نہین ہے سلین کو یہی کی بات
خود ہی ہو جائیگا تجھکو اثبات

نفی سر یا تنکی نہین اچھی
جلد تیرا نشہ شراب کی کشتی

کوہ سیلون سے نظر آیا
چڑھ گیا جب تو دیکھا یہ تماشا

سبزہ ہر ایک سمت ہے جو چمن
چرتی پھرتی ہین آہوان ختن

ایک سدہ ہے بلند جو ہوت سبز
باغ ہے نرہ کی اوسکے ہے بجا

گرد اوسکے جو سرو کی ہے شجر
ہے عجب طرح کی بہار اوس پر

ہر گل و غنچہ نور سے معمور
ہر شجر غیرت نہال طور

نغمہ سنجی کا اونکی کیا ہو بیان
شرم آتی تھی عندلیب جنان

بیچ مین اون سروونکی اک سر تھا
حسن مین چاند سے وہ بہتر تھا

چاندنی لے گیا فلک پہ ظہور
ہو گیا کوہ نور سے معمور

ایسے ہنگام مین تھا خواب کہان
خوف سے ہر طرف سہانکنے لگا

خود بخود تختون کا جرچا جو کا
فقر ہی اور جلالی تھا جو کا

سبز مخمل کا اوسپہ فرش بچھا
تذکرہ اوسکا با ہمہ شہ ہوا

جب یہ سامان ہو چکا تیار
نظر آئی اک اور طرفہ بہار

نکلین اک دم مین وہان سے کچھ پریان
ہر حسین اون تختون و ہاتھ کنگنا

کی نگاہ اوسکی جو آئی پرنور
دیکھا سب ہی ہین حسن مین اوپر

جبکہ پہچان سب اپنی نظر آئی
ہونے لگا کہنے وہ گل خوبی

مجھکو حیرت ہوا غرض ایسا
دیکھنا صبح کا نہ یاد رہا

دل مین وسوسہ نہ کچھ ہی ہرا
پاس اوسکے گیا یہ دیوانہ

آ بیٹھے آپکے رستہ سمت
کہ شریف اہی ظلمات

پوچھنا اوس جگہ پہ تہا ستا
سحر تھا یا طلسم آفت تہا

سینکا کہ ایسی تہی شان
مبتلا ہو گیا مصیبت مین

لوح پر کی دہان جو اسکی نظر
اوسمین نکلا کہ اے خجستہ

جو کہ مسند پہ جلوہ گر تھی پری
وہی مالک تھی برج میزان کی
نہیں یہ طرز عاشقی ہے [illegible]
ورنہ اکدن کہیں کا تو نہیں [illegible]

خوف دل سے بھلا دیا تمنے
پاس کیوں بیٹھی کیا کیا تمنے
ایسی غفلت نہ چاہیے تمکو
خیر اب جو ہو کہو روانہ ہو

یاں سے نزدیک ہے برج میزان سے
رہنا ہشیار دہشت جان سے
اسم اعظم کو رکھنا ہر دم یاد
اوسکو پڑھنا جو ہو کوئی افتاد

حرف مطلب سے آشنا ہو کر
اوسی جانب گیا یہ شاہ [illegible]
ایسی تاکید [illegible] اوسمیں پائی
درد و غم کی گھٹا [illegible] آئی

چشم تر ز نگاہ منہ کی پھیر
برق آہ جگر چمکنے لگی
یوں مناجات میں ہوا مشغول
کردگارا بحق آل رسول

برج میزان پہ مجھکو پہونچا دے
باب مقصود جلد دکھلا دے
ساتھ دن [illegible] عجز [illegible] ہر دم
کرتی ہیں روز تازہ جور و ستم

یوں دعا جب یہ بان پر لایا
سجدہ ہی کو وہ لیے نظر آیا
ہو گئی خوش [illegible] پایا
طالع ہوئی تھی بھی آدہی راہ

[illegible] آنکی تھا ہی قدم
سخت گہرایا دلمیں اوسدم
کی تو کوشش مگر بجا نہوئی
حرکت پاؤنکو ذرا نہوئی

اسم اعظم کو آخر اسنے پڑہا
ہو گئی دور قید آگے بڑہا
اسم پڑہتا ہوا یہ سیدھا
[illegible] پہاڑ پہ ہو کھڑا

جانور سحر کے [illegible]
[illegible]
خواب خرگوش [illegible]
اسم اعظم کو خوف [illegible]

مالک برج سے کسی نے کہا
یاں سپہر آیا ہے وہ طلسم کشا
سینہ صاف سے خبر کر دی
کوئی تدبیر کیجیے جلدی

جب سنے وہ اس بات سے ہو آگاہ
ہوا دہشت سے اوسکا حال تباہ
[illegible]
آگے پاؤنکو دبانے غول کی غول

بولی یوں [illegible]
تمکو اس واسطے کیا ہے طلب
آیا ہے یاں پہ اک [illegible]
ہے وہ [illegible] اپنا

[illegible] اوس سے کسی طرح [illegible]
[illegible] اوسنے اسیر کرو
جب سنا سب نے حال پیارا
تھی بہت اوسمیں [illegible]

اوسنے بیجا یا اک غضب کا جال
[illegible] اوسکا سب حال
اوسکا عشق کی [illegible]
بنگئی [illegible] وہ دیو شکل

لیکے ساتھ اپنے چند پریونکو
سر راہ آکے ٹھہری وہ [illegible]
آیا اتنے میں [illegible]
اوس فسوں ساز پر پڑی جو نظر

اوسکو دلدار کی جو صورت تھی
جسکے باعث سے سر پہ آفت تھی
دفعتاً [illegible] اوسکا [illegible]
اپنا معشوق صاف اوسنے جانا

شکل محبوب کیا نظر آئی
آگئی جسم میں توانائی
[illegible] اوسکو نہ آیا خیال
کہ کہاں اس جگہ وہ [illegible] تمثال

جوش الفت سے جب ہوا مضطر
یوں لگا کہنے اوس سے گھبرا کر
خیر ہے لائیں کیوں یہاں تشریف
[illegible] اوٹھائی کیوں تکلیف

بولی منہ پھیر کر وہ مکارہ
تمنے دل کر دیا ہے صد پارہ
خیریت ہے ہماری کیا مطلب
[illegible] اک ذرا مطلب

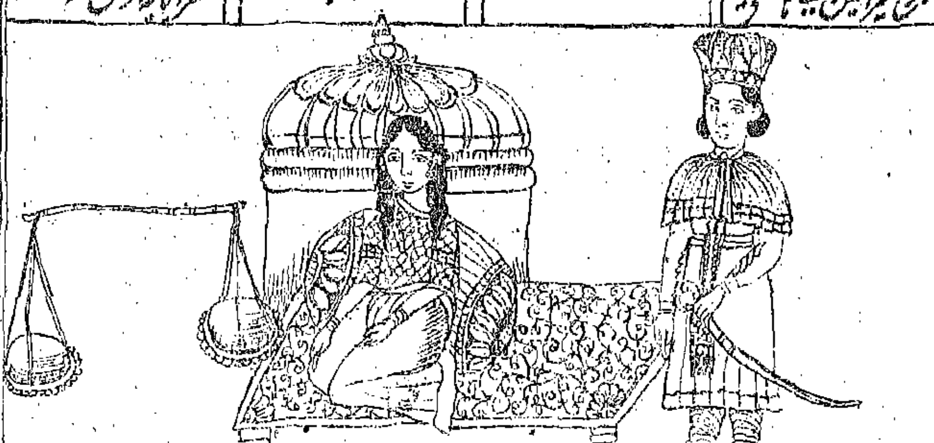
اپنے دل کو تو [illegible]
[illegible]
[illegible] مبتلا ہے رنج و الم
تمکو اس بات کا نہ کچھ ہے غم

درد فرقت سے ہم تو ہیں بیتاب
بھول کر بھی نہ لو ہماری تاب
[illegible]
خوب بہروپیا [illegible]

یہ بھی شرط وفا [illegible]
ہی مجھے [illegible] فریفتہ دل تھا
دیکھی تو میری محبت کو
کر کے [illegible] عیش [illegible]

کچھ نہ تکلیف اوسنا میں لائی ۔ وہ سہولت تھی جو تو دیکھا آئی
تھی فسون سازوں قیامت کی ۔ اوسنے جب اسطرح شکایت کی
ای پری رو مری خطا ہو معاف ۔ نہیں آپ نے نا انصاف
کسیکے خاطر طلسم میں ہوں اسیر ۔ دل میں کچھ سوچ اسی قدر تدبیر
دل لگانا ہی خالاجی کا گھر ۔ ابھی اچھی ہوئی ہے چال کبھر
خیر اچھا جو پیار کرتے ہو ۔ جان اپنی نثار کرتے ہو
کہا اسنے وہ لوح لے واللہ ۔ سب یہ باتیں تو دل انکی لگاؤ
لوح یہ پر گلے میں پہنا دو ۔ جو کہ کہتی ہو کرکے دکھلاؤ
جان حاضر ہی لوح پر کیا چیز ۔ تجھ کو کوئی شئی نہیں ہے عزیز
ارے نادان کیا یہ کرتا ہے ۔ چاپلوسی پہ اسکے مرتا ہے
پر کہنا اگر نہ باور ہو ۔ دم کر دو پڑھ کے اسم اعظم کو
یہ صدا سنکے اسکو آیا ہوش ۔ ہو گیا دور وہ اسم عشق کا جوش
دل میں اسنے یا تو یہ دنگ ہوا ۔ کچھ طبیعت کا اور رنگ ہوا
بس یہ میرا یقین جیسا یا انسی گیا

بھیجو کر غصہ تمنے شاد کیا ۔ ایسے مجھکو کبھی یاد کیا
پاس الفت ہوا جو دامنگیر ۔ اسطرح اسنے اوسکی کی تقریر
سلطنت کی تباہ کسکے لیے ۔ ہوں میں برباد آہ کسکے لیے
بولی یہ سنکے یوں وہ عیارا ۔ کیا برا آپ نے ہدف مارا
عشق بازونکو دل ہی سمجھے ۔ نہیں مشتوق بلکی گھر بیٹھے
یہ تمہارا دو تو ہلکو آئی یقین ۔ کوئی شئی ہے تو عشق پر یقین
بولی وہ فتنہ گر جو سچے ہو ۔ نہیں جھوٹ کی ہو و راست کہتے ہو
سنکے کہنے لگا یہ بات ہی نہیں ۔ بس طلب گار تم اسیکے نہیں
چاہتا تھا کہ لوح اوڑ لیجے ۔ یہ صدا آئی دینہی جانباز
تیر ہر مشتوق یہ شہر پر یقین ۔ آتا اسکو فریب بلبل ہے ہیں
تمہیں کہل جائیگی یہ عیاری ۔ خاک ابھی جل کر ہوگی یہ بازی
پڑھ کر دو اسم دم کیا اوسنے ۔ ہوئی فوراً وہ جل کر خاکستر
غفلت کرنی کی ہنسنا نفرین ۔ دل لگو یہ لا کہوں سختیاں یا تیر کہیں
نظر آیا اوس جگہ نقشہ



تخت زرین پہ اک پری رو ہے ۔ سامنے اوسکی اک ترازو ہے
چہرہ گیسوں پہ لا نظر تم ۔ ایسا بیچو سگے نہ ایک دم بھرہم
نہ دیا اسکی بات کا بھی جواب ۔ سحر کرنے لگی وہ خانہ خراب
اوس سے پہ پوچھے کہ اسنے کہا ۔ انہو انکال تو سے لے ہو گیا
سنی جسوقت اوسنے ہوکی بات ۔ جل گئی آنچ دل میں وہ بد ذات
جسم میں پر کہ اٹھا وہ گل ۔ تھی نہ دسترس بات کی اسکو جسد

رنگ اوس سحر نے دکھایا ایسا | پھٹ گئی وہ زمین سمایا جیسا
دیکھکر خوش ہوئی بہشتی زہر | ہنسکے بولی کہ بن پڑی تدبیر
لوح ہوتی نہ اسکی پاس اگر | کبھی بچتی نہ اس بلا سی بشر
اسم اعظم زبان پر لایا | دفعۃً اوس سحر سے نکل آیا
نہ کیا اوسکی کچھ اسنے پرہیز | ہاتھہ میں لیکے لوح معجز تیغ
بارہی اوس ساحرہ کی جو سر پر | ہوی داخل شہر میں شاہ وہ جاکر
اگ منہہ کیطرح برسنے لگی | گری اس زور شور سی بجلی
اوڑ گئی تختہ کا کچھہ پتا نہ لگا | نکلیا غار چاہ بابل کا
سحر کا شعبدہ مٹا سارا | کچھہ نہ اوس برج کا نشان رہا

جانا مہ لقا کا برج ہشتم عقرب میں اور اسیر ہونا اور چھڑانا اوسکو خضر شاہ طلسم ہفت افروز کا اور پھر وہاں آکر فتح کرنا اوس برج کا

خوش ہو اب ساقیا بہار آئی | ساعت جشن بادہ خوار آئی
ہی مگر رنگ آج خوب ڈھلے | تا گزر اب بھی اپنی دل میں چلے
اوسکی کہنے پہ کچھہ نہیں ہی نگاہ | ارحم الراحمین ہی رب اللہ
نیش عقرب زبان اوسکی ہی | ایک ساعت نہیں وہ رکتی ہی
کر تو اسرا تمین نہ کچھہ پس و پیش | دم وہ ہی جو ہو مرہم دل ریش
برج ہشتم کی سیر سے منظور | چاہیے آنکھوں میں فرو سرور
کہتی ہیں پھر وہاں سے ماہ لقا | برج ہشتم کی جستجو میں گیا
رات دن رہروی میں تھکا شہ نو | نگاہ ہوتا تھا شاہ کا دلکو
ایک صحرا ملا وہ آفت کا | عرض طول اوسکا تھا قیامت کا
حضرت خضر بھی جہاں تھکیں | عمر بھر بھی پھرین اوس میں
گرچہ کی اسنے لاکھہ پا مردی | ایسی منزل کڑی کبھی نہ ہوگی
قدرت پانی بھی جواب دیا | کیا عجب تھا جو غش پہ غش آتا
پر حقیقت سے آپ کو روکا | یون ہوا اپنے دل سے وہ گویا
ہو ہراساں ای دل ناداں | اسکے ہی ہیں تیرے حواس کہاں
پالا جیتا ہوا نہ جانی پائے | پاس سے ایک اب آفت آئی پائے
ہوگی آسان یہ بھی سب مشکل | نہیں کچھہ انتشار سے حاصل
دلکو سمجھا کی جب بڑھا آگے بڑھا | نظر آیا یہ شعبدہ اوس جا
دیکھا دریای آتشیں ایسا | نظر آیا نہ تھا کہیں ایسا
طایر ہوش جل کے خاک ہوا | اور گریبان صبر چاک ہوا
ہو کے حیران یہ کرتا تھا گفتار | پر نہیں اوڑ کے جاؤں دریا پار
شیوہ ہے آگ کا جلا دینا | کام پانی کا ہے بہا دینا
جب ہوا غرق اسی تفکر میں | یاد آیا کہ لوح کو دیکھیں
دیکھا اوسکو تو یہ ہوا اظہار | اسقدر فکر ہے تجھے بیکار
کہ مددگار ہی خدا ہر دم | اسم یہ پڑھ کے کر فلک پہ قدم
ابر مشرق سے ایک آئیگا | سحر کی آگ وہ بجھائیگا
کوئی کھٹکا نہیں ہی پھر زنہار | جانا اوس وقت شوق سے اوس پار
وہی تدبیر اسنے اخذ کی | ہوگئی ساری آگ وہ ٹھنڈی
شادمان ہو کے طے کیا دریا | جاکے اوس پار ایک باغ ملا
اوسمین داخل ہوا جو وہ گل تر | صحن میں بنگلہ ایک آیا نظر
پانچ در جسکا اوسکا زینہ تھا | سحر کا داں تھا قرینہ تہا
اولین زینے پر گذر جو کیا | طرفہ سامان وہاں کا دیکھا
ایک عورت کی لاش آئی نظر | دست و پا تھے نہ اوسکی اور نہ سر
دوسری زینے پر پہونچا جب | بڑھ گیا ہاتھوں اوسکا پیچ و تعب
دیکھی افتادہ اپنی اوسکی لاش | خود بھی کھویا گیا ہوا اسکا ہوش

تیسرے زینے پہ گیا جس آن
پای مقتول اسنے دیکھو وہان

چوتھے زینے پہ جس گھڑی آیا
اوس جگہ اوس کا سر کٹا پایا

پانچویں زینے پہ گیا جس دم
ہوگئے اوسکے عضو سب باہم

تن بیجان میں اوسکی آئی جان
نہی صورت سے اوسنے پہچان

حال وس لاش کا عجب دیکھا
اسکو اوس وقت ہوگیا سکتا

اوسنے دیکھی جب اسکی یہہ حالت
اوسی عالم میں تھی وہ عورت

تھی جو لوح طلسم اسکے پاس
لیلی اوسنے گلے سے ہوش و حواس

جبکہ یہہ اپنے ہوش میں آیا
نحس کے پاس لوح کو پایا

ماری تلوار اسنے گھبراکر
اوس بلا پر ہوا نہ کچھ بھی اثر

سحر اوسنے بہی وہ کیا اکبار
دست و پا اسکے ہوگئے بیکار

کرلیا اسکو بیگناہ اسیر
لیچلی ایک سمت کو وہ شریر

اوس جفا جو کا نام تھا عقرب
ڈرتی تھی اوسکی ساحری سے سب

مہر جادو جو وان کا مالک تھا
اوس ستم کیش کی تھی یہ دایا

لیگئی اسکے سامنے اسکو
بولا یہہ شاد ہوکے وہ بدخو

کیا خوشی اسکی میں بیان کرون
ہوا اس بات سے بہت ممنون

کی ہی اسطرحکی عنایت اگر
کرو اسکی حفاظت اب شب بھر

کل میں اسکو کرونگا قتل ضرور
ورنہ ہونگے ہزارون سے نفور

اوس ستمگر کی جب سنی یہہ بات
لیگئی اپنے گہر میں وہ بدذات

اوس جگہ لاکے اسکو قید کیا
دلمین کہتی تھی خوب کید کیا

دلکو اوسکی جو تھی کمال خوشی
رات ہوتے ہی اوسکو نیند آئی

سو رہی پڑکے شام سے وہ شریر
پڑ رہا تنہا میں یہہ اسیر

ایسا مجبور ہوگیا تھا وہ ماہ
سوچتی تھی مخلصی کی راہ

کون ایسا تھا جو مدد کرتا
یا رہائی میں اسکی کد کرتا

ہی مددگار بیکسان جو خدا
ورد کی یون اوس سے مانگتا تھا دعا

اس بلا سے مجھے بچا یارب
کردے اس قید سے رہا یارب

اسمین باقی نہ تھی ذرا بھی حواس
گھیرے تھی اسکو حسرت و غم و یاس

اس مصیبت میں گم گئی تہی جان
لولگی تھی خدا سے اسکی اوس آن

دلسے یاد اوسکو کر رہا انسان
مشکلین اوسکی ہوتی تھیں آسان

کی دعا اوسنے جبکہ ہوکے ملول
حق کی درگاہ میں ہوی مقبول

مہر افروز تھی جو شہزادی
جسنے لوح طلسم اسے دی تھی

یعنی شاہ طلسم کی دختر
کسی ساحرنی کی یہہ اوس سے خبر

سنتا ہون میں وہ طلسم کشا
برج عقرب میں آج قید ہوا

ہوگا مقتول صبح وہ گمراہ
سات برجون کو کرچکا ہی تباہ

جبکہ اوسنے یہہ خبر پائی
فرط غم سے بہت وہ گھبرائی

رات کو چپکے وہ قمر رخسار
سحر کے زور سے اوڑی اکبار

وہ لقا جس مکان میں تھا اسیر
اوس جگہ آئی وہ بصد تدبیر

اس پری پر پڑی جب اوسکی نگاہ
لگا کہنے سے دیکھنے وہ ماہ

بولی کیا دیکھتی ہو ای خوشخو
لائی یان لفت آپکی مجھکو

ابھی کیا کیا کریگی یہہ آفت
جائیگی میری جان و عزت

خیر اب آپ مجھکو دیکھ چکے
تھی مصیبت میری بدی کے ہوکے

چلئے بس اوٹھئے ای مہ تابان
ہی اب اپنی کمی کا کیا درمان

ہوگیا شاد سنکے یہہ تقریر
اوٹھا اوس جا سے وہ قمر تنویر

کہیں اوس وقت اسکو خضر ملے
ورنہ تھی جان کی پڑی لالے

شادمان ہوکے وہ بت خوشخو
لیگئی اپنے باغ میں اوسکو

وان پہنچکر کیا اسے یہ کلام
تم کرو بیٹھکے یہان آرام

اب میں وہ لوح لینے جاتی ہون
ابھی لیکر اوسے بھی آتی ہون

گئی یہہ کہکی وہ پری پیکر ۔ سو رہا یہہ بھی اک مسہری پر
پڑی عقرب پہ جب نظر اوسکی ۔ تہی عدو جو یہہ سپہر اوسکی
لوح کو لیکے ہو گئے راہی ۔ واں سے جب اپنے باغ مین آئی
لوح اوسکی گلی مین پہنا دی ۔ تہی جو کچہہ الفت اوسنے دکھلا دی
جشن اون دونون نے کیا اوسدم ۔ ہو گئی دور دل سے رنج و الم
ہوی جسدم وہ صبحکو بیدار ۔ دیکہتی کیا ہی وہ زبون اطوار
نہ وہان مہ لقا کو بہی پایا ۔ دل بہت اوس بلا کا گھبرایا
پر کہین بہی ملا نہ اوسکا پتا ۔ مر گئی جیتے جی یہہ رنج ہوا
جان قیدی کو ڈہونڈ کر لا دو ۔ گر نہ وہ آئی اوسکا سر لا دو
اوس ستمگر کی سنکی یہہ تقریر ۔ خوف سے کانپنے لگے وہ شریر
مین اوسی دم ڈہونڈہنیکو جاتی ہون ۔ ایکساعت مین لیکے آتی ہون
نکلی تہی ہوا وہ جادو سے ۔ نہ بچی کوئی جا بہی بد خو سے
گئی اوسوقت وان وہ ظلم شعار ۔ جسگہری ہو رہا تہا بوس و کنار
جل گئی دیکہا جبکہ یہہ سامان ۔ دل مین کہنے لگی وہ بے ایمان
سامنے اونکے وہ ڈپٹ کے گئی ۔ گفتگو اوس پریسے پہر یون کی
خوب گہر بیٹہے کہیلتی ہے شکار ۔ اتنے عرصے مین ڈہونڈہ لائی یار
مجکو بتلا دی جلد تو یہہ بات ۔ اب کہان جائیگا تو اے بد ذات
کہا اسنے کہ روک اپنی زبان ۔ کیا یہہ جہک مارتی ہے تو اس آن
سحر اور ساحری بہلا دونگا ۔ خاک مین تجہکو مین ملا دونگا
سنی جسوقت اوسکی یہہ گفتار ۔ جل گئی اور بہی وہ بد کردار
جبکہ اس قصد سے بڑہایا ہاتہہ ۔ آ گیا اسکے قریب اوسکا ہاتہہ
ہو کے دو ٹکڑے وہ زمین پہ گری ۔ بہہ گئی ایک خون کی ندی
پہر افروز بولی خوش ہو کر ۔ سنو اک بات میری اے گل تر

پہونچی اک آئینہ وہ جو وہان ۔ دیکہا ہر اک کو خواب مین غلطان
چاہتی تہی کہ کیجے پہچان ۔ ہوئی خوف پدر سے پر ترسان
بیچ مین سوتا تہا جو ماہ لقا ۔ اوسکو سب از شکل پہچانا
لوح ملنے سے ہو گیا یہہ شاد ۔ مجلسون کے رنج سے ہوا آزاد
یان تو شب بھر یہی تہا نقشا ۔ قید مین جسکی تہا یہہ سیما
لوح آتی نہین گلے مین نظر ۔ گئی زندان مین فقط اوٹہکر
گہر ادہر دیکہا اسکو گاہ اودہر ۔ پوچہا ہر اک سے قیدیون کو دیکہ
پہر جادو نے جب سنی یہہ خبر ۔ یون کہا اوسنے اوسکو بلوا کر
وہ مع لوح گر نہ ہاتہہ آیا ۔ ہوگا بیشک تمہارے حق مین برا
بولی غصہ نہ تم کرو مجہپر ۔ جائیگا تجہسے وہ کہان چہپکر
کہکی یہہ اسطرح وہان سے چلی ۔ جیسے چلتی ہے زور سے آندہی
ڈہونڈتے ڈہونڈتے وہان پہ گئی ۔ تہا جہان یہہ شکار آئی تہی
پہر افروز اور وہ ماہ لقا ۔ دونون بیٹہے تہے ایکجا تنہا
پہر افروز نے کہا یہہ کہ پہر ۔ مین تو سمجہی تہی یہہ ہے آفت دہر
تیری دیدی سے کیا ڈرے یہہ لڑکی ۔ تو نے سیکہی غضب کی چالاکی
کہہ چکی جبکہ اوس سے یون تقریر ۔ بولی اس ماہرو سے یون شریر
دیکہہ تجہکو اسیر کرتی ہون ۔ کہینچکر کہال بہس مین بہرتی ہون
اجل آئی ہے تو ستائی ہے ۔ موت یان تجہکو کہینچ لائی ہے
تیرے لات و منات گر آئین ۔ ہاتہہ سے میرے وہ بچا پائین
چاہتی تہی کہ چہینلے لوح کو وہ ۔ بعد اوسکے اسے اسیر کرون
میان سے اوسدم اونے لیکر تیغ ۔ اسطرح کی لگائی اوسپر تیغ
جسم پہ جاتا اوسکے ہاتہہ سے ہائی ۔ تن سے جانین اسکی جان آئی
اب مناسب نہین مقام یہان ۔ کوچ کا اپنے تم کرو سامان

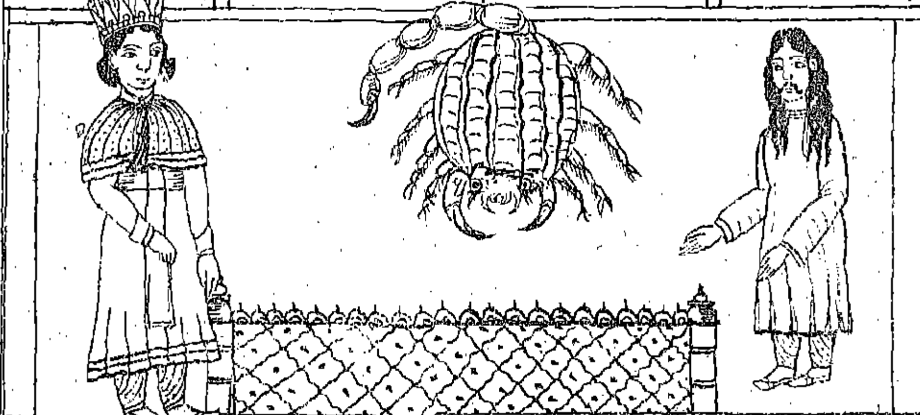
ہے روانہ یہاں سے اب جلدی | آگی تجکو ملے گا برج وہی
جا کی ایماہ اوسکو فتح کرو | نہیں کچھ خوف اسبات میں کرو

لوح کو اب نہ ہاتھ سے کھونا | حکمیں اپنے نہ کانٹے پھر بونا
کام کرنا جو ہوش سے کرنا | ہر جگہہ دیکھکر قدم دہرنا

بات یہ سنتے ہی ہو رخصت | ہو سچا پھر اوسجگہہ بصد عجلت
برج عقرب جو اسکو آیا نظر | غیظ سے کلپنے لگا تھر تھر

دیکھا جب اسکو مرعا دونے | کی یہ تقریر اوس جفا جونے
یاں پھر آیا تو ای طلسم کشا | ہے مقرر تری اجل یہاں آ

میں تو یاں تیری انتظار میں تھا
دل تو قبضے سے انتشار میں تھا



کہچکا جب یہ باتیں وہ مردود | اوسکی آواز تھی یہ سحر آلود
گوش زد اوسکی جب ہوئی وہ صدا | ہو گیا نصف جسم پتھر کا

دیکھی آسی جو اپنی حالت | کی نظر لوح پر بصد عجلت
اوسمیں تحریر حکم یوں پایا | اسم اعظم کو پڑھکے تیر لگا

قتل جسدم ہوگا یہ مقہور | سحر تیرے جو ہے وہ ہوگا دور
دیکھکر یہ جو اسنے مارا تیر | ہو گیا اوسکو وہ قضا کا تیر

سانس لیویں نہ [illegible] | برج بھی سارا جلکے خاک ہوا
دور جسدم وہ کارخانہ ہوا | یہ نوین برج کو روانہ ہوا

جانا مہ لقا کا برج نہم قوس میں اور فتح کرنا اوسکا

ساقیا دے شراب دیرینہ | ہو گیا دل کباب دیرینہ
آج سے یہ مجکو جانا ہے | قوس کے برج کو ستانا ہے

مہ لقا کا بیان ہے کیا احوال | ناوک غم سے تھا جگر غربال
طے ہوئی تھی رہ چار ماہ | ایسا صحرا ملا اسے ناگاہ

سرخ [illegible] تھی میں | تھی کہیں نار اور شرر تھی کہیں
کہ یہ تھا اوسکو خوف سے قلق | ہو گیا تھا جسکی زمین کا شق

اسپہ تیرہ بھی لیسا ہوا تھا | دل کا ڈر سے بڑا دہڑکا لگا تھا
ڈر کے گرتا تھا البتہ [illegible] سے | پھٹی جاتی تھی کان کی پردے

خوف سے کانپتی تھی گاو زمین | ڈرتا تھا یہ آسمان گر کہیں
شعلے ہر جا اٹھے غضب کے تہی | سخ کی ساری زمین تپتی تھی

دیکھا اوسکو نین سبکی نگر | نہیں سر دا ایسا خطر کشمیر
لکھیں گر مدح وان کی سرخی | خامہ کاغذ پہ شورہ ہو قلمی

آسمان جب تھی اژدہای کلاں | دمبدم ہوتی تھی وہ شعلہ فشاں
شعلہ بازی یہ کرتے تھے اژدر | پھیل جاتی تھی آگ کی چادر

شب بدر کی سحر کو جو آئے نظر
اسم اعظم کو پڑہ کے دم کر کو
اوسی جانب گیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
شام کو [illegible] تالاب
[illegible] کی تھی
[illegible] کی منزل
[illegible]
[illegible] دن کا
[illegible] بیابان
[illegible] دانہ ذرا
[illegible] تو سمجھا ماہر
دیکھتا [illegible] یہہ انور
ہوا اس طرح اوس سے گہر اگر
[illegible] اور بلا کا مقام
[illegible] اس طرح کہ چلکی تقریر
[illegible] پہہ اوسنے کیا
[illegible] جہان [illegible] آن
[illegible] کا نام ہے پرتوین
[illegible] دل مین خطر
[illegible] کا بڑا ہے در
[illegible] اسکو لپٹا کر

ہوتے بالا گر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسکو جان کی لالے
[illegible] آتی تھی اسکی منہ سے زبان
دل ہوا اسکا تشنگی سے کباب
پاس تالاب کی وہ کچہہ بھی تھی
منزل عرب مین ہوا داخل
[illegible] دیکھا اوٹہا پاسر
جا بجا غول کی بلند صدا
اور دیہی تھی کہین شہر افشان
اوس بلا کا نہ کچہہ خیال کیا
دل مین سمجھا کہ ہے کوئی ساحر
کہ ہے شاہ طلسم کی جستجو
خیر ہو آئین کسکے تم ادہر
روشنی کا نہین ذرا بھی نام
اوسکی روشنی کی یون [illegible]
اک شجر پہ سپر اونکو پہیکا یا
یون لگی کہ ذرا سہی ہے دہوپ سا
کوئی مشعل اوسکا ساحر ہین [illegible]
نہ کبھی تیسہ پائیگی وہ ظفر
میری الفت کی اوسکو نہو خبر
ہو رہی [illegible]

سحر دیکھی تو یہہ ہوا معلوم
ہے ابھی دور منزل مقصود
تابش مہر کی یہہ شدت تھی
گل سا چہرہ بھی تمتما آیا
چار سمت آب کا ہوا جو یا
آب خضر اسکو ہوگیا پانی
تھا تھکا ماندہ جو یہہ منزل کا
ہولناک اور ہوگیا صحرا
وہ چمک برق کی وہ ابر کا شور
[illegible] ابر سے [illegible] کار
ہو تا ستم اگر دہل جاتا
اسمین چمکی فلک پہ اک بجلی
کھلکے بیساختہ آئی خیمہ
مہر افروز نام جسکا تھا
کہا اوسنے کہ اے قمر طلعت
دل بیتاب کو نہ آئی تاب
بس گھڑی یان گھیر آئی تھی
ساحرہ تھی بڑی جو یہہ پرفن
بار ہوین برجلی جو جا کہ ہر
ہر شجر کی نہین ہے اتنی مجال
صاحب لوح ہو نہ ڈر نا تم
کر کے یہہ گفتگو وہ نسکی پری
رات بہر یہہ دگر رہا اوس جا

کس لیے اس قدر ہو تم مغموم
لکھہ لیا ہاتھہ پہ اپنے اسم درود
دہوپ شدت سے کی قیامت کی تھی
ڈھونڈتا تھا کہین بھی سایا
پر نہ اک قطرہ دستیاب ہوا
خوب دل کہول کر پیا پانی
دفعتہ جا کے اوسپہ لیٹ رہا
تیرگی شب کی اور وہ سناٹا
وہ سیاہی بلا کی غیرت گور
نہ کسیکا درندہ آدم خوار
خوف سے اوسکا دم نکل جاتا
آ کے وہ اس مین پڑا ذرا سی
اوسکی پہر دیکھنے لگا [illegible]
چلی آتی ہے وہ پری سیما
لائی پان [illegible] کی الفت
لایا اس جا پہ عشق خانہ خراب
ہاتہ سے [illegible] لائی تھی
جہاڑ کسطرح وہ ہوا روشن
وہی ساحر [illegible] طاہر
کر سکے اوس بلا کا جنگ و جدال
شوق [illegible] اسکو قتل کرنا تم
مشعل پر [illegible] اسکی گرد پہری
صبح [illegible] ہوئی روانہ [illegible]

جب وہاں سے گیا یہ تھوڑی دور | سامنے دیکھا ایک برج بلور
[illegible] آخرکار | اوسمیں داخل ہوا یہ گل رخسار



تھی صورت کا دیکھا جادوگر | تو ہیں اسطرح ہی خمیدہ کمر
ہاتھ میں اوسکی ہی کمان اور تیر | ہر طرف دیکھتا ہی وہ بے پیر
سر پہ شاخ واوسکو اوپر آنکھیں چار | ہر سر مو ہوا اوسکا آتش بار
پڑی اوسکی نگاہ جب اسپہ | دل میں اپنی بہت ہوا مضطر
غصہ میں آیا یہ طور گرہ ابرو | مضطرب دیکھنے لگا ہر سو
اوسپہ رعب اسکا اسقدر چھایا | اوسگھڑی کچھ نہ اوسمیں آن آیا
چلہ اوسنے کمان اپر رکا | ہوگیا زرد رنگ بدخو کا
چاہا گوشہ میں چھپکے بیٹھ رہوں | کسی صورت سی میں سلامت ہون
تا دکہ غم سے دل فگار ہو | مثل سیماب بیقرار ہوا
شکل سروفا نے منہ کو کھول دیا | [illegible]
دست و پا اوسکے تھرتھرا کے لگے | ہوش آئی ہوئی بھی جانے لگے
اوس جفاجو کا جب دیکھا حال | [illegible]
اور منہ سے نکلی یہ بات [illegible] | قوس کا برج ابھی قمر بھی ہی
قوس جادو ہی اس شہر کا نام | [illegible] سنا نام
پڑھکر دو بار اسم اعظم کو | لوح کا سایہ برج پر ڈالو
پھر کرو اس شہر کو الٹا | ذکر [illegible]
دم کر جو پھینکا [illegible] | برج پر ڈالا لوح کا سایا
شق ہوا وہ حباب کی صورت | بہہ گیا [illegible] آب کی صورت
قوس جادو نے جب یہ دیکھا رنگ | ہوگیا بس وہ برای جنگ
اور پھر آیا وہ تیر کی صورت | اسطرف [illegible]
[illegible] شہر میں غلغل آیا | [illegible] دونوں بل آیا
ہاتھ اوسکا نہ اپنا اوٹھ دیا | [illegible]

جانا ملقا کا برج دہم جدی میں اور سیر کرنا [illegible]

سامنے آیا ایک جام ایسا [illegible] | دوسرے جام کی ہوش نہ رہے
[illegible] اب قرار جیسے | موت ہی نشہ کا اوتارے

ہوا گر کچھ مزاج بحال ‫—‬ لکھون مختصر جو کچھ احوال
قوس کا برج جبکہ فتح کیا ‫—‬ اوسجگہ سے چلا [illegible] سیدھا

ہوا صحرا ای پُر فضا مین گذر ‫—‬ جسمین تھا لطف باغ سی بڑھ کر
رشک باغ جنان تھا وہ تختہ ‫—‬ کچھ عجب بوستان تھا وہ تختہ

اوسجگہ تھا یہ نظر باد صبا ‫—‬ تھا کہین نام کو نہ گرد و غبار
خار و خس پاک کر رہی تھی صبا ‫—‬ ابر کو کار آب پاشی تھا

اور داؤدی گھٹا نعرہ عندلیب ‫—‬ تھا شرح کبھی اور ہوروز کا شور
کسی جا تھی صدای خندۂ گل ‫—‬ بحث شیون مین تھی گل و بلبل

نغمہ زن ایکجا پپیہا تھا ‫—‬ کہین کوئل کی کوکنے کی صدا
گل خودرو پہ طرفہ جوبن تھا ‫—‬ سارا صحرا وہ رشک گلشن تھا

کہین شاداب کو یہ یا لا تھا ‫—‬ رنگ لالہ کہین پہ لایا تھا
ڈہاک پھولا ہوا تھا بن مین ‫—‬ لطف دیکھا نہ ایسا گلشن مین

ابر تیرہ سی برق یون تابان ‫—‬ دامن شب سے جیسے صبح عیان
سرمہ آلود یا تھی برق نگاہ ‫—‬ یا کہ وہ ابر تھا تجلی گاہ

پھیلی رہی تھی جابجا ہر سو ‫—‬ مست تھی جنبش نسیم سے آہو
سبزہ چرتی تھی اوسجگہ جو ہرن ‫—‬ بنتا تھا شکنہ اوزکا دامن

زلف سنبل کی پیچ و خم بر دوش ‫—‬ کر رہی تھی اسیر طایر ہوش
سیر کرتا تھا وانکی کچھ مضطر ‫—‬ چوکڑی بھر کی آیا اک آہو

پھرتا تھا وہ زمین پہ عاشق وار ‫—‬ شوخیان کرتا تھا عجب ہر بار
ہو گیا دل کچھ بیقرار اسکا ‫—‬ چاہا بس کیجیے شکار اسکا

شوق دلنے جو اسطرح گھیرا ‫—‬ توسن طبع کو ادھر پھیرا
اوس ہرن نے جو دیکھا یہ نقشا ‫—‬ ایک جانب وہ جست کر کے چلا

ساتھ اوسکے گیا یہ بخت تباہ ‫—‬ پہونچا اک ایسی دشت مین ناگاہ
دامن دشت مین بہت تھی خاک ‫—‬ جا شو ادھر رہا تھا گرد غبار

وہ ہرن تھا اک چھلاوا تھا ‫—‬ نہ کسیطرح سے اسیر ہوا
جا کی اوس دشت مین ہوا [illegible] ‫—‬ نہ ملا اوسکے نقش پا کا نشان

مہر کی تھی حرارت اوسجا ‫—‬ یاد آتی تھی حشر کی گرمی
تھا بیابان یا جہنم تھا ‫—‬ کچھ پتا بھی سوا اوسکا عالم

حال اوس دشت کا اگر ہو رقم ‫—‬ تر ہو شبنم سے نہ زبان قلم
گرم اسدرجہ ہر بگولا تھا ‫—‬ برق تھا صاعقہ تھا شعلہ تھا

ذرہ ذرہ تھی غیرت اخگر ‫—‬ اوڑتی تھی وہ ہوا سی مثل شرر
خاک پر چیل کی گرتی تھی پرند ‫—‬ کسی جانب کو لوٹتی تھی چرند

تیر طایر فلک پہ تھا بیتاب ‫—‬ تابش شمس سی جگر تھا کباب
کیا عجب تھا جو تشنگی سی زبان ‫—‬ چاہتی آب کو ہر سو وہان

جان بلب پیاس سی پہونچ گئی ‫—‬ آب تیغ اجل کی خواہان تھے
آگ کی بنگئی تھے سب اشجار ‫—‬ العطش کہتی تھی زبان خار

بیابان مین کبھی اگر دو قدم چلے ‫—‬ پڑی مین پاؤن خیال مین چھالے
تشنگی سی ہوا جو حال تباہ ‫—‬ لگا کرنے ہر ایک سمت نگاہ

دیکھی اک سمت کو شجر باہم ‫—‬ اوسی جانب وہان سی اسپ قدم
جسکو کچھ ہی مجھ متحیر کیا ‫—‬ ایک تالاب وان نظر آیا

بہت تشنگی سے ہو مضطر ‫—‬ شاد ہو کر گیا کنار شجر
ہو افروز کو وہان دیکھا ‫—‬ اسطرح اوسکو وہان دیکھا

[illegible] ‫—‬ ہوا ہمراہ کچھ بہت دل مین
ہوئی [illegible] جسوقت اوس کا چار [illegible] ‫—‬ [illegible] کی آس اسطرح گئی

[illegible] ل گیا حال تیری الفت کا ‫—‬ مجکو کچھ نہ ملا محبت کا
طوق [illegible] ‫—‬ [illegible] کی نظر [illegible]

تجھکو لوح طلسم جو دی تھی | اوسکی باعث میں اس بلا میں پھنسی تھی
سنکی میری یہ فردی پیسنا | رہی بلبل آ باغوش تھا جسکا
تیری باعث یہ رنج سہتی ہون | رات دن اس غضب مین رہتی ہون
انتہا ہی کچھ اس نسبت کی | زیست مشکل ہی ایک ساعت کی
جلد للہ کر میری امداد | اوٹھہ نہیں سکتی مجھسی بیداد
جب یہ آگہ سنا کلام اوسکا | ہوکر بیتاب اوسنین کودپڑا
پاؤں ٹھہرے نہ زمین پہ جاکے | آنکھیں کھولین تو وان نہ پایا
نہ وہ مہرو ہی اور نہ وہ جا | اک دربا غ پر ہوں استادا
دل سے بولا کہ خوب کیا پائی | دیکھ پھر تو منہ کی یاں کھائی
تھا جو اوس وقت انتشار مین دل | پر تفرح وان ہوا او شامل



دیکھی آراستہ چمن ہر سو | باغ سب گلرخون سے ہی مملو
جابجا ہی بڑہکر ہی اوسمین بنا ہی | بیچ اک صحن مین ہی زرنگاری
وہ بھی آراستہ ہی حد سی سوا | لیکن ہیات ان پہ نہ دیکھا تھا
بچھی ہی اک ایک مسند زر زر | اوسپہ بیٹھی ہی اک پری پیکر
کچھ کنیزین کھڑی ہین صف آرا | وہ بھی سب خوش جمال مہ پارا
دیکھی سننے جو وان کیفیت | ہو گئی اوسکو دلکو اک فرحت
باغ جسکا تھا جو ذکر یہ کیسی جا | دل مین آیا کہ دیکھین لوح ذرا
سوچا کہ یہ جو کی نظر اوسپہ | اونچی دی اسطرح سے آواز
رات دن ہی تھی جستجو جسکی | ہی وہ ایجاد یہ ہی بیچ جسکی
جو کہ مسند پہ بیٹھی ہی عورت | یہی بنکہ غزال کی
مجھکو لائی ہی وان کرامت یہ | مالک اس گنج کی ہی یہ خود کر
زہرہ جادو ہی اس شہر کا نام | جلد اسکا ہی ک
اسم اعظم کو پڑھ کر کرتا | نہ کسیطرح چھوڑنا جیتا
دیکھکر لوح کر یہ سمجھا | اور ہی عورت
آگہ استاد جو خواب مین نہین | دیکھ کر اسکو سب وہ لیون کو بنیا
ہو گئی ان کے ہاتھ کمان سے آگہ | ہم سوتا ہی نشہ کا وہ تارہیہ

ایک بولی کہ کتنا مزید ہے
یہہ نہ سمجھا کہ غیر کا گھر ہے

کچھ نہیں پاس اپنی حرمت کا
خبط تو تجھکو پاک ہے سودا

ایک بولی کہ کچھ علاج کرو
تمکو تا صحت اس مرض سی ہو

حال سے انکی تھی جو آگاہی
نہ دیا کچھ جواب ایک کو بھی

زہرہ جادو نے جبکہ یہہ دیکھا
یون ہوئی اس کی ہیں گویا

کتنی منہ پھٹ ہوئی ہے تو ورگور
کیون مچایا ہی آہ ری یہہ شور

کوئی آتا ہی جب کسی کے گھر
کرتی ہیں خاطر اوسکی خوش ہو کر

خلق سی مہمان کو لاتی ہیں
یا اوسی پاؤن لا بتاتے ہیں

پیش آتی ہیں تو بالفت سے
کرتی ممنون ہیں اہانت سے

رد کرے اپنی زبان کو مردار
کرنے جلد سی پیادہ اب گفتار

بولی پھر اس سی دو بد خو
تم بکدر نہ اپنے دل مین جو

میں یہہ کج فہم اور بیہودا
کچھ سلیقہ نہیں نہیں بھلا

خود مین ہون انکی بات سے نالان
جو ندامت ہوئی ہے کہیا ہے بیان

سر نہیں اوٹھتا بار خجلت سے
پانی پانی ہوئی ندامت سے

نہیں کر سکتی تم سے چار آنکھیں
ہو گئے میں میری شرمسار اپنا

ہے یقین مجھکو دی تم تمثال
آیا ہو گا نہ تجھکو خیال

کتنی عورت ہے بے سلیقہ ہی
کیا برا بزم کا طریقہ ہے

مجھسی غفلت کی اب تقصیر
ورنہ جو حکم ہو وہ دون تعزیر

کفش خانہ حضور سی بیٹھا
نہیں ہرگز یہ بالفعل اسمین

بولا یہہ مجھکو کچھ نہیں ہے ملال
نہیں ہان یا تو بکا دا اپنی خیال

سنی جسوقت اسکی یہہ گفتار
اوٹھی بیتاب ہو کے وہ مکار

اسکو سنکر جو پھی بھلا کر
سر جھکا سکی نہی وہ دو آکر

پھر منگائی شراب کی کشتی
جبکہ آئی شراب کی کشتی

کر کی معمور شراب سے ساغر
بولی اسطرح اس سے وہ ہنسکر

میری خاطر سے جام یہہ پیلو
تاکہ دلکو تمہارے فرحت ہو

اوس نے سنا جو شاہ کا یہہ سنکی کلام
لے لیا ہنسکر اسکی ہاتھ سے جام

باتین کچھ کرکے اور بچا کی نظر
زوج ماری جو اوسکے شانے پر

ہو گئی جلکے خاک وہ مغرور
ہوا سب برج جدی کا چور

ہر یون رہ کی اسطرح بولی
مرگئی ہائے زہرہ جادو بھی

جانا مہ لقا کا برج یازدہم دلوبین اور فریب کہا کر اسیر ہونا اور رہا کرنا اوسکو مہ افروز دختر شاہ طلسم کا اور فتح کرنا پھر اوس برج کا

ساقیا بادہ میکدہ اب تو دل
دل مرا ہو رہا ہے ڈانواں ڈول

اب کرونگا مین شغل میخواری
پھر دے پھر لیے ہی دل عاری

ہی عیش و طرب کی سر دور
کلفت رہ دل سے ہو کچھ دور

آج یہہ ساقیا وہ دور شراب
یاد پیری مین آئی عہد شباب

ہے غنیمت یہہ عیش کا سامان
خواب ہے خواب یہہ طلسم جہان

ہے دو رنگی زمانی کی مشہور
نہ سمجھ انقلاب چرخ کو دور

اے قلم تو بھی کر ذرا امداد
تا شفقت نہ میری ہو برباد

گیارھوین برج کا لکھون حال
حال ماضی ہے حال استقبال

ہون یہہ مضمون آئی لا ثانی
وصف مین آئی رزم خاقانی

رہے یہہ ذکر حاضر و غائب
یہہ بھی ہے اپنی وقت کی جناب

تا کہ کہین اہل حسد بھی ہو کر تقر
واقعی بے مثال ہے شاعر

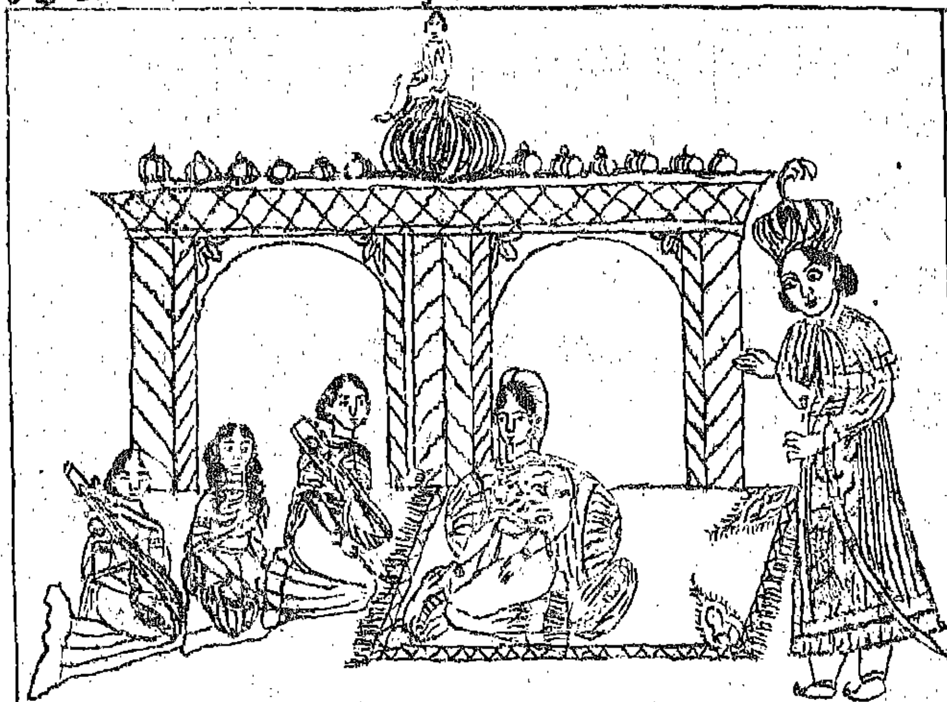
نہیں لیتا ہے لن ترانی کی
حق تو ختم ہے یہہ خوش بیانی کی

لاکر کچھ اسکو آئی خیال
آئین مضمون بہر استقبال

ہیچ قوافی کی فن مین ہی یکتا
یاد علم عروض سے ہے پیا

طبع اسکی اودہر کو آئی اگر — کہ کرے اسکو بیان سرتاسر
نہیں کرتا یہ دل سے حجت — نہ یہ خصلت ہے اور نہ یہہ عادت
کیا کیا تونے یہہ ربا ابہی پیا — میں تو ہوں ایک ہیچمدان
شاعری تو بہت بڑی چیز ہے — نظم میں بھی مجھے نہیں ہے تمیز
اونکی آگے میں طفل مکتب ہوں — کیا ہے طاقت جو منہ کو کھولوں
جو کہ اُستادونکے بیٹھے ہیں — جو میان جھوا پنی منہ میں ہیں
اے سفیر اب کے باتیں جانے دو — سب ہیں مشتاق قصہ نظم کرو
دیلو کے برج کی تھی اوسکو تلاش — خنجر فکر سے تھا دل صد پاش
پہونچا جب اپنے دشمنوں تا گاہ — کبھی گذرا نہ ایسا پیش نگاہ
رنگ سبزہ کا وہ زمرد گون — سبزہ رنگ اوسپہ تھی نمونون
اکطرف باغ بھی نظر آیا — رنگ سبزہ سے علاحدہ پایا
تھی وہ پُر نور چار دیواری — دیدہ سے جسکی تھی نظر عاری
چار عنصر تھے چار دیواری — تھی جدا گانہ اونکی تیاری
جب نظر آئی اسطرحکی بہار — گیا اوس باغ میں گل رخسار
لعل کی سب کٹی ہوئی تھی نہر — ہر روش ٹہری ہی زمرد کی
طایران چمن جواہر کے — بولیان تھیں عجیب بولتے تھے
نئی صورت تھی اونکی نغمہ کی — جسطرح کوئی گائے راگ کلی
کوکتی تھی جب اپنی وہ پروبال — اُڑتا تھا ہر طرف عبیر گلال
صحن گلزار میں تھا ایک کنوان — وان عجب لطف تھا عجب سماں
بیل ہیرے کی پر تہا نیلم کا — سونے چاندی کی تارونکا رسا
سینچتی تھی اوس سے میوہ دار شجر — دم میں پیدا ہوئے لاکھ ہزار شجر

حفظ اپنا ہو جسکو کچہہ درکار — مشکلم نہ اس سے ہو زنہار
جودت طبع ہو برا تیسرا — واقعی طور یہہ نہیں میرا
نہ لیاقت نہ کچہہ طبیعت ہے — سب یہہ بیکار تیری حجت ہے
پر جو ہیں فنی کمال اہل ہنر — اور ہیں انصاف طبع جانتے ہیں
ہے اونہین سب سے یہہ میری گفتار — ہٹ دہرمی نہیں ہے کچہہ سرکار
نہیں اونسے کسیطرح ہیں بند — اہمیں سنجیدہ ہون کہ ہون خورسند
جب ہوا برج جلد ہی فتح ہوئی — مدتعا وانسے کبھی ہوا راضی
جا بجا [illegible] مثال صبا — پر نہ پایا کہیں پتا اوسکا
[illegible] ہر اک [illegible] — کیا عجب ہے جو کلک خشک ہے
[illegible] ہوں جو [illegible] — پا کہ تسکین تا دل مضطر
[illegible] چار سمت [illegible] — تھا خجل جس سے گلشن [illegible]
[illegible] ایجاد — [illegible]
اسکی تزئین سکے [illegible] — گر کچہہ تشبیہ دون [illegible]
[illegible] — [illegible]
اک زمرد کی ایک ہیرے کی — ایک نیلم کی ایک لعل کی تہی
دیکھا آراستہ میں خوب چمن — قابل دید اونکا ہے جوبن
تھی جواہر کی سیکڑون اشجار — زور جوبن تھا اور طرفہ بہار
پر زمرد کی دُم تھی نیلم کی — لعل کی چونچ پاؤں الماس کے
پر یہہ ادہین نرالی تہی صنعت — ہو گئی تہی عقل کو وہان حیرت
جسقدر روان تھے یہو لونکے اشجار — او جگہ تھی بہار لیل و نہار
جگت اوسکی طلائی ساری تھی — خوشنما سونیکی گراری تھی
پانی بیلاگ خود نکلتا تھا — آپ سے آپ پُروہ چلتا تھا
برج بھی ایک وان تھا الماس کا — سامنی اوسکی نہر جاری تھی



سیر میں محو تھا وہ بانوی ناز / آئی بلبل کی کان میں آواز
بیٹھی ہے واں پہ ایک غیرت حور / دولت حسن سے ہے وہ مغرور
ایک کو بھی سمجھا نہیں میں بشر / سب میں مدہوش صورت تصویر
دو پہر کا جو وقت تھا اوسدم / راگنی کر رہی تھی لاکھوں ستم
مالک اوس حسن کی جو بیٹھی تھی / کہیں اسپر پڑی نظر اوسکی
لوح سی تھی گلے میں اسکے پڑی / اسطرف کو ہوا اوسکی آنکھ لڑی
اسقدر بد بلا تھی وہ بدذات / آئی اوسکے خیال میں یہ بات
بن پڑیگا اگر مجھ سے کام / ہوگا سب ساحروں میں میرا نام
باندھ کر ہاتھ یہہ کلام کیا / کیوں کھڑی ہو یہاں پہ تو شیدا
سیجیے اس کنیز کو ممتاز / تا کروں اپنی بخت پر میں ناز
چلکے صاحب شریک صحبت ہو / تاج دیکھو کہ دل کو فرحت ہو
لے لیا اسطرح سے ہاتھ میں دل / ہوگیا اوسکی سمت یہ مائل
اپنی مسند پہ اوسکو بٹھلا کر / بیٹھی انداز سے الگ جاکر
پھر منگائی شراب کے کنٹر / اونمیں مملو تھی وہ مئے احمر
بھری ساغر میں آپ اوسنے شراب / بولی یوں ناز سے وہ خانہ خراب

ہوا اوس برج میں یہ جب داخل / دیکھی برپا نفیس اک محفل
گاتی ہے ایک زہرہ وش سارنگ / اوسکی گانے کا یہ بندھا ہے رنگ
ساری محفل کا بیقرار ہے دل / پی ہے ایسی کہ جاں نثار ہے دل
یہہ بھی اک در کی آڑ میں جا کر / چھپکے کرنے لگا وہاں سے نظر
دیکھا اوسنے کہ ایک شہزادہ / آڑ میں ہے ستون کی استادہ
سمجھے یہہ دیکھکر وہ لگا تا / ہو نہ ہو یہہ بھی ہے طلسم کشا
لوح پہلے تو مکر سے لیلوں / پھر سیاست سے اسکو قتل کروں
بات یہہ اپنی دل میں ٹھہرا کر / ناز سے اس قمر کے پاس آ کر
کفش خانہ تو یہہ تمہارا ہے / تمکو اے ماہ خوف کسکا ہے
ذات اقدس سے ہے مجھے اشتیاق / سب پہ روشن ہے آپکا اخلاق
اسطرح اوسنے اسکی کی تقریر / پھنس گیا اوسکے دام تزویر
ہاتھ اسکا پکڑ کے وہ مکار / لائی سوی زرکار کہا تا ہوں
قسمیں دیکر کھلایا کھانا بھی / اپنے یاروں کا خوب کی تذلیل
ایک قطرہ جو کوئی پی لی سخن / اسطرف جنگ کا کیا سامان
کی عنایت جو آنے ہزار گہر / اور لاکھوں بہو ہی جا لگی کر
بس سب ہو کہلیا تو

ہوگئی جمع سب سپاہ عظیم / قاعدے جنگ کے لیے تعلیم
لیکے ہمراہ اپنی ساری سپاہ / وان سے راہی ہوا یہہ عزت و جاہ

جانا مہ لقا کا برج دوازدہم تک اور لڑنا پروین جادو مالک برج اور فتح یاب ہونا اوس

ساقیا اب پلا مے گلگون / تا لڑائی کا حال کچھ لکھون
میکدہ مین کرونگا آج مقام / بھیجدی دختر زر کو اب خط جام
دست پروین مین جب دیا نامہ / اوسنے خوش ہوکر لیا نامہ
ہوگیا اندشہ گھبرائی / یہہ سخن وہ زبان پر لائی
مین تو سمجھی تھی نامہ دختر کا / وائی یہہ خط ہے اوس ستمگر کا
کل تو مینے سنا تھا وہ ہے اسیر / کسطرح اوسنے خط کیا تحریر
ہوکی حیران اپنی دلمین کمال / پوچھا اوسنا مہبر سے بھی احوال
گیارہوان برج اوسنے فتح کیا / غرض ہے اب ادہر کے آنے کا
ہوگئی قتل آپکی دختر / کٹ گئی لاکھون ساحرونکی سر
آپ خط کو ملاحظہ تو کرین / حال سارا ہے مندرج اسمین
خون دختر کی اوسکے آئی بو / آگیا جوش مین تمام لہو
غیظ مین آکے بولی یون اکبار / خیر آئی تو یان وہ بد کردار
سر میدان کرونگی اوسکو اسیر / حسب دلخواہ دونگی مین تعزیر
سینہ مین چھوکر ونشتر کی ہون / دلکو پائمال کرتی ہون
صبح کو مہ لقا سے ہے پیکار / فوج جتنی ہے سب ہے ہشیار
ساحرونسے بھی پھر یہہ اوسنے کہا / اب قریب آگیا طلسم کشا
بہیجی ستار طلسم بھی خبر / پھر افروز جسکی تھی دختر
خیر اب جلد تو یہان سے جا / اوس سے کہنا کہ تمنے خوب کیا
مین کہی کیون تمہاری جرأت کو / فتح جکو دیا ہے کوشکست کو
تمنے احسان یہہ کیا مجھپر / اپنی آنے سے پہلے کردی خبر
پر تم آؤ گے اسطرح جسدم / جبکہ ہو کا مقابلہ باہم

آج کر دونگا تجھکو مالامال / ہولی یہہ فوج ساحران پامال
اوسطرف نامہ بر ابھی جاکر / شرط آداب کو بجا لاکر
جبکہ اوسکا لفافہ اوسنے پڑہا / دیکھا لکھا ہے نام ماہ لقا
جا بجا ہوگیا ستم کیسا / اس خوشی مین ہوا الم کیسا
کر رہا ہے طلسم جو برباد / تیز ہے جسکا خنجر بیداد
ہوگیا قید سے رہا کیونکر / وہ چھلاوا ہے کوئی یا ہے بشر
عرض کی اوسنے مین نہین آگاہ / جانتا ہون پر اتنا اے ذیجاہ
فوج بھی بیشمار لاتا ہے / آج ہی کل مین یان آتا ہے
خون دختر سے آپکے چھپ کر / اوسنے نامہ کیا ہے یہہ مسطور
سنکے اوسنے لفافہ چاک کیا / تیغ غم نے اوسے ہلاک کیا
پڑہ کے مضمون خط تمام کمال / ہوگئی مبتلائے رنج و ملال
رہی باقی اگر ہماری حیات / دیکھ لینا بفضل لات و منات
تجھکو وہ سفلہ کیا ڈراتا ہے / فوج کی برستے پر ادہر آتا ہے
یون کہا افسرون کو بلوا کر / کر دو لشکر مین یہہ خبر جاکر
جلد تیار ہو سکے وقت سحر / صبح ہو جائے برج سے باہر
تم بھی ہشیار ہو رہو سب لوگ / سرورون کو جگاؤ دیکھو ہو
جبکہ سب اپنی کر چکی تدبیر / بولی قاصد سے اسطرح وہ شریر
آؤ اب جلد گر تم آتے ہو / دیر کیون اسقدر لگاتے ہو
وہ ستمگر کی گڑہ کی کام کیا / خوب ستاران کی مین ناکام کیا
سمجھی ہین تم بڑے بہادر ہو / پھل کی کرتی ہو قتل دشمن کو
اوسگھڑی چکھو گے مزا اسکا / اور مین دون جواب کیا اسکا

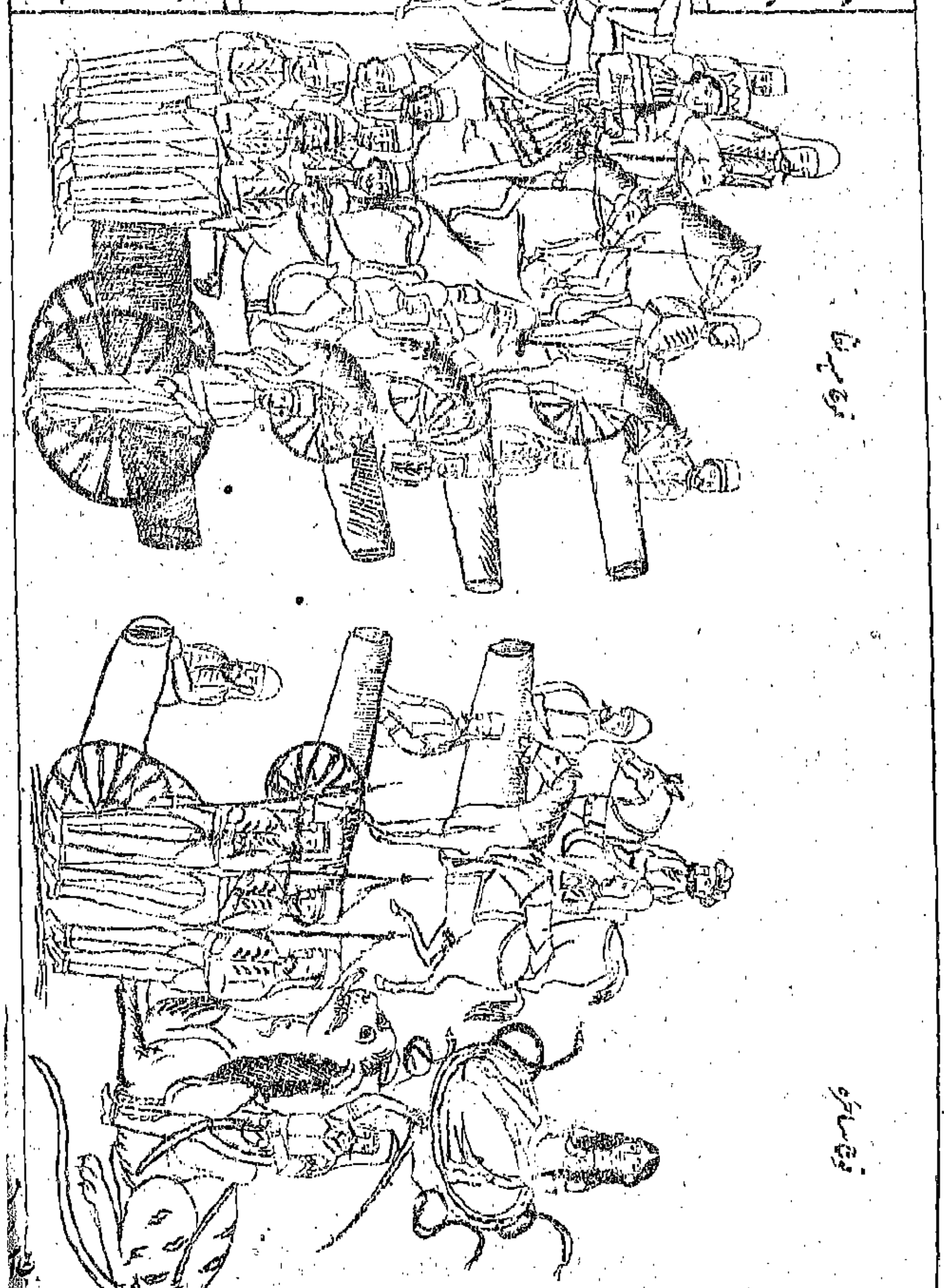
اسکو جو کچھ کیا وہ خوب کیا ‏ لطف دیکھوگی خون ناحق کا
انتظار سے ہوں منتظر میں بھی ‏ دیر ہوگی تو خود میں آؤں گی
منہ میں جو کچھ کہ آیا وہ کہکر ‏ نامہ بر کو کیا روانہ ادہر
اسمیں گذرا دن اور آئی رات ‏ مجتمع ہوکے ساحر بد ذات
اپنی اپنی جگہ پہ آنے لگے ‏ ہیبت کی خبر جو یہیں لانے لگے
کوئی بیٹھا یا کہیں سے آیا ‏ اوسپہ سفیدہ درکا دیا ٹیکا
نام اونکا چارسی کا لیکر ‏ کاٹ ڈالا چھری سے اوسکا سر
رہی شب بھر اسی میں وہ مشغول ‏ تھی کبھی شاد اور کبھی ملول
جسقدر تھی سپاہ پریوں کی ‏ اوسکو جسوقت یہ خبر پہونچی
کی اپنی درست سب ہتھیار ‏ ہوگئی رات تو رات وہ تیار
دو گھڑی رات جب باقی تھی ‏ بر سجکے دیر سے جا کو ٹھری
جب سحر ہوگئی تو پری بھی ‏ ہوئی اسکے سامنے اودہر سے ہی
بیٹھی اک تخت پر وہ ناہنجار ‏ تاج سر پر رکھا مرصع کا
چار اژدر اوٹھائے تھے وہ تخت ‏ ہی نحوست سے سنسناتی یہ بخت
تخت کے آگے پیچھے تھے دو دیو ‏ پیچھے دو لاکھ ساحر بدخو
کیا بیان انکا کیجیے نقشا ‏ چال ڈھال انکی تھی جہاں نسے جدا
کوئی ساحر سوار اژدر پر ‏ کوئی اشتر پہ کوئی بچر پر
سخت بد شکل تھی وہ سب ناپاک ‏ چہرہ اوسکا تو تھی ہی ناپاک
باز دو پہ تھے انکی تعداد میں ‏ تھی حمائل گلوں میں
ہاتھ میں سبکے تھی ترسول ‏ جسم پر سب لباس نامعقول
اس تجمل کے ساتھ وہ خود ‏ پہونچی جسوقت برجکی در پر
جمع پائی جو اپنی فوج وہاں ‏ ہوگئی شاد مان بہت اور آن
اوسکی ہمراہ جتنے ساحر تھے ‏ آکے اک سمت وہ بھی سب ٹھہرے
اسمیں شاہ طلسم بھی آیا ‏ فوج بھی اپنی ساتھ وہ لایا
جب ہوئی جمع فوج خاطر خواہ ‏ منہ لقا کی لگی وہ دیکھنے راہ
بیخبر وہ ادھر کو آتا تھا ‏ نامہ بر اسطرف سے جاتا تھا
اوسکو رستے میں راہ میں ملا ‏ کہدیا جو کہ حال گذرا تھا
جب سنا نامہ بر سے اسنے حال ‏ ہوگیا اسکو انتشار کمال
لوح پر کی نظر تو یہ نکلا ‏ فتح تیری ہے اے طلسم کشا
کچھ تردد تو تھی دلمیں مگر ‏ ہوگا غالب اسطرح اوپر
پایا جسدم یہ لوح کا فقرہ ‏ پھیرا اوسطرف روانہ ہوا
دہن تھی اوسکو جہانگیر پہنچا ‏ قرب میدان جنگ آ پہونچا
تھی ادہر انتظار میں ساحر ‏ اسکی آمد سے جب ہوئی ماہر
اودہر گئی اوسطرف سبکی نگاہ ‏ نظر آیا وہ بہن غیرت ماہ
یوں لگی کہنے پھیر وہ گھبرا کر ‏ دل مضطر کو اپنے ٹھہرا کر
غضنفر جسکی تھی وہ آتا ہے ‏ فوج بھی بے حساب لاتا ہے
دیکھیں کسکس کی سکی آتی ہے موت ‏ جسطرح اتنے اپنے ساتھ ہی موت
فتح پائیں ہم بہت ہی محال ‏ ایک کی بھی یہاں نہ ہو زوال
زیست سے ہاتھ دھو بیٹھے ‏ مال ہے جان اپنی
دیکھکر رنگ اوسکی آمد کا ‏ پیٹ پکڑے ہر ایک پیادہ تھا
آتا تھا ایسے ٹھاٹھ سے وہ تمر ‏ شان و شوکت نثار ہی جسپر
بیچ میں گھوڑے پر سوار وہ تھا ‏ گرد اوسکے تھے ریشمیں سپاہ
شوخیاں کرتا آتا تھا سمند ‏ دیکھکر جسکو برق بھی تھی نثار
تاج کج سر پہ تھا سجا کی کلاہ ‏ یہ تو یوں میں بال و بر
تا کہ دیتا تھا موجوں کو بہار ‏ جنگ پر مستعد تو ہر سوار
دیتی تھی اسطرح نقیب صدا ‏ ہاں لیے وہ بڑی ہو سے چلنا

جہان زشار یکایک ہوئی ہنگام
پاشیر اک تھی سے ہمراہ
سبزہ وا نگار غیرت ہوا سہ طرب
ہوا بار ستم تو دیتا داد کو
سامنے سے آئی وہ شہرا

دیکھیں کیسا تو آج کرتی ہو نام
قدرت سے کر دکھاتی وہ سپاہ
جنس ستم کا بھی تیر آب
فتح و نصرت تھی خانہ زاد کی

غٹ کی غٹ پھر تھے سوار
اور تھیں ایک ایک جوان السا
چپک کر قصہ سے ولی کی
آخر اپنا ہم ہو سے لشکر

غول آگے تھے نیزہ دار
جو کرتی جنگ لاکھو نسیتے تنہا
خود وہ مرنی پہ جان دیتی تھی
ایک کو ایک ٹلے پیر آگر
آتی ہی باندھا سو چہ آپنا



آیا میدان مین جبکہ وہ سردار
جو کہ تھا جنگ مین بہت ہشیار
سب کے آگے ہوا وہ استادہ
جمع اسکو ہین سیکڑون ساتھ
مستعد جنگ پر ہین سب کے سب
جب دل اسکا کمال گھبرایا
دیکھا جس وقت اسکو پروین نے
اوس جفاجو کی سنتی ہی یہ بات
پہلے تو سحر اونے ایسا کیا
گر نہ وہ لوح ہوتی اسکے پاس
جب نہ کی دونکو سحر نے تاثیر
جسکو دعوی بہادری کا ہو
سنکے یہ بات جل گئی ناری
چلا جادو کا ستھا جو وہ مکار
بیخطر اسنے ان کو کر کے اسیر
ایک نے سحر یہ کیا ناگاہ
تھا ادہر فوج مین بہای کسا
آئی طاؤس سیکڑون نخوا
خاک ہو جا سب کے تا سب فوج
ادہر اسنے فسون پڑہا ایسا
سحر کی ساری آگ سرد ہوئی
تیغ کو شیشے رکھہ لیا اونکو
جسم پہ تلوار سے لگی جو دم جنگ

میمنہ میسرہ کیا تیار
رکھا اون لوگونکو یمین و یسار
شیر کیطرح جھومتا تھا کھڑا
خود ہی شاہ طلسم ہے حاضر
جا بجا مورچے بھی ہین تیار
یہ سخن وہ زبان پر لایا
کہا یا ہیچ و تاب بیدین نے
ہوئی آمادہ سحر پہ بد ذات
بنا دانا ہر ایک انگارا
قہر ڈہاتی وہ داؤ ہو سوا
ہو کے کسیا نے سب کے سب تہ پر
جان وہ بچہ گو اپنی چہکو
اک جھڑی نکلا سحر جا جاری
ہوئی سنبہلکی ڈہڑی ہی بلا آ
آگ پروین کو لگیا وہ شریر
نکلے لاکھون ہین سی مار سیاہ
سحر کو ون سی خوب تھی ہار
ساری سیاہ نکو کر دیا فی النار
آتش افشان تھی وہ کی ہر اک موج
ابر اک آکر وان برسنے لگا
ساحری ساحرونکی گرد ہوئی
دم نہ لینے دیا ذرا انکو
مع مرکب اوسی کیا چو رنگ

چہے اوسنے جوان وہ نایاب
کچھ جو ڈرانے ساتھ بھی کھے
فوج پروین پہ کی جب اونے نگاہ
ایک جانب سپاہ پروین ہے
اسنے جس وقت دیکھا ایسا رنگ
نہ ہراسان ہوا یہ دل نادان
دفعتاً حکم ساحرونکو دیا
رائی سرسونکو ہاتھ مین لیکر
پھر اونھون نے کیا نہ خوف ذرا
تیر دشتی کیطرح سے وہ چلے
نکلا پھر صف سے ایک بد کردار
وہ کہ تھا کرگس جنگ و جدال
نہ کیا جانکا کچھ اوسنے وہم
اوسنے بھی سحر وہ کیا جادو
بڑھ گیا ساحرونکا دل اسدم
جبکہ ساسان نظر آیا
جب پریشان فوج کو دیکھا
پھر یہ اون ساحرون نے سحر کیا
اوٹھتا تھا شرارونکا طوفان
ہوئی بارش کی ایسی طغیانی
تھی دہر ساحرونمین یہ تکرار
اوسگھڑی اونکا حال ایسا تھا
تیر جسپر پڑا وہ سار ہوا

اوس زمانہ مین تھا نہ جنکا جوڑا
کچھ کمین گاہ مین چھپا بیٹھا
دیکھا تخت سحر پہ بیٹھا ہے سیاہ
تخت پر جلوہ گر وہ جادو ہے
ہو گیا اور اسکے دل کا رنگ
دیکھ کرتا ہے کیا خدا ساماں
تھم کر وہ منہ لگا پڑھنے اپنا
بڑھ کے آگے کو لگے جادوگر
اسکے لشکر پہ اونکو پہینکا
پہونچے جسکے پاس وہ چلے
یون لگا کہنے وہ بکار
بزدلون نے کہین ہوا ہے سوا
اوس جفاکار پر لگا تی تیغ
نہ ہلا ہاتھ پاؤن پر قابو
سحر کرنے لگے وہ سب باہم
دلمین اپنے ہر ایک گھبرایا
سحر ادہر اسنے بھی کیا ایسا
آگ کا اک بہا دیا دریا
خوف سے تھا کب لبون پہ جان
ساحر انکے مین گر پانی
ناریون نے بھی ڈر کر کہا
تھے سب کچھ گہستی کچھ نکلتا تھا
اوسنے مرکب پر سوار ہوا

ہوگیا کوئی سامنے سے فرار　　نہ بتا اسکا وان لگا زنہار
پیش جاتی نہ تھی کوئی تدبیر　　تیغ تھی مثل مرگ دامنگیر

کوئی زخمی کہین تھا افتادہ　　بھاگ گئے پر تھا کوئی آمادہ
ہاتھ شانے سے تھا کسیکا قلم　　کوئی راہی تھا سوی ملک عدم

زندہ درگور اک ستمگر تھا　　کوئی دو ٹکڑے کوئی بے سر تھا
پانی پانی کوئی پکارتا تھا　　دست و پا کوئی دیر مارتا تھا

الغرض دو گھڑی کے بیچ مصاف　　ہوگیا ساحرونکا لشکر صاف
چند ساحر جو رہ گئے باقی　　وہ بھی بھاگے بچا کر جان اپنی

جا کے بیرون میں یون کہا اونسے　　بیخبر بیٹھے ہو کدھر ہے خیال
اب کرو جلد اسکی کچھ تدبیر　　نہیں ہوگا وہ شیر جیسے اسیر

ساحرونکا یہ جا کے دیکھا حال　　ہوگیا تغیر غم سے اوسکا حال
فوج سے غرض یون کلام کیا　　حیف تم سے بھی کچھ نہ کام کیا

کیون نہین جا کے جنگ کرتے ہو　　ایسی شکلون سے ایسا ڈرتے ہو
خوف دل میں اگر سمایا ہے　　رعب اونکا جو تم پہ چھایا ہے

چوڑیان پہنو کھول کر ہتھیار　　کفو تین میں ڈوبو ہو جو غیرت دار
سنکے یہ دیو نکو آیا جوش　　خون فاسد نے انکو کھایا جوش

تم بھی رو پیٹ کر وہ خانہ خراب　　موت کے ڈر سے تھی مگر بیتاب
دیکھا جب مہ لقا نے یہ نقشا　　فوج کو اپنی اوسنے للکارا

اپنے مالک کا حکم یہ سنکر　　برق آسا گری یہ فوج ادھر
خوب گھمسان کی لڑائی کی　　اسقدر تیغ آزمائی کی

دونون جانب سے لاکھون کا آخر　　جا بجا کشتے انکے ہو گئے ڈھیر
دو پہر تک یہی رہا احوال　　خون سے سب زمین ہو گئی لال

اسمین کی مہ لقا نے یہ تدبیر　　کیا پری رین پہ کھینچکے شمشیر
ہوگیا غصہ اوس سپہ پہ تاری　　تیغ کی آنچ سے ڈری ناری

ساتھ شاہ طلسم کو لیکر　　بھاگ گئی فوراً وہ برج کے اندر
جبکہ یہ اوسکی فوج نے دیکھا　　وہ بھی راہی ہوئی سوی صحرا

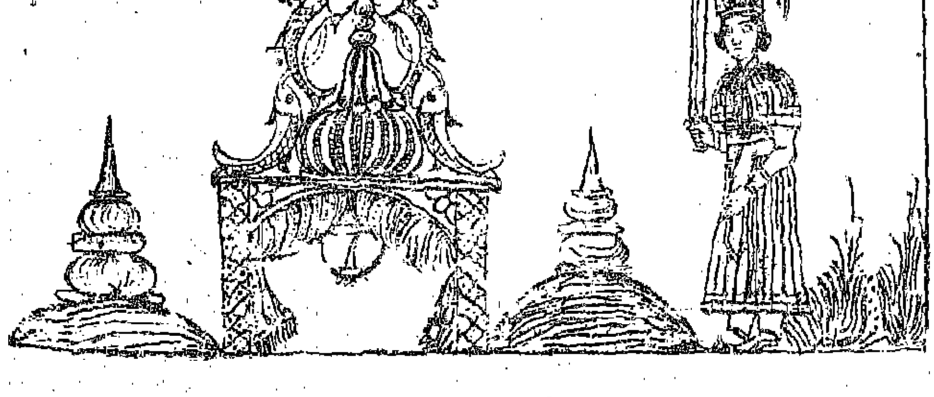
بن پڑی خوب اس لگی نرکی　　بولا اب ہم نے یہ گڑھی سر کی
چھوڑ کر فوج برج کے در پہ　　گیا تنہا حصار کے اندر

قتل یہ دیو سپہ کر کے خونکارا　　بادشاہ طلسم کو مارا

فتح کرنا مہ لقا کا برج دوازدہم خوش ہوا اور روانہ ہونا اسے تلاش طلسم چار بہار

آخری جام اک پلا ساقی　　تا کرون فتح برج ہوش کو بھی
جھیلی کسطرح بیقرار ہے دل　　حل کہین یہ بھی ہو چکی مشکل

ہو گئی قتل جب عدو کی جمعیت　　وان سے آگے بڑھا یہ مہ طلعت
ایک برج کلان نظر آیا　　کچھ نئی شکل کا اوسے پایا



تھا سراپا وہ صورت ماہی
تھا وہ گردش میں خلق حیرت
اسم اعظم کیا جو پڑھ کر دم
بلکہ باقی رہا نہ کوئی سکان
تھی جو فوج اسکی برج کو دیر
اسقدر پال غزر دیا سبکو
اسکو اوسدم جو کچھ خیال آیا
اس کو معدوم اسنے جب پایا
مینے تجھے یہہ کیا تھا کام
کہا اسنے کہ اے پری پیکر
رہتی ہمراہ کیوں شہ پری کے
اوس جگہہ پر کہو میں کیا کرتا
اونکو روکا نہ تمنے کیوں ناحاہ
میں تو کرتی ہوں خوب بیان واللہ
کیونکہ اونکو میں روک سکتی تھی
دوسرے اسسے تھی میں آگاہ
یہہ بھی مجکو نہیں گوارا تھا
اپنے سینہ سے اوسکو لپٹا کر
تم بھی مجبور میں بھی تھی ناچار
اوسنے اوس روز وان قیام کیا
پھر افروز کو سب اوسنے دیا
کہدیا اوسسے یوں سب کسیکے من
ڈرکھی اوسدم خدایا اپنی نظر

ولیں سمجھا ہی رنج غربت بھی
جلد ہی بھی بڑھ کر کہتا تھا وہ ت
ہو گیا اوسکو واسطے وہ ستم
اک کف دست ہو گیا میدان
اوس جگہہ سے وہ صاف آئی نظر
ایکدم میں غنی کیا سبکو
اوس جگہہ اوس پری کو بلوایا
باندھ کر ہاتھ خوب خوار کیا
آج دیکھا اوسی کا یہہ انجام
دیکھو انصاف کی نظر سے اگر
ہوئی جاتیں اسی ہیں بیدین کے
پاس کیا اونکی جان کا کرتا
مجھکو اسکا ہی خوف تھا واللہ
کہ سراپا ہی اسمیں ہر گناہ
تم ہی بتلاؤ روک سکتی تھی
کسطرف جاتی تھی کچھ نہ چھپا
قتل منظور کب تمہارا تھا
یوں کہا اوسنے پیش تر جا کر
نکرو اسطرح کی اب گفتار
خوب اوس جان کا انتظام کیا
تن تنہا سفر وہاں سے کیا
پھر میں آ دن کا تم کھو گئیں
سو ہی صبح نکل گیا وہ قمر

اوسکی آنکھیں تھیں عین نرگس گو
جسکے گھر میں یہہ قریب اوسکی گیا
دفعتاً اوسکا کھل گیا نقشہ
شادمان ہو گیا یہہ سر سہما
وہ انسی اپنی سپاہ میں آیا
تھی جو شاہ طلسم کی بیٹی
باپ کے غم میں سوگوار تھی وہ
بولی اسطرح سے وہ نازک سی
خیر جو کچھ ہوا وہ سب ہی بجا
اسمیں ہرگز نہیں خطا میری
[illegible]
ہاں اگر خود میں قتل ہو جاتا
بولی وہ شہ ہی اے قمر اندام
سچ یہہ انصاف سے تو فرماؤ
کچھ مخاطب اگر اونہیں پاتی
بعد اسکے ہوئی خبر مجھکو
اوسنے جب اسطرح سے کی تقریر
کیا یہہ کہتی ہو اے مہ تابان
سنکے یہہ بات وہ ہوئی مسرور
تیسری شرط کا جب آیا خیال
اوس پری رو کو نہان چھوڑا
تھا نہ واقف جو اسسے وہ زنہار
قرب شاہ ہم اسکو اک ملا دیا

عہد نامہ تھا دیکھے سینے پر آپ
برج سے نکلی اک عجب صدا
نہ رہا پیش جو تھا نقشہ
اور ادا شکر کا کیا سجدہ
ایستادہ کئے خیام اوسنے بھی
جس سے لوح طلسم پائی تھی
مثل سیماب بیقرار تھی وہ
تمسے کیا یہہ تو ہو نہ خطا میری
حق نے تمکو تو فتح یاب کیا
سنو یہہ بات دلربا میری
سمجھ اپنی لب جرات کی
تو یہہ انجام مجھے پیش آتا
ہے یہہ بجا جو کہ دو مجھے الزام
ہٹ ہر گز بھی نہ اتنی بچاؤ
کسی پیرایہ سے میں بچاتی
بن پڑا کچھ نہ اے قمر مجھکو
سنکے خوش ہو گیا وہ قمر سیر
میں تمہارا ہوں بندہ احسان
لگی کچھ ہونے اوس سے گو مگو
اوسکی قبضہ میں جو کچھ تھا زر و مال
اوسکی الفت سے اپنا منہ موڑا
کسطرف ہے طلسم چلتا تھا
دل میں اپنی بہت وہ گھبرایا

دن جو اوس وقت رکھا تھا پلا
پر جا نہ سکی کچھ بھی نہ بس چلا

ہو گئی مجبور دل سے گھبرانے لگا
نہیں تدبیر کوئی اس کے سوا

رات کی رات یہاں بسر کیجیے
صبح جس وقت ہو سفر کیجیے

دیکھی جو وہاں کوئی امن کی جا
پڑ رہی کچھ اک شجر کے تلے

نیند کب رنج و غم میں آتی ہے
بلکہ آئی ہوئی بھی جاتی ہے

رہنا شب بھر مہ لقا کا کنارہ دریائے گنگ اور دیکھنا ایک بجرے کا دریا میں نصف شب کو بہا اور سحر کو دن اترنا ہونا اور ملاقات ہونا ساتھ کنیزوں کے جشن سحر دیکھنا بدر لقا اور اس کے ملازم چار پری رخ کا

سما قیامت ہو دو سرا سا ہو
پار بجرے الم سے بسترا ہو

جب کشتی شراب کی منگوا
ڈوبا جاتا ہے آج دل میرا

پر کوئی ماہ وش وہاں سے آ
غم میں میرے دیکھو وہ یاد آئے

اوڑھی کچھ کشتی کی کیفیت
دور ہوں رنج و غم سے رات

مدعا ہے رات عیش و عشرت شنیدا
در حقیقت وہ پائیں وصل یہیں

کیا لکھوں اس حزیں کا حال
رات وہ اسکو جو گئی تھی بال

اسی صورت نہ نیند آتی تھی
رات گویا وہ کالی کالی تھی

گزری وہ نصف شب اسی صورت
چین آیا نہ پھر کسی صورت

مشتعل ماہ پھر ہوئی روشن
خوب یا پہر گیا جو بن

رشک اختر ہوا ہر یک حباب
بال اڑا وہ بن گیا گرداب

تھا پریشان جو کچھ غیرت ماہ
کر رہا تھا ہر ایک سمت نگاہ

اسمیں اک سانحہ نیا دیکھا
آب دریا ہوا تھا وہ بالا

تھا اک نور کا نظر آیا
سمجھا کچھ چاند یاں اتر آیا

تھا کچھ ثبوت تھا وہ کو در
کر گئی اوس جگہ نگاہ تھا جو

آ گیا جب وہ رفتہ رفتہ قریب
آیا سامان نظر عجیب و غریب

گنگا جمنی نفیس دریا ہے
برق کی طرح وہ چمکتا ہے

چند ملاحتی ہیں بادلہ پوش
بادۂ حسن سے ہر اک مدہوش

نور کی صورتیں یہاں پر رنگ سرخ
رخ روشن ہوا اونکی رات ہے دن

گرد اس کے ہیں ہاتھ میں لنگا جمنی
اسی جانب وہ کشتی لا کے



کھڑی رہتی ہین وہ اکے واکی ساتھ
شیشہ آلات اوسمین ہین شنگ
سر پہ اوسکی ہی خوشنما جوڑا
تیغ سے تیز ابروے خونریز
صف مژگان غضب کی ہی خونریز
بیٹھہ سیندور ہی اوسکی کان کی لو
ایک غنچے کے پاس ہین دو پھول
رخ پہ خال سیہ نمایان ہے
برگ گل سے ہین نازک اوسکے لب
سرخ گورے ہی جو وہ کلائی ہی
ناخن اوسکے ہین غیرت مہ نو
ولولہ ان پستان ہین سینہ پر
ہی یہہ باریک اوس پری کی کمر
زعفرانی غضب دوپٹہ ہے
گاتی ہین وہ اپنی لیس کی چیز
پھوپھنچا منہہ اپنا جو وہ پھرا
بہت اوسدم اسے ملال ہوا
اوسی جانب نگاہ تھی اسکی
دیر تک اوسکا انتظار کیا
کسی آفت سے ڈرتا یہہ اگر
اوسکا کہل جائیگا مفصل حال
اس تردد مین یہہ سیاہ شب
جب ہوئی شام اور دن گذرا
دیکھتی ہی اوسے یہہ شاد ہوا
ملتفت ہی تھا یہہ مجھکو یقین

تال سے سر پہ ہی ہین اونکی ہاتھ
کچھہ عجب لطف ہی عجب جوبن
پس مہتاب ہی شب یلدا
سرمہ آگین نگاہ زہر آمیز
تیر کی طرح جان لینی پہ تیز
ہی خجل جس سے آفتاب کی ضو
خوشنما دیکھنے مین اور معقول
رشک سے داغ ماہ تابان ہے
ہی تبسم کا بار دینہ غضب
اثر پنجہ حنائی ہے
اونگلیان گوری گوری شمع کی لو
بارور یا کہ حسن کا ہے شجر
اوسکی آگی ہو گندہ تار نظر
سنگ بھی اوسکا ہلکا ہلکا ہے
سب فدا کرتی ہین جان عزیز
چرخ کہا کر وہان وہ ڈوب گیا
دلمین اس بات کا خیال ہوا
اور حالت تباہ تھی اسکی
پرنہ دیکھا اسے اودھر وہ پھرا
تو اوسے پھرتا کوئی نہ کوئی بشر
اب ہی بیفایدہ یہہ رنج و ملال
اسی دھن مین ہوئی نمود سحر
آکے بیٹھا مقام تھا جس جا
نامرادی مین بامراد ہوا
ناؤ یہہ ڈوبتی ہے کہین

خوشنما اوسپہ ایک کمرا ہے
صدر مین اوسکی مسند پر زر
گیسوون مین جبین وہ رشک قمر
دونون آنکھین ہین مے کی دو ساغر
صدف بحر حسن ہین وہ کان
دونو عارض کی درمیان ہینی
رشک خورشید روی روشن ہے
تنگ غنچے سے بھی سوا ہی دہن
دونون بازو بھی ایسی ہین نایاب
کیا بیان ہو ہتھیلیون کا نور
پیٹہہ گوری وہ اور شکم شفاف
یا کہ شمع ہے نور سینہ کا
پشت پا صاف اور وہ کف پا
کچھہ کھڑی ہین خواصین بھی پیچھے
پہلو مین مصاحبین چار
جبکہ یہہ ماجرا نظر آیا
چرخ پھرنے یہہ کی بیداد
غرق تھا خود یہہ بحر الفت مین
خود ہی پھر ہو یہہ کی گفتار
کل کی دن بھی ٹہر یہی ہی جا پر
گرچہ یون اسنے دلکو سمجھایا
ہر طرف کو اوترکے پھرنے لگا
گذری جب نصف شب تو پھر بھی
شادمان ہوکے یون ہوا گویا
سوتا بخت اب ہی غرق بحر فنا

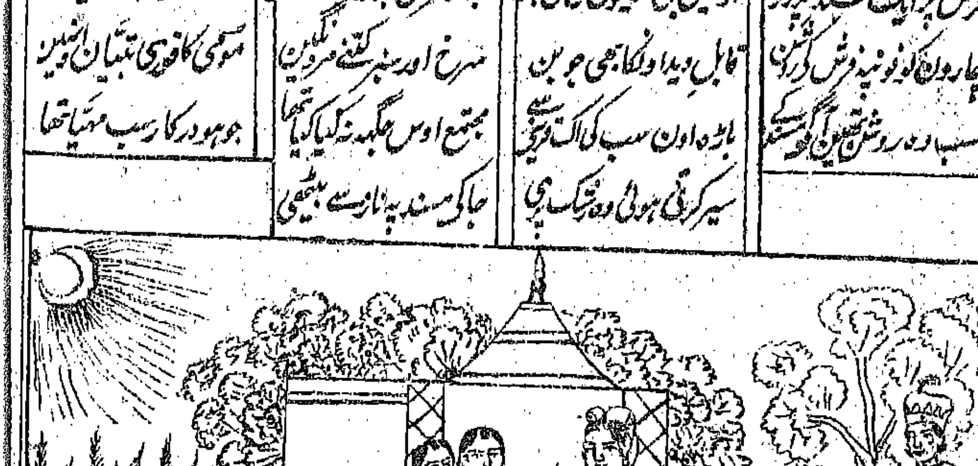
قصر باغ جنان سے اچھا ہی
جلوہ گر اوسپہ اک پری پیکر
دو شبونکی ہی درمیان سحر
دیکھی جو آپ سے ہو وہ بار
وصف مین جسکی عقل ہی حیران
زیبائی کہا ہی یہہ اگر بہتی
شعلۂ طور صاف گردن ہے
در دندان ہین صاف در عدن
دیکھنی سے ہو جنکی دل بیتاب
ید بیضا ہین یا تجلی طور
مثل عینک ہی دونون سست صاف
دونون عارض کا یا کہ عکس پڑا
ذو رخہ ہے یہہ ایک آئینا
گائیکین چند بیٹھی ہین آگے
اونکی بھی حسن کی ہی طرفہ بہار
فرط غم سے دل اسکا گھبرایا
ہو گئی اسپہ کچھہ نہ کچھہ افتاد
پہنسگیا تھا نئی مصیبت مین
ہے ضرور اسمین کچھہ نہ کچھہ اسرار
ہی حقیقت مین کوئی بھید اگر
پرنہ جواب اسکو رات بھر آیا
پاؤن ہر سو نظر سے دوڑایا
اوسی مکان سے نظر آیا
کیون دالان سے تھا گمان مگر
ایکبار بلند نہ اٹھین سے رہتا

نظر آتی ہین عورتین یہ وہی
ایکسیطرح بیٹھیے اسپر
جس جگہ ڈوبتا تھا وہ بجرا
بیٹھکر ہوگیا بجرا وسپہ سوار
اوس جگہ پر گیا جب اوسنے قیام
روح افزا وہ کوہ ایسا تھا
اسقدر سرخ رنگ اوسکا تھا
ہر طرف کے گلون سو تھا مملو
شجر اوسکے تمام خوش اسلوب
چاندنی پر وہان شمامہ جوبن
تھے مکانات اوسپہ عشرت خیز
نقرئی بادلہ کی سب جھالر
فرش پر ایک مسند پر زر
چارون کونو نپہ فرش گسترن
سب پہ رہ روشن تھین اگر گستر کے

بال بیکا نہین کسیکا بھی
دیکھین جاتا ہی ڈوبکر یہ کدہر
آگے جب تہان وہ چرخ کہانے لگا
ڈوبا وہ چرخ کھا کے آخرکار
تازہ ہوا وتری بات گل اندام
نہ جہان مین نظیر اوسکا تھا
کوہ یاقوت کا وہ گویا تھا
آتی تھی وان ہوا مین مشک کی بو
غیرتِ سرو قامتِ محبوب
ونکی صورت تھی رشک ماہ رو
چل رہی تھی ہوا بھی عنبر بیز
لطف وہی تھی کچھ عجب جھالر
اوسمین بھی موتیون کی تھی جھالر
قابلِ دید اونکا بھی جوبن
بانڈہ اون سب کی اک قرینہ سے
سیر کرتی ہوئی وہ تپ تک آ ہی

ڈوبنے کا نقطہ یہ دہوکا ہی
اسی تدبیر مین یہ سب سیما
ابھی اک چرخ بھی نہ کہایا تھا
وہا فسی الدم مین جا کی وہ بجرا
لیگئی سب کو کوہ پر ہمراہ
وہ انکی آب ہوا بھی ایسی تھی
اور ایسا تھا وہ رفیع و بلند
تھے چمن ایسے اوسپہ نرگس کے
نغمہ کش اوسپہ مرغ خوش الحان
نہرین جاری تھین جا بجا ہر سو
تھا لبِ نہر ایک نمگیرا
زیر نمگیرہ فرش بچھا تھا
جھاڑ فرشی بلور کے عمدہ
سرخ اور سبز کتنے عمر دین نگین
مجتمع اوس جگہ نہ کیا کیا تھا
جا کی مسند پہ ناز سے بیٹھی

نہین کھلتا کہ ماجرا کیا ہے
اپنے مطلب کی گھات جا پہنچا
پھر کریہ قریب اوسکے گیا
نیچے پھر اک پہاڑ کے اوبھرا
پیچھے پیچھے چلا یہ غیرت ماہ
روح پژمردہ تازہ ہوتی تھی
جسپہ پہونچی نگاہ کی نہ کمند
آنکھین کھل جاتین جنکو دیکھی
سنکے ہوتا تھا طائر جان
پانی اونکا تھا بیدمشک و گلاب
چاندنی کی چو نولن پر تھا کی کا
سرخ مخمل کا پردہ سارا تھا
تھا نہ ثانی جہان مین جنکا
ہر کسی کا فریب تھیان انہین
جو ہو درکار سب مہیا تھا



گرد بیٹھیں مصاحبیں تمام
دست بستہ کھڑے سبھی خدام

کسلیے تو مخل صحبت ہو
نہ کہیں مبتلائے آفت ہو

اون درختوں میں جب گئی پہلے
وانسی کرنے لگا یہہ نظارہ

کیا سبب ہے جو میرا شہزادا
نہیں تشریف ابتک لایا

اونکو فرقت میں ہوگا چین کہان
ہے یقین راہ میں ہون اس آن

ایک بولی کہ پاؤن جسدم اگر
ابھی لے آؤن انکو میں جاکر

اسمیں اک آسمان سے اوترا تخت
تھا جواہر نگار سارا تخت

جسمیں بیٹھا ہے وہ ملک یگانہ
سب سے تھی شمع اوسکی بیگانہ

اوسجگہ پر وہ تخت سے اوترا
جبکہ اوس بزم کے قریب آیا

لیجئے دیکھیے وہ آئے حضور
کرتی تھیں آپ ابھی انکی کور

اوس پری چہرہ نے سنی یہ تقریر
کیون ہوئی دیر اے قمر تنویر

گوش زد اوسکی جب ہوا یہہ کلام
یون لگا کہنے وہ قمر اندام

ہوگئی دیر اسلیے اس آن
ورنہ تھی میرے دلکو تاب کہان

تم بھی لیکن حضور کیسی غافل ہو
ہمتو یہہ جانتے تھے عاقل ہو

نہ بلا کر بٹھایا عزت سے
پیش آئیں نہ تم محبت سے

سنکے حیران ہوگئی وہ ماہ
بولی واللہ میں نہیں آگاہ

تمکو معلوم ہے گر اونکا حال
کیون نہیں لاتی کر کے استقبال

یون پکارا کہ اے قمر سیما
گر کرم آپ نے یہہ فرمایا

آپ کہتے ہیں مجھے خرسند
ہر تبہ اس حقیر کا ہو بلند

تم مجھی کو بلاتا ہے واللہ
پڑ گئی جبکہ اسپہ اسکی نگاہ

اس سے شاید حصول ہو مطلب
دور ہو جائیں سارے رنج و تعب

تھا اوسے انتظار جسکا بھی
اسی جانب نگاہ تھی اوسکی

بصد آداب کر کے استقبال
لیگیا ساتھ سے وہ نیک خصال

یون لگا کہنے وہ قمر دل میں
جانے اسطرح غیر محفل میں

ہوا اس بات کا جب اسکو ڈر
تھی لب نہر سر بسر کے جو شجر

بعد دم بھر کے پھر وہ تھک کر بیٹھی
ایک مصاحب سے اسطرح بولی

بولی وہ آپ ہون نہ دلمیں ملول
ہیں کبھی مشغلہ میں مشغول

ایک بولی نہیں یہ فکر کی بات
آتی ہونگے وہ اے خجستہ صفات

ہو رہا تھا ابھی اودہر ہی کو
جلد سی کچھ پڑھ گئی تھی بیکل کر

اک جوانمرد اوسپہ بیٹھا تھا
بڑھ گئی یوسف سے حسن اوسکا تھا

پہنے تھا وہ جڑاؤ سبز زیور
خیرہ ہوتی تھی دیکھنے سے نظر

پڑ گئی اون مصاحبوں کی نظر
بولیں سب سرو سے خوشی ہو کر

بیٹھا مسند پہ وہ خجستہ شعار
ہو گیا گرم پہلو سے دلدار

کب سے ہیں تمکو یاد کرتی تھی
ہر گھڑی آہ سرد بھرتی تھی

آج سلطان قاف سے ای حضور
ملک کا ہو رہا تھا کچھہ مذکور

کہہ چکا جبکہ یون مہ تنویر
پھر لگا کرنے اسطرح تقریر

ایک شہزادہ عظیم الشان
باغ میں آپکے ہوا مہمان

یاد کبھی کرے گا کیا تمکو
کیا کہے گا کوئی بھلا تمکو

دوسرے یہ تمہارے آگے تب
میں بلالیتی غیر کو کیونکر

پاکے اذن اوسکا وہ بیتاب آن
کر کے منہ اوسکا کی سمت اوس آن

یا ان تلک آئے برائے خدا
کچھ نہ شرمائیے برائے خدا

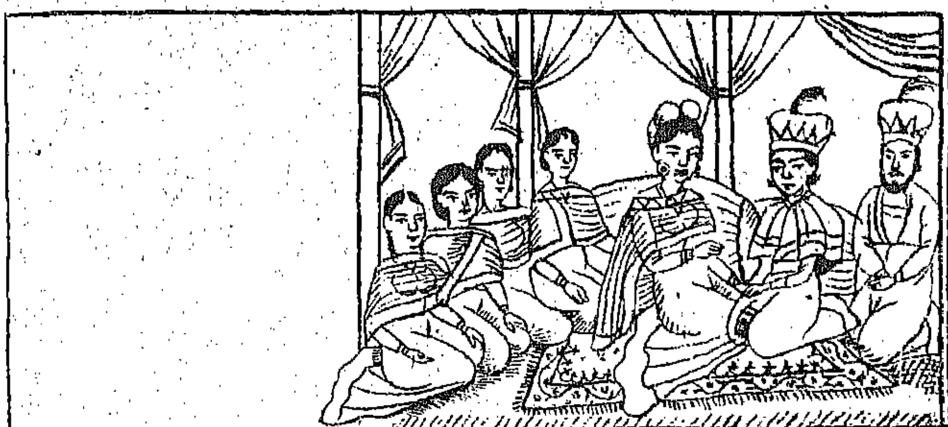
اسنے جسدم سنا یہ اوسکا کلام
دلسے کہنے لگا یہ بات تمام

صاحب خانہ خود بلاتا ہے
چلکے ہو وے مضائقہ کیا ہے

اسی امید میں یہہ مہ سیما
سوے محفل نکلکے وانسے چلا

جسگھڑی اوسکو یہہ نظر آیا
تا لب فرش وہ قمر آیا

صاحب جاہ اسکو جو پایا
اپنی مسند پہ اوسنے بٹھلایا



جب پریشان دیکھا اسکا حال / ہو کے مضطر اوسنے پوچھا احوال
کہیے کیا آپکا ہے اسم شریف / کسطرح لائی ہو یہان تشریف
کسکی تم جستجو مین نکلے ہو / پیش کیا آیا حادثہ تمکو
بالکل رنجور تمکو پاتا ہون / نوجوانی پہ رحم کھاتا ہون
تمکو خلاق دو جہان کی قسم / کہدو احوال صاف صاف ابھی
سنکے اسنے دیا یہ اوسکو جواب / پوچھیے وہ شخص میرا حال جناب
ہے اگر کوئی دل ہی اپنا تھم / پھر اوٹھائی نہ اپنی سادہی یا تھم
گر نہین ہے تو فائدہ کیا ہے / کہنا سننا تمام عبث ہے
اپنے مہمان کا یہ سنکے کلام / بولا اسطرح سے وہ گل اندام
کیجیے آپ اپنا حال بیان / نہ اوٹھاونگا ہاتھ تا امکان
جو بھی ہوسکیگا کام اپنا / نہ کرونگا دریغ مین واللہ
ہو گیا جب کہ اسکو اطمینان / حسن آرا کی شہرا کر کی بیان
حال سارا عیان کیا اپنا / نام جو تھا بیان کیا اپنا
جب سنا اوسنے اسکا سارا حال / یون لگا کہنے وہ قمر تمثال
چلیے میرے غریب خانہ پر / رہیے وہان چند روز اے گل تر
سہل یہ امر ہے نہین مشکل / مدعائے حضور ہے حاصل
شاد ہو کر یہ اسنے کی گفتار / دیکھیے یون اگر طلسم بہار
رہون تا دست تابع فرمان / تن بجان مین ہون مری آئی جان
پھر کہا اوس نے یون کہ اے غمخوار / حال اپنا بھی کچھ کرو اظہار
پر مجھے یہ بھی بات بتلا دو / تمنے کسطرح دیکھا بندی کو
تھا جو خفیہ مین بھلا سینہ مین نہان / آئی تجھسے تم تو میرے آگے یہان
اور کسطرح سے ثبوت ہوا / کہ یہ احقر ہے کوئی شہزادا
ہنسکے کہنے لگا یہ وہ ذیجاہ / تمسے الفت مجھے ہوئی واللہ
جو جو پوچھیے گے تم بتاؤنگا / بات کوئی نہ مین چھپاؤنگا
نام عاصی کا ہے سکندر جاہ / شاہ جن کا پسر ہون مین آگاہ
ہے پرستان مین خاکسار کا گھر / آتا ہون سیر کو مین اسجا پر
یہ پری جو کہ پاس بیٹھی ہے / یہ بھی اک شاہ جن کی بیٹی ہے
بندہ مدت سے اسپہ شیدا ہے / حسن افروز نام اسکا ہے
باپ سے اپنے مین چھوڑتا ہون / نہین اظہار عشق کرتا ہون
اس سبب سے یہ بات مخفی ہے / یہ جگہہ سیرگاہ اسکی ہے
چھپکے ہر روز گھر سے آتی ہے / سیر دریا کو چلی جاتی ہے
اک پہر پھر کے بعد یان کر / لیے تفریح رہتی ہے شب بھر
مین بھی اوسوقت یا پہنچا ناگہان / صبح کو اسکے ساتھ جاتا ہون
سنتے لیکن بڑا کمال کیا / نہ ذرا جان کا خیال کیا

پی وہ کر اسجگہ پہ آنے تم
جو کہو تم پوچھنے ہو حال اسکا
ماورا لسکے یہان جب آیا تھا
تمکو دیکھا در حقیقت مین پشیمان
جبکہ دیکھا تھا اسی احوال
نہین معلوم اسنے کیا بھید ہی کیا
اور بیٹھی دل مین اپنے گھبرایا
دل مین آخر یہ بات ٹھہرا کر
تھا جو وہ بادشاہ جن کا پسر
اک نکالی سی اسکی دعوت کی
دل چھپاسا تھا جو دام الفت مین
پر نہ کچھ اس سی کیا اظہار
پوچھے دن آونگا یہان مین ضرور
جتنے حاضر تھے یہان پھر خدام
سنکے کہنے لگا یہ غیرت ماہ
سنکے یہ بات بولا وہ ہنسکر
جا رکھے ہین اس جگہ نادر
پر رہے یہ خیال اے بھیدی
باری باری سی کھولنا انکو
کنجیان اسکو دیکے آخر کار

کچھ تردد نہ دلمین لاتے تم
تمنے کسطرح مجھکو پہچانا
اسطرف کو قدم بڑھایا تھا
ہوا ابتری سی یہ تمہاری عیان
مجھکو اوس دم ہوا کمال ملال
پہلے دریافت کر لو حال اسکا
اوسکی گھڑی عقل مین یہی آیا
دی یہ تکلیف تمکو ای گل تر
تخت پہ مہمان کو بٹھلا کر
خادمونکی طرح اطاعت کی
سنو اخوش بہ بزم عشرت مین
یون بنا عذر سی اونکی گھاتا
کہ سہارتے اسمین ہیگا قصور
آپکا دل سے سب کرینگے کام
خیر بہتر سدہارو بسم اللہ
اسکی خاطر نہ ہو جیے مضطر
تم ٹہلیو مکانکے حال سے باہر
در کی ہم رنگ ہی ہراک کلید
جبتک آونگا مین بھی ای خوش خو

آجتک کوئی یون نہین آیا
کیا نہین تمکو اس سی آگاہی
ناک مین میرے آئی بوی بشر
کہ ہی اس بیسے کوئی ذیجاہ
جی مین آیا چلون تماشا رکہ پاس
بیٹھی جب اس پری سی پوچھا حال
کہ بتاکر خود اسنی پوچھا حال
انہین باتون مین جب وہ شب گذری
ہو پرستان مین بلخ اوسکا
گذرے جب چند روز ہمکو دنا
صاحب خانہ نی یہ جب دیکھا
مجھکو درپیش ہی ضروری کام
رکھو تجویز اس جگہ تشریف
ہے مرے آپکے جو کچھ ہی عہد
لیکن اسکا ہی مجھکو خیال
بیٹھے اسنی نکال لی ہے راہ
کنجیان ان سب ہونگی جو لو
فرق اسمین نہو سے پائے ذرا
ہوگا دل اونکو دیکھنے سے شاد

[illegible] تمکو [illegible]
[illegible]
ہر طرف کی لذت جو [illegible]
غم زلیکن کیا یہ حال بتاؤ
[illegible]
تھی نہ آگاہ [illegible] پری تمثال
آئی کسطرح یہان [illegible]
بزم [illegible] ہوگئی ساری
ساتھ [illegible] وہان [illegible] آیا
تو مہیا ہوئی عیش کا سامان
چاہا کرو [illegible] وفا [illegible]
اب مین جاتا ہون [illegible]
نہین [illegible]
آکے [illegible]
ہوگا تنہائی سی [illegible] احوال
کیون پریشان ہوگی [illegible]
دیکھنا کل [illegible] تم اونکو
ورنہ اک قفل بھی نہ وا ہوگا
سیر [illegible] یاد
[illegible]



اور سحر سے نہیں [illegible]	نہ اسکو خبر ہوئی اس سے	نہ لیا اوسنے اسم [illegible]	کہ نکلی ہو طلسم بہار سے

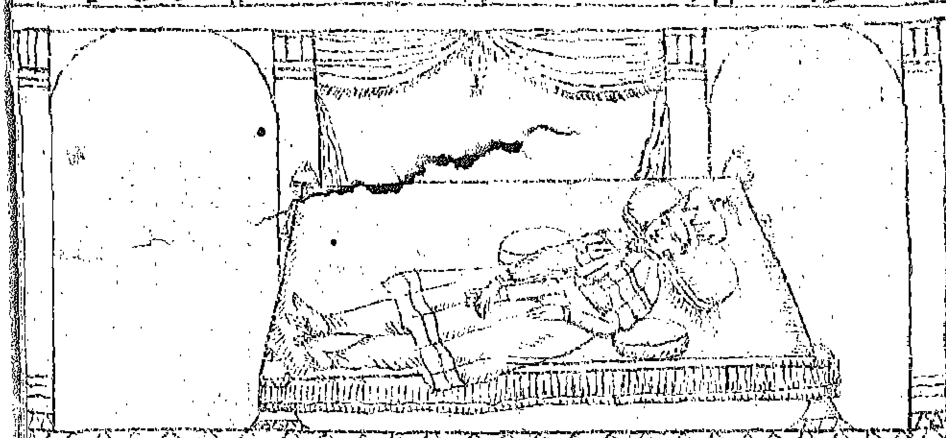
گذرنا لقا کا پہلے کمرے کو طلسم بہار کے اور داخل ہو کر دیکھنا عجائب وہاں کے

قصہ جب سارا لیا تو نظر [illegible]
آ گیا [illegible]
تھم [illegible] دل گیا
[illegible]
[illegible] دیکھ کے [illegible]

وہ جو خانہ [illegible] تھا اسکو کھول
تا میں [illegible] طلسم کی نظر کر دوں
باغ میں [illegible] پھر گیا دن [illegible]
وہ تھا خوب نگاہ سے [illegible]
[illegible] کر [illegible] کھولا

دیکھوں [illegible] طلسم کا رنگ
جبکہ بہار [illegible] سرو گلان
جب گیا پر دل [illegible] آگی [illegible]
تھا جو کمرہ [illegible] کا
جب کمرے میں [illegible] داخل

[illegible] میں لیٹی [illegible]
ہو گیا [illegible] باغ بوستان
گانا اوسکو [illegible]
آنا [illegible] اوسکو [illegible]
شل گل ہو گیا شگفتہ [illegible]



پایا آراستہ مثل [illegible]
اور طرف تھی [illegible] نیا پایا
ہو گیا دیکھ [illegible] دل [illegible]
[illegible] طلسم [illegible]
[illegible]
اور جگہ [illegible] تھا برابر
[illegible] گیا

ہو گیا دیکھ [illegible] دل [illegible]
آ گیا جاتا تھا جب [illegible]
جا کے لیٹا [illegible] سہری پہ
سیر کرتا تھا وہ وان کوئی
[illegible] تھا اور طلسم [illegible] داخل
سیر کرتا تھا خوب [illegible]

وہ سرا پایا تھا سہری کا
اوس پہ آئی تھی عطر کی خوشبو
بیخبر ہو گیا پہ آئی نیند
اوسی صورت [illegible] جا کر
جب پڑا اول پہ [illegible] غفلت کا
جبکہ [illegible] اوسکی [illegible] ہوئی

کام [illegible] سہری [illegible] کا
[illegible] جا کا [illegible] تھا [illegible]
اوس کمرے [illegible] رنگ لاتی
[illegible] تا تھا وہ [illegible] سہری
اسی پر [illegible]
دیکھ لیتا تھا سیر جا کی
آ کے کمرے میں ہوتا تھا ہشیار

اوسکو پہونچی تھی خبر اصلا
اونہی صورت میں تھی بنگ فہم
سیر کو وان سے جیسے آگے گیا
بیچ مگر بند اوسکا دروازا
جسکی باہر ہی ایسی طیاری
آنکھوں میں جا بہ شخص آئی نظر
بولی بانو زمان ہے نام اسکا
تب اوس دن ہوا جب آج تک
[illegible]
[illegible]
دل میں وسواس [illegible]
[illegible] آئی رسالہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ناصر [illegible]
کیون [illegible] تخت [illegible]
[illegible] کا ہے
اوسکا جسکا آتا ہے
مگر [illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] دستار [illegible]
آج سے آپ [illegible]
دل میں وسواس [illegible]
رخصت [illegible]

کسطرح میں یہان گیا آیا
ہوا داخل طلسم کے اندر
دیکھا اک قلعہ سنگ مرمر کا
کسی جانب نہیں ہے راہ ذرا
ہو گی اندر بھی کیسی طیاری
وہ بھی [illegible] آ کر
[illegible] ہے مقام اسکا
[illegible] کر گیا [illegible]
باز اک آ کے ہاتھ پر بیٹھا
[illegible]
نظر آیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا یہ ہے ماجرا بیان کرو
بادشہ جب یہان کا مرتا ہے
[illegible] جاتا ہے
اوسکے پیچھے کا آج یہ دن تھا
کھل گیا [illegible]
دل میں [illegible]
[illegible] تھا [illegible]
اک جہان دیکھنے کو وان آیا

ہوا یہی طور ساری کمرونکا
اوسکے پہر [illegible]
در پہ نوبت نواز [illegible]
[illegible]
ہوا اشتیاق دیدہ ایسا
[illegible] کلام
یہان [illegible] کا نام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آفتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
جب [illegible]
اوسکے [illegible]
بس وہی [illegible] ہوتا ہے
[illegible]
[illegible]
اون وزیرون کی [illegible]
[illegible] قلعہ کے اندر
دیکھا اسکی شکل ہو گئی شاد

وہی باب طلسم [illegible]
[illegible] خوب [illegible]
[illegible]
پھر ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیارون کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
باز کو [illegible]
وہی مختار کار ہوتا ہے
[illegible]
[illegible] تخت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



تخت شاہی پہ اسکو بٹھلا کر
اندرین وہ بیٹھنے لگی سب آ کر
بیٹھے جمع سب فقیر و امیر
ہوئے استادہ اپنی جا پہ وزیر

آیا اتنے میں ایک خواجہ سرا
کرکے آداب اس نے عرض کیا
کہ محل میں اب آئیے ہے طلب
وان بھی تھا مشتاق ہجر حضور کے سبب

سنکے یہ بات اوسکے ساتھ گیا
پر بہت اوسکو اک تعجب تھا
ہوا داخل محل میں بہ تبسم
نظر آیا مکان وہ رشک ارم

گیا بارہ دری کی جانب اندر
دیکھی سہ پارہ ایک مسند پر
حسن پر اوسکے یہ ہوا مائل
تیغ ابرو سے ہو گیا بسمل

دیکھکر وہ بھی بیقرار ہوئی
اسپہ سو جان سے نثار ہوئی
پاس اپنے بٹھایا مسند پر
باتین کرنے لگی وہ ہنس ہنس کر

کٹ گیا دن وہ عیش و عشرت میں
تھا جو بیتاب شوق وصلت میں
لوٹی کی رات کو مزے وصلت
حاملہ ہو گئی وہ سرو لطافت

لعبت شاہ بہ ہزار امید
برج جوزا سے نکلا اک خورشید
بڑھی الفت یہ دونوں میں باہم
نہ جدا ہوتی تھی کبھی اک دم

گھر وہی پھر جو آسمان آیا
اختر بخت بھی رنگ کچھ لایا
وان سے پھر ایکدن برائے شکار
سوے صحرا گیا یہ گل رخسار

وان نظر آیا اسکو ایک عقاب
پھر عجب اتفاق ہوا بیتاب
دفعتاً اوسنے باز کو چھوڑا
تھا عیش و راحت سے منھ موڑا

ایک جانب وہ لیگیا اسکو
کیا آفت میں مبتلا اسکو
اصل میں دیو تھا وہ آفت گر
بھیس بدلے تھا اپنا بد اختر

اوسی صحرا میں اسکو دیکھا تھا
ایک جا پر طلسم اوسکا تھا
جو بشر اوسطرف کو جاتا تھا
تب وہ اک عقاب آتا تھا

کرکے اودہر ہوا اسیطرح کہ پہ
کرتا تھا اوسکا وہ طلسم پیدا
اوسکی عادت سے تھا یہ کیا خوار
تھا اسیر بلکہ نا واقف

جاتا تھا جسطرف عقاب وہ شاہ
ساتھ ساتھ اسکے تھا پا پیادہ
اسپہ ہیبت سی کچھ نہ تھا
منتقل وہ طلسم کے گنبد تھا

ہو گیا وہ عقاب پران معدوم ۔ مثل عنقا نہ پھر ہوا معلوم
بڑھ سے ایک چاہ آیا نظر ۔ بیٹھا تھا ایک پیر مرد اوس پر
مثل سیماب بیقرار تھا وہ ۔ پشت خم تھی نحیف و زار تھا وہ
مجھکو پیری میں کیا خراب کیا ۔ آتش غم سے دل کباب کیا
بولا وہ حال کیا کرون اظہار ۔ میری امداد ہی بہت دشوار
اس ضعیفی میں ایک تھا فرزند ۔ خوبرو نیک بخت دانشمند
لڑکا اٹھارہوان تھا سال اوسکو ۔ پر ہر اک فن میں تھا کمال اوسکو
چاہ سے نکلا ایک دیو سیاہ ۔ لیگیا اوسکو اسمین وہ گمراہ
اسنے اسطرح اوسکو دی تسکین ۔ رکھ خدا پر نظر نہ ہو غمگین
سنکے یہ پاؤن پر گرا وہ پیر ۔ ملکہ سے اوسنے کہی یہ تقریر
جان کا اسمین ہے ضرر واللہ ۔ جھوٹ کہتا نہیں خدا ہے گواہ
خون ناحق کا میں عوض لونگا ۔ خوب اوس دیو کو سزا دونگا
ہمکو اس بات میں نہیں ہے ڈر ۔ گو کہ ہو اسمین جان کا بھی ضرر
دل میں شہزادہ یوسف ثانی ۔ وہی کر گذرا جو کہ تھی ٹھانی
بعد دم بھر کے پھر وہ ہوش آیا ۔ ایک گلشن میں آپ کو پایا
اوس ستمگر کی جھوٹی باتین تھین ۔ قید کرنیکی مکر گھاتین تھین
تھا یہ باب طلسم صورت چاہ ۔ اوسنے اس مکر سے کیا ہے تباہ
منتظر کو یہ راہ جاتا تھا ۔ کسی جانب نہ راہ پاتا تھا
باغ میں تاج پوش آیا ہے ۔ یان تلک کون اسکو لایا ہے
پر جب اسطرح سے چلائی ۔ گائی فیروزہ رنگ وان آئی
پیچھے اک پیرزن خمیدہ پشت ۔ منہ سے بکتی ہوئی کلام درشت
آئی نزد اوسکے روبرو آکر ۔ منہ سے اپنے گرا دیا وہ سر
اوس سے یون پیرزن نے کی تقریر ۔ کسلیے کر رہا ہے تو تاخیر

ڈھونڈھا گو اوسکو چار سو طرف ۔ کی بہت کچھ طرح سمجھا اسنے
تھا وہ بیزار زندگانی سے ۔ سر جھکا دیتا نا توانی سے
کہہ رہا تھا ابھی سنبھالتے پائے ۔ اے فلک تو نے ایسے دن بھی دکھائے
سنکے بات اوسکی یہ ہوا مضطر ۔ پوچھا احوال اوسکا گھبرا کر
جبکہ اسنے بہت کیا اصرار ۔ یون لگا کہنے وہ اشکبار
حسن و خوبی میں یوسف کنعان ۔ اور جرأت میں رستم دستان
ایکدن صبح کو برائے شکار ۔ اور ہمراہ تھا وہ فرس پہ سوار
اسلیے اس جگہہ میں رہتا ہون ۔ جان فرقت میں اسکی کھوتا ہون
اب میں کرتا ہون یہ کام تمام ۔ اسمین اللہ سے کرونگا مدد
مجھکو سنسار یہ نہیں غم و غصہ ۔ کہہ دون تیرے سبب کا تجھکو
بولا یہ اوس سے تو نکر تکرار ۔ اب اٹھ آنکھ میری دل کو قرار
صدر جو کہتی ہیں وہ کرتے ہیں ۔ بات پوری یہ ہو تو مرتے ہیں
کھلے اوس پیر دسے یہ سخن ۔ ڈالا کر اوس کنویں میں ایک رسن
آئی یہ چاہ سے عجیب صدا ۔ کہا کہ غش و غم سے اسمین گرا
سمجھا اوس وقت یہ کہ مر گیا ۔ ابھی تک وہ ضعیف نا سمجھا کا
کر گیا خوب جیسی عیاری ۔ اس بلا سے نجات دشواری
جبکہ صدمہ بہت ہوا دل پر ۔ لگا پھرنے ادھر اودھر مضطر
ایک جاگر بیاک نظر آئی ۔ دیکھکر اسکو یون وہ چلائی
جلد آکر اسی اسیر کرو ۔ کہیں آفت نہ کوئی برپا ہو
منہ میں اوسکی تھا آگ کا نشان ۔ کبھی گریان تھی کبھی خندان
ہاتھ میں اوسکے ایک مار سیاہ ۔ ہر طرف کرتی تھی غضب سے نگاہ
لوٹکر وہ زمین پہ بیٹھ گیا ۔ خود وہ اوسمیں تھا طلسم
جلد تر جا یہاں سے تو اوڑکر ۔ کردی شاہ طلسم کو یہ خبر

ہاتھ ... تھا
ہاتھ اسکی کمر میں ڈال دیا
... پر لایا

وہاں سے پڑا ... گیا وہ بانا
اس طرح غیظ سے کلام کیا

اور جفا جو نے پھر اسے بلا کر
بیچ تنہا کسلیے تو آیا ہے

خوب تیر پہ اپنے پاس بٹھلا کر
کون تجھکو یہاں پہ لایا ہے
کہ میں یہاں آپ پہنچ گیا



کیوں مقتل میں اجل کا آیا ہے
مانتا ... اپنا اسکی آیا چشم
... تھی بس اسکا ...
ڈال دی اسکی ... گیا
شام ہوتی ہی پھر وہ بد نہاد
اپنی سینے کو ... توڑ کر اٹھا
جا کے دیکھی وہاں ... بہار
... ناچ اور رنگ
یوں لگا وہ سکو ... لگا
... کی قسم ...
... آگے ...
... ہی ... کلام

پہر ... بیٹھا ہے
مطلق اس ...
لیکے ... یاں ...
خاک کھاتا ...
سو رہی پیا اک شہر ... جام
بیٹھا گا ... اک طرف ...
خوب آراستہ ہے سب گلزار
بج رہی ہیں رباب بربط و چنگ
تال پر اپنا سر ہلانے لگا
ہے فقط سہو سے اسے تحسین
اصل کا اسکی اب جلد ...
... غیظ میں وہ ماہ تمام

جب کبھی اسنے ... کی بات
... اسنے ...
ایک ٹھا ... میں اسکا ...
قید میں دن بھی وہ تمام ہوا
دیکھا آہو جسکا ... رنگ
نہ کسی ... ہے ... یا
عمدہ یاقوت کی ہے پارہ ...
او سپ پری کے سامنے جا کر
غور سے اسکی سمت کر نظر
بدلی کچھ ... ہے ...
دل نہیں یوں یقین لائے گا
پڑھ کے کچھ اسنے دم کیا ...

ہوئی خاموش سنکے وہ ...
... لوٹ کر ... آگ ...
... تیسرا ... کیا
... کا انصرام ہوا
ہو گیا اپنی زندگی سے تنگ
پر اسی باغ اک نظر آیا
او میں بیٹھی ہے ایک ...
گو الم سے تھا اسکا دل ...
اک مصاحب سے بولی وہ ...
کیسا ... آپکی ...
کبھی ... اسکو ...
بیٹھی پاس ... انسان

دیکھی اسکی جو چاندسی صورت | شیفتہ ہوگئی وہ بدطلعت
نہ کسی سے ذرا حجاب آیا | اپنی پہلو مین اسکو بٹھلایا



پوچھا بتلاؤ اے خجستہ خصال | یہہ جوانی یہہ حسن یہہ جمال
چاہ شب مین کسطرح آئے | جان پر اپنی کیون بلا لائے
کہدیا اسنے حال وہ سارا | سنکے کہنے لگی وہ مہ پارا
تمسے اوس پیر نے فریب کیا | نہ سمجھ مین کسیکی سمجھ آیا
ہے نگہبان وہی بدذات | یونہین کرتا ہے مکر وہ دن رات
نام اوسکا فریب جادو ہے | سحر مین بھی بلا وہ بدخو ہے
جسنے تمکو بنایا تھا آہو | نام اوسکا ہے ناردن جادو
وہی بدبخت میری دایہ ہے | اور وہ پیر شوہر اوسکا ہے
یا وسی پر تمہاری قسمت تھی | کہ یہان آکے ٹل گئی آفت
ورنہ تمبھی اسی بلا مین اسیر | نہ رہائی کی ہوتی کچھ تدبیر
ہوگیا تمسے اوسکا دل تر | تم اطاعت میری کروگے اگر
لطف اسکا ابھی اوٹھاؤ گے | مخلصی بھی یہان سے پاؤ گے
کہہ چکی جب یہہ وہ پری پیکر | ہنسکے اسنے کہا بہت بہتر
اوسنے کی بسر یہہ ساری رات | عیش و عشرت مین گذری سب اوقات
صبح اوٹھی جو پیرزن بدخو | جسنے آہو بنایا تھا اسکو
جب یہہ اوسکو وہان آیا نظر | ہوئی اوسوقت وہ بہت مضطر
کر گیا سحر اوسکا آہو خموش | اوٹھی مثل شرار کرکے جوش
دیکھتے ہی مٹا کے قدم کے نشان | آئی اوسجا جہان تھا یہہ پنہان
پایا اوسکو جو اسکا عاشق زار | دیکھکر جل گئی وہ بدکردار
بولی آیا یہہ ایسے دیو پیل | فرخ شاہ کا یہہ فعل یہہ قول
نہ کیا اک ذرا بھی خوف پدر | بیٹھی آغوش مین اسے لیکر
پیر تھی اوسکی دیکھکر وہ پری | بولی اوس سے کہ سن لے بات مری
تم نہ کہتی تھین مجھسے کچھ اکثر | نہ کرو عشق تم نہین ہے بشر
کہتے ہی سے تمہارے ہو گیا | اس جوان پر ہمارا دل آیا
اب جو کچھ اسپہ آنچ آئیگی | ساتھ ہی میری جان جائیگی
سنکے یہہ بات بولی اوس سے وہ پیر | تمہین بتلاؤ کیا کرون تدبیر
شاہ کو ہوچکی خبر اسکی | راہ اب کیا ہے تم بتاؤ اسکی
خوب تمنے کیا یہہ سر اکہنا | مرحبا واہ واہ کیا کہنا
غیر کوشش کرینگی تا مقدور | اور بھی ہے کوئی تجویز ضرور
کہہ چکی جبکہ اسطرح تقریر | دل مین کچھ اسکی سوچکر تدبیر

قابل نہ چھا ہمدم ہا جوان ہو کہ آئی
کھیدیا خاک ہی سر پاؤن پہ پھر
سنکی یہہ حال وہ ہوا خاموش
پھر لگی کہنی معاف مقصود
آئی ہین سنکی اسی یہہ کی پاس
لیکن اوسنی یہہ بات کی تجویز
کہ دیا اوسکو اوسکی صورت کا
تھی جو مشتاق وہ مہ کامل
لوح پانیکی طلسم کی دیدہ
کھل گیا حال اگر قیامت ہی
نہین وقف سوال سی ہین واللہ
غور ہی دایہ کو اوسنی بلوایا
بولی وہ حال لوح ہی معروف
سنیا تو جب لی وہ کچھہ سنکر
سو کر تم پوچھتی ہو اوسکا حال
قتل ہر ہوت دشت وان کا ہی
اوسکی گرد نہین ہی جو نہ گیا
قتل کرتا ہی اوسکا ہر حال
پر نہین مجھہ پہ حال یہہ ظاہر
جان لو گر نہ لوح پاؤ گی
مدعا سی یہہ پھر کلام کیا
اک دعا مین شاہ کی ہون نکو
جو کہو گی کریگا سب قبول

بھاگ کر میری قید سی وہ شریر
کہی سر و دا اپنی رو رو کر
پھر لگا کہنی یون سمجھو ہوش [illegible]
یاد رکھنا اگر یہہ دل مین ہی
بیٹھی تھی سطرف وہ اوداس
زعفران نام تھی جو اوسکی کنیز
تا نہ باقی رہے کوئی کھٹکا
اس سی وصلت کی وہ ہوئی سائل
دور اندیشہ تا ہمسارا ہو
سیکڑون طرح کی قباحت ہی
ہان مری دایہ ہو گی کچھہ آگاہ
جب وہ آئی تو اوس سی فرمایا
اوسپہ فتح طلسم ہی موقوف
بولی پھر اسطرح سی سہم کر [illegible]
سنلو یہہ بھی اگر ہی منشا
اک تو ہی نہ کال وہین ہی سیاہ
ہر ادسی مین وہ لوح پوشیدہ
جا اوس تک نہین کسیکی مجال
رہتا ہی کسجگہ پہ وہ طائر
جان دیدو نگی زہر کھا کر
خوب در پردہ اپنا کام کیا
اسکو صحرا مین سات بار پھرو
اوس سی مطلب تمہارا ہوگا حصول

شاہزادی کے پاس جا پہنچا
رحم دل ہی بہت جو وہ مہ شان
کہا اوس سے جا سی یہہ گفتار
ہو گئی بار دگر جو ایسی خطا
کی بیان اسنی اسی سبب سی دراز
کسی حیلہ پر اوس سے کیا مخفی
کچھہ دنون تک یہی رہا نقشا
کہا اسنی کہ اے پری پیکر
وصل چوری چھپی ہوا تو کیا
سنی جس وقت اسنی یہہ تقریر
اس گل تر سی بات یہہ کہکر
لوح کیا چیز ہی بتا دو مجھے
کہا اوسنی کہ یہہ بھی کردو بیان
دور وہ شے کہین پلا یا سے ہے
ایک صحرا ہی ایسی نو فرسنگ
سحر سی وہ بنی ہی وہ مگر
کہتی ہین جس لوح دار اوسکو
ہان مگر ایک مرغ شیر دہان
سنی جس وقت اوسنی یہہ گفتار
سنتی ہی یہہ وہ ہو گئی مجبور
ہو طلبگار لوح کی تم اگر
آئیگا وان وہ مرغ شیر دہان
بند کمرہ جو اسکے پر سے ہے

روبرو جب وہ بد بلا پہونچا
کردیا اوسکو قید سی آزاد
ایسی تو ہو گئی ہی خود مختار
بی تامل تھی مین دو دن گھرا
سنکے اس بات کو وہ ہو گئی شاد
سحر مین جو وہ دخل رکھتی تھی
خوف سے دل کا تھا بگڑا نقشا
تم طلبگار وصل کی ہو اگر
گر رہا دل مین خدشہ تو کیا
بولی اسطرح سی وہ مہ تنویر
تھی جو وہ شوق وصل مین مضطر
اوسکا کچھہ حال ہی سنا دو مجھے
لوح پانیکی طلسم کی ہی کہان
مجکو اسوقت پاس اوسکا ہی
کہتی ہین اوسکو وادی پر سلخ
ورنہ ہی وہ بھی ایک جادوگر
پر ہی رو دین تو نہین وہ بد خو
کہ نہین ملکن اسکو اوس سے امان
رو کے کہنی لگی وہ گل رخسار
لگی کہنی کہ خیر سینی حضور
کرو تدبیر اسکی باندھ کمر
ہوگا سو جان سی تابع فرمان
بس یہی ہی طلسم کا درس

جب ملی لوح اوسمین جانا تھا
اپنے گہر کو وہ ہو گئی راہی
دیر تھی اوسکی ختم ہونے کی
پہرہ تہا پہرہ پلنگ کی طرح
پاؤں تو دونو تہے شکستہ پائی پیل
اسطرح اوس سے یہ ہوا گویا
سنی اوس مرغ نے جو یہ گفتا
نیچا اونچا تھا اوس جگہہ ایسا
سنگ جل جل کے ہو تی تھی کو ہے
اوسکو ہی آئی تہی جو اوسکی گفتار
لیکے وہ لوح زنگ سی اکتا
باغ میں جب ہوا یہ زیب فزا
دیکھکر اوسکو وہ بھی شاد
دیکھا اوسمین جو اسنے [illegible]
بیخطر جا تو جلد پاس [illegible]
شکل کرنا تو اونکی [illegible] سوا

دل میں اصلا نہ خوف کہاتا تھی
پہرنہ اوسوقت اسکو تاب آئی
ایک ساعت نہ اسکو گذری تھی
شاہزادہ کی تھا شبیہ کا دو [illegible]
قامت دیو سے فزون تھا دیل
وحشت آشوب میں کچھ پہونچا
پشت پر اپنے اسکو کر کے سوار
جیسے دندانہ دار [illegible]
اژدہے جیسے [illegible] منہ کہولے
اوڑکے [illegible] مرغ اوسکی پاس گیا
[illegible] پشت مرغ پر یہ سوار
[illegible] دیکہا اکے دلربا سے کہا
بولی ہاں اصل میری مراد ہوئی
بات پا اوس سے ہو گئی حاصل
لوح مس کرکے قفل کہل جائے
دل میں لانا ذرا نہ خوف و ہراس

القصہ اوس دعا کو بتلا کر
جا کے صحرا میں قبلہ رو ہوکر
ہوا جا عزم [illegible] بیٹھ گیا
آنکہ [illegible] سیاہ [illegible]
دیکھی [illegible] وحشی شکل عجیب
[illegible] نامی جو لوحدار ہوا وہاں
جس طرف کو کہا تھا پہونچایا
دامن دشت میں بہر تی تھی خاک
جو کہ بھینسی کی شکل تہا سانپ
مارا اسطرح زور سے اک پر
اسکو پہونچا کے باغ میں آخر
دیکھو اللہ نے یہ دلوائی
ہو گئی اسکو جبکہ لوح حصول
تسلیاں انتشار اتنا ہے
جائیگا جب طلسم کے اندر
ہے اونہیں سے فقط بقائے طلسم

[illegible] سمجہا کر
[illegible] بٹہا دہ [illegible]
بیاباں ایک روز میں کہا یا
اونٹ سے بھی سوا تہی کچھ [illegible]
ڈرتے ڈرتے کیا اوسکو قریب
اوس جگہ جلکے اوسکو پہچانا
ایک گوشہ میں اسکو ٹہہرایا
غیرت [illegible] تہے تمام اشجار
اوسیجا پہر [illegible] تہا دہ کافر
گر پڑا وہ زمین پر سر کر
ہوا غایب نگہ سے وہ طایر
لوح کیا ہے مراد دل پائی
ہوا تدبیر فتح میں مشغول
یاں تغافل جو ایک کم [illegible]
راہ روکیں گے شیر دو آکر
ہو گی برباد بستیاں طلسم

جانا ساحرہ کا اوس طلسم میں اور فتح کرنا اوسکا اور رہا ہونا چاہ طلسم سے اور جانا آگے کو

ساقیا [illegible] ہی مقصود
کام آ [illegible] دست نرگس دم
[illegible] لوح دہن شیرین
[illegible] طلسم میں فتح اول

نرمیہ اب میکدہ مسدود
دیدہ و دل برنگ شیشہ و جام
گیا پہر اوس طلسم کے یہ قرین
ہوئی دو شیر راہ میں حائل

دختر رز سے تاک ہے ساقی
ہے الفت سے جلد کر مسرور
قفل ہے جبکہ لوح مس کر دی
اونکو اوس لوح سے ہلاک کیا

مجکو بتلا شراب کی بہٹی
آج کہو لونگا قفل دل کو نرے
کہول [illegible]
[illegible] تہا اوسکو پاک کیا



ہو گیا شاد دل میں پیغمبر
اپنے گاؤں میں ساتھ لا کر
شیفتہ اس قباے زر نشان
نام دنیا کا دار فانی ہے
ہے بجا یہ بات میں نہیں اصلا
وحدت حق کی دل میں آ گئی ہو
پر اثر اسکا جگ کی تھی جھوٹی ہے
بو لا اسکا جو سنگ اک اڑی کر خنجر
لات اب ٹوٹی لات پر ہاری
اوسنے جب یہ قصہ سنا تو جگہ کیا پر
دین اسلام کو قبول کر
جو تھی دن وہ اسکی پیاری خدمت
ہو گئی تھی جو بیان اسکا نام
نام کیا ہے یہ بھی کہ سلطان
یار کا سلطان کی ہی عیش تھا
حسن میں اوس جیسی مثال ہری

آئی ہاتھ میں زلیخا جادو
گئی بتنا وہ حور شیں پدر
جو کہ کرتی ہے یہ کنیز بیان
چار دن کی یہ زندگانی ہے
ایکدن آ گئی خود قضا
حشر میں سرخروئی حاصل ہو
کر گئی دل پہ اوسکے وہ تاثیر
جو کہ کہتی ہے تو وہ ہے بہتر
لا تو اوس شخص کو یہاں جلدی
اسکو ہمراہ لے گئی آ کر
کلمہ پڑھ کر شرف حصول کیا
ہو گیا ایک کو غم فرقت
اک مکان دیا اوسکو مقام
کیا ہی احوال اوسکی ایمان کا
تن کو جاتی ہیں اپنا
دوست رکھتی ہیں انکو

اوسنے دی فتح کی مبارکباد
کہکے فتح تمام سب کا احوال
میرے کہنے کو دھیان میں لاؤ
چاہیے کچھ خیال عقبیٰ کا
نہیں اللہ کے سوا معبود
کیجیے وہ کہ ہیں بخیر انجام
چمن گیا دل بتوں کی الفت کر
گر ہوئی دین حق سے تو آگاہ
دین عشق جسمیں یہ بتایا ہے
خود ملا اس سے یا دشمن
ہوئی تیاری بزم عشرت کی
گذرے جب کتنے دن میں سفر
بیٹھی بیٹھی پھر کچھ خیال آیا
بولی وہ نام بادشاہ سکندر
اوسی سلطان کی اک ہے دختر
اوس میں پریوں کا ہے جو نام

ایک دن اسکے گلے سے ہو کر شاد
یوں لگی کہنے وہ قمر تمثال
اب ذرا راہ راست پر آؤ
نہیں کچھ اعتبار دنیا کا
ہیں یہ لات و منات سب بے سود
نہیں آئیگا کوئی قبر میں کام
ہو گئی نفرت اونکی صورت سے
ہر گھڑی اللہ
قہر حق سے بچایا اسے
پاس بٹھلایا اپنی مسند پر
بیٹھ اسکی خوشی کی
پھوٹ تھا ایک لاکھ
اسنے فرمایا
سب میں زرین لگا
دیکھی
بیٹھیں

سلطنت سے ہوا وہ جسکے زیر نگین
باپ اوسکا ہوا ہے خانہ نشین

سپاہ تہا ہی جیسا سب اہل دل
کہ ملاقات اوس سے ہو حاصل

اوسمین سے جلوہ گر وہ گل اندام
جمع ہیں سب تو پہین خاص و عام

کر کے دریافت اوس سے سب احوال
رہا شب بہر اوسکا [illegible] خیال

دیکھی چاند سی کی ایک بار وہ ہی
اوسمین تہی جلوہ گر وہ رشک پری

بولی وہ حال کچھ بیان کروں
مدعا دل کا تمہارا حاصل ہو

کہ ہے خلاق دو جہان [illegible]
[illegible] تم ہی [illegible]

بولی خالق ہار سے ہے ایسا
تم ہی گر [illegible] اوسکی [illegible]

کر چکی جب بیان یہ احوال
یوں لگا کہنے وہ قمر تمثال

بولی وہ ہو اگر یہ مد نظر
ایک کوٹھی ہے شہر کے باہر

وہین تشریف آپ لیجائین
جو ہو منظور دیکھ اوسکو [illegible]

دیکھا جس وقت اسنے روے سحر
ہو گیا وہ اسی پہ سو جان سے ور

کی ملاقات اوس سے جب حاصل
بولی تم کو [illegible] کہا سائل

کہا اسنے یہین کیا [illegible]
[illegible] عقل [illegible] قصور

سحر خلوت کو جو کر لی [illegible]
نہین [illegible] ڈر [illegible]

کہکے یہ بات وہ جہان [illegible]
لا کی اک [illegible] ہمراہ



تہا مگر دشت وہ بہت پرخار
سنگ [illegible] کا اوسکی گرد حصار

بیچ میں تہی معلق اک تلوار
[illegible] کہاتی تہی [illegible]

جو کہ سیدہ [illegible] دیکہا
[illegible] سیاحر کا

اسکو دریافت اب کسی [illegible]
تا [illegible] لیں [illegible]

جسکی [illegible] خوان [illegible]
[illegible] دیکھا [illegible] خالق کو

بولی یہ [illegible] پیکر
[illegible] اسکا حال [illegible]

[illegible] کیا [illegible]
حال [illegible] جانیگا [illegible]

ایک [illegible] نام [illegible]
اسطرح کی خدا سے [illegible] دعا

چار دن اونہے چار گانہ ستی
دور سے [illegible] ستی

پہونچی جس وقت وان وہ گل اندام
[illegible]

پڑہ کی لاحول دفعتہ کئی بار
اسطرح اپنے دل سے [illegible]

بات یہ اپنے دل مین ٹہرا کر
بولا لوں [illegible]

تم یہ [illegible] اوسکی [illegible]
[illegible]

تو میں آپ کا قبول کروں
[illegible]

اوس [illegible] کر [illegible]
وان سے [illegible] آخر [illegible]

[illegible]
تیغ کا حال [illegible]

یہہ دعا مانگ کر روانہ ہوا / رنج سے ترک سب روانہ ہوا
کئی فرسنگ زمین جب طے کی / نظر آئی وہان پہ ایک سنہری

مرگ چھالی کا فرش بچھایا ہے / ایک جوگی وہان پہ بیٹھا ہے
سن شریف بہت قد بدن تپا / ریش سفید تھی تا بموئے زہار

مندرے کانون مین پہن لیے / مین سر پر جٹا کی ہاتھ مین بھی
اوس سیہ رنگ پیلی رہی ہو ببوت / ہے مناسب کہین اوسکو ببوت

آگے یون تھا کہ آگ کی روشن / کبھی اوگلا ہی منہ کو سیاہ لیے مین
بالکے کتنے سر منڈائے ہوئے / تھے جواہر نگار اونکے کرتے

گرد بیٹھے اوسکے جمع تھے کچھہ لوگ / اک طرف پکا سا تھا موجود
تھا جو کچھہ بھی فقیر کی حالت / دشت گردی تھی بری حالت

سامنے جا کے رام رام کیا / اسطرح مکر سے سلام کیا
بولا جوگی مہابلی کا کرم / رہو سکھہ سے تمہین نہو کوئی غم

اوسی جوگی سے اون بہلکر / ایک گوشہ مین اوترا جاکر
دوستی بالکون سے پیدا کی / ناز برداری اونکی کیا کیا کی

تھا یہہ مشتاق ایسے گہاتون مین / ایک دن اوسنے باتون باتون مین
اسنے در پردہ اپنا کام کیا / ایک چیلے سے یون کلام کیا

ہمکو یا تو بتا دو تم یہہ بات / ہمنے سیاحی کی ہر گو ذرات
پر نیا شعبدہ یہہ دیکھا ہے / پاس اسی نزدیک ایک صحرا ہے

ہو گیا اوس طرف جو اپنا گذر / دیکھا اک تیغ کہاتی ہے چکر
دیکھکر اوسکو ہو گئے حیران / رہی تا دیر عقل سرگردان

پر کوئی دہن مین نہ آئی بات / نہ کسی سے بھی یہہ بتائی بات
کیونکہ آئی ہمین عجب اسپر / کہ وہ بلا کہاتی ہے چکر

تمکو ہے اگر ہو آگاہی / تو کرو کچھہ بیان ہمسے بھی
سنکے یہہ چیلے تو وہ خوب ہنسا / پھر ہوا اسسے اس طرح گویا

یہہ جو جوگی گرو ہمارے ہین / شعبدے یہہ انہین کے سارے ہین
ساحری مین نہین ہے انکا نظیر / جانتے ہین انہین صغیر و کبیر

دکھ تکلیف تھی بہت انپر / رہتے تھے رات دن بہت مضطر
تھک کے تدبیر کی یہہ آخر کار / کترے کاغذ کی ایکدن تلوار

اوسی صحرا مین شیکو لیجاکر / سحر سے اوسکو دیدیا چکر
جو کہ اوس سرزمین کا حاکم تھا / جا کے پاس اوسکے یہہ بیان کیا

چھوڑ بیٹھا ہے یون کوئی معبود / نہ پرستش نہ نذر نہ سجود
دشت سوسن مین جلد جا غافل / پیکر تیغ مین ہے وہ داخل

نکیا تو نے گر یہہ امر قبول / ہوگا اک دن بلا کا تجھہ پر نزول
آئی گھر مین گرو یہہ کر کے بیان / تھا جو وہ بادشہ ضعیف الایمان

نہ رہے تخت و بخت و سپاہ / وان گیا سبکو لیکے وہ ہمراہ
دیکھی چکر مین جب گھڑی تلوار / عقل چکر مین آگئی اکبار

یہہ کرامت جو اوسکی آئی نظر / کئی سجدے کئے جھکا کر سر
گرد پھر پھر کے خوب شاد ہوا / اوسکے دل کو یہہ اعتقاد ہوا

سمجھا بیشک خدا یہہ میرا ہے / پیکر تیغ مین وہ آیا ہے
جب وہ سب لوگ آئے شہر مین / پھر گرو جی وہ زر اوٹھا لائے

تیج کو پھر گیا جو وہ سلطان / اوسنے پایا وہان زر کا نشان
خوش ہوا اور بھینٹ نا قبول / گرو پر نذر ہو گیا مقبول

جب [illegible] چال یون بیان / سنکے خوش ہو گیا یہہ مہ سیما
پھر تو اوسنے ایک کی تقریر / بھائی ہے کوئی ایسی بھی تدبیر

[illegible] / شکل اوسکی [illegible] نظر آئے
کہا اوسنے کہ [illegible] / ہو اوسیکا یہ اک قدم کا شجر

اوسپہ زاغ سیاہ بیٹھا ہے
بس اوسی پر بنا ہے گردش ہے
راز مخفی سے ہو سکے پھر آگاہ
اوسکو لایا یہاں پہ آخر کار
دفعتاً زاغ وہ شکار ہوا
خاک پر وہ بھی گر پڑا کہ بس
شعبدے سحر کے یہ سارے تھے
ساتھ اوسکے ہوئے مسلمان
ایکدن وان پہ استقامت کی
اب میں جاتا ہوں اپنے گھر ایسا
لیکن اتنی تو مہلت دیجئے
نہ رہا کوئی کام اپنے جو ہم
جا بجا بھیجے وہ گئے پریا
خادموں کو یہ اوسنے حکم دیا
فرشتی [illegible] یا پایا شاہانہ
اک طرف سے وحشی کی پندار
شاہزادے نے جب کیا آرام
گذرے میں اوس دشت سے کئی پریان
ساتھ آگئی [illegible] آئی نظر
اوسکا [illegible] جو پلی [illegible]
اسکو لیجائیں گی گرا اپنے گھر
اسی بیابان پر [illegible]
ہو گا [illegible]

سحر کا وہ بھی ایک پتلا ہے
اوسکے دم تک بقا گردش ہے
شاہزادے کو پاس آیا [illegible]
جس جگہ پہ چرخ کھاتی تھی تلوار
تیر سینہ سے اوسکے پار ہوا
نہ رہی کچھ بھی سحر کے آثار
ایک کاغذ کے دونوں ٹکڑے تھے
لائے قرآن پہ بھی ایمان سب
جب کچھ اسکو دلنشین ہوا
تمکو چلنا ہو تو چلو ہمراہ
تا کہ سامان سفر کا ہم کر لیں
کہ جو دل سے کیا بجا وہ حکم
باغ ویرانہ ہو گیا سارا
باندھ جلدی سے پھر تو اسباب
اور کا ہو گیا [illegible] شاہانہ
جو شاہی [illegible] اور شغل [illegible]
جلسہ برخاست ہو گیا تمام
اونکو آیا نظر یہ سامان
[illegible]
[illegible]
ابھی ہو جائیگی [illegible]
اسکی الفت سے [illegible]
نہیں جائیگا یا [illegible]

متصل دیو رہا ہے وہ آوارہ
گر کسی طرح سے وہ مر جاوے
بولا اب جا کے ای ملک مقام
اور یہ کی قتل زاغ کی تدبیر
گر پڑا اوس شجر سے وہ مرکر
اوسکو دیکھا ہر ایک نے جو بغور
ہوئی شہزادی بہت دل میں خجل
ملک اسلام سے ہوا آباد
اور جلدی یہ یاد وہ کس رہا
بولی اسطرح سے وہ ماہ جبین
کر کے سامان الغرض تیار
لے چلی شام کو قریب زوال
چلتے چلتے ایک وادی آئی
حکم ہو تو ذرہ ہو گیا استادہ
چاندنی پر [illegible]
ناچ گانا [illegible]
رہ گئی [illegible]
وہ اتر آئیں سیر کے خاطر
[illegible]
[illegible]
کبھی تا [illegible]
شائق دلبر [illegible]
یہ اسی [illegible]

اوس سے لوح لکھی ہوئی تمام پر
صورت اوس تیغ کی نظر آئی
دیکھو میں وہ شخص کا انجام
اسم اعظم کو پڑھ کے مارا تیر
ہوا اسوقت تیغ کا جب کر
نہ وہ عالم تھا اب نہ وہ طور
گر گیا انحراف کفر سے دل
مٹ گئی ساری کفر کی بنیاد
شاہزادے سے یون کلام کیا
مجکو اسبات میں تو عذر نہیں
ساتھ لے لی سپاہ شاہزادہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دلمیں جسوقت یہ خیال کیا
پھر نہ پریوں کی کچھ ملال کیا

ایک گھبا بچھا کے زیر شجر
آخر اسکو لیٹا دیا اوسپر

گو ہوا بیقرار اُنکا دل
ہو گئیں پردہ شہر میں داخل

صبح کو جبکہ کچھ ہوا بیدار
نظر آئے کچھ اور ہی آثار

نہ وہ شہزادی ہی نہ وہ خیما
ہی نہ وہ جھیل اور نہ وہ صحرا

تن تنہا ہوں کوئی پاس نہیں
مبتلا ہی بلا ہی جان حزین

دلمیں کہنے لگا یہ وہ دلکش
کچھ نیا شعبدہ ہوا دلکش

کی نگہ ہر طرف جو گھبرا کر
وہی شہر بلور آیا نظر



اوس گھڑی تھا جو اشتیاق دل
ہو گیا اوس بیابان میں داخل

چوک میں جبکہ کچھ قمر آیا
سانحہ اک نیا نظر آیا

دیکھا ہر سو اک جنازہ آتا ہے
اوسکے ہمراہ حشر برپا ہے

سب سے آگے جلوس میں ور سیاہ
در و دیوار تھے کمین سجکے سیاہ

ستر پوشاک تقرئی سہرا
بھاری کمخواب کا ہی تکیہ

پیچھے اوسکی ہیں سیکڑون یاران
ننگے سر پابرہنہ و گریان

جسم میں جسکی ہی سیہ پوشاک
خاک منہ پر ملی گریبان چاک

اک ضعیفہ زیادہ سے غمگین
شدت غم سے بیٹھتی ہے زمین

پشت خم اوسکی ہی برنگ ہلال
نوچتی ہی وہ اپنی سر کے بال

درد دلمیں سے لب نالی آہین
چند پیہم سی بہاتے آنکھین

اپنی منہ پر وہ خاک ملتی ہے
شمع سان سوز غم سی جلتی ہے

کہتی ہی سوئے لاش کر کی نگاہ
میں ہی مرتی تیری عوض بیٹا

ہی زندہ میں سخت جانی سے
اٹھ گئی اس جہان فانی سے

تو نہ مٹی نہ مجکو دی ہی ہے
راہ ملک عدم کی لی ہے

ڈھونڈھتی ہیں بجا و بستر جا
سجا و مبتلا تجھ اے پری پیکر

اس ضعیفی میں لٹ گئی میں
ہی نظر میں میری جہان سیاہ

کھا لی بیا ڈھل جوانی کا
لطف اوٹھایا نہ زندگانی کا

اس ضعیفی میں آس بیار ٹوٹ گئے
ہان ضعیفہ سے منہ کو موڑ گئے

مالک عمر کی سہی ارث دی
گئی شہر عدم کو شاہ پری

موت میں سجان کو زیست اب منظور
پاس اپنی بلالی اسے مغفور

خاک پر گر کے گاہ کہتی تھی
نہ سہی لگا سہیل خبر کبھی

گاہ کہتی تھی اپنے افسر یاد
گردن کس سی تیری سوا قربان

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

رائیگان خون یہہ سجا لگا ہے / کہین اسکا عوض تو پا لگا ہے
حال وسنے کیا جو استفسار / بولی رو کر وہ مثل ابر بہار
کرکے اسرار بولا یہہ اوسدم / سچ مین آپکی شریک ہین ہم
بولی وہ اسطرح سے رو رو کر / اس ضعیفی مین تھی یہی دختر
ایک اسکے چچا کا بیٹا ہے / اوسنے یہہ قہر مجھپہ توڑا ہے
اوس ستمگر نے ایسا سحر کیا / مرگئی دم مین یہہ قمر سیما
جاتی ہون لاش دفن کرنیکو / مین بھی اب مستعد ہون مرنیکو
ہے کوئی اسطرح کی بھی تدبیر / جس سے زندہ ہو یہہ قمر تنویر
پر مین واقف نہین ہے وہ کہان / ہان مگر جانتا ہے دشمن جان
پوچھا اسنے کہان وہ رہتا ہے / کسجگہہ پر مکان اوسکا ہے
وان ہے تعمیر اک بلور کا گھاٹ / واقعی ہے عجیب نور کا گھاٹ
رات کو بیٹھتا ہے وان آکر / رہتا ہے زیر آب وہ دن بھر
جبکہ اوسنے نشان بتلا یا / اسطرح اسنے اوسکو سمجھایا
آدمی کوئی میرے ساتھ کرو / تا بتادے مقام وہ مجھکو
اک پریزاد کو اسکے ساتھ کیا / کہدیا اوس سے جلد وان لیجا
اوس ستمگر سے تھا جو اوسکو ڈر / اوسجگہہ پر نہ ٹھہری وہ دمبھر
وہ جواہر نگار سارا ہے / کیسی چشم فلک کا تارا ہے
سیر اوسجا کی دیکھکے یہہ قمر / بیٹھا ساحل پہ منتظر ہوکر
کئی پریون کی تخت بھی آئے / ٹھاٹھ سب سے نرالے اونکے تھے
تخت سے اوترین شاہ نشینان / جاکے اوس برج مین وہ بیٹھین
تھی دریا سی چپلیان نازنین / سبکی شان شوکت اور رنگین
بیچ ان ہی کے تھی ٹہری جہلی / پشت پر اوسکی رکھی ہے کرسی
لیکن اوسکی عجیب صورت تھی / ہر نفس سے نرالی ہیبت تھی

اسنے جسدم سنی یہہ اوسکی بین / آگیا رحم دل ہوا بیچین
کچھ نہ اسبات مین کرو تقریر / درد میرا نہین علاج پذیر
راز ہمسے نہ کچھ چھپاؤ تم / حال ہر چیز کا بتاؤ تم
حسن اسکا جہان مین تھا مشہور / تھی یہی حکمران شہر بلور
جان آئے جب جسد مین آکر / کنوئین مین جھکو ای چاہ مین گر
تخت و تاج آپکا وہ چھینیگا / نہ رہیگا سہارا جینے کا
سنکے یہہ حال بولا یون وہ قمر / مجھکو بتلادے یہہ بھی اے مضطر
کہا اوسنے کہ فیصلہ جات / ہو یہہ زندہ جو پیئے آب حیات
پر وہ اس کو نہ یہہ مین آئیگا / حال اسکا وہ کب بتائیگا
بولی پھر وہ کہ ای مہہ انور / ایک دریا ہے شہر کے باہر
برج چاندی کا اوسجگہہ پر ہے / برج خورشید سے وہ بہتر ہے
نام ہے بام برج ستارہ بدن / ساحر مین بلا ہے وہ پرفن
مانو یہہ بات میری ای خوشرو / نہ کرو لاش کو ابھی مدفون
ہوگئی شاد بات یہہ سنکر / لیگئی لاش کو وہ اپنے گھر
اسکو لیکر وہ گھاٹ پر آئی / وہ سکونت کی جا بھی کہلائی
پھر نظارہ برج مین یہہ گیا / دیکھا آراستہ ہے حد سے سوا
فرش زر دوزی اوسکا ایسا / برق کیطرح سے چمکتا ہے
گذرا جسوقت روز آئی شام / ہوگئی روشنی وہان بتمام
سر سے پا تک ہراک جواہر پوش / صورتین سبکی برق خرمن ہوش
گئی اس سیر مین آدہی رات / نظر آئی اسے عجب اک بات
سرخ یاقوت کیطرح سے تن / چوٹیہ پر اونکی تھی لٹونکی رسن
بیٹھا تھا ایک غیرت ماہ / سر پہ بانکی دبی ہوئی تھی کلاہ
چاند یا تھے چہرہ مین تارے / زلفی بال سر کے تھے سارے

آئی اوترا وہ جب کنارے پر
یہ بھی اوس برج کو گیا اندر
پوچھا تشریف تم جو لائے ہو
تم سے ہو جائیگا جو میرا کام
اوسکو جسوقت راہ پر پایا
ہوگیا اس کے بار مین جو گذر
حالت دیکھکر یہ ہار گیا
ہو اسطرح زندہ شاد پری کا
اسطرح اوسنے اس سے کی گفتار
پوچھا اسنے کہو تو مشفق من
دل سے مین اوس پری کا شیدا تھا
بیٹھی کر ضبط یہ بولی وہ دختر
کیجیے آپ اسمین اب انصاف
تو نہیں کرتی ہین نا حق عشق
مرگئے قیس و وامق فرہاد
سمجھو اس بات کو جو قائل ہو
سنی جسوقت اوسنے یہ تقریر
تھی تامل بہت کیا جسکو
ہو مبارک وصال شاہ پری
شاد ہو کر کہا کہ آئی ہو شاد
لا مشفق دختر کو پاس بیٹھکر
تب تھا اونکی پاس ایک صحن
بیٹھی بیٹھی وہ رہاتی تھی

بیٹھا مسند پہ برج مین جاکر
پڑی اوس شخص کی جب اسپہ نظر
کسلئے اس جگہ پہ آئے ہو
حشر تک خلق مین رہیگا نام
یون سخن یہ زبان پر لایا
اپنا تابوت مجھکو آیا نظر
بیٹا اوس پیرزال سے پوچھا
عرض مقبول کیجیے میری
کیجیے اس بات مین نہ کچھ انکار
کیون ہو تم اوسکی اسقدر دشمن
تپ فرقت سے رو رہا تھا
پاؤن سے سر اوٹھا کے پاؤن تک
کیون نہ اوس سنگدل سے رکھو گلا
چھپا کے دل مین کیجے کب شوق
نکیا کچھ بھی شکوہ بیداد
آپ تم اپنے دل مین قائل ہو
دل مین نادم ہوا بہت وہ شریر
یہ تو فرماو اب جو راضی ہو
غم فرقت سے اب رہا ہوگے بری
لیجیے مجھسے آپ سب حیات
رکھا اوس سب کو چھوڑ بیٹھون کو
جاکے ملک عدم سے آئی روح
شادمانی سے مسکراتی تھی

ناچ گانیکا ہوگیا چرچا
رنج سب اسکا کچھ اوسپہ چھایا
کہا اسنے کہ کیا بیان کرون
بولا فرمایئے مین حاضر ہون
کہہ دی بندہ کو شوق سنا کے
کرتی تھی آہ ضعیفہ اسکے بین
کہا اوسنے تمہاری سب ہی دم
سنکے یہ بات وہ اداس ہوا
کچھ جو کچھ کیا آپ اسکے سوا
بولا وہ خیر سنیئے وہ بھی حال
پہر وصال یار سے ذرا گھبرا کر
دل ہی مین سوچ سمجھکر
اپنی اسطرح سے کہا سنکر
جھوم جھوم اوٹھا ابہی شاد
پاؤن اسکے اوہ جو رہا
کوئی تاکار اسپہ نہ اسمین کچھ
اسکو منگوا دیا وہ آب حیات
اپنے شکر اوسکا بھلا کر ادا
ہوگی رخصت جہان اختر کا
لیکے اوسکو یہ خوشی
نفس بیہوشی تھی پوا اسکی
زندہ دختر ہوا اوسی جب پایا
بولی کو این لیتا ہو تھا کہہ

جام پر جام مے کا چلنے لگا
کر کی تعظیم پاس بٹھلایا
جانکر مرد تمکو آیا ہون
مرد کہنا نہ کچھ جو قادر ہون
خواہش دل اپنی دھر سے لے آئی
سنگدل بھی سنتی تو نہ ہوتین
پہر حق آپ مین سے ہی ہیلادا
قول کا اپنے کچھ جو پاس رہا
ابہی آنکھون سے آکے اسکو لاتا
جس سبب ہوا ہی مجکو ملال
گر پڑا اوسکے پاؤن پر جاکر
یہ کہیں اپنے دل ڈالو
تم ہو عاشق کرو یہ اپنے
سیج کر دل یہ لائی
پیر دی اونکی تمکو برباد
جلد سب حیات منگوا دو
سر جھکا کر کہی یہ اتی بات
لیکے وہ سب ہی پیا اوس بیمار کو
آگئی جان پری کے بالین
شکل یہ دیکھی
سنگدل تھی یہی اور وہ جی اوٹھا
شکر یہ عاشق ہوا قصہ آیا
بلکہ تم اپنے اوسکو اپنی دختر



پوچھے جو میں تھے ہر اک خوش ذات
اُن کے سبب سے تجھکو نجات

رکھے خالق انہیں مدام آباد
مجھ حزیں کو کیا ہے جیسا شاد

سنکے یہ اپنی ماں سے کیفیت
گر پڑی پاؤں پر وہ مہ طلعت

پاؤں سے پھر اوٹھا کے اوسکا سر
یوں لگا کہنے مہر چہر بسکر

حق ہمارا جو کچھ سمجھتی ہو
تو ستارہ بدن سے عقد کرو

بولی اسطرح وہ مہ تابان
آپکی ہوں میں تابع فرمان

راضی وہ سن شکستہ لوح بیا
اوسکی عاشق کو اسنے بلوایا

کردیا عقد اس پری کے ساتھ
دیدیا اسکا اوسکے ہاتھ میں ہاتھ

ہوئی اوسکو نجات فرقت سے
لگی ملنے وہ عیش و عشرت سے

اسنے جس وقت کی طلب رخصت
پوچھا اسنے کہاں یوں آفت

کیوں یہاں آئی تھی بتاؤ تم
اپنی روداد کچھ سناؤ تم

کہا اسنے مجھے نہیں کچھ خبر
کسطرح چھپ گیا مرا لشکر

دونوں پریاں جو اوسکو لائی تھیں
وہ بھی حاضر تھیں واں کہنے لگیں

ان کنیزوں نے یہ کہا قصہ
ہم یہیں لائی ہیں چھپا نہ ہو

بولی وہ اونسے اب دیر نہ ہو
انکی لشکر میں انکو پہونچا دو

جس گھڑی حکم یہ سنا اوسکا
لاویں یہیں اسکو وہ مثال صبا

جانا مہ لقا کا طرف اپنے لشکر کے ہمراہ پریوں کے اور راہ میں ملنا ایک باغ کا جسمیں ایک پری ساحرہ کاکل کشا جادو نام رہتی تھی اور شیفتہ ہوکر وہاں اوترنا

ساقیا لا پلا وہ جام شراب
اس شرابا تمیں رہوں میں خراب

ایک جا پہ پہنا نہ آئیگا کام
رہوں گردش میں روز و صبح و شام

ایک لشکر کی سمت وہ پریاں
لیے جاتی تھیں خرم و شاداں

راہ میں فوق سے کہیں ناگاہ
پڑ گئی اوس قمر کی تہی نگاہ

دیکھا اک باغ غیرت جنت
اوسمیں بیٹھی تھی اک حسین عورت

چاند سے رخ پہ کاکل دوتا
قہر سا تھا جیسے کالی گھٹا

بزم کا ... اندھیرا آگے جنگ رباب
بزم میں چل رہا تھا جام شراب

دام کاکل میں دل ہیں پھنسا
شیفتہ پھر یہ ہو سیر ہوا

کہ وہی پر جو آیا اسکا بخت / بولا پیر اپنے یہاں اوتار و تخت
سنبھلیاں تخت سے اوترا / اوسنے اسطرح سے ہوا گویا
جو یہاں کئی دن لگاؤنگا / یہیں لشکر کو اپنی جاؤنگا
اسکو کاکل کشا نے جب دیکھا / ہو گئی شاد مان حد سے سوا
کر دیا اسنے اپنا حال لکھا / سنکے یہ پیسہ وہ ہوئی بد مزا
ستم دیدہ ان اور اک شہزادہ

عذر پاس اوسکی کرنے سکھیں / اسکو اوس باغ میں وہ لائیں
جائے بیگا سے تمہارا قیام / کہنا سجان پری سے پیام
ہو گئیں وہ روانہ اپنے گہر / گیا اوس نے حرم میں یہ خوش ہو کر
دی جگہہ اپنے پاس سندر بر / اپنی پہا تو ال اس نے پاس بٹھا کر
جبکہ گذرا دن اور رات ہوئی / اور وہ گہری طرف وہ اور رات ہوئی
اوسکو کہتی تہی لڑکی ساتھ قسما



اوس جنا جو نے اسکو بلوایا / ایک پہلو میں اپنی بٹھلایا
جھوٹا کھاتی ہیں بیٹھ کر لالچ / گر سمجھتے ہو تم بھی اسکو سچ
دل میں یہ دونوں سونچکر انجام / کہہ دیا یہ نہ ہوگا ہم سے کام
مثل شعلہ وہ تھر تھرانے لگی / آتش سحر سے ڈرانے لگی
آگ مینہ کیطرح برسنے لگی / اوٹھی نقش درشت سے آندہی
لاکہ صورتیں اسنے بھڑکایا / پر نہ اونکے خیال میں آیا
دشمنوں کی نا گوار ہوئے / نکلے جس سے وہ خار خار ہوئے
ہو گئی جب لگا ہی خشک و تحسر / بولی اک ساحرہ یہ وہ بولیں جلکر
جب وہ سامان ہو گیا تیار / بولی ان دونوں سے وہ بد کردار
ورنہ تم دونوں کو لگاؤ کباب / کہاؤنگی ہمطرح میں پیکے شراب
ہیچ سے وا پیا ایک اوس نے تخت / ہوئی حیران کمال وہ بد بخت

جب ہو کر اوسکی دونوں پہلو گرم / لیون لگی کہنے اسنے وہ بیشرم
حجت و مہلت سے لو کر دیر / دردِ فرقت سے ہو میری دل چور
سنتی تہی یہ وہ ہو گئی برہم / کہو اسوقت کا میں کیا جام
سحر کرنے لگی وہ جل جل کر / آسمانسے گرے ہزاروں سر
تیرگی سی جہان ہوا تمام / دیدۂ ماہ ہو گیا بے نور
ہوئی اوسوقت اوسکی دیکھا / سنگ کی انکی دشمنی
الغرض رات بہر وہ بد کردار / انسے کرتی رہی یونہی تکرار
جلد حاضر کر اب جہری کا تہا / اور لگا آگ الاؤ اتشدر
ہاں لو اب بہی تم ہماری بات / دیکھو اچھی نہیں تمہاری بات
یہہ سنا انسے وہ کرتی تھی بیان / ہو گیا آسمان اوسپر آیا
کہیں تلوار میں اوسیمہ وہ جلاد / قیل تن ایک ایک شیر

فوراً اوس چھیا کا کاٹا سر
ڈال کر آگ میں پھر اوسکا سر

جس طرف سے ابھی وہ آئی تھی
اوسی جانب کو وہ روانہ ہوئی

تھا جو وہ شاہزادہ سبز قبا
یوں کلام اوس سے مہ لقا نے کیا

اس بلا میں پھنسے تھے تم کیونکر
جاؤ گے اس گھڑی یہاں سے کدھر

حکمران اوسکی ایک ہے خونخوار
نام اوسکا ہے نسترن رخسار

لیکن اوسکا عجیب ہے دستور
اسکا حسن ہے خلق میں مشہور

در پہ طالب اگر گیا کوئی
نہ ملا راستے سے وہ جو کوئی

زیر کرتی ہے جو کوئی سنگی کو
عقد اوس سے کرے وہ خود بڑھ کر

پر جو سنگی سے ہار کرتا ہے
نہیں ملتا وہ پھر سبب کیا ہے

زیر کرتا ہے سنگو وہ سنگی
حلق پر اوسکی پھیرتا ہے چھری

اوسی عاشق کی زندگی ہوگی
اپنی انگشت پاک کرتی ہے تر

میری بھائی پہ بھی یہی گذرا
مدعی ہو کے خون ناحق کا

پھر اوسی ست کا ارادہ ہے
اب اودھر کو یہ بندہ جاتا ہے

کچھ توقف نہ کیجیے للہ
چلیے بندہ سے آپ پھر کر

چلیے باہم صلاح یہ ٹھہری
شہر نسرین کو یہ چلی ہو پری

اوتر کر اوسی پہ دونوں مشتاق
جمع تھی جس مکان میں عشاق

... کہا نہ ہو مضطر
رحمت حق پہ رکھو اپنی نظر

ایک ... کوئی ایسی
جس سے ہوتا ہے کارخانہ بنا

... میں زبان سکو جدا
مثل سیماب سب ہی بیتاب

... عاشقان اہل وفا
امتحان گاہ میں گئیں ملکا

... شب ... کے صدا
ہو لیا ساتھ اونکی ماہ لقا

ہوگئی اپنے تخت پر وہ سوار
کی نہ اصلا کسی سے کچھ گفتار

جب ہوئی اس بلا سے اونکو نجات
کی ادا حمد قاضی حاجات

حال اپنا تو کچھ بیان کرو
کون ہو کس جگہ پہ رہتے ہو

کہا اوس نے میں گھر سے آیا تھا
شہر نسرین کی سمت جاتا تھا

حسن خوبی میں تو وہ یکتا ہے
اک جہان اوس پہ یکا شیدا ہے

ایک سنگی غلام اوسکا ہے
اور خود اپنا نام اوسکا رکھے

نہیں کرتی ہے اوس سے کچھ پرواہ
کشتی لڑتی ہے ہو اوسکی زد

ہے جو زیر وہ بدی بھی یہی بات
کبھی کرتی ہے امتحان ہر دم

آئے گیا ہے کوئی زور آور
نہیں ہوتا ہے فتح یاب اے ...

اور وہ سنگدل بہت خونخوار
نام جسکا ہے نسترن رخسار

جس جگہ دونوں تھے وہیں مشتاق
نام اوسکا ہے ... فرخ شاہ

اوسی جانب کو جاتا ہوں میں
ساحرہ کر سے یہاں لائی

سنکے اوسنے کہا کہ بہتر ہے
اب تمہاری ...

خون ناحق کا میں عوض لونگا
اوس جفا کار کو سزا دونگا

کرکے طے منزلوں کو شام و سحر
سیکھ کچھ سحر اوس پری نے جا کر

... اوسی دم عاشقان کے بیچ
کہہ سکے سب بیان رنج و محن

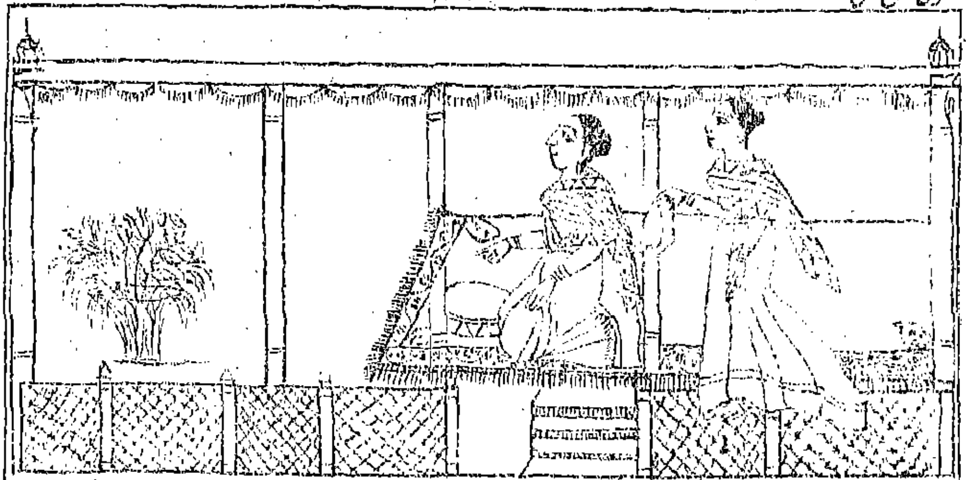
سب نے اشارہ دیکھا میں سارا
کرتی ہو حال کیا وہ سنگار

جلوہ اون سب کا ہے بڑی تقدیر
خوش ہوئی اپنے دل میں وہ اسکے

ہو گئی جسکی ہمہ ...
ایک عورت پکاری وان کی

جو کہ ثابت قدم ہو وہ آئے
بوالہوس ہے کہ دے پھر جا

تھا مقرر جو امتحان کا مکان
اوسمیں رکھا ہوا تھا پیمانہ





ایک گلشن ہی بغیرت جنت
جسم مین ہی لباس سبز دھانی
ہی اکھاڑا ہی ایک زیر درخت
مہ لقا کی جو شکل آتی نظر
کون ہو آئی کیون تم اس جا پہ
تم تو نازک ہو اور لطیف اندام
اسنی منہ باندھکی یہ کی تقریر

جلوہ گر تخت پر ہی اک عورت
حسن مین ہی گر وہ لاثانی
بیٹھا ہی وان وہ زنگی بدبخت
ہو گئی دل سی شیفتہ اسیر
کیا نہین حال سی یہان کی خبر
تمسی ہرگز نہو سکیگا یہ کام
رنگ رو غیظ سی ہوا تغیر

حسن پر اپنی ہی بہت مغرور
آگی اوسکی ہی لاش چاندیکا
اوس جفا جو کی روبرو جا کر
کر کر اس سی خطاب زن نا
ہوا اس ترا پانا ہی دشوار
جو کوئی اس جگہ پہ آتا ہی
اسطرح اوس سی پھر کلام کیا

کتنی خادم کھڑی ہین اوسکی حضور
اور بیچ خنجر برہنہ …
ہوئی استادہ عاشق …
سینی کی کہنی لگی کہ او …
آ کہ وہ ہو جو زیست …
زندہ پھر کر نہین وہ …
کیا یہ بکتی ہی او …

ہوئیں بندہ خدا کا او ظلم
سے تو رنگی کے روز پیروز
اسمیں اوس روز سبھکے باری تھی
زیرکی کر لعینوں کی چھپا
سر عاشق کو اوسنے کر کے جدا
اوسنے انگشت پا کو سرخ کیا
کیا تماشا ہے طبع کو مرغوب
وہ سکی اسکی بات کا نہ جواب
جس جگہ پر نشستہ دل نہ تھیم
بیٹھی سب بالکل ایکجا او سے ہم
نزیر زنگی کمو کا دہ و السد
جان اپنی نہ مفت دو صاحب
بیٹھنے لا اوسپر گٹھر و جبا کر
گذری وہ رات یونہیں آخر کار
آگیا وقت امتحاں کا قریب

ولیکن آیا ہون تیر سے یتیم
کل ہم آکر اوس کی تہرت سے خوش ہو
اونھوں نے اوسکو جان سے ماری تھی
اوسکی سینہ پہ چھرہ کو وہ بیٹھا
خون نسبی اوسکی سہر دیا تسلا
اور کیا غرض وہ انسے چلنے کا
نام پیدا کیا ہے ایسی خوب
سہہ رہی وہ انجا سہ سنشا
گلشن اوس جا پہ سنبل و تقیم
دیر تک مشورہ کیا باہم
تم نہیں اوسکی حال سے آگاہ
باندہ کر لاشیاں چلو صاحب
ٹکڑے کر ڈالو اوسکا تقصیر
صبح ہونے سے سب کی ہوشیار
آرہا ہے بہت ہی اپنے نصیب

نہیں جاتا ہے زنار وہ پھر
جبکہ اسطرح اسنے کی گفتار
اونہی لگی سے وہ لڑا جاکر
ایک عورت نے طشت اور خنجر
شادمان ہو کے خوب ہو سوار
چلکے یہ آ پہنچا اوس سے ماہ لقا
طعنہ آمیز سنکے یہ تقریر
لاش مقتول پھر سے ہو کر
دل میں سبکی نہی ہوئی بیتاب
پڑ نہ کچہ آئی ذہن میں تدبیر
لٹ گیا ہے وہ رشک سے وہ شریر
جسکی تھی وہ اسیکو زیر کر
سبکو یہ بات اسکی آئی پسند
آئی اوسوقت وان ہی وہ عورت
سنکے یہ بات لاشیان لے کر

جو کہ ہر بات نگھہ ستمگر ہے
سنکے چپ ہو رہی وہ بد کردار
تھی او اوس سے وہ مگر سر
سامنی اوسکے رکھ دیا لاکر
لیگیا اوسکو اوس تھی کی پاس
خوب کار ثواب تم نے کیا
ہوئی تشریف نہ وہ استقدر وہ شریر
دفن کی عاشقون نے رو رو کر
قتل کیونکر ہوا یہ بدذات
اسمیں لونڈی تھی کانی کی تقصیر
یون کرو اوسکی قتل کی تدبیر
اور سینہ پہ اوسکی پاؤں دھر
ہو چکی اوسوقت وہ مضطر
سب سے کہنی لگی وہ بد خصلت
گئی ساتھ اوسکی عاشق مضطر



تھی جو وہ سنگدل بت سرکش سا
تھی ہیبت بنا کر آئینے میں
زیر اک انگلین کیا اوسکو
کر چکی تھی بیان جو یا ہم سا
مر گیا جبکہ وہ ستم سہا
مہ لقا کا نکر پکر کیا ٹھہر
جتنے عشاق قتل ہوگئے تھے
دیکھا جس وقت اس نے ذرا اونکی سا
کیا کہوں تب سے آگئی کیفیتا
تھا وہ بیچین درد فرقت سے
تھی جو وہ مبتلا سے رنج و الم
دیکھا ہر وہ مکان وہ احباب
شکل آئینہ ہوگیا حیران
جب گئیں نہیں وہ اوپہو
بولی وہ ہائے کیا کیا انہوں
اب اگر بیٹے کی خطا ایسی
ہوا اوس دشت میں جب اونکا گذر
ذات علی کی رسید لکھوا کر
دیکھکر اسکو ہوگئی مسرور
زندہ خالق نے تمکو دکھلایا
ترے ہو لو نشان سنگ عدت سے
حکم دیکر وہ یہ اہل خدمت کو
اسکا اسما جب اسطرح پایا

لاٹھیاں باندھی انکو جب کھا
کچھ بنا رنگ آج لائے ہیں
چہرہ کی سینہ پہ بیٹھا وہ بدخو
جا پڑی اوسپہ عاشق جانباز
ہوئی عشاق اپنی دلمیں شاد
لیچلی وہ شہر پر اپنے ساتھ
زندہ اوسیجا وہ سب نظر آئی
فرط حیرت سے بدلا اسکا رنگ
تھا سمجھ اک شعبدہ پر عبرت
دور کر لیا فرط الفت سے
خوب کی سب نے سیکشی اوسدم
نہ وہ صحبت ہی اور نہ وہ شراب
کہتا تھا دل سے آگیا میں کہاں
باغ کا گل کشتاسی اپنے گھر
کسی جنگل میں ہوگا وہ آشیر
کاٹ ڈالونگی ناک اوسکی چوٹی
پڑ گئی اس قمر پہ اونکی نظر
ہوگئیں وہ روانہ اپنی گھر
رنج و غم دل سے ہوگیا سب دور
مدعا اپنے دل کا بر آیا
دل میں خوش ہو ایسی مدت سے
کر دو تیار بزم عشرت کو
خادمان کو بلاکے سمجھایا

سچا لگے گھبرانے پھر یہ سنکے کہا
عیب دستور اسمیں یہ زنگی
چاہتا تھا کہ پھر وہ سے خنجر
اسقدر لاٹھیاں پڑیں اوسپر
او دشمن جفا جو کو کچھ ہوا نہ ملال
لائی اسکو وہاں سے اپنے گھر
بیٹھی تھی اپنی میں جہاں وہ دلستان
پوچھا جب اوس نے اسکا احوال
اسکے ہمراہ تھا جو سبز قبا
راز مخفی سے ہوگئی جو خبر
سو رہی رات کو وہ مست سچا
ہوئی مگر ایک پر خطر صحرا
آئیں اتنی میں وہاں وہ بی بیاں
جا کے سیجان سے وہ کہا احوال
جلد جا کر اوسے تلاش کرو
سنکے یہ بات ہوگئیں وہ حزین
تخت پر اپنی اسکو بٹھلایا
ماہرخ کا سیجان تھا حال تباہ
اون دنون جو قریب تھی ہوتی
کیا اب اس سے زیادہ ہوگی جو
بولا اسطرح وہ مہ انور
آج تو دن نہیں ہے کچھ باقی
سنکے حکم اوسکا سارے خلق متنگا

ان مہ وشوں کو ہوا ہے کیا سودا
اوسکے گھر ہی ایک سرگذشتی
اتنی فرصت ملی نہ اوسکو
ہوگیا گھر سے اوسکا گم
بلکہ اوسنے کیا نہ اسکا خیال
اک ہی سیر وان پہ آئی نظر
آگی اسکے ہوئی تھی جو بیجان
سنکے کہنے لگی وہ بداقبال
اوسنے بھائی کو اپنی پہچانا
ملی عشاق وہ بھی سب آکر
صبح کو جبکہ مہ لقا اوٹھا
اوسمیں بیٹھا ہوا انہوں میں تنہا
جنکا شہر پلو میں تھا مکان
اوسکو سب کر چکا کمال ملال
اوسکی اشکر میں اسکو پہنچا دو
اس قمر کی تلاش میں نکلیں
اور لشکر میں اسکے پہنچا
پہونچا خیمہ میں اوسکی تب نا
اسطرح اس مہ سے وہ بولی
یہی اب چاہتا ہے اپنا جی
گر خوشی ہے یہی تو سب سے بہتر
کھیلیں گے کل سحر سے ہم ہولی
ہوئی مصروف کار آخر کار

حوض کچھ رنگ کے کئی تھے بھرے
کشتیوں میں قمقمے سے رکھے
تھی جہاں حوض رنگ کی تیار
مسند اوسپر بچھائی اک پرزر
اپنی آقا کی تھا خوشی کا جو پاس
بیٹھی وان جا کی دونون تمام
پہلے کچھ شغل پیشکشی کا ہوا
رنگ وس حوض نے بھی لیکر
رنگ ہر سمت کو اچھلنے لگا
شاہزادی خوش ہو ہنسی بولی
صحن میں آ کے یون کیا سامان
اپنی ہاتھوں میں ف کو لی لیکر
ماری بھر کر سینے پچکاری
کھینچ کر گاہ قمقمہ مارا
ہولیاں عمدہ عمدہ گاتی ہوئین

کچھ لگا سے عبیر کے انبار
تو دے پوشاں بنیہ ڈالی تھی شب زر
کھینچا نمگیرہ اک وہاں زرتار
رکھین کچھ زری کی کشتیاں لا کر
پہنا ہر ایک نے سفید لباس
ہوئی استادہ روبرو خدام
پھر جو سامان ہولی کا ہوا
کر دیا اس قمر کو خوب بار تر
اور ہم قمقمے بھی چلنے لگا
تم بھی آتی ہیں کھیلو اب ہولی
چار غول اپنے کرکے وہ اوس آن
ہوئی تیار سر پری پیکر
کوئی بھاگی تو اوسکو لاکار گا
سرخ ملبوس کر دیا سارا
اور گلگون گلال اڑاتی ہوئین

قمقمے رنگ رنگ سے جدا
سینے شب بھر تو مین کیا سامان
فرش اسمین کیا تکلف کا
وہ بھی سب کشتیاں ملن لا کے
اسمین شہزادی اور ماہ لقا
ملکہ کی مصاحبین جو تھین
ماہ لقا نے اوٹھا کے پہلے گلال
پھر تو ہنگامہ ہو گیا برپا
سبنے ہاتھوں میں اپنی لیکر سار
حکم جیسہ شاہزادی کا سنکر
تھا جو ہر اک کے دلکو شوق کمال
پھیلے باہم دیا نہ کھیلا رنگ
منہ کسیکا کسی نے لال کیا
جبکہ وان خوب کھیل کھیلین
شاہزادی کے سامنے آئین

اور پچکاریان بھی سب طلا
ہوئی آگاہ صبح جب کہ عیان
وہ مکان ہو گیا تکلف کا
جسمین پچکاریان سبھی تھی
خواب سے اوٹھی ہاتھ منہ دھویا
وہ بھی سب آ کے روبرو تھین
کر دیا روی ماہ رخ کو لال
مچگیا شور ہولی ہولی کا
ہولیاں گاتین وان بصد انداز
نکلین خیمہ سے دفعتاً باہر
بھر لیا گود مین عبیر و گلال
کچھ عجب ہو گیا تھا اوسکا رنگ
ایک نے غیر سے ملال کیا
دف بجاتی چلین جو ساتھ تھین
خوب سجا ہولیان گاتین



تھی دلو نین بھری ہوئی امنگ
ہوگیا ایک سنگ کا دریا
مارے پھکاری جیکہ اک شعر
پڑتے تھا شاہزادین پر جیکہ گرا
ایل وسے ہی جیو دیکھا یہین
تھا جو پہلا طلسم کا کمرا
نکلا اوس سے بیسیہ یاد تمام
کب تلک ہم رہین یہین پکڑین
سنکے بیہ اور ہوگئی وحشت
ہون حیران انکھ گیونکر
صبح کو ہم نے دیا لیا تھا
الغرض خیال سے یہین دم
سا تیاں آج ہو وہ ہوش کی
نام ہو جا کہ بیٹھی یہین
دوسری جو وسکی سیر ہو تماشا
ہوا اسی تاک مین دل گم
کر یون آباد جلد خانہ
عاشقی دوری تھی کو دل پریشان
مثل بلبل طپان رہا شب بھر
کہوا اسنے وہ دوسرا کمرا
سب اوسی ملک کی ہی تیاری
ایک کوہ مین مہری سے لگا
اوسکی خوشبو سے اسکا دل اٹھا

وان بھی باہم ہر اک نے نہیں لاگ
کون ایسا تھا جو نہ ڈوبا تھا
بھاگی وانسے وہ جیسے کہ بار
پہونچا صدمہ تو اس طرف آیا
پہونچا کمرے مین وانسے گلہ میں
اوسجگہ اسنے آپ کو پایا
دیکھا تو ہوگئی تھی شام
کستقدر وان ہوئی ہے دیر یہین
دلمین کہنے لگا یہ طلعت
کہ یہان گذرے ہیں صرف چار پہر
اور پھر آج شام کو نکلا

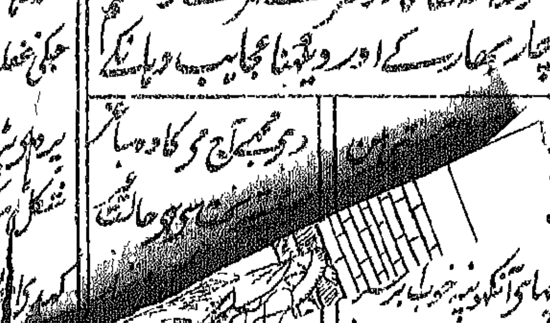
اسقدر وان اوڑا عبیر و گلال
اسمین پھر یاد رخ کو آیا ہوش
سیکہ بھی دوڑا کہ بیچے بدلا
ہوگئی جب طلسم کی بھی تمام
ہوا ہشیار جب یہ یان آکر
تھا نہ حال طلسم سے جو خبر
تھے سکندر سے کہ جنتی خبر نکالا
بولی سب وہ کہ ای مہ انور
نہیں کچھ عقل یہین آتا ہے
نہین کہتی ہین ہی لوگ بھلا
دلمین اپنے جو کیا سوچ خیال

ہوگیا رنگ آسمان بھی لال
تھک کے بیٹھا تھام لقا خاموش
پاؤن ناگہ پھسل گیا اسکا
نہ رہا ہوش مین یہ گل اندام
پھر نہ وہ نہر ہم اسکو آئی نظر
دلمین سدھ ہم بہت ہوا ششدر
اور نسے اسطرح اسنے کی گفتار
رہ کہ یہین آپ چار پہر
اک زمانہ تو اسمین جاتا ہے
سکو ہوتا ہیں ثبوت صاف
گذرے ہیں اسنے کتنے برس و سال

کیفیت لذا مہ لقا کا دوسرے کمرے کو طلسم
چار پہر کے اور دیکھنا عجایب وہان کے

سو رہا شبکو اپنے بستر پر
جبکی غفلت مین بھی ہشیاری
پیر دیکھا پڑا اپنی جب آنکھ
شکل اسکو بھی سراج اسمین
کہیں آئی کیا آیا ابر بہار
ہم خیال اوسکا
پہونچا جیسے سیر کا تھا
سطح اسکی ہے در سے قصر
ہی اب چاہیں ان وہ ہو
کرخوشی ہر ایک سے بھی
کہیلین کل سے نا اوسکے
ہوتے مصروف کام اپنے

دیکھ آج کی کا وہ سا
سیر سے ہی حالت

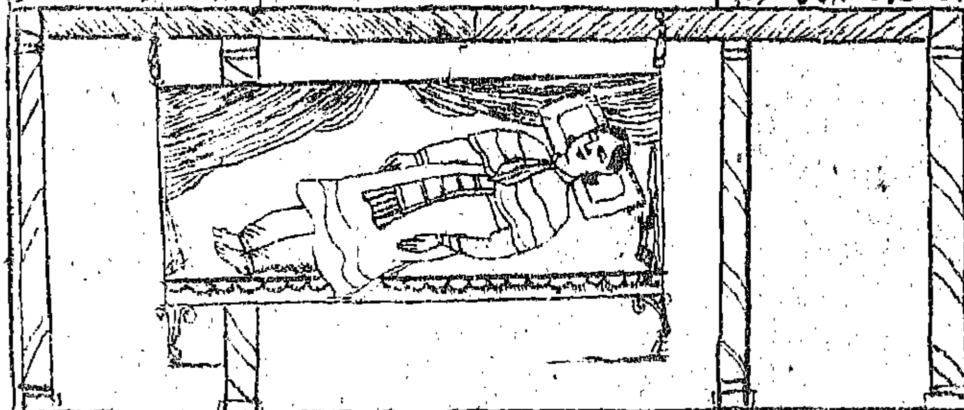


چپکے کمرے مین
شوق دیدِ طلسم ایسا تھا
اوسمیں اسکے سیر پہ طلعت
وہ زمرد نگار سالم سے
ایک جانب جو دوسرے بھی
اوس میں جو پیر اسے اسکے
تھی سبزہ زار اوسکی خوشبو

کیا

چھاتی آنکھ پہ خوب ابر
شیشے میں نقشہ اک شانہ
دوسرے کمرے کا ہوا مشتاق
خوش ہوا جبکہ دیکھا تو کھر
بھاگی سامان اوسمین دیکھا
سارے جو اپر کی ہی بارن
اوسمیں کہا ہی ایک ملا
ہو نگہ اسنے اوٹھا کے گلدستہ

جاکے لیٹا وہ اوس مسہری پر
سو گیا اور تماشا یہ بنا اوس سحر



جب پڑا دل پہ پردہ غفلت کا
اوسی صورت طلسم میں پہونچا

پر فضا خوب ایک صحرا ہے
رشک جنت جو کہیے زیبا ہے

کوڑیالا کہیں پہ پھولا ہے
کج کلا ایک سمت لالا ہے

صورت طفل غنچہ فشان آہو
محو ہیں جست و خیز میں سرو

گرد یاقوت کا کٹہرا ہے
اور زمرد کا اوسکا زینا ہے

ہیں جواہر کے پاے گلدستے
رکھی ہیں چاروں کونوں پر اوسکے

اوس جگہ پر یہ جب ہوا بیدار
نظر آئی وہاں عجیب بہار

کہیں چاپا ہے تختہ سوسن
گل نرگس پہ ہے غضب جوبن

تختہ زعفران پہ ہے پھبا
قہقہہ زن ہے شاخ گل پہ ہزار

بیچ میں اک چبوترہ عمدہ
پر سراپا ہے وہ جواہر کا

سبز مخمل کا فرش ہے اوسپر
تازہ ہوتی ہے دیکھنے سے نظر

چار سمت اوسکی سایہ دار درخت
دو کھڑے ہیں عجیب بہار درخت



دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا
ایک کونے پہ اوسکے بیٹھ گیا

پاس آیا تو یہ نظر آیا
کہیں گردوں سے چاند اوتر آیا

پھر پری گروہ اسکی پاس آئی
جھک کے آداب وہ بجا لائی

نام کیجے کیا تمہارا ہے
کیوں یہاں آنے کا ارادہ ہے

دوسری کا ہے جو کہ یہ مضمون
اور قصہ نہ یان ہی لائے مضمون

اوس گھڑی تھا یہ سیر میں مشغول
ہوا اک جن کا فلک سے نزول

ایک مہ پارہ بھی سوار اوسپر
پری پیکر ہے وہ مہ منظر خوش سیر

بیٹھی پہلو میں وہ قمر اندام
اوسنے ہنسکر کیا یہ اوس سے کلام

بولی اے ماہ رو وہ مہ پارا
کہتی ہیں سن کے کون ہے پیارا

تمہی ہو خوش شعور آپکے اخلاق
شاہزادے کی ہو تمہی مشتاق

مشکبو نام ہے اک رنگ کا ہے
آپ کے پاس مجھکو بھیجا ہے

زہر غم زادونکا لوٹا ہے
آسمان اک ستم کا ٹوٹا ہے

اسلیے آئی ہون مین مطلب مین
چلکے کام آئیے مصیبت مین

ایک تو کام یہ ثواب کا ہے
دوسرے نام بھی جناب کا ہے

بولا واللہ کیا افسونگر ہو
خیر بہتر ہے لیچلو اسکو

اک پلک مارتے مین وہ آئی
باغ مین مشکبو کی وہ لائی

ایک مسند پہ اسکو بٹھلا کر
با ادب بیٹھی روبرو آکر

اشک آنکھونمین ڈبڈبائے ہوے
جان دینے پہ سر کہائے ہوے

دونون ہاتھونسی اپنا تھام کے دل
بولی اسطرح وہ ستم کامل

پہلے کرتی ہون اسلیے اظہار
تا نکل جاے میرے دل کا بخار

اب ہین گو تیس لی اسکو جناب
کہ ہوا ہے بکہ خادمہ کا شباب

سنکے یہ بات ای سپہر مقام
بھیجا بیٹی یہ والدہ کو پیام

اونہین روزونمین ایک شہزادہ
ملک مین خادمہ کے آیا تھا

دہوبی کپڑی بہاری دہوتا تہا
اونسی خوشبو تھی اسقدر پیدا

پہنچا اوس تک یہ روز دہوبی سے
مجکو یہ حال جلد بتلادے

عرض کی اوسنی یہ ای خوشخو
اسی جامہ سی آتی ہے خوشبو

سنکے اوس شاہ گل کی یہ گفتار
اوسی دہوبی نے یون کیا اظہار

ملکہ مشکبو ہے نام اوسکا
حسن گویا کہ ہے غلام اوسکا

دیکہا عشق جیب و گریبان گیر
یون لگا کرنی خود بخود تقریر

خوب نیرنگ ہمکو دکہلاے
کسی جگہ پہ ہمین لگالاے

جلد وہ پیک گیا وقت مضطر
وان سے راہی ہوا وہ اپنے گہر

تنگ ہو نام ہو شہزادی
اوس سے کردے یہی عرض شادی

اپنے اوسکی جینا یہ حال
کہا ای جان کچھ کرو نہ ملال

مین ایمن یمن کی وزیر زادی ہون
آپکی لینے کو مین آئی ہون

آپ ایماہ ہین طلسم کشا
رحم دل آپ سا نہین دیکہا

تاکہ غم سی رہائی وہ پائے
تن مین جاتی ہین اوسکی جان آئے

ایسی پُر درد اوسنی کی تقریر
ہوگیا سنکے یہ قمر دلگیر

ہوگئی شاد سنکے یہ گفتار
ہمرہ اپنی ساتھ کرکے سوار

بیٹھی تھی وہ تو منتظر اسکی
آگئی شاد دیکہکر وہ پری

پر یہ تہا اوسکے غم وہ کی حالت تھی
خشک تھی ہونٹ زرد رنگت تھی

بولا یہ ماہ سے کیجیے ارشاد
کیون مجھے آپنے کیا ہے یاد

کیا کہون آہ آپ سے احوال
کہ میری دلکو غم کا ہے ملال

یا کہ کچھ رحم آپ کو آئے
زیست کی شکل میری ہوجائے

فکر شادی کی والدین نے کی
حسن پر اسمین تہو انا زہی

اوس لیٹیری سے ماری شادی کی ٹہری
ہمسری جسکی شکل اچھی ٹہری

ایک دریا سی شہر کے باہر
ہوگیا اوسطرف جو اوسکا گذر

دامن گل ہوا تھا سارا پاٹ
چمن یاسمن تھا گویا گھاٹ

کہ یہ خوشبو کہانسی آتی ہے
تازگی جس سے روح پاتی ہے

کہا اوس نے کہ یہ کسکا لباس
جسمین ہے گرد عطر کی بو باس

ہے اسی ملک کی یہ شہزادی
ابتک اسکی نہین ہوئی شادی

اوڑ گیا سنکے اوسکا طائر ہوش
جو الفت کی دلمین یار اجوش

حضرت عشق خوب کام کیا
کام میرا یہان تمام کیا

گہر تلک جا لین تو شاد ہمکو کیجیے
حضرت عشق بس قدم لیجیے

صدمہ ہجر سے تہا جو دلگیر
اوس نے ماں باپ سے کی تقریر

گر نہ نکلی گی کوئی اسکی راہ
جان دیدونگا مین بھی واللہ

جسطرح ہوگا بیاہ لائینگے
تم کو اوس مہ جبین سے ملائینگے

کرسکے اپنی بسر یون تقریر | تھی جو اوس شاہ کو زبیم تقریر
مشورہ میں خوب اونسی کیا | یون لکھا میرے باپ کو نامہ

خط

کان جود و سخا ملک سیرت | صاحب عقل و دانش و فرہنگ
عرض کرتا ہے حال یہ ناکام | جسطرح آپکی ہے ایک دختر
صبح پیری کا اپنی ہے خورشید | ہے مجھے بھی آرزو یک بیٹے کی
ہو میسر جو آپکے پرسے مراد | سو مجھے تو نہیں ہے پسر چلیں
اور یوں نہیں ہے جیسے پیغمبر | اوسکی تصویر کرتا ہوں ارسال
حسن میں چاند سے سوا ہے | خوب اسکو ملاحظہ کریں آپ
خوب واقف ہے اس سے غفور | خط لکھا ہے یہ انکسار سے
نہ کسی طرح میں کرونگا قصور | وہم فاسد اگر دماغ میں ہے
دونوں کی کچھ نہیں ہے ظاہر | چاند ہو تم تو آفتاب ہے وہ
مہر ہو نہیں اگر تو تم ہو ماہ | گر نہیں آپ پیش مقتدا ہیں
دیر میں ہو گا مجھکو سمجھیں حضور | بندہ بیٹا ہے اور تو پیر کامل
کریں تحریر جلد نامہ حضور | تاکہ ہو میرے دل کو اطمینان
بھیجا اوسکو اور یہ تصویر | جب یہ میرے باپ کو پہونچا خط
شکل اوسکی بہت پسند آئی | کہ مطلب یہ جب وہ عرض کیا
ہو گئی میں فرصت الفت فقیر | مجھکو پایا جواب کے راضی
مصلحت سے مگر نہ مارا دم | لکھے خود دست خاص میں خامہ

جواب خط

غیرت خسروان ہمایون فال | شاہ گردون وقار ظل اللہ
ہوئی خورشید سلطنت کو زوال | نامۂ خاص کا ہوا جو ورود
ہو گئی واللہ خاک ارکوئیہ | فی الحقیقت کہ وہ قمر سیما
پھول سا چہرہ زلف سنبل ہے | اوس سے الفت جو مجھے پیدا ہے

چمن آرای گلشن اخلاق | تازگی بخش نخل باغ وفاق
چشمۂ فیض معدن الفت | روشنی بخش چشم مہر و محبت
بعد ابلاغ تحفہ ہاے سلام | میں بھی رکھتا ہوں ایک لڑکی
خانۂ دل کا ہے چراغ امید | دیکھ لو اوسکی قمر کی ہے شادی
پر یہ دل چاہتا ہے اے ذی جاہ | سمجھ دینا بھی ہے
ہے یہی حکم خالق اکبر | دیکھ لیں آپ اسکا حسن و جمال
نام تو اوسکا ماہ سیما ہے | اسکے قابل ہو گر تو عقد کریں
رنج اسکا سبب ہے نہیں منظور | ہند لیکن نہیں ہے اسکے ساتھ
التجا یہ ہے کہ گر منظور | ذرہ اک جانتا ہوں میں
ہندیان سے اب حاضر | اسطرح افضل ہے جناب
میں شہنشاہ ہوں تم ہو شاہ | حال کھل جائیگا
جانیے گا خاکسار کو دور | منتظر ہے جواب خط کا جناب
ہو اگر صلح آپ کو منظور | گردون شادی کا
الغرض اسطرح کے تحریر | خوب اوسکی
اور تصویر بھی ہلال کی | بھیجی میرے پاس
مجھکو جیسا وہ شبیہ آئی نظر | کچھ ہوا رنج اونکو کچھ شادی
ہوئی مضمون خط سے گو برہم | لکھ دیا یوں جواب میں نامہ
حاتم وقت نے ستم دوران | شمع جود و ثنا فیض ان
اختر حجت اجلال | دم بدم جو فزون حشمت و جاہ
کاہ کی طرح ہوں پامال | رتبۂ اخلاص کا ہو گیا افزود
اتحاد اپنے سلسلہ جدید | راحت جان حضرت والا
چشم بد دور غیرت گل ہے | قابل اسکے وہ ماہ سیما ہے

اے زہے بخت اور یہ قسمت / نکلے اس طرح کی اگر صورت
ہے یہ جو بندہ حضور ایک ناچیز / جان تک آپ سے نہیں ہے عزیز

ہے یہ عنصر جو میری تمثال / میں یہ کہتا ہوں اس سے احوال
اسکی دوری میں ہے مجھے منظور / ہو مجھے یا جہان سے مستور

ہو جو منظور خانہ دامادی / کیجیے آپ کے شوق سے شادی
اسپہ راضی نہ ہوں میں آپ اگر / تو نہ لکھیے گا مجھکو بار دگر

رعب پایا اگر دکھائی آپ نے / مجکو اس دم میں ڈالی آپ نے
یہہ ارادہ اگر نہ کیجیے گا / کیا ہے منہ یوں جو آپ لیجیے گا

اپنی جرأت کا گر ہو دل میں غرور / آزمائش کریں جو خسرو حضور
کیجیے بس زبان اپنی بند / نہیں اللہ کو غرور پسند

یہ سنا ہو زبان اگر تم سے / جو کہ گزری ہیں وہ نہیں ہم سے
رسم دنیا سے ہو کے مجبور / ورنہ کرتا نہیں کبھی منظور

لکھ چکا جب وہ اس طرح نامہ / کہدیا دست پاک سے خامہ
دیکر اوس ایلچی کو خلعت زر / نامہ دیکے کیا روانہ اودھر

بھیجا اوس شاہ کو جو خط کا جواب / کیا مضمون نے اوسکے دل کو کباب
سیکڑوں الفت سے ہو جو ہر دل / کرلی منظور خانہ دامادی

شادی کی کرکے وہ شکوہ و شان / اسطرف آیا کر کے سب سامان
عجب ہوئی رسم عقد سے فرصت / چھوڑکر بیٹی کو ہوا رخصت

عشق ہم دونوں میں ہوا ایسا / ایک ساعت بھی ہو نہ سکتے جدا
دو برس تک کشش جو عشرت سے / کٹ گئے آگاہ غم کی جو زرستے

ہوئی بر گشتہ یک بیک تقدیر / پیچ کی اپنے ہاتھ کی تدبیر
سو بھی اک شب یہ بات دل کا / ہے عجب لطف پر نشیب سنہ

نام پر ہم کا تو نفس شب ہو کر / ہوئے سب جمع اوس جگہ جاکر
سمیں ہوس آئی ذوق کا سمن دیجا / گلشن گاہ سجا کے سب کہا

تھا وہ سامان جو بیدر کے قابل / ہو گئے سب یہاں شگفتہ دل
اسمیں شہزادی نے سنہ پر پایا / یہ سخن وہ زبان پر لایا

لطف دنیا ہو گر وہ شیر لب / دیں خبر اور کبھی چنگ و رباب
ساغر مے کا جس میں دور ہوا / سارے محفل کا اور طور ہوا

نشہ مے کا وہ اور نسیم و فور / اور وہ چاندنی کا عالم نور
اوس گھڑی تھی عجب کیفیت / تھا ہر اک مست بادۂ عشرت

زمیں کچھ آسمان کو رشک آیا / دفعتہ سر پہ اک بلا آیا
محفل عیش ہو گئی برہم / نہ رہا ایک میں بھی باقی دم

رات گذری تھی دو پہر سے سوا / مرگ چھالا فلک سے اک اترا
ایک جوگی سوار تھا اوپر / کچھ عجب شکل رکھتا تھا اوس کو

جسم پر بھی ملے ہوئے تھا بھبوت / تھا بجہ زیبا جو اوسکو کہیے بھوت
سرخ آنکھیں تھیں ناگ جیسی تھی / رنگ کا الجھی ہوئی لکھی

مرگ چھالے سے اتر اک باری / اوسی محفل میں آیا وہ ناری
بیٹھا خط بیہا میری پہلو میں / تو غضب کی تھی جو ہم میں

تھا جو وہ بد شعار جادوگر / نہ تھا کچھ کسی سے اوسکو ڈر
یہ تماشا یہہ مجھے کی گھنا / ایک مدتی کرتی میں ہم بیا

نہ کیا وصل سے کبھی مسرور / کب تلک تڑپے ہجر سے مہجور
یوں کہا مجھ سے فصلت سے / نہیں آنگا میں تیری صورت سے

ہوا اثر سار وہ بدذات / تھا عجب بد شعار وہ بدذات
بیچا تی سی بولا یوں تقریر / کیا فقط ہاتھ ہمراہ تیر قدیر

ابتو احوال سے ہو میں آگاہ / کیجیے رسم و راہ اب بیاہ

سنکے یہ بات ہو گئی مین کباب ۔ نہ دیا مینے کبھی اوسکو جواب
ہو گیا کانپ کے اونکا حال ابتر ۔ مر و یا کی رہی ذرا نہ خبر
پر جو دل پہ پہنچی گرد گزند ۔ دفعتاً ہو گئی جو آری بند
اوسی حالت مین خنجر اوسپر ۔ ماری جوگی نے لاش کچھ چپ پر
فوراً اوسپر یہ گر گیا وہ آ کر ۔ لیگیا بزم عیش سے سہرا وہ
سمجھا جوگی وہ دیکھ گیا ہی جو ۔ اپنی شوہر کے غم مین پائی یہ سو
بولا یہ ماہ رو بہت اچھا ۔ ہو گیا گر سعین فضل خدا
ہو گئی تھا وہ بہت خوشخو

اوس ستمگار کا عیب یہ چھپایا ۔ منہ کو پھر ایک کا جگر آیا
لگی مین کانپنے بہار سے گھبرا ۔ خوف سے لیک تھرا تھرا کے گرا
ماہ سیما پکی جو پہنچی نظر ۔ ذرا غم سے کمال تھا مضطر
ایک ساعت کی بھی نہ دیر ہوئی ۔ بن گیا شکل وہ کبوتر کی
سیر کی الفت کا ایک حیلہ تھا ۔ شاہزادے کو لیکے آیا تھا
پر یہ ثابت نہین ہے اوسکو ہوئی ۔ کس طرف لیگیا ہی وہ اوسکو
وہ ڈھونڈھ کر اوس قمر کو لائی یہان ۔ دیکھیے ہنس اپنا جاتا ہی یہان
ہنس اپنا منگا دیا اسکو

جانا مہ لقا کا واسطے تلاش شاہزادہ ماہ سیما کی اور راہ مین ملنا ایک باغ کا اور کشتہ دیکھنا ایک پری کو اور ملاقات ہونا اوسی شہزادہ سے

ساقیا وہی شراب مطلب خیز ۔ ہے یہ کوچہ بلا کا شور انگیز
اب یہی چاہتا ہی اپنا دل ۔ ہو عنایت اگر تیری شامل
آخر اوس نے ہنس پر یہ ہو کے سوار ۔ جستجو مین پھرا دیار بدیار
اوسجگہ جا کے سیر یہ دیکھی ۔ کہ بہت خوشنما ہے بارہ دری

تشنہ موج سے لگا دی پر ۔ در مطلب یہ تا بہ جلد گذر
اک سیہ خانہ مین چراغ جلی ۔ کیون نہ انسان رو کو نہ چلی
ایک دن دشت مین ہو کے گذر ۔ دلکشا ایک باغ آیا نظر
سب چھپر کھٹ بھی ایک بچھا تھا ۔ اوسمین لیٹی ہی ایک سیما



پاس اوسکے تھی ایک عورت کی جا ۔ عورت کی لگا عجب اوسپر
تو وہیں آ گیا یہ اسکو خیال ۔ کچھ یہ اسرار ہے نہ کر تو ملال
اپنے دل مین یہ بات ٹھہرا کر ۔ عجب رہا باغ مین کسیما آ کر

نظر آئی وہ ماہرو مقتول ۔ اوسکا شوہر ہی ہو گیا دل ملول
دیکھین کیسی گیا ہے شہید ستم ۔ وا غم تو نے سر بزانو پہ بالم
رہ گیا اون کبھی جیسکہ جیا بگڑ دی ۔ آئی وہ نزد شور سے اندہی

قرص خورشید درسیاہی شد
یونس اندر دہان ماہی شد

ہوگیا دفع جب وہ گرد وغبار
آیا عفریت ایک بد اطوار

کہیا ری کوئی اوسکا حال رقم
خوف سے بند ہو زبان قلم

تازہ اک ہاتھ مین لیے میوا
اوس چھپرکھٹ کے پاس پہنچ گیا

اوس میوہ کو اوسجگہ رکہکر
اوٹھا گھبرا کے پھر وہ بد اختر

ایک کمرہ وہان مقفل تہا
اوس مین تہا سنگار کے اوسکو لا

اوسجگہ سے اک آئینہ لاکر
تن مقتول سے ملا یا سر

وہی آئینہ اوسکو دکہلایا
جی اوٹھی اوسکی تن مین دم آیا

میوہ کہلوا کے اوس پری کو پہر
سو رہا پلنگ پہ آپ وہ بدگہر

ہوگیا جب وہ نیند مین غافل
نکلا گوشہ سے یہ مہ کامل

خوف اسکو نہ کچھ ذرا آیا
آگئے اوس حور کے چلا آیا

دیکہکر بولی یون وہ گلندام
کیون یہان آئی اور کیا ہے کام

لائی ہے یان مگر قضا تمکو
جان دو مہر سے ابہی کیا تمکو

سہ یہ آفت نہ بے سبب لاؤ
تم نہ لو اسجگہ چلے جاؤ

کہا اسنے کہ اے قمر تمثال
نہ کرو اپنے دل مین یہ اسکا خیال

کہو کچھ حال اپنا اے گل تر
ہو یکین آفت مین مبتلا کیونکر

بولی سنکی یون وہ غیرت حور
سرگذشت اپنی کیا کرون مذکور

جب ہوا پیچ میری قسمت کا
شیفتہ ہو کے یہ اوٹھا لایا

رکھتا ہے ایک آئینہ یہ شقی
مہربان ہے یہ اوسمین بات نہی

ہے رقم پشت پر یہ اسم ممات
رو یہ اوسکے لکھا ہے نقش حیات

رو کو دیکھے تو مردہ جی پایئے
پشت دیکھے تو زندہ مرجائیے

جب ہوا اسپہ حال یہ ظاہر
کہا اسنے کہ سچ ہے خدا قادر

دیکھو ہم قتل کرتے ہین اسکو
اب کسیطرحکا نہ رنج کرو

بولی اسطرح وہ قمر اندام
بہول کر بہی نہ کرنا ایسا کلام

ہے یہ روئین تن او قمر رخسار
نہ کبھی قتل ہوگا یہ زنہار

نہ کوئی پیش جائیگی تدبیر
ہوگئے تم نخچیر اجل بے پیر

کہا اس سے کہ تم یہ کام کرو
پوچھو موت اسکی یون تمام کرو

تمہے پوشیدہ ہی کر یہ بدافعال
تو یقین ہے کہ کہدے اسکا حال

اسطرح اوس پری کو سکھلاکے
چھپ رہا یہ اوسجگہ جا کے

اسمین وہ خواب سے ہوا بیدار
یون لگا کہنے اوس سے وہ مکار

مجھکو آتی ہے بو ہی آدم زاد
تمہین پریا نہ ہوے کوئی فساد

اوس پری نے کہا کہ اے ظالم
مجھکو حیرت کمال ہے اسدم

قتل پر تیری پہر گئے تھے پہر
اسطرح یان بشر کا ہوگا گذر

مین سبب اتہام کا سمجھی
سو ہی ہے بات یہ سمجھ ابہی

میری محبت سی دل ہوا بیزار
کہ رہا ہے یہ مگر کیون مکار

اری بےفائدہ ہین یہ جہگڑے
سمجھے کہانا ہے گر تو نہین کہا

جب سنی اوس پری کی یہ تقریر
ہوگیا جیب وہ صورت تصویر

سو رہا پڑکے وہ اوسی صورت
صبح وان سنکے گیا وہ بد خصلت

حسب دستور شام کو آیا
اوس پری رو کو پہر کیا زندا

حورتون کے تو مکر ہین مشہور
سنکے کہاتی ہین یا نیہ اہل شعور

باتون باتون مین وہ قمر تنویر
لگی رونے برنگ ابر مطیر

اسقدر روئی لگ گئی ہچکی
آگئی یاد موت کی ہچکی

دیکھا اوس دیو نے جو یہ احوال
پوچھا اوسدم وہ ساحر قتال

ہاتھ باندھے کہی بلا مین لین
پاؤن پر گرکی لاکھون قسمین دین

کبھی کہتا تہا اب نہ تڑپاؤ
رنج کس بات کا ہے بتلاؤ

ہے قسم تیری سر کی اے شمشاد
مین بجا لاؤن ہو جو کچھ ارشاد

جب یہ اوس نے تماشا دیکھا
قتل کرو الا گر کسی نے تجھے
یہی تا حشر تو نہین ہی نا شاد
تم ہو اس بات کے یہ مفہوم
کہ ہین دنیا مین جسقدر تھیا
کہا اوسنے کہ گو یہ سچ ہو کلام
جب بہت اوسمین ہی کی تکرار
ہمین ایسا ہی ہر ایک نشان
نہ ہی ایک عضو کا بھی نشان
پھر چکیا تھا جو اوسکا پیمانہ
بد لقا نی یہ جبکہ دیکھا رنگ
مرگ تو شمن تمہین مبارک ہو
توڑکر آئینہ کو اکبار ہی

کارگر ہو گیا میرا فقرا
تو بڑے مجکو جان کے لالے
یہ جوانی یونہین گئی برباد
تمکو احوال یہ نہین معلوم
مجھپہ ہو گی نہ کارگر زنہار
لیکن اس بات مین ہو مجکو کلام
اس طرح دیو نے کیا اظہار
ہاتھ آئی کسیکی وہ جس آن
جسم بھی مثل آب روان
سو رہا وہ یہ سنکے افسانہ
دل سے بولا جا اب بینا تنگ
دیجیے لوح جلد تر مجکو
لوح اوسنے اسے نکال کے دی
اوسی پانی مین لوح کو ہوکر

بولی وہ سنکر ملال اسکا ہی
یہی اسی بات کا ملال مجھے
سنکے یہ اوسنے قہقہا مارا
راست کہتا ہون ای نکو بخت
نکرینگے کبھی یہ مجھپہ اثر
صاف بچنکر تو بتائیگا
یون تو دشوار قتل میرا ہے
آب دریا ہی گر اوسے دھو کر
پر یہ مشکل ہے اسے بھی پکر
اوسپہ غفلت یہ ہو گئی طاری
پھر اوس پریکے پاس آیا
سنی تقریر اوسنے یہ جسدم
لوح کو اوسنے عسکر ہی پایا
مارا چھینٹا جو دیو کے منہ پہ

تو بھی مردہ کرے جانا ہے
اوسدم آتا ہے یہ خیال مجھے
اور کہا یون کہ وا ہ پیارا
مار سکتا نہین کوئی مجھکو
تیر و تیر و نیزہ و خنجر
مجھکو اسکا یقین نہ آئیگا
ہان جو آئینہ پاس رکھا ہے
ایک قطرہ وہ ڈالدی مجھپر
کوئی اس بات ہی نہین ہے خبر
تھی فراموش ساری عیاری
یون سخن یہ زبان پر لایا
ہو گئی شاد شاد وہ پرچم
پانی دریا سے جا کے خود لایا



ہو گیا وہ شریر
... سخن
... دیکھا ہے
... حال
... گھر کو
بخت اوسکا تھا دشمن جانی

اسنے اون دونون سے یہ کی تقریر
بولی ہے نام میرا غنچہ دہن
نام اس گل کا ماہ سیما ہے
سحر مین رہتا ہے بہت کمال
لیے چلتے ہین یہان ہی ہم تمکو

اپنا احوال کہہ کرو تو بیان
مجکو قمری بنا کے یہ بد ذات
اسکو بھی لایا ہے وہی منحوس
سنی اون دونون کی جو روداد
ڈھونڈتے پہرتے ... پہنچ

کیا ہی نام آپکی کسا ...
لایا ہی سحر کر کے یہان بٹھا
اسکا تھو تمہی پر آپ کا گذر
دل مین آئے بہت ہوا نہ شاد
للہ الحمد تم ملے اسدم

اونکی گھر جا کے آ دیا احوال
ہو گیا وہ ز دل فگار و ملال

پوچھنے اسکو اندر گئی پت
بڑھ گئی ایک چیلے سے الفت

کہا اوسنے کہ ایک کام کرو
جو کہیں اوسمیں اہتمام کرو

یاں سے وہ کوہ ہے اک سنگ
رہتا ہے اوسجگہ یہ وہ جوگی

اوس سے جا کر بیان کرو حالات
آکے فوراً وہ اسکو دیکھا تھا

آنسو آنکھوں میں اپنی بھر لاکر
کہا اوسنے کہ ای خجستہ سیر

جانتے تمکو و اور سن فی اللہ
اسجگہ آیا ہوں بحال تباہ

سنکے وہ جوگی یہ ہوا برہم
بولا اس سے مجھے گرو کی قسم

اور لیٹ پاؤں پہ اسکے یہ آیا
ہو کے خاموش بیٹھا اپنی جا

پاؤں ہاتھیں کھڑاؤں ہاتھ میں تھی
گل صد برگ کا گلے میں ہار

بولا شہپال ہے کہ او بدذات
خوب ہمنے تیری حالات

چیلا اسواسطے بنایا تھا
سے اسواسطے سکھایا تھا

نہ کہ لی بات اوسکو من آئی
خوف سے منہ پہ مردنی چھائی

بینے کسکا کیا ہے گھر برباد
کون لایا ہے آپ تک فریاد

ہیئت اصل چھوڑ کر اپنی
بن گیا لوٹ کر وہ پھر سے کلی

جسطرف چاہو اب چلی جاؤ
خوف دل میں نہ اپنے کچھ لاؤ

سنتے جسوقت جوگی یہ تقریر
ہو گئی شاد اپنے دل میں سیمبر

مالک تھی پاس پری کی وہ آیا
اوسکی خواہش سے اوسکو بلوایا

اسجگہ دھوم سے کیا اوسنے
زر مساکین کو دیا اوسنے

ہو بہم روز اسنے کوچ کیا
ماہ سیما کو اپنے ساتھ لیا

اپنے محبوب کی جو دید ہوئی
آگئی جان تن میں عید ہوئی

اسکو وہ عشق کا کیا ساماں
پہر نظارہ آئین حور جنان

سوز بالکل ہوا یہ آخر کار
بعد و صبر کے جب ہوا بیدار

اونکو تسکین اس طرح دیکر
واں لگا رہنے وہ محل میں قمر

اسنے اوس سے بیان کیا سب حال
سنکے اوسکو ہوا کمال ملال

جس گرو کا یہ جوگی چیلا ہے
خلق میں علم میں وہ یکتا ہے

کہتی ہے خلق اوسکو لانا گرو
نیک خصلت ہے اور فرشتہ خو

سنکے یہ خوب خوش ہوا اوسدم
پہونچا پوشیدہ اوسکی محفل میں

جسکو شہپال نے کیا برباد
دیکھی اس شہر کی جو بربادی

نہ اوٹھا کبھی اسنے کوئی بات
کہا اوسنے جو کچھ تھے حالات

لطف اسکا آکے دیکھتا ہوں
تم یہیں جاؤ میں بھی آتا ہوں

آگیا اسمیں وان وہ لانبا گرو
ہنس کے آنکھیں ملیں کبھی ابرو

بیٹھے سونے کے اسکی بازو پر
اک ملمع تکیہ تھا اسمیں خوشتر

ایسی رائج ہوئی تیری بیداد
سارا عالم ہے مائل فریاد

جسکو پایا اوسے اوٹھا لانا
خوف خالق نہ دل میں کچھ لانا

باندھ کر ہاتھ اسطرح بولا
کیوں گرو جی ہوئے ہیں آپ خفا

سنکے یہ اور وہ ہوا برہم
پڑھ کے اوسپر کیا کچھ اسم

اوسکو تنبیہ دے کے آخر کار
دیو اسیر ہوا شیشہ کی گھٹنا

اب نہ پہونچا سکیگا تمکو گزند
ہو چکا ہے وہ سارا شیشہ میں بند

ہاتھ آیا جو مدعا دل کا
لیکے ساتھ اونکو یہ وہاں سے چلا

ملی غنچہ دہن سے سیمبر بھی
اپنی ہمشیر کی جو عاشق تھی

ہوئی تیاری بزم عشرت کی
وہ ہوئے اس قمر کی دعوت کی

مشکبو سے ملا دیا اوسکو
جو کہا تھا دکھا دیا اوسکو

صدمہ ہجر دل سے دور ہوا
نشۂ بادۂ سرور ہوا

دو گھڑی رات جب رہی باقی
اوسکو گھڑی سے لگا کو نیند آئی

اوسنے گھڑی میں اسکو یہ نظر آیا
پہلا کونا ہے اوس چھپر کھٹ کا

لگ گئی تھی جہاں سوز ہر دو طرف | ہتاس پر جو سوار آئی تھی | بولا گھبرا کے کیا ہوا یا رب | کس طرح یاں میں آ گیا یا رب

بیٹھنا سمن لقا کا دوسرے کونے پر اوس چبوترہ کے اور دیکھنا عجائبات باغ کے

ساقیا دے شراب خم کی خیر | دوسرے کرنے کی تھی پی کر سیر
جان پہ بن گئی ہے دیر نہ کر | کچھ ہم تھے اب ...

منتظر آمد بہار کا ہوں | گشت گلزار بہار کا ہوں
سیر دکھلا طلسم کی ساقی | روشنی پائی سیہ آرزو باقی

ساغر جسم سرا پیالہ ہو | نشہ فرحت دو بالا ہو
اسقدر دل پہ اسکا گھبرایا | دوسرے کونے پر چلا آیا

گذری تھی اسکو وان اکثر عیش | نظر آئی اسے یہ کیفیت
وہ ہوم سے اک سوار نکلی آتی | شان شاہانہ پائی ہمالی

آگے ماہی مراتب اور ڈنکا | ہاتھی سامان سے سجا ہوا سب کا
کچھ رسالے بھی ہیں سوار ہو | تھا اٹھا پالکی میں پیچھے دوا

چوبدار اونکا اونکے پیچھے پیرا | دستے آگے ہیں ہر دہی یہ پیلا
عمر دولت لئے ہے قدم تقدیم | پیچھے ہر دم خدا کا فضل و کرم

راستہ جیب میں تمام و لقوا | لئے سامان شکار کا ہمراہ
بیچ میں اک جوان تھا رعنا | عجب انداز سے تھا سب سے جو

پر نہیں اوسکا حسن تھا ثانی | رکھتا ہی شوکت جہانبانی
جبکہ اسکے قریب وہ آیا | رسم اسلام کو بجا لایا



تب سوار وہ بزادے
تھا نہیں اسمین مہر تو باطن
چھوڑ کر دوسرا کو ...
ہمیں پھر دوسرا عہد کرو
تب اک بیدار ...
پر نہیں تم ایسا تھا
اتنے الفت ہی
تاپونرش تحفہ و
شوق کہتا
دے اپنا دیا
بابت تبلی اوسے تشریف کیا

اسنے اوسکو دیا جواب سلام | حسن میں وہ بھی تھا جو ماہ تمام
ہو گئے عاشق کہا کہ اے خوش خو | اسم عالی بتائیے ہمکو
آپ بھی نام اپنا فرمائیں | یاں سبب بیٹھنے کا بتلائیں
بولا وہ گرچہ میں ہوں بے تذکر | دیکھیے سیر ہمد گر چل کر
اپنے گھر بیٹھ وہ گل ہو لایا | باپ سے اپنے اسکو ملوایا
الہی ایسا شخص ہی فرزند | تجھ سے اس وقت ہیں ...

اسنے ا...
انشا ...
کہا ... شاہ
... کہا ...
... الیسی صحبت ...

تھا جو وہ شوق وصل میں بیتاب
الغرض اوس سے کر کے یہ تقریر
جبکہ گھڑی صبح کا ہنگام
نظر آیا عجب انہیں نقشا
پھر سی غم میں سنتے گھبرا کر
اوس نے پھر مہ لقا کو بلوایا
آپ اس بھید سے نہیں آگاہ
کر گئی جال ارغوان جادو
کر کے اسطرح شاہ سے آ کر
اوسی جانب گیا یہ گھبرا کر
پاس دیوار کے تھا ایک شجر
تخت کا جو کا بیچ میں نایاب
جلوہ گر اوسپہ ارغوان جادو
پڑی اوس ساحرہ کی اسپہ نگاہ
بال و پر کھل پر نہ پھیلاؤ
ہوا جا کر مکان میں زیب فزا
رنج گذرا تھا جو کہ فرقت میں
رحمت حق پہ اسکو تکیا تھا
اوسکے آگے مجال ہے ممکن
آخر اکدن ہوئی یہ طرفہ بات
خوف سے اوسکو کر نہ سکتی تھی بات
گر ہی پاؤن پر اوسکے وہ مضطر
قتل کرتی ہے مجکو تیغ فراق

بولا یون مہ لقا سے کر کے خطاب
اوٹھا اوسجا سے وہ قمر تنویر
ماہ پیکر کی جو کہ تھی خدام
جسم سے سر جدا ہے دونو نکا
باپ سے اوسکے کی خبر جا کر
اوس نے رو رو کے جان ہرایا
زندہ دنیا میں ہے وہ غیرت ماہ
گل خندان ہی تھی وہ بدخو
وان سے راہی ہوا یہ گلرخ سا
چار دیواری ایک آئی نظر
پر نظارہ چڑھ گیا اوسپر
تھی جو بیٹھی جسمین گوہر شب تاب
تھی خواصین میں سامنے مہرو
یون لگی کہنے ہنسکے وہ گلرو
خیر خاطر ہے تو چلے آؤ
ماہ پیکر نے اسکو جب دیکھا
کر دیا سب بیان وصلت ہیز
اوسکی امداد کا یہ جویا تھا
راتکو جیا ہے تو کرے وہ دن
کسی جانب گئی تھی وہ بد ذات
آگ پر لوٹتی تھی وہ دن رات
اور کہنے لگی یہ رو رو کر
اب جدائی ہے ایک دم کی شفاق

اسجگہ آپ کیجیے آرام
گل خندان کو لیکے ہمراہ
گئے کوٹھی پہ سب کے سب اکبار
رو کے کہنے لگے وہ سب باہم
شاہ نے یہ خبر سنی جسدم
اسنے جسوقت یہ سنا احوال
سمجھا دل میں یہ بات تاڑ گیا
جا کے اوسکا پتا لگاتا ہون
ایک صحرا میں اکدن پہونچا
بند تھی چار سمت اوسکی راہ
اوسمین آئی نظر وہ چار چمن
فرش اوسپہ بچھا ہوا خوشتر
ماہ پیکر بغل میں بیٹھا ہے
واہ عاشق کہان کہان پہونچے
جبکہ یہ بات اوسنے کی ہنسکر
لپٹا اوٹھکر وہ اسکی سینہ سے
وان یہ رہنے لگا بصد عشرت
وہی لاریب واقف غم ہے
کون واقف ہے اوسکی قدرت سے
فتنہ زن نام ایک تھی عورت
وقت ایسا جو اوسکی ہاتھ آیا
اے مسیحا ہے درد بیماران
رکھیے مجروح سینہ پر مرہم

بام پر آج میں کرونگا قیام
سو رہا جا کے بام پر وہ ماہ
تا کرین اوسکو خواب سے بیدار
ہائے کس شخص نے کیا یہ ستم
مر گیا بیٹھتے ہی ہوا یہ غم
بولا کیجیے نہ آپ اسکا ملال
شعبدہ ہے یہ ایک ساحرہ کا
گر میں زندہ رہا تو لاتا ہون
سنتے لگا نیکی اسنے وانہ ہو صدر
دل میں حیران ہوا بہت یہ ماہ
جسپہ صندل کی کرسی زرین
گاؤ تکیہ لگا ہوا پر زر
ساغر ارغوان کا دور ہے
نہ جہان وہم اور گمان پہونچے
اسکو دروازہ اوسکا آیا نظر
پاس بیٹھلا لیا قرینے سے
تا نکالے رہائی کی صورت
رافع احتیاج عالم ہے
آپ ماہر ہے اپنی حکمت سے
ماہ پیکر سے رکھتی تھی الفت
دل مضطر نہ تاب ٹھہرایا
تا کہ یہ زندگی غمخواران
کیجیے مجھ پہ اب نگاہ کرم

کہا اوسنے کہ کیا ہوا سبکو
لشامی کا عجز باہر کیا سجکو

مہ پیکر کیا تیر اسکو سم ہوگا
سن لیا اوسنے تو ستم ہوگا

سنتے ہی یہ رہی نہ اوسکو تاب
آتش رشک سے ہوئی وہ کباب

یون ہوئی اوس خواص سے گویا
اپنے جی مین ارے یہ سب لو یا

تجھکو سوتا یا مہ پیکر تھا دینا
تو نے یہ اچھے گھر دیا بدلا

الغرض ظلم وہ کیا اوسنے
گرچہ تھی کہا کی خوشی سی خبر

مخلصی اوس بلا سے دلواکر
رہی دلجوی اوسکے مد نظر

دیکھا جب اپنی سمت وسی باکل
کہا اسنے سب اوسکا مطلب دل

کہا اوسنے کہ فکر کیا اسکی
گھر مین موجود ہے تدارک کی

ہنسکے کہنے لگی وہ غیرت حور
سنیے احوال کو دل سے حضور

سحر کے فن مین تھی بہت کامل
سامنے اوسکے تھی ایک جاہل

پہلے اوس سے تھی شہزادی خوب الفت
کرکے ایک روز کی دعوت

پیتی پاتی اوسکو کچھ رہی نہ خبر
ساحرہ تھی جو یہ بھی بد گوہر

دل کو اوسکے ہوا جو خوف کثیر
سحر کے زور سے کیا منہ بند

اسم اک وہ بھی کر پڑھا جانے
اس بلا سے نجات وہ پانے

اسکو جیتا نہ چھوڑ کی زنہار
ایکدم مین کریگی وہ فی النار

بن پڑی نصف شب کو اوسکی کہا
اوترا اوس چاہ مین بہ نیک صفات

کچھ بھی سرو پا کا تھا نہ اوسکو ہوش
شکل مردہ پڑی تھی وہ خاموش

دفعتاً دور سب ہوا جادو
آگئی ہوش مین وہ عربدہ جو

قید سے جبکہ مخلصی پائی
آپ اوس چاہ سے نکل آئی

وہ کیا مہ پیکر آپ نے احسان
کس زبان سے کرون مین شکر بیان

پھر تو جو کچھ کہا اسکا تھا مطلب
اسنے اوس سے بیان کیا وہ سب

شادمان ہوکے یہ وہان آیا
اوسجگہ اسنے رنگ یہ پایا

روک اپنی زبان اے نادان
کیون ہوئی آپ اپنی دشمن جان

ہو رہی تھی یہ دونو مین گفتار
آگئی اتنے مین وہ بدکردار

سچ لکھا ہے مثل کسی نے کہی
ہوتی ہے سوت چھوٹی بھی بری

اور کوئی نہ تھا جہان مین مرد
کرتی جس سے تو اپنی آگ کو سرد

نہ کیا اپنی جان کا بھی خطر
پڑ گئے پردے ایسی آنکھون پر

مہ لقا کو جو رشک کچھ آیا
اوس جفا جو کو خوب سمجھایا

ہوگئی اوسکو غضب سے بانکل
ہوئی مضمون پہ سنکے خیرہ عقل

اور پوچھا بتاؤ یہ مجھکو
ارغوان تیل کس طرح سے ہو

بولا یہ ماہرو کہ اے خوشخو
جلد للہ مجھکو بتلا دو

اسکو اک ساحرہ سے کہنا تھا
فتنہ انگیز نام اوسکا تھا

وہ پئے قتل اوسکے تھی دن رات
اسنے آخر کو یہ نکالی بات

کرکے پہلے شغل مے نوشی
دیدیا اوسکو جام بیہوشی

سحر آفت کا یہ کیا اسنے
اوسکو ناگن بنا دیا اسنے

ہے کنوان اسجگہ پہ جو آہا
سے یہ تنہا اوسی مین وہ پھینکا

پھر وہ اسیر کریگی وہ بیداد
دم وہ اسکو چھٹی کا آئیگا یاد

سنکے یہ بات ہوگیا یہ شاد
اسم بھی اوسنے کرلیا وہ یاد

جبکہ پہنچا یہ ماہرو تہ چاہ
وہی ناگن وہان آئی نظر

اسنے اوس وقت کی وہی تدبیر
اوسنے دکھلائی اپنی یہ تاثیر

لوٹ کر بن گئی وہ آدمزاد
دیکھکر اس قمر کو ہوگئی شاد

یہ بھی جب آیا چاہ سے باہر
یون کہا اوسنے پاؤن پر گر کر

آپکا مدعا جو سن پاؤن
اوسکو آنکھون سے مین بجا لاؤن

بولی یہ سنکے وہ نہ دیر کرو
ماہ پیکر کو دوا اسی سرکا دو

نشہ مے سے ارغوان جا دو
شکل مردہ پڑی ہی ہو تیار

دیکھنے پہلو میں ماہ پیکر ہے
درد و رنج و الم سے مضطر ہے

ہر گھڑی آہ سرد بھرتا ہے
مخلصی کی دعا لیکن کرتا ہے

یون کہا اسنے اوس سے کہ تنہا
جلد یان سے چھٹو برائے مراد

ہوا اوس سے جدا وہ غنچہ دہن
بنگلی ساحرہ وہ اک ناگن

اوجس نے اسم پڑھکے غرض ہی کو
ہوئی راہی وہ انسے اپنے گھر

زہر نے اوسکو کر دیا پانی
بہ گیا جسم ہو گئے سب پانی

شوخ ہوا وسکے جی جو
کر کے اوسکو طلسم کا مختار

ماہ پیکر کو وانسے لے آیا
باپ نے اوسکے اوسکو بلوایا

گذری دو تین روز عشرت سے
بیٹھی تھی اک مکان میں جرأت سے

چرخ سے یون وہ اک ہوا نازل
ڈر سے اوسوقت ہو گیا بیکل

ماہ پیکر جو وان پہ بیٹھا تھا
فوراً اوس ماہ کا پکڑا گلا

خوف اصلا نہ کچھ ہوا اوسکو
دفعتا وہ نگل گیا اوسکو

لقا دیکھکر ہوا مضطر
یون کہا اوسنے دیو سے للکار

دوست پر ہے اگر کیا ستم
اسکو کیون چھوڑتا ہے او ظالم

اوسنے سنتے ہی اسکی یہ گفتار
کھول کر منہ کو اپنی صورت غار

اوسکو گھڑی بھی نہ کچھ دریغ کیا
حلق میں اپنے اسکو ڈال لیا

دل میں کہنے لگا یہ کشتہ غم
کہ اجل میری آئی تھی اسدم

دم اندھیری سے جب گھٹا اسکا
اسنے آنکھونکو اپنے بند کیا

نہ ہوئی ہوگی دیر اکدم کی
روشنی دیدۂ چشم کچھ پائی

آنکھیں کھولیں تو یہ نظر آیا
دوسرا کونہ ہے چبوترہ کا

لیگیا تھا جہانسے شہزادا
نام جس گل کا ماہ پیکر تھا

اسکو یہ شعبدہ جو آیا نظر
دل میں اوسدم بہت ہوا ششدر

بیٹھنا ماہ لقا کا تیسرے کونے پہ چبوترہ کے اور دیکھنا عجایب وہانکے

ساقیا دے شراب پر تگر
ہے ہجوم تحیر اس دل پر

تیسرے کونے کا ہے عزم مرا
دیکھوں چلکر وہان کی سیر دوا

شوق نظارہ اسکو لیگیا تھا
تیسرے کونے پہ بھی جا بیٹھا

دشت ہموار ایک آیا نظر
صاف تھا آئینہ سے وہ بڑھکر

بیچ میں اوسکے خیمہ پر زر
جلوہ گر اوسمیں ایک پری پیکر

عورتیں چند اوسکی محرم راز
پاس بیٹھی ہیں وہ سراپا ناز

سامنے اوسکے رقص ہی با ہی
ہے گلگون کا دور چلتا ہی

اوس پری کی پڑی جو اوسپہ نظر
اپنے عیارہ سے کہا ہنسکر

وہ جو بیٹھی ہیں اوس چبوترہ پر
ماہ دولت کے پاس جا حاضر

فتنہ نام دیا تھا اوسکا نام
اوڑی وانسے وہ سنتے ہی یہ کلام

اس قمر کو قریب جب آئی
پہلے آداب وہ بجا لائی

پھر کیا اوسنے اسطرح سے کلام
سنیے اک عرض ہے بلند مقام

ملکہ نے بلایا ہے تم کو
چلئے جلدی شریک صحبت ہو

اونکے جلسے میں ہوگا سرور
ہے عجب خوش بیان وہ غیرت حور

ہو لیا ساتھ سنتی ہی یہ بات
منتظر تھی اودھر وہ نیک صفات

شاہزادہ کا دیکھکر اجلال
چند گام آئی بہر استقبال

پاس اپنے بٹھایا عزت سے
یون لگی باتیں کرنے الفت سے



اسلیے آپکو یہ دی تکلیف — کسطرح لاے اسجگہ تشریف
کیا ہی مقصود صاف فرماؤ — اسم عالی بھی اپنا بتلاؤ
بولا ہی نام سمرلقا میرا — حال تم اوپہ سمجھتے ہو کیا میرا
دل میرا کچھ جو آج گھبرایا — اسطرف سیر کو چلا آیا
ہے مقدر میں دشت پیمائی — میری قسمت ادھر بھی لے آئی
رہے تا دیر اور کچھ اذکار — بولی پھر اسطرح وہ گلرخسار
باغ اک ہی یہاں عجیب و غریب — نہیں کچھ دور ہی بہت ہی قریب
فی الحقیقت عجیب وہ جا ہی — سحر دل دیکھنے سے ہوتا ہی
سنگ مرمر کی چار دیواری — نئی صنعت کی اوسپہ گلکاری
اوسکے اندر مکان ہیں عالیشان — اوسکا ثانی نہیں یہان ہی جہان
بند ہی راہ چار سمت مگر — نہیں آتا کہیں در اوسکا نظر
اوسکے دیوار و در ہیں یہ اثر — چڑھ ہی زینہ لگا کے کوئی اگر
اسقدر ہو بلند وہ دیوار — کہ نگہ بھی نہ جاسکے زنہار
اور جسوقت رات ہوتی ہی — یہ عجب واردات ہوتی ہی
آتی ہی قہقہوں کی گہ آواز — کبھی بجتے ہیں وان ارغن ساز
رہتی ہے رات بھر یہی دستور — ایسی ہوتی نہیں کوئی معمور
تا کہ کچھ دید اوسکی حاصل ہو — راز کھلتا ہی مطمئن دل ہو
بولا یہ سنکے یون وہ بیکس قمر — لیچلو مجھکو جلد اوسجا پر
بولی کل لیچلونگی وان تمکو — آج آرام اسجگہ پہ کرو
ہوگئے مشتاق وہ قمر سیما — اوسکے خیمہ میں جا رہی آ تھا
لیگئی صبح کو وہان وہ پری — وہ جگہ اوسنے اسکو دکھلائی
اوسنے احوال جو کیا تھا بیان — دیکھا اسنے وہ بات ہی ہے یہان
پایا اسنے کہ جا سیے اندر — کوئی صورت نہ نکلی اوسکی مگر
اس تردد میں دن ہوا وہ تمام — رات کو بھی گیا وہان بمقام
شعبدے لاکھون دکھے وان شب بھر — ہوگئی جب کہ آشکار سحر
تھا شجر ایک ناشپاتی کا — اوسپہ زاغ سیاہ آ بیٹھا
دی صدا یہ کہ ہای صد افسوس — نہ ہوا ایک ان بھی میں مایوس
یون صدا اوسکے سینہ سے گذرا — کر گیا اوس درخت سے پرواز
زاغ کا سنکے نالۂ حسرت — اور رونی لگی اسی ہوئی حیرت
جیسا کچھ یہ اوس سیر کی نکلی — بولی اسطرح سے وہ شہزادی

سیر اسکی کی ہی بہت مشکل
استقامت بیان ہی محال

اوس پر یہی کر کی یہ گفتار
لایا خیمہ مین اوسکو آخرکار

کی دعا سبکو یون زبر گدا
ہی تو ہی چارہ ساز بی نوا

یون دعا کر کہ سو رہا وہ
خواب مین دیکھتا ہی کیا واہ واہ

مدعا کیا ہی مجھسے فرماؤ
مطلب دل زبان پہ لاؤ

نام اپنا حضور فرمائین
کون ہین آپ حال بتلائین

دلمین میرے یہ آیا اے ذی جاہ
کرو دن راہ طلسم سی آگاہ

یہ نصیحت ہماری یاد رہے
تیرا عز و شرف زیادہ رہے

ایک ہمین گور کی یہ جہان تھا
سلطنت پر کمال غرا تھا

جسطرف آنکھ میری اوٹھاتا تھا
جان نثار اپنا سبکو پاتا تھا

دوست کوئی نہ پھر نظر آیا
کون میت پہ نوحہ گر آیا

مال و زر ... نہ میرے کام آیا
ایک نوکر نہ اک غلام آیا

جب کھلی ... ہم آنکھ زمان جا کر
گور مین کی بچشم غور نظر

دسترس کچھ نہین ... آج
سورۂ فاتحہ کا ہون محتاج

دیکھنا ہی طلسم ہمت اکبر
اوسکی تدبیر ہی یہ اکمل تر

حکم جمشید نے ہی تجکو دیا
تجکو اس طلسم کی دکھلا

لعل اک منہ سی وہ اوگل دیگا
سمت ... رت کی رستہ لیگا

تم وہی لعل اوسسے لیکرنا
ہوگا در و ... وہان جگہ پیدا

اوسی بارہ دری مین جانا تم
دلمین اپنے نہ ... کہانا تم

دیکھکر تمکو مسکرائے گی
ہاتھ بھی اپنا ... بڑھائیگی

جو کہوگے وہ سب کریگی قبول
نہ ذرا حکم سے کرو گی عدول

ہوا غائب نگاہ سے اکبار
خواب سے یہ اوٹھا ... بیدار

زاغ جب نخل پر دکھائی دیا
اسنے اوسکو وہی گلا ... یا

کہا اسنے کہ تم نہو مضطر
دیکھون گا یان کی سیر اکثر

وہ بھی دن اس خیال مین گذرا
لمحہ لمحہ ملال مین گذرا

کر دیئے ایسا سبب خداوندا
دیکھی سیر طلسم یہ بندا

اک شہ با وقار آیا ہے
اسطرح جیسے ہنسکی گویا ہے

پہلے اسنے اوسے سلام کیا
پھر یہ اوس شاہ نے کلام کیا

بولا جمشید نام میرا ہے
تمکو مشتاق سیر پایا ہے

جسکے تم دیکھنے کو ہو مشتاق
ہون مین ہی اوس طلسم کا خلاق

کہ یہ دنیا ہے ایک عبرتگاہ
تھا کسی وقت مین بھی شاہنشاہ

لوگ دنیا مین جو آتے تھے
وہ جو پھر یان سے یان طلاتے تھے

جانتا تھا بہت ہون دانشمند
ہر گھڑی آنکھ پھیر گئی ...

نہ دیا پھر کسی نی میرا ساتھ
مرگیا مین تو سبنے چھوڑا ساتھ

ہان مگر ساتھ تھے مرے اعمال
کیا کہون اپنی گور کا احوال

جز لحد تھا نہ کوئی مونس یار
بلکہ سب عضو تن تھے اغیار

بار دنیا نہ سر پہ لینا تم
دل مین اسکو جگہ نہ دینا تم

آتا ہی جو شجر پہ زاغ سیاہ
اوس سے کہنا تم اسطرح ...

جب سنیگا یہ اوڑ کے وہ زاغ
بیٹھے گا آ کے ہاتھ پر وہ زاغ

لیکے وہ لعل جانا سوئے ...
ہی جو مشرق کی سمت کی دیوار

اوسکے اندر ہی صحن بارہ دری
نہر بہتی ہی وہ مثال پری

یہ بتو عمدہ ہی اوسمین ہی تصویر
ہے جو یاقوت کی مگر تحریر

وہی لعل اوسکے ہاتھ مین دینا
ایک لحظہ وہان پہ دم لینا

الغرض اسطرح سے سمجھا کر
راہ جانیکی اسکو بتلا کر

اوٹھکے پھر صبح کو یہ ماہ جبین
واں سے آیا اوسی شجر کے قرین

سنکے اوسنے کیا نہ کچھ بھی غلط
بیٹھا وہ اسکے ہاتھ پر آکر

لعل وگل کر وہ گر گیا پرواز / قرب گلشن گیا یہ با تہ ناز
اوسکا دروازہ اسکو آیا نظر / شادماں ہو کے یہ گیا اندر
اوسنے اسکی طرف بڑہایا ہاتہ / پاس اسکے جب اوسکا آیا ہاتہ
پایا تصویر نے جو لعل لیا / رکہکے محرم میں تہتہا مارا
یہان میں آیا ہوں سیر گلزار / حال سے تا یہان کر یون اظہار
آخر اسنے وہان قیام کیا / دن وہ گلگشت میں تمام کیا
اور وہان آئین سیکڑوں دمساز / حسن خوبی میں تہی جو تا باز
بیٹہی آکر وہ ایک مسند پر / اسکے خدام عہدی لے لیکر
آج آئی ہے یان پہ کوئی بشر / اوسکو ڈہونڈہوا ادہر اودہر
آگیا جب نظر یہ غنچہ دہن / لیگئی ساتہ اپنے وہ پرفن
لطف سے اپنے پاس بٹھلایا / ناز سے مسکرا کے فرمایا
کر دیا اسنے سارا حال بیان / بولی اسطرح وہ پری اوس آن
ہنسکے کہنے لگا یہ غیرت ماہ / چلیے بندہ ہے آپکے ہمراہ
ہوگئے جسوقت صبح کی آثار / تخت پر اپنے اسکو کر کے سوار
تخت سے اسکو وان اتارا / اور کلام اس سے اسطرح سے کیا
کہکے یہ بات کرگئی پرواز / دیر تک ٹھہرا وان یہ با ناز
جبکہ وانسے یہ کوس بہر آیا / اک جوان حسین نظر آیا
پڑہ رہا تہا وہ درد کی اشعار / رو رہا تہا برنگ ابر بہار
گاہ گریان تہا گاہ خندان تہا / جیب بے پارہ چاک دامان تہا
اسنے جسوقت پوچہا اوسکا نام / رو کے کہنے لگا وہ گلفام
سنکے اسنے کہا یقین ہوا / تم کسی سنگدل پہ ہو شیدا
بندہ پرور یہ راہ ہے مشکل / ہان خدا سے یہ اسکا ہوں سائل
جبکہ اسطرح اوسنے کی تقریر / یوں لگا کہنے یہ قمر تنویر

جو کہ مشرق کی سمت تہی دیوار / اوس سے وہ لعل سرکا یکبار
لال بارہ دری میں جب پہنچا / سرخ تصویر دیکہی جلوہ نما
لعل وہ اسنے دیدیا اوسکو / دیکہے وہ مال خوش کیا اوسکو
متعجب ہوا یہ ماہ تمام / اور کہا اوس سے اسطرح سے کلام
بولی وہ گر تم اسکے طالب ہو / آج کی شب یہان قیام کرو
شام ہوتے ہی پہر یہ دیکہا یہاں / خود بخود روشنی ہوئی اکبار
اونہیں پریونمیں ایک تہی سرکار / خوب رو سب سے اور طبیعت دار
دیکہکر چار سمت کو وہ پری / اک پہ لیسی پہر اسطرح بولی
اوٹہی یہ بات سنکی ایک پری / اوس کے کان میں جو جا کہہ دی
اوس پری نے جو دیکہا حسن و جمال / اپنے یکتائی کا رہا نہ خیال
کسلیے تم یہان پہ آئے ہو / کیا ارادہ ہے کچہ بیان کرو
تم پرستان میں میرے ساتہ چلو / وان کی دکہلاؤں سیر میں تمکو
سنکے یہ بات خوش ہوئی وہ پری / رات بہر تو اسیکہ وہ رہی
لی اوڑی وانسے صورت صرصر / اوتری وہ ایک دشت میں جاکر
ایک ساعت یہان پہ سیر کرو / آکے لیجاؤنگی میں تمکو پہر
جب سے وہ آئی یہ ہوا حیران / ایک جانب گیا یہ سرو رواں
شکل اوسکی تہی رشک ماہ منیر / تھم کر بارنجم سے صورت تیر
ناتوان تہا وہ صورت مجنون / کسی لیلا منش کا تہا مفتون
اوس سراپا الم کی حالت پر / ہوگیا اس حزین کا چاک جگر
ہدف ناوک ادا و ستم / قیدی محبس جفا و ستم
بولا یون ٹھنڈی سانس بہر کر / اسکا دعوی کرو نہ کسی منہ پہ
اسمیں ثابت قدم رہو سمجھو / اوسکی الفت میں جمع رہنا ہے تمکو
کہو بندہ ہے تم مفصل حال / تا کرون کچہ میں فکر وصال

بولا اسطرح وہ حزین و ملول — عرض یہ اس غلام کی ہو قبول
تا یہ بندہ حقیر ہو کر شاد — آپ بھی سب بیان کریں روداد
اوسنے ہمدرد اپنا جب پایا — یہ سخن وہ زبان پہ لایا
اوسکو کہتی ہین لوگ عشق نگر — ہی اوسیجا یہ مسکن احقر
نام ہی خاکسار کا سودا — بیٹھے بٹھلائے یہ ہوا شیدا
اوسکو کہتے ہین خسرو تجار — تاجرون مین ہی وہ بلند وقار
حسن بانو ہی بیٹی اسکا نام — آگئی ایک روز وہ لب بام
میری الفت نے کی جو کچھ تاثیر — ہوئی وارفتہ وہ بھی بہ تقدیر
خواہش دل نے جب کیا غلبہ — حرکت مینی کی یہ تنگ آکر
جاکے آرام مین اوسی پایا — در مقصود جیسے ہاتہ آیا
بیٹھکر پاؤن مین دبانی لگا — فتنۂ خفتہ کو جگانے لگا
جاگ اوٹھا یہ بیری گہرے تم — دیکھو گر جاوگے ذرا سے یہ
سمجھی ہی مین اوتہا رہی لگی بات — اپنی مطلب کی ہی یہ ساری گھات
دیکھکر زلف سانپ سی برہم — نہ رہا پھر تو میرے تن مین دم
ہوئی اپنی غرض وہ غیرت حور — کر دیا عفو میرا جرم و قصور
ہوگیا ایک شخص وان بیدار — میری دلکو یہ شک ہوا اکبار
پاس حرمت ہوا جو دامنگیر — جان دینی کی سوجھی پھر تدبیر
اگر جو مہر حق تم ایسا کام — جان دینی کا ہی برا انجام
ہے گناہ عظیم پیش خدا — دو جہان مین ہونگی بہت رسوا
اور تم عہد روز حشر کرو — دلکو اپنے سنبھالو صبر کرو
کہی سمجھا کی جب یہ اوسنی بات — ہوئی تسکین مجھکو ای خوش ذات
بسر او سید سے سینے اپنے تھو — نہین دیکھا ہی اوس بہ پیرو کو
سخت حیرانی سی تنگ ہو — ہون کسیکی نہ ایسی بخت سیا

پہلے یہ حال مجھسی کیجے بیان — کون ہین آپ اے مہ تابان
کہدیا آخر اسنے اپنا حال — تھا جو کچھ اسکی دل مین رنج و ملال
سنیے روداد آپ میری بھی — یان سے دو کوس پر ہے اک بستی
پیشہ سوداگری کا کرتا تھا — نام الفت سے مین ڈرتا تھا
جس گلی مین مکان میرا ہے — ایک تاجر بھی وان پہ رہتا ہے
اوسکی ناکتخدا ہے اک دختر — چار دہ سالہ اور پری پیکر
آنکھیان اوس سے کیا دو چار ہوئین — برچھیان تھین کہ دلکی پار ہوئین
ایک مدت رہا پیام و سلام — پھر رہا اوسکے وصل سے ناکام
راتکو مار کر کمند سحر — پہونچا اوسکے مکان مین بیخبر
وہ جوانی کی نیند کا عالم — دیکھتے ہی بہک گیا اس دم
اسمین جو خواب سے ہوئی بیدار — مجکو پہچان کر یہ کی گفتار
پہلے آئے ہین لیلائی بھی — رنگ لائے جو آپ آج بھی
سوچئے بات یہ نہین منظور — ٹھنڈی ٹھنڈی سدھارین گھر کو حضور
پاؤن پر گر پڑا الہامین لیکن — سر کو سجدے اوتارا اسمین وہین
آخر اوس سے ہوا مین ہم بستر — آگیا رشک آسمان کو مگر
کہین اسنی نہ مجکو دیکھا ہو — کوئی فتنہ نہ اس سے برپا ہو
دیکھکر قصد میرا وہ گل تر — بولی اسطرح مجھسے گھبراکر
ایک تو خون اپنا خود کرنا — ہاتہ سے اپنی بےاجل مرنا
تجکو دیکھا بھی ہوگا اسنی اگر — مین سمجھ لونگی کچھ کرو نہ خطر
عہد کرتی ہون ساتھ دونگی تیرا — بھاگ کر جہان چلوگی چلونگی مین
الغرض بعد گریہ و زاری — اوس سے رخصت ہوا بدشواری
تنگ کرتی ہی جو جبکہ فرقت یار — آنکلتا ہون دشت مین ناچار
دیکھ لیتا تھا گاہ گاہ اوسکو — ہوگئی مسدود وہ بھی راہ اب تو

اسنے جب دیکھا یہ اوسکا حال — رو بہ بانو ساختہ یہ مہ تمثال
چلکے اسکی کرونگا کچھ تدبیر — اسقدر ہو نہ دلمیں تم دلگیر
حوصلہ سے یہی بڑہ کی دعوت کی — خادمونکی طرحسی خدمت کی
آگیا اوسکو بھی یہ ایسکو خیال — دلمیں کہنے لگا یہ مہ تمثال
کیجیے جلد اسکی کچھ تدبیر — مر ہی جائیگا کر ہوئی تاخیر
اک ذرا سیر کو میں جاتا ہوں — ایکساعت میں پھر کے آتا ہوں
دیکے تسکین اوسکو آخرکار — ایک جانب گیا یہ گلرخسار
سامنے اوسکی خوشنما تالاب — سنگ مرمر کا یہ وہ تھا تالاب
جمع ساحل پہ کچھ طبیعت دار — قابل دید تھی وہانکی بہار
آگیا جو پسند یہ سامان — یہ بھی جاکر ہوا شریک وہان
یہ تر و تازہ باغ کسکا ہے — آج کیا ہے جو یاں یہ میلا ہے
سنیے اس ملک کا ہی جو کسرا — باغ یہ ہے اوسیکا دختر کا
سنی اوس شخص کی یہ جب گفتار — وہیں بیٹھا رہا یہ گلرخسار
اسقدر لگ گیا تھا اسکا دل — نہ اوٹھا وانسے یہ مہ کامل
مالک باغ تھی جو شہزادی — سیر گلگشت کو وہی آئی تھی
دیکھتی کیا ہیں وہ اوٹھا کے نگاہ — لب تالاب ایک غیرت ماہ
قابل دید حسن اوسکا ہے — مہر اوسکے حضور ذرا ہے
شکل آئینہ بنگئیں ششدر — سو ہی گلشن نہ دیکھا پھر مڑکر
اک کہاری بلانے کو آئی — وہ بھی رنگ انکی دیکھ سو لائی
شاہزادی کی تھی جو دخت وزیر — ہوئی آگاہ اسسے جب وہ شریر
سو ہی تالاب جو کہ جاتا ہے — نہیں معلوم کیا تماشا ہے
اس لطیفہ کو سنتے ہی وہ حور — بولی میں اوسجگہ چلونگی ضرور
تھام کر ہاتھ اوٹھی نزاکت سے — چلی اسطرح شان شوکت سے

کہا اوس سے کہ اب نہ مشورا ہے — گھر میں تم اپنے لیجاؤ چھپکر
ہو گیا شاد سنتے ہی یہ کلام — لیگیا اپنے گھر میں وہ ناکام
اوسکی گھر میں یہ ایک روز رہا — دیکھا ہر لحظہ غیر حال اوسکا
گر رہی اسکی اب یہی حالت — جلد دنیا سے ہوئیگی رحلت
ہوئی یہ بات جبکہ ذہن نشین — اسطرح اوس سے ہی یہ بات کہی
جب تلک میں نہ آؤں اسجا پر — گھر سے اپنے نہ جانا تم باہر
نکلا جسوقت شہر کے باہر — باغ اک اوسکو وان آیا نظر
گھاٹ اوسپہ بنا بلور کا تھا — کچھ عجب وہ مقام نور کا تھا
لیے تفریح بیٹھے تھے کتنے — اور کتنے ہی غسل کرتے تھے
اور کیا ایک شخص سے یہ کلام — مجھکو بتلاؤ کون ہے یہ مقام
بولا وہ شخص تازہ وارد ہو — نہیں معلوم حال جو تمکو
ملکہ مہر وش ہے اوسکا نام — رونق افزا ہے یاں وہ گل اندام
آخر کار جبکہ شام ہوئی — اپنے گھر کو ہر اک ہوا راہی
سیر میں اسطرف یہ تھا مشغول — تھی فراموش دل سے یاد ملول
رشک حور اوسکی کچھ ہوا تسکین — سیر کرنے کو وہ ادہر آئیں
ڈالی ہے اپنی پاؤں پانی میں — چور ہے نشۂ جوانی میں
دیکھتی ہی وہ جانثار رخسار — ہوگئیں لاکھ دل سے اوسپہ نثار
رہیں کچھ دیر تک جو وہ اوسجا — شاہزادی نے آنکو یاد کیا
الغرض جو کہ لینے آتا تھا — پھر نہ پھر کر وہان سے جاتا تھا
بولی شہزادی سے کہ ای دیکھا — ہے تحیر میں یہ ترقی خواہ
پھر کے وانسے وہ پھر نہیں آتا — کہیے ملک عدم کو ہی جاتا
دیکھوں تو کونسی ہے ایسی بات — کیوں نہیں آتی پھر کے اک بد ذات
کچھ ہوا اسمیں جسمیں تھیں آگے — آنکھ اونکی لگی ہوئی تھی جدھر سے

رہتے چپ تھے مصاحبین وہ مہار
ایک سے ایک او نمیں تھی طرار

بیٹھتے سو وہ پری وش سدم
نازکرتی ہوئی قدم بقدم

محو وہ دیکھنے مین اسکے تھین
اپنی جا سے بھی وہ ذرا نہ ہلین

دیکھتے ہی وہ حسن روز افزون
وہ پری رو بھی ہو گئی مفتون

نام اپنا بتائیں مجھکو حضور
کیون یہان ٹھہری آکے دستور

سیر کا میرے دلکو لپکا ہے
اسلیئے بندہ یہان آ بیٹھا ہے

چند ساعت جو یہان نظارا ہو
ابہت شاد دل ہمارا ہو

بات یہ سنکے ہوگیا یہ شاد
دل سے بولا کہ اب بر آئی مراد

اس گل تر کو دیکھکر اپنی
لیگئی وان سے اسکو شہزادی

تھی نہ اوسدم جو کوئی دلکو لگی
سے لگے ہونے ادہر ادہر کی گو

اوس پری نے کیا یہ اسنی بیان
سنیے اک عرض اے مہ تابان

اپنی ہم قوم پر وہ عاشق ہے
سچ ہے اوسکا عشق صادق ہے

وارثون سے وہ اپنے ہے مجبور
اوسکی وصلت او نہین ہے منظور

آتش غم کریگی اوسکو خاک
یاد رکھو اگر ہوا وہ ہلاک

کسلیئے تم یہان کے حاکم ہو
دو بنا اوسکو جو کہ ظالم ہو

کہدیا اسنے سب مفصل حال
سنکے اوسکو ہوا کمال ملال

حسن بانو ہے نام اک عورت
اوسکو بلوا یہان بصد عجلت

حسن بانو دہانیہ جب آئی
بولی یون مہ لقا سے شہزادی

سنتے ہی یہ کلام وہ گل تر
آیا سوداگر کے پاس خوش ہوکر

اوسی گلشن میں وہ تری کے برات
ناچ گانے میں گذری ساری رات

رسم جو جو کہ تھی لگی ہونے
ہوئے سب ختم ٹوٹکے ٹونے

اسنے شہزادے سے کہا یہ کلام
نیند آئی ہے اے بلند مقام

جبکہ یان سے ہو برات رخصت
تم جگا دینا اوسگھڑی مجھکو

پانچھی ساتوں پر اوٹھائی ہوئی
تیوریان ناز سے چڑہائی ہوئی

پہونچی تالاب پر غرض آکر
اون خواصونکو پر ہوئی یہ خبر

جبکہ اوس رونی نے دیونکو سرکایا
ملکہ کو وہ گل نظر آیا

نہ رہی پہر اوسکو ضبط کی تاب
بولی اسطرح اس سے کرکے خطاب

کہا اوسنے کہ اے سپہر مقام
مہ لقا اس حسینہ کا ہے نام

بولی وہ گر یہ شوق ہے تمکو
باغ میں میرے چلکے سیر کرو

والئی ملک کی ہون میں دختر
گر کہا مانو میرا ہے بہتر

نیک ساعت میں گھر سے نکلا تھا
اچھے وقت اسجگہ ہوا آنا

باغ میں اپنے لاسکے آخر کار
اوسنے کی بزم مے کشی تیار

تذکرہ اسمین عشق کا بھی ہوا
آیا اسکو خیال سودا کا

شہر میں ہے تمہارے اک تاجر
تم نہین اوسکے حال سے ماہر

دونو جانب سے چاہ ہوتی ہے
وہ بھی فرقت میں جان کہوتی ہے

کیا کہوں تمسے حال تاجر کا
بے اجل مرتا ہے وہ بیچارا

حشر کو دو گی کیا خدا کو جواب
دیکھیے اسبات کا جو افتتاب

بولی وہ تم بتاؤ اوسکا نام
بسر و چشم مین کرونگی یہ کام

کرکے پھر ایک خادمہ کو یاد
اوس سے اسطرح سے کیا ارشاد

کہا ناظر سے اوسنے بلواکر
اوسنے حاضر کیا اوسی لاکر

اوسکو دولہ بنا کے تم لاؤ
مین بناتی ہون یان دلہن اسکو

اوسکو دولہ بنا کے آخر کار
اوسجگہ لایا وہ قمر رخسار

ہوا قاضی طلب قریب سحر
عقد پڑھکر گیا وہ اپنے گھر

جب کہ اس کام سے فراغ ہوا
دلمیں اپنے یہ باغ باغ ہوا

دو اجازت خوشی سے مجکو اگر
سو رہوں میں کہیں الگ جاکر

یون لگی کہنے تب وہ گل اندام
شوق سے تم یہیں کرو آرام

تکیہ مسند کا الغرض لیکر — لیٹا سر ٹیک کے پہ وہ سیمبر
بند آنکھیں تھیں پر وہ تھا بیدار — سن رہا تھا ہر ایک کی گفتار
اوس پری رو کی سنکے یہ گفتار — ہوا بیتاب دم بہ خواب بیدار
اور سنکر یہی اسکے نظر آیا
کسین عشرت میں نیند آئی تھی — تا کہ آتی ہوئی بھی جاتی رہی
لگی ہونے پر اتنے شب عیش — اٹھ گیا وہ اوٹھا وہ پری طلعت
ہو گئی بزم سب وہ خواب خیال — دل ہوا بند لا تو نیج و ملال
تیسرا کونہ ہے چبوترہ کا

اوٹھنا مہ لقا کا چوتھے کونے پہ چبوترہ کے اور سب نظارا سے جدا ہونا

ساقیا آج میں ہوں بیحد ملول — دل ہے بیزار غم سے میرا ملول
کچھ تو سکھلا مزا جوانی کا — کیا بھروسا ہے زندگانی کا
دل شگفتہ ہے پھول گل پھلواے — میرے تکنے کو ست کی بھی پہلو آئے
تھا جو مشتاق یہ تماشا — بیچ تھا کوئی یہ بہار کی بیٹھ گیا



اوسنے جب بیٹھا ہو گا یہ وہم بھر — آ ولا ... ...
پوچھا اوس سے کہاں سے آئی ہو — کس طرف کو کہاں کو جاتی ہو
ایک قصبہ ہے اوس میں رہتی ہوں — بات تمسے عجیب کہتی ہوں
یہیں ہے دو برس ہوا اوسکا سوا — یہی نقشا ہے اوسکی زوجہ کا
بلکہ بیٹھے ہیں انکے باشندے — بخدا سب ہیں اوسکی زلفیں ہے
کہا اوسنے کہ یہ تو بتلا تو — کسطرح دیکھیں اک نظارا تو
بولی وہ گر یہ قصد کرتی ہو — چلو دکھلا دوں ہم انہیں تمکو
ہے محبت عمدہ ایک بارہ دری — اوس میں تیاری حد سے افزون تھی
اسنے جیسے انہیں سلام کیا — اوسکی زوجہ سے پھر کلام کیا
ملکہ کسطرح سے یہ دولت — کچھ بیان کیجیے اسکی کیفیت
شاہ کو ان سے ایک الفت تھی — کیا کہوں کس قدر محبت تھی

بولا وہ کام گو کہی تھے ہم — جاتے ہیں اتنے کو پیدا ہم
بہر کر اوس سے زبس نگاہ عالم — ہم اوسی بادشہ کی تھا ہم
چار وہ سال عمر تھیں ہم — ہم تحیر میں ذکر ہوا اثر
سنکے اونکی زبان سے یہ احوال — ہو گیا اسکا شوق پیدا
ذات اونکی ہے نادر آفاق — میں ہوا اونکی دید کا مشتاق
پگڑا یہ ہوا وہ دل آشنا — نقشہ اوسکا ہو گئی ہے پیدا
دونوں بیٹھے ہیں ایک مسند پر — حسن میں ہیں وہ نقشا شمشیر
یہ گو سن دل اوسکی صورت شتاب — دیکھنا کیا ... میں سنا
بولی یہ سنکے پھر وہ زن پیر — باپ میرا تھا شاہ کا وزیر
ہوا جب وقت اونکا وقت اخیر — کی میری پرورش بکمال تدبیر

ہاتھ مین ہاتھ شاہ کی دیکر
پرورش اسطرحسی فرمائی
بعد چندی کے جب ہلی مین جوان
تبکو وہ پردہ پیار کرنی لگا
کیا انکار اسکی صلت سی
ستمعار تھا پوجفا دزات
تھا ہو بیٹیا جوان شہ دی تغنی
بھیجا باہر وہ وہان سبکو
ایکدن دل یہ بیقرار ہوا
صحن مین باغ کی تھا وہ گل
اوسپر اوسکی نظر جو لہرایا
ہوئی اسطور یہ جو نو آتش دل
سندلی تھا لالہ پاس سب میرا
باغ کی پاس تھا مکان انکا
سیر گلشن کو یہ بھی آنکلے
عشق نے باغ مین کہا یا گل
انکو اپنا جو شیفتہ پایا
بیٹھ جب وقت نے کہا انکا
دل کی خاموش جب نہ رہنی دیا
بولی یہ مین تمہارا شیدا ہون
ہوا مین گفتگو سنکر
شرما جبکہ درمیان مین حجاب
خدمت شمس طغم مین کہا بیٹھی

وار فانی سی کرگئی وہ سفر
کوئی آفت نہ میری پاس آئی
لگ گئی اک بلا مین ہی جان
دے اجل عشق مین وہ مرنی لگا
لگی بیٹھنے مین پاس حرمت سی
ڈھونڈھتا تھا ہمی خطا نہ ہو
اسمین ہان دیدہ دیبہ کی تہہ
ویہ پالا وہ دہکان سجا
جبکہ ہر گل بجاے خار ہوا
تھا وہ بالکل گلاب سا سہو
پھر کی دلمین یہ اوسکو ہی آیا
پھر رنج ملال وکاہش دل
تھا تھڑا اوسوقت تھا مجھ کی ہمرا
حال مین کیا کرون بیان انکا
حوض کی سمت جبکہ جا نکلی
نئی بو باس کا جو پایا گل
پھر تو میرا بھی انپہ دل آیا
ہو گیا اور ہی دل کا رنگ
بیٹھی اوسوقت یون کلام کیا
بہر نظارہ باغ پہ آیا ہون
بولی مین اسطرح سی وہ سنکر
لائی بارہ دری مین انکو شتاب
دیکھی ذرا اسطرح لہا تیغ

لیا وسایت سی وہ شہ جہان
مثل فرزند تھی یہ شفقت کی
اونہی سلطان کا ایک تھا فرزند
جھپتا طاہر جو یہ شباب ہوا
اوسکا سلطنت سبب حصول ہی
شاہ کو جبکہ یہ ہوا معلوم
ایک تھا باغ اوسکا نا کہ تہہ
عیش و عشرت دوان مین ذوق
اوسمین بارہ دری گھر اکر
جبکہ مین حوض کی تو پیا آئی
اسجگہ ایک دم ذرا ٹھہرو
بیٹھی مین حوض کی کنارے
یہ جو بیٹھی ہین پاس سندیہ
اون دونون انپہ تھی بہت تکلیف
جبکہ انکی نظر پڑی اوسدم
مثل بلبل فدا ہوئی جھپیر
آنکھ اوسدم یہ جھپتی لگتی تھی
رہی جبتک کہ شرم دامنگیر
کونسی سرو قد کی قمری ہو
آپکا رعب حسن ایسا تھا
عشق سمجھا اگر تمہارا ہے
دوہی بالو تمیز انکی نام ہو
کرکی تبدیل یہ لباس سفید

جسپہ یہ کی نگاہ کرم کی نگاہ
سیکڑون طرحسی عنایت کی
نام تھا اوسکا قمر کا دانشمند
خوف شہ دل یہ سد باب ہوا
پھر وہ بیحس و ملول ہوا
وہ بھی اس بات پہ ہوا مغموم
اوسمین کوٹھی بھی تھی بہت خوش
لطف سی وان بھی گذرنی لگی
ٹھہری ایک محل کی کیاری کر
سوچ نی تاز کی دھان پائی
تشنگان جائی دل کو سکین ہو
تھا نہ اوسوقت کی پیش نظر
دختر جن ہو تم یا ہو بشر
بیٹھی تھی تن مین یہ لباس سفید
ہوگیا انکا کچھ عجب عالم
سر و پا کی رہی نہ انکو خبر
دیکھ لیتی تھی جب یہ مالتی کو
رہی خاموش سر بزیر
رہ سکت جو کچھ ہو وہ بیان
دیکھ لیتا تھا کہہ نہ سکتا تھا
خیر بہتر یہ گھر تمہارا ہے
جبکہ روشن چراغ شام ہو
صبح کو لائینگا یہان تشریف

ہو گئی یہ تو اپنے گھر راہی / جسکو شب بھر نہ غم سے نیند آئی
انکی اس بات سے یہیں شیدا وہ ہوئی / اور الفت مجھے زیادہ ہوئی
دل نے پایا یہ لطف وصلت کا / منہ نہ دیکھا کبھی بھی فرقت کا
گذرا اس طرح اک برس کو قریب / سنئے اب آ گیا جدائی نصیب
ہاتھ لگتی نہ تھی جو سیری بات / کف افسوس ملتا تھا ذرا
شاہزادہ لیکا مجھے آیا ہے / بادشہ نے تمہیں بلایا ہے
رنج کو تن میں بیقرار ہوئی / پر نہ کچھ دیر کی سوار ہوئی
انکی فرقت کا تھا جو مجکو غم / نہ رہے عشرت تھی محفل ماتم
قصہ تھا میں ہرات میں و ان / صدمہ جب ہو چکی چلی آ اودان
آج مجکو بھی لیلیٰ ہمسا او / دلکے میں شیدا ہی مجنونکی عالم تھا
جب یاد ہی سیری تمنا انکا / جان دینے پہ یہ ہوئی تیار
رکھکی جوہر میں میں سوار ہو / پھر تو وہیں جان نثار ہوئی
آتی ہے آج غیر جنس کی بو / دیکھا جسدم غضب سے بھی ہر سو
بیٹھی خاموش میں الگ جا کر / تا نہ اس راز سے ہو کوئی خبر
نئی صورت وہ رشک ماہ بنا / ٹوٹکر گریہ سیاہ سبنا
ہو چکی جبکہ عقد سے فرصت / ہوئی اوسدم عروس کی رخصت
گئے جب اپنے اپنے گھر مہمان / میں بھی پھر آئی اپنے گھر اوس آن
گئی جو انکا ہوا جو عرصہ تھا / اپنی اولاد کو نہ دیکھا تھا
اتفاقاً اوسیدن اندر پگاہ / شاہ جن کا وہی لینے ناگاہ
سیر کرتا ہوا مکانوں کی / آیا اوسوقت انکے گھر میں بھی
اوٹھی گھبرا کے یہ پئے تعظیم / جھک کی اوسکو ادب سے کی تسلیم
خوب حیلہ یہ اوسکی ہاتھ آیا / بعد مدت کی مدعا پایا
عاجز آیا نمک حراموں سے / رنج پایا نمک حراموں سے

سیر کہنا یہ سب بجا لائی / اپنے وعدہ پہ صبح کو آئی
پھر نہ انکو جدا کیا دم بھر / رکھا آنکھوں میں اپنی مثل بصر
انکو پیش نظر میں رکھتی تھی / پر عدو سے خطر میں رکھتی تھی
تھا سیری گھات میں جو شہزادہ / رات دن اسپہ تھا وہ آمادہ
قاصد شاہ اکدن آیا / یہ زبانی پیام وہ لایا
خوف سے اوسکے کچھ نہ دم مارا / ہجر لیے پر بغیر سدم مارا
جا کے خاموش بیٹھی محفل میں / درد اوٹھتا تھا اوسدم و دل میں
پینے فرصت وہاں سے جب پائی / لیسوا اوسیوقت گھر جاتی تھی
لگی ہونی سوا میں جس آن / جھپسی اوسدم لگی پیکر نہاں
بولی میں یہ خیال باطل ہے / جاہی انسان جنّ کی کل ہے
ہوئی اس بات سے جو میں بیکس / سحر سے پھر انہیں بنا کے گھر
جا کے دولہا کو جب سلام کیا / اوسنے پہلا کی اون کلام کیا
اور گھر میں نہ راز افشا ہو / کوئی فتنہ یہاں نہ برپا ہو
آیا گھر سے دلہن کے جب سہرا / شاہزادے نے اوسکی غسل کیا
پھر وہی سہرا باندہ کر سیر / لیکے انہیں پہونچا عروس کے گھر
گھر میں اپنے وہ بیاہ کر لایا / ملک سے جب نہ میں پایا
انکو انسان بنایا ان اکر / اور کہا جو یہ کسکو خبر
اسلیے یہ کمال تھی مضطر / سیر گھر سے گئی یہ اپنے گھر
اوسی صورت سے گر یہ اک تیکر / گھر سے اپنے چلا وہ بد اختر
اوسکی صورت سے یہ تو تھی آگاہ / کچھ نہ انجام دل میں سوچی آہ
دیکھکر انکی منہ کو کانپ رہی / ہوا غائب نظر سے وہ ناری
پہونچا جسوقت اپنے گھر وہ شریر / غیظ کی یہ شاہ سے تقریر
سیر کو اب کبھی نہ جاونگا / نہ قدم اوسطرف بڑھاؤنگا

پوچھا سلطان نے کیا اب کیا
کہو مجھسے ذرا سبب اسکا

چمن آرا وزیر کی بیٹی
بیاہ سے دن مہمان جو آئی تھی

مجھکو پہچان کر سلام کیا
پاسداری میں اہتمام کیا

بولی وہ کہا بیاہ بتاوگی
تم سے پہر یوں الفت آوے گی

قتل کیجائیگی وہ بہتر ہے
خوف حضرت نہیں مجھے ڈر ہے

تیری خاطر بھی ہے مگر منظور
میں نے تقدیر اوسکو دونگا ضرور

سال بھر یہ رہیگا حال اسکا
اوسکی اعمال بد کی ہے یہ سزا

رہے زندہ اگر وہ اسیر بھی
دونگا پھر اوسکو صورت اصلی

جب کیا امتحان آہ میرا
صاف ثابت ہوا گناہ میرا

اس سیاست پہ بھی نہ چین آیا
مجھکو نالی میں اونسے پھنکوایا

اونسے انسے کہا یہ بلوا کر
اپنے دلبر کی لو خبر جا کر

اوسکی الفت اگر ہو کچھ دلمیں
آرہی آج اوسکی مشکل میں

اونسے روداد سب بیان کر دی
بات مخفی تھی جو عیاں کر دی

انکی مرضی وہ باوفا پا کر
لیگئی ساتھ اپنے اوسکو یہاں

دیکھ کر پھر اوہ عذاب الیم
حال اوسکا ہوا کمال سقیم

کہا میں نے تلک یہ بیجا ہے
لکھا تقدیر کا بھی مٹتا ہے

اسکی تکلیف کرنا شاہ سے سچ
تا نہ دست عدو سے پہنچے ضرر

ورنہ دیگا جو کوئی ظالم
بے تامل کریگا مجھپہ ستم

لب پہ بادشاہ نے یاد کیا
جرم بھی بخشا اور شاد کیا

تحفے دید نعم سے جب پائی
شاد و خرم میں اپنے گھر آئی

دلمیں کچھ انکی آگیا جو خیال
مجھسے اک دن ہوئی یہ گرم قتال

سب تیرہ وصال ہاتھ آوے
رات دن کا یہ غم نہ جاوے

یہ ہوا مجھ سے جو اسکی کچھ تدبیر
ہوئی ناگاہ اسوقت میں بہت دلگیر

مجھسے دل میں تو رکھتا تھا وہ لاگ
اونسے اسطرح سے لگائی آگ

کسی انسان کو لائی تھی ہمراہ
اوسکے گھر میں گیا وہ ناگاہ

میرے کہنے کا ہو یقین نہ اگر
امتحان کیجئے اوسکو بلوا کر

چاہیے اوسپہ کچھ سیاست ہو
تاکہ اوروں کے دلکو عبرت ہو

بولا یوں شاہ اونسے جب ہو گا
مجھکو رنج وزیر کا ہے پاس

شکل انسان جو یہی بناؤنگا
آنکھ اوسطور پر دکھاؤنگا

اوس پہ جس شخص کی پڑیگی نظر
اوسکو موذی سمجھکے کھائیگا سر

آخر اونسے یہ بات ٹھہرا کر
بانیچ سے میری مجھکو بلوا کر

ہو کے برہم کیا یہ سحر اونسے
ہتھکڑی ناگنی میں کشتہ غم

ایک دن جو بہن بھی میری تھی
مجھسے الفت دلی وہ رکھتی تھی

اوسکے واسطے بلا میں پھنسی
کیا کہوں میں کہ کس بلا میں پھنسی

پوچھا کیا گذری کچھ نہ ارشاد
جان و دل سے کرونگا میں امداد

جب یہ اس ناکسی پہ وہ آگاہ
بولی سو پہنچا تو مجھکو ان شاء اللہ

جس جگہ میں تھی مبتلائے بلا
حال ابتر کمال میرا تھا

رو کے آغوش میں لیا مجھکو
اور اک تازہ غم دیا مجھکو

نیچ کرنے سے کچھ نہیں حاصل
کرو تدبیر کچھ ہو جو عاقل

مجھکو وقت سحر اوٹھا لینا
شاہ کو پھر میں لیتا دینا

میرا کہنا کیا انہوں نے قبول
سال بھر کیا بس یہی معمول

جو کہا تھا وہی کیا اونسے
شکل اصلی پہ کر دیا اونسے

انکو چوری چھپے بلاتی تھی
لطف وصلت کا لیوں وہ تھی

میری راحت میں ہو گئی منظور
الغرض پھر کچھ کر دیا حضور

مصلحت سے یہی جو نہالی یا
مجھکو ای پسند آئی بات

میں نے دیکھی بہن کی بلا کر
ہو بات کہا اونسے ہو مجھسے

آپنے تو بچائی میری جان
آپکے ہیں نثار اور قربان

تا نہ دلمیں رہے عدو کو خطر
ہمکو پہونچا سکے نہ کوئی ضرر

اندنوں شاہ ہیں بہت بیمار
نہیں کچھ اونکی زیست کا آثار

جائیں یہ اونکے پاس بنکے طبیب
ہیں کسو دن انکی شاہی قریب

لیں نہ انعام ہیں کچھ زر و مال
کریں ایسکی عوض تمہارا سوال

بن پڑے گر یہ بات بہتر ہے
آگے تم دونوں کا مقدر ہے

انکو آمادہ الغرض پا کر
دیدی اوسنے دوا وہ منگوا کر

پہونچے یہ بھی طبیب واں بنکر
آشکارا کیے سب اپنے ہنر

اوسنے اکدن کیا یہ شہ سے کلام
سنتے ہیں اے خدیو ذوالاکرام

اگر اوسکا علاج ہو منظور
اوسکا حاضر کروں ابھی میں حضور

ہوگئی یہ حضور میں حاضر
نہوا اس سے پر کوئی ماہر

غسل صحت جب اوسنے فرمایا
یہ سخن وہ زبان پہ لایا

دعائے دلی جو تیرا ہو
کر بیاں مجھسے بے خطر اوسکو

شاہ بولا میں شاد کر دونگا
دامن حرص تیرا بھر دونگا

مدعا یہ حصول حضرت ہو
یعنی آپ سے مجھے عنایت ہو

خیر اگر تجھکو ہے یہی درکار
ہمکو دینے میں کچھ نہیں انکار

دلمیں اپنے تو میں نہال ہوئی
پر دکھانیکو پر ملال ہوئی

کہا میں نے بجا یہ فرمایا
اسکے گھر ہی مجھکو یہ خیال آیا

اور بھی از رہ کرم ہوئی یہ جناب
پھر تو ہوتی کنیز کی ہی خراب

آپ مسند میں صبح رونق ہیں
لونڈی حاضر ہے سبکو دکھلا دیں

دہو لیں سے حشمت سلیماں ہیں
آپ اب دیجیے بھی غسل کریں

پھر الہنا جو ذہن میں آیا
اوسنے ہم دونوں سے یہ فرمایا

دیا لطف سے نہال ہیں
ملی دولت ہے لازوال ہمیں

کوئی ایسی نکالیے اب راہ
کردیں آزاد اس کنیز کو شاہ

سونچکر اوسنے جسے کی تقریر
اس سے بہتر نہیں کوئی تدبیر

مجکو معلوم ہے دوا ایسی
گر یہ پہونچے تو ہو شفا جلدی

بے تردد کریں علاج اونکا
رو بصحت ہو جب مزاج اونکا

شاہ بیشک تمہیں انعام دیگا
بار احسان نہ سر پہ وہ لیگا

بولی میں خوب یہ نکالی بات
ہے یقین جائیگی نہ خالی بات

وہ تو سمجھا کی شہ کو پاس گئی
ہوئی امید مجھکو یاس گئی

ہوئی شہرت خدا کی قدرت سے
مدح نکلی زبان خلقت سے

یاں اک ایسا حکیم آیا ہے
وقت کا اپنے وہ مسیحا ہے

بولا سلطان اگر وہ ایسا ہے
جلد لائیے مضائقہ کیا ہے

جب ہوا شاہ کا شروع علاج
دو ہی دن میں ہوا بحال مزاج

فی الحقیقت ہے تو مسیح زماں
نہ فراموش ہوگا یہ احسان

یہ لگی کرنے اسطرح سے کلام
مانگی جو بات دی آپکا یہ غلام

جبکہ حضرت نے یوں کیا ارشاد
عرض کرنے لگی یہ ہو کر شاد

سنکے یہ بات ہنسکے فرمایا
اے نادان یہ تو نے مانگا کیا

مجکو بلواکے دیدیا انکو
شاہ ہر طرح سے کیا انکو

پوچھا سلطان نے کیوں کدھر ہے
تجھسے یہ حسن میں تو بہتر ہے

سنتی ہوں بیوفا ہے یہ انسان
خود غرض ہے دغا ہے یہ انسان

آ لگی عشق میں سے جلی شب و روز
ہے یہ صدمہ حضور غم اندوز

ایک صورت سے جان بر ہی ہوگی
شاخ ہے پژمردہ یوں ہری ہوگی

تار ہی عمر بھر تیار حسن
نہ کرے گی کوئی تک نہ آرزو

غیر خالص ہے جاکے غسل کرو
تا نہ پھر زیست بھر جدائی ہو

کرتی کی جبکہ وہ تمام سوال
وانسے راہی ہوئی یہ تشتاب

ایسا تقدیر سے ملا صحرا — نام انسان تھا جس جگہ عنقا
دور تک تھی نہ سایہ دار درخت — جا بجا خشک مثل خار درخت
اوسکے گھبری دل جو اسکا گھبرایا — گفتگو پھر سے زبان پر لایا
ابھی دیکھو گی آفتین کیا کیا — جھیلنا ہین مصیبتین کیا کیا
آگیا اوسجگہ پہ ایک فقیر — تھا سراپا کہ وہ چرند دلیر
بولا یہہ ماہ بین بتاؤن کیا — حال اپنا تجھے سناؤن کیا
کہا اوسنے اگر یہہ ایسا ہے — پاؤن راہ سفر مین رکھا ہے
سیر کا لطف بھی نہین تنہا — کیا مزا اگر نہ کہین تنہا
کہکے یہہ بات اوسکے ساتھ ہوا — جبکہ دونون نے طے کیا صحرا
گئے دونون پھر شہر کے اندر — دیکھا پر شکستہ ہر ایک منظر
سیر کرتے لئے ہین ہر طرف تماشا کا — ماہرو لوگ ہر جگہ ہین جا بجا
چلے جاتے تھے پھر قدم بقدم — دلکو تفریح ہوتی تھی ہر دم
صاف ہو ہوشیار ہو جائے — عرشیان پہنچی ہون جس جا لاؤ
بولا وہ آئی ہی یہہ وحشیانہ — کیا مسافر ہو جو نہین آگاہ
آئی اتنے مین پھر صدائے نقیب — آہی پہونچی سواری انکی قریب
تھی نہ پروانہ شناسا اتنی راہ — نہ خطا کرتا تھا خدنگ نگاہ
کسطرف کو توال ہے دیکھو — جلد جا کر دیکھیان اوسکو
روبرو کو توال جب آیا — اوس سے ہوکر خفا یہہ فرمایا
تیری آنکھو مین چربی چھائی ہے — موت آئی ہے شامت آئی ہے
وجہ مین بھی تیری غفلت کی — چکھتا ہے یا نہین تو شربت کی
اب یہ عبرت فزا ہوگی سب — خوف سے بیقرار ہوگی سب
چوتھہ تو بھی مرد لیتا ہے — جانکر خود تو طرح دیتا ہے
مین جو استادہ یہہ جوان تھا گھر — راہزن ہین یہہ دونون پرزور

وان پہ کوئی بشر جو آگیا تھو — جانور بھی نہ ایک جس جا ہو
چھپ گیا اسکے دلمین خار الم — اوٹھ نہ سکتے تھے بار غم سے قدم
حضرت دل نہ اتنا گھبرا تو — اتنی بیداد دہیان مین لا تو
دل کو سمجھا رہا تھا یہہ مغموم — کشور دل پہ تھا الم کا ہجوم
پوچھا اس سے کہ یان جو ٹھہرے تو — کسطرف کا خیال ہے تمکو
مثل باد صبا قیام نہین — صبح گر ہون کہین تو شام کہین
کیجئے سیر اس فقیر کے ساتھہ — رہیے اب آپ اس فقیر کے ساتھ
سنکے اس سے کہا بہت بہتر — کرین ہم آپ سیر اب مل کر
شہر اک اوس جگہہ نظر آیا — سیر کو دل جو انکا للچایا
شہر کہین بھی جا سمتین پایا — جا بجا کچھ حسین تھین باندا
تھہرے ہی مہندی سی ہوائی قمر چہرہ — راہگیرون کو تھی عجب حیرت
تھی نہ اوسوقت انکو فکر ذرا — اتنی مین آئی کان مین یہہ صدا
پوچھا اک شخص سے کہ یہہ کیا ہے — کسلیئے اہتمام ہوتا ہے
سنکے یہہ بات دونون گھبرائے — ایک جا ٹھہری دیکھنے نظارہ
جھانکتی آتی تھی وہ مہ تنویر — نظر آئی اوسے یہہ دونون فقیر
بولی یون انکو دیکھکر آئین — جلد ڈھونڈو کوئی سواری یان
اوس پہ پیرو کا سنتے ہی یہ کلام — لاؤ اوسکو کشان کشان غلام
خوب تو انتظام کرتا ہے — دم حکومت کا اپنی بھرتا ہے
راہزن دن دہاڑے آتی ہین — جسطرف چاہتی ہین جاتی ہین
کاہلو اب بچی گی جان کس حال — دن دہاڑے یہ ایک ہوگا حال
آج ثابت ہوئی مجھے یہہ بات — ہے شریکا ان مین تیری ہی ذات
اندھا تو ہو رہا ہے کیا سو کے — ہو گئی آنکھون سے کیا
دیکھا انمین سے جو کہ پوچھا ہے — پیشہ شہر کی مین یکتا ہے

سنکے یہہ کوتوال نے تدبیر
اوسکی جھولی سے پہانسیان نکلین
بولی شہزادی دیکھہ اپنی نظر
ہم پہ ہو تو صرف بات یہہ کیا کر
ایک تو خلق کو اذیت دیہو
خیر ایکی تو بخشدے تقصیر
رات کو دینا انکو آپ طعام
گئی زندان مین جب یہہ دونو اسیر
ساتھہ بیٹھی مین ہر کی ذلت سے
بیگنہ کو بلا مین پہنسوایا
اور یہہ نیرنگ آسمان نے کیو
جسکی پہری تھا ہوا تھا اسیر
جبکہ دلمین کمال گہبرائی
کمند ہی اسکو پہینک کر ماری
گیا اوسکی قریب یہہ مضطر
رہی شب بہر وہ اوسکی پہلو نشین
شکل زہرہ جو برج مین نظر آئی
اوسمین پوشیدہ اس قمر کو کیا
گم ہوا ہی رفیق رہزن کا
خوف سی اونکی تھین جان نہتی
کوئی جا کر کہی یہہ اوس سے بات
کہان گہوا کہ جسمین تہی دونون
قیدخانہ مین اوسکے گہری جا کر

تھا جو ہمراہ اس جوان کے پیر
مشتکین اوسکی اوسی سے کہلین
نہین کرتی ہین تکیہ ہم پہ بسر
یہہ سلاطین کا طریقہ ہے
اور خود بھی شریک بدعت ہے
دونگی بار دگر سب تجھے تعزیر
صبح کو قتل ہونگے بد انجام
ہوئی بیجرم بستہ زنجیر
نیک بختون کے ساتھہ عزت ہے
یہہ تو بتلا کہ تجہہ کیا آیا
گل کہلاتا ہے یہہ کہان تو کیو
کہا کہی تھی وہ اسکے عشق کا تیر
نصف شب کو وہ بام پر آئی
اودھر اوسکی نظر ہوا کیبار
کہینچا اوسنے کمند الفت پر
تہی فراموش ہجر کی بیداد
دلمین اوسکی بہت وہ گہبرائی
سخت اوسنے دل و جگر کو کیا
نہ بچا خون ایسی رہزن کا
چپ تہی ایسی لبن پر ہان نہ تہی
یاد رکہنا یہہ خوب ای بد ذات
زندہ درگور تجھکو کردونگی
جو نگہبان تھے اونکو بلوا کر

نہ کیا اونہین کچھہ بھی خوف و خطر
اس جوان کو بھی اوسنے قید کیا
ملک کی رکہتی ہین خبر ہردم
چہوڑدو بالکل نہ عہد دار و بسر
دوسری بد گہی کی خلق اللہ
ہے جو زندان ہمارے پلنگ پاس
کر کی یون کوتوال سے گفتا
مدعا کہتا تھا یہی دلمین
بی سبب دی بلا مین کسکو ہم
جب بہت بیقرار ہوتا تھا
شاہزادی کی ایک ہمدم تھی
صدمہ ہر چند تھا بہت دلگیر
تھی بہت وہ بڑی جو دانشمند
یون لگی کہنی اس سے پہنچ کر آہ
ہاتھہ اوسکے ہر اک دل آئی
شاہزادی کا تھا جو اوسکو ڈر
کی یہہ چالاکی پہر قریب سحر
تھی سحر وہ کہ روز محشر تھا
تھا نگہبانون کا برا احوال
بولی شہزادی سنکی یہہ مذکور
وہ جو قیدی نہ ہاتھہ آئیگا
جب سنا کوتوال نے یہہ کلام
دیکھا اوسنے سب در و دیوار

خوب کیا جو اوسکی پاس آکر
سمجھا یہہ بھی سب بالکل اوسکو
ہمسی یہ بدلکی پھرتی ہین ہم
نفع اسمین نہین سوائی ضرر
اوپر اوپر سنبھالی گی یہہ آہ
قید کر انکو دانہ بہو سواس
پہر گئی آگے گو وہ ظالم شہ تہا
پہنس گیا کیا ہی سخت مشکلمین
کیون فلک لائق جفا ہین ہم
کہینچکر آہ سرد روتا تھا
وہ بھی ہمراہ اسکے اوس دم تھی
بن پڑی تھی کوئی راہ مگر
اپنی ہمراہ لائی ایک کمند
زیر دیوار آئی اسی ماہ
دفعتہ قصر باغ مین لائی
آسمان کیطرف تہی اوسکی نظر
کہولا صندوق اسنی اک اٹہکر
پہیلا وہ شور ذکر گہر گہر تھا
ڈرسی تھی اونکو اپنی استیصال
ہی شریک اسمین کوتوال ضرور
اوسکے بدلی تو مارا جائے گا
خوف سی سب لرز گیا اندام
ہو کی بیدم یہہ اونسی کی گفتار

تم اگر زیست اپنی چاہتے ہو
سنکے اوسکی زبان سے یہ تقریر
کھا اوسنے کیا ہی ہو پر کھان
شاہزادی کو بھیجی اک عرضی
کہدیا اوسنے پڑہ کر عرضی کو
اسطرح آکی اوسنے وان ہونا
نظر آیا وہ چاند کی صورت
دلمین اوسکا نہ رحم کچھہ کہایا
ملکہ بولی تینون شخصون کو
ریت کا اک چبوترہ تہا وہان
اوسکو گھیری کھڑی ہوئی تہی سپاہ
آئی باری خواص کی جسدم
مینہ دار فنا سے سبقت کی
سیہ تن نار بانیہ جب لائی
باری جب اسکی ان کی آئی

گم ہوا اسطرح سے وہ اژدر
رنگ رخ اوسکا ہوگیا تغییر
شاہزادی کی باغمین ہی نہان
اوسمین کیفیت اسطرح لکہی
باغمین جاکی خود تلاش کرو
شب مہ گذرا جہان جہان وہ تھا
ہوگئی اوسکو دیکھکر حیرت
وہ دولت پہ کہینچتا لایا
باری باری سے جاکی قید کرو
کیا بیان اوسکے کیجئے سامان
حکم آخر کی دیکہتی تھے وہ راہ
بولی یون تن لقا سے وہ پرغم
ہوئی ممنون اپنی قسمت کی
روح دشمن سنکے تہا شاد تہی
بولا جلاد یون کہ اتنی قیدی

ورنہ کر اایک کو سزا دون گا
جبس سپاہی کا شکوہ پھرا تہا
اوسنے جسوقت یہہ سنا احوال
بندہ اسد قمر ملک سرا تمین ہے
سنکے یہہ حکم شاد ہوگیا دل
وہ بھی صندوق کھولا پھر آکر
پاس اوسنے نہ کچھہ کیا ہیہات
جیسا اس ماہ کو چھپایا تہا
گرمی مجلس سے تنگ تہا اسیر
پورا اوسپہ اک ظلاکت کا
تہا جوان سب وہ تن ضعیف فقیر
للہ الحمد اسی قدر طاقت
ہو سکین ثابت قدم محبت مین
اوسکی گردن پہ بھی چلی شمشیر
کرلے وہ بات جو کہ کرنا ہے

کالی پانی سبھون کو بھیجون گا
اوسنے وہ حال سارا دیکہا تہا
ہوگیا دور وسمی حسن و ملال
اب سنا ہی کہ چور باغ مین ہے
اوس گلستان مین وہ ہوا داخل
جسمین پوشیدہ تہا یہ رشک قمر
باندہ کر مشکین اوسکی وہ بدذات
اوسکو بہی حکم سے اسیر کیا
نقشہ کیا اوسجگہ کا ہو تحریر
کہیں وہ فرش تہا ہلاکت کا
پہلے تو اوسپہ چل گئی شمشیر
دیکہی اپنی نہ آپکی رحلت
خاک ہوتی ہون راہ الفت مین
پیش آیا نوشتہ تقدیر
ایک ساعت مین سجکو مرنا ہے



سنی جلادوں نے جو یہ گفتگو
ایہا الناس تم گواہ رہو
سُنکے پُر درد اسکی یہ گفتار
پھر تو کچھ بھی نہ مارا اسنے دم
ذبح کو حلق پر رکھی تلوار
دیکھا اوسدم یہ نقشہ حیرت نما
کون آفت یہ ناگہاں آئی

دیکھا حسرت سے چرخ کو یکبار
قتل کرتے ہیں بیگنہ مجھکو
کھا قاتل نے کھینچ کر تلوار
کردی مجبور ہوگئے گردن خم
دلمیں گھبرا کے اسنے آخر کار
جو تھا کونا ہے اوس تیرہ کا

اپنے خالق کا دلمیں دھیان کیا
ہوں میں قائل خدا کی وحدت کا
سر جھکا جلد ہو چکی تقصیر
سر جھکائے رہا یہ دیر تلک
کی نگہ سوے پشت جو مڑ کر
دلمیں کہنے لگا یہ گھبرا کر

قبلہ رو ہو کے یہ بیان کیا
اور محمد کی بھی رسالت کا
قتل میں اب ہوگی کچھ نہ تاخیر
تھا الیقین قتل ہونگے ہم بیشک
وہ تو ساماں نہ آیا اسکو نظر
اب یہاں بیٹھنا نہیں بہتر
کس بلا میں پڑوں خدا جانے

جانا مہ لقا کا اور بھٹکنا اوس شب تیرہ میں اور زیر شجر ملنا ایک شہزادہ کا

ساقی جمشید ادہر آنا
غیر جنس و لئے ہوگئی نفرت
وہ بھی اپنی کہے مصیبت کو
آخر اوسجا نہ ٹھہرا یکدم بھر
تھا فقیرانہ اسکی تنمیں لباس
ہوسیا تھا اگرچہ حال تباہ

آج بھر کرو جام پلوانا
کسی ہمدرد سے ہو اب صحبت
سنیں ہم اوسکی رنج و راحت کو
ایکجانب رواں ہوا اوٹھکر
رنگ رو زرد فرط غم سے اوداس
ناصیہ سے عیاں تھی شوکت و جاہ

سیر تازہ کوئی نظر آئے
تا کہوں اوس سے اپنے دلکا حال
اپنے ہمدرد میں غریب عجیب
دیکھا اک جا پہ اک جوان ناشاد
زرد رو و فقیر دست بستہ تھا
اپنا ہمدرد جب نظر آیا

دل مغموم لطف کچھ پائے
دور ہو جائیں ساری رنج و ملال
صحبت غیر جنس ہو نہ نصیب
ناتواں تھا مگر وہ حد سے زیاد
خاک کی فرش پر نشستہ تھا
دل مغموم اسکا کھل آیا



بیٹھا یہ رشک گل قریب اوسکے
مجکو بتلاؤ اپنا نام و نسب
بات یہ سنتے ہی وہ خستہ جگر

دفعتاً جاگ اوٹھے نصیب اوسکے
اور یہ بھی بیان کرو سبب
اس سے اسطرح بولا رو رو کر

کی فقیرانہ پہلے یاد اللہ
کسکی الفت میں تم کو شیدا کی
کہتے ہیں سنبل خیال شاہ مجھے

پھر کہا اوس سے کون ہو بابا
کسکی فرقت میں ترک دنیا کی
اس فلک نے کیا تباہ مجھے

پوچھتے ہو جو اس فقیر کا حال — گوش دل سے سنو حقیر کا حال
ایکدن میں نے جو کیا حمام — پڑگئے آبلے بدن میں تمام
سیکڑوں طرح کا علاج ہوا — رو بصحت نہ کچھ مزاج ہوا
منہ سے کا خون اگر نکل آوے — اس مرض سے ابھی شفا ہو جاوے
شہر میں یہ اشتہار دیا — تا خبر دار سب رعیت ہو
شہر میں جب یہ خبر عام ہوئی — خلق آگاہ پھر تمام ہوئی
نہ گئی سبکو میری آس … — نہ رہا باقی ایک کے بھی حواس
اونہیں روز وہیں نہیں ناگاہ — گردش آسمان سے ہوش کے تباہ
کپڑے دھوبی وہاں یہ دھوتی تھی — میل ہاتھی جو ہاں کو کھوتے تھے
کسقدر رہیں … — کہ زمین کسطرح کیسا کو پاک
تھی یہ سچ عجیب افسانہ — کیا دھوبی سے اوسنے ایما
تھی روایت اوسی جو … لطف — اوسکی زوجہ کو بھی تھی یہ گوہر
میری صحت کی تھی جو سکو فکر — کیا اوس دھوبی کی سینے فکر
اوسکو جاکر وہ شخص نذر کرے — دامن آرزو کو اپنے بھر
بھولا احسان جو سکا وہ مرد — قتل پر اوسکے ہو گیا موجود
ملنے کی شاہ کو جو … — ایک صیاد میرے ساتھ کرے
کوتوال اس سے جب ہوا آگاہ — ایک صیاد کر لیا ہمراہ
سب اصل وا نیہ آیا ہے پس — کچھ نہ دیر ہو کہا بھی لایا ہے نفس
القصہ اوسے غلس سے مارا — جال میں پھنس گیا وہ بیمار
نہیں احسان ہر ایک کا دل — کر دی راہم ہر کوئی قاتل ہے
جہاں شرمندگی سے کھوتی ہوئی — در دولت پہ آئی روتی ہوئی
نہیں … خدا سے ڈرتا ہے — کوئی محسن سے یوں ایسا کرتا ہے
… زوجہ سے اپنی وہ بد ذات — سُن میری بات اے ستودہ صفات

ہو ہمیں تیمور شاہ کی اولاد — رنج و غم تھا مثل ہمدرد آزاد
پہونچی جب میری یہ کیفیت … — ہو گیا غم سے اونکا حال بتر
مبتلا اے الم عجیب ہوئے — متفق اسپہ سب طبیب ہوئے
شاہ نے سنتے ہی کلام اونکا — حکم فوراً وزیر کو بھیجا
در دولت پہ نہیں چلا آئے — زر و جاگیر وہ انعام پاوے
ملک میں میری نہیں … تھا — نکسی جا نظر وہ آتا تھا
پر جو کچھ دنکی زندگانی تھی — ایک آفت بھی جو آئی تھی
شہر میں میرے ایک دریا تھا — اوسکی ساحل پہ آ کے وہ بیٹھا
دیکھکر اونکی شکست و فتح کا حال — آیا اوسمیں نہیں کہ … جہاں
ہیں یہ انسان الوالصحبت — ایک اسی انہیں … الفت
وہ جو اوسی اوسے بہت ہوتی — گیا ہر اک اوسکی گھر میں سے
اسی صورت وہ روز آنی لگا — ربط ہر طرح سے بڑھانے لگا
کہہ اک نفس شاہ کو مطلوب — حشمت و جاہ جسکو تھی مطلوب
سنی گا ذرا جبکہ یہ تقریر — ہو گیا دام حرص میں اسیر
روبرو کوتوال کے جا کر — یوں لگا کہنے اوس بد انجام
ابھی اوسکو اسیر کر داوو — خلعت و زر عوض میں پاؤں
اپنے گھر میں اوسے وہ لے آیا — جال پوشیدہ وہاں بچھوایا
تھی نہ اس حال کی اوسکو خبر — جو ہیں … میں پہ وہ گر
تھی جو دو دن بیکے … جا — در دولت پہ لگیا ہمراہ
دیکھا اکا فر کی زوجہ نے جو حال — گھر سے اپنی چلی وہ … شفا
بولی شوہر سے یوں اے نابکار — خنجر غم سے دل کیا [illegible]
اب تو اس نے کبھی نہ دیکھونگی — زندگی بھر نہ اب … تھی
کیوں تو روتی ہے … زار زار — الفت غیر … [illegible]

ہنس یہہ سنکی اسطرح بولا
[illegible] کے ہا
یہی کرتی ہے جا ہر آن لیمین
یہی اگر قسمت اثر مر آتی ہے
جب سنا بینی ہنس کا یہہ کلام
ہوش اوڑ گئے یہہ ہوگیا اوس آن
تھی جو وہ زوجہ اوسکی [illegible]
سنکے یہہ بات تھلا جاجات
کی بدی ہی جو سنے یہہ تقریر
کھو تہ بیہر اسکی کیا ہوگی
اسکی دہوتی حضور دلوا دین
اسطرح تجکو جب ہوئی صحبت
ہوا مانوس وہ بھی شدت سے
بام پر سو رہا تھا مین شبکو
دیکھکر میرا حسن اور جمال
زیب دی ہو جو اسنے سم کھلی
خیرگی کرتی ہے نظر اوسپر
نام اوس گل کا رشک طاہر
سوئی مغرب دیار اوسکا ہے
ہوا اگر سیر دیکھنا منظور
اور یہان جو ساتھ تھی اوسکی
ہوئی ہوا [illegible] سب حفاظت
[illegible] نہین ہوا اصلا

میری قسمت مین جو کہ لکھا تھا
ہونگی قتل سب جفا کے ہاتھ
کام آتی ہے قسمت مشکل مین
جان کو بھی بچاتی ہے
کانپا خوف خدا سے سب اندام
عود ہوئی کامین [illegible] دشمن جان
اوسکو دلوا دیا بہت زر و مال
قبضے مین ہے خدا کی سبکی حیات
ہوئی اوسوقت وہ بہت دلگیر
اب یہ کسطرح شفا ہوگی
فضل خالق سے یہہ شفا پائین
اور اوس ہنس سے ہوئی الفت
سر اوٹھاتا نہ تھا اطاعت سے
آئی جب آدمی کی بات ای خوشخو
ایک دن ایک سے کیا یہہ سوال
فرق دونون مین ہوئے اک سر
فوق رکھتا نہین تم اوسپر
اوسکی تعریف جو کرو کم ہے
اک جہان خواستگار اوسکا ہے
[illegible] کسیکو نہ اوسکا منظور
[illegible] سنکے
[illegible] مجھکو [illegible] کیا
مجھکو اوسکی نگاہ مین بچایا

پیش آیا وہ آج اسکے مشتہر
نیکی ہوتی نہین کبھی برباد
بھی ہر دل عزیز کرتی ہے
یہی کرتی ہے دوست دشمن کو
دیکھئی تو خدا کی اب قدرت
اوسکو دینی دیا نہ کچھ بھی زر
اور یون باہمی شفاعت کی
خون ناحق سے مجھے نہین منظور
ناگوار ہوا جو یہ سنہ ا
عرض کی سب نے متفق ہوکر
ہے خداوند دو جہان عادل
خود مین دیتا تھا اوسکو آب و [illegible]
سنیے اب آپ مجھسے وہ احوال
ہوا پریون کا دیکھ یہ گذر
مجھسے اسوقت پھر کرو تم [illegible]
ایک بولی کہ مینے دیکھا ہے
چاند یہ بھی تو آفتاب ہے وہ
اوسکی اتبک نہین ہوئی شادی
بولی وہ جسنے حال پوچھا تھا
ہوئیگی یہ بھی سیر قابل دید
ایک جلدی سے لائی بیہوشی
اوسی شبکو وہ شاہزادی کو
پاس اوسکی لٹا دیا مجھکو

نہین آئین [illegible] کی کچھ بصر
ہے یہہ لازم ہر اک کو رکھے یاد
دامن مدعا کو بھرتی ہے
امتحان کر لو گر نہ باور ہو
مجھکو اوس سے ہوئی دلی الفت
کر دیا بلکہ اوسکو شہر بدر
اسطرح ہنس کی حمایت کی
دیکھا صحت ہوئی نہین رب غفور
اور طبیبون سے یہہ کلام کیا
سحر کی بال و پر نہ سکے اثر
ہین وہ کہین ہوئی شفا حاصل
رکھتا تھا اپنے پاس صبح و مسا
جسسے ہون مبتلائے ملال
مجھکو اصلا ہوئی نہ اسکی خبر
کوئی عورت ہے ایسی گر [illegible]
بس خداداد حسن اسکا ہے
یہہ جو پوچھو تو لا جواب ہے وہ
ملک کی اپنے ہے وہ شہزادی
دل لگی کا مزاج اوسکا تھا
کہ ہون اک جہان مین مشہور
اوسنے وان پر اوڑائی ہے ہوش
آکے کوٹھی پہ اپنی سوتی تھی
طرفہ سامان کھا دیا [illegible]

جس گھڑی گھر سے مجھکو لیگئی تھین
چھپکے گوشہ مین سیر کرنیکو گئین

اور وہ شہزادی بھی تھی بیدار
اوسنے پایا مجھکو زیب کنار

پوچھا اسطرح سے نے گھبراکر
تم مرے گھر مین آئی ہو کیونکر

منہ کو تکتیا مین اپنا دیر تک محو
ہو تمہین آ کے کس خیال مین محو

خود ہی آئی ہو تم میرے گھر مین
کیا ہوا گھبرا گئی ہو مجھہ پر مین

خبط کچھہ تمہین تو گھیرا ہے
ملک میرا ہی گھر یہہ میرا ہے

غور سے میری کی نظر جس آن
اپنے گھر کا نہ پایا کچھہ بھی نشان

خود بھی حیران تھی وہ رشک قمر
کہ یہان آ گیا ہے یہہ کیونکر

سہی تا دیر لیک نہین حیرت
ہو گئی آپسمین پھر دلی الفت

تا ہو کچھہ جستجو مین خراب
ڈھونڈہ لی نام پرہ کے بیتاب

پر نہ کچھہ نکلی آرزو دل کی
گئی برباد جستجو دل کی

عالم محو دیکھین سے آپین
داغ فرقت اوسے بھی دم آپین

تھا مین بیہوش جلوہ رشک پریوش
بعد دم بھر کے پھر جو آیا ہوش

جب یا دیکھی وہ ماہ پہلو مین
درد اوٹھا یہہ آہ پہلو مین

جمع وحشت کے ہو گئے آثار
عیش و راحت سے دل ہوا بیزار

شکل اوس مہ کی جب نظر پہ چڑھی
چشم تر نے لگادی مینہ کی جھڑی

باپ نے میرے جب سنی یہہ خبر
آئی وہ میرے پاس گھبراکر

اور دکھلائی مہر بھی اونکو
تا نہ خواب خیال کا شک ہو

سوجھی اونکو جب نئی تدبیر
ہوئی خاموش صورت تصویر

مہر مین جسکا نام کندہ ہے
اوسے آگاہ خوب بندہ ہے

اسی صورت سے جانبری ہوگی
ورنہ ہوگی نہ زندگی انکی

بلکہ مجھکو بدل اجازت دی
والدہ نے بھی مجھکو رخصت دی

کچھہ زر نقد بھی ہوا ہے ساتھہ
نہین جانی سفر مین خالی ہاتھہ

ہو گئی جب باغ سے جو نہی دور
کھلی اوسوقت میری آنکھ حضور

کی نظر اوسنے مجھہ پہ حیرت سے
دیکھا مینے بھی اوسکو حسرت سے

ہو گئی حیرت زدہ پھر بولی وہ حور
طرفہ غمزہ ہی بہانسے ہو کافور

خبط تجکو کچھہ تہین تو گھیرا ہے
سمجھا کہ حاکم ہون گھر میرا ہے

کھا مینے غلط یہہ حجت ہے
اسلئے ہی آپ تمکو وحشت ہے

اسطرح دیر تک رہی تکرار
ہو گئی قائل نہ وہ قمر رخسار

فی الحقیقت نہ تھا وہ میرا مکان
مجکو تو لیگئین تھین وان پریان

تھی جو ہم دونون اسطرح حیران
خندہ زن تھین ادہر کو سب پریان

ہو گئی ایسی ترقی الفت کی
مہر اپنی مجھے عنایت کی

مینے بھی سب بتایا نام و نشان
سارے روداد اپنی کر کے بیان

ہمکو پریون نے کردیا بیہوش
وقت رخصت ہوئے نہ ہم آغوش

مجکو میرے مکان مین پہونچا کر
ہو گئین راہی وہانسے وہ خودسر

نہ وہ ہوش تھی ورنہ وہ گھر تھا
یادگاری کو داغ دلبر تھا

جان پہلو تہی لگی کرنے
زندگی مرگ پر لگی مرنے

لب ہوئی خشک رنگ زرد ہوا
ہر دلی جانی دلمین درد ہوا

تلخ غم نے کچھہ اثر اپنا دیا
جان شیرین کو اوسپہ صدقے کیا

مجھسے دریافت جب کیا احوال
مینے وہ عرض کر دیا احوال

سنکے حیرت ہوئی کمال اونہین
حد سے بڑہ کر ہوا ملال اونہین

سنکے تھا ساری حال سے آگاہ
بولا یون سنکے وہ کرا ذیجاہ

میری ہمراہ کیجئے ان کو
تا ملاقات یار جانی ہو

الغرض شاہ نے بہ مجبوری
کی گوارا غلام کی دوری

آیا اوسوقت یہہ میری دلمین
یاد رکھئے کہانی ایسے منتخب کی

گو غم ہجر سے تھا حال تباہ
کچھہ زر نقد لے لیا ہمراہ

ہنس کی لینت پر سوار کیا
ہو گئی اوس وقت نصف شب تک
بام پر اوسکے تجھکو پہونچا کر
کوئی اسوقت گردپیش نہین
اوسکی تنہائی کا یہ باعث تھا
مادر اسکے باپ کا تھا در
کر رہا تھا خلش جو غم کا خار
مجکو تا بت نہ اسکا حال ہوا
اوسکی تکلیف کا خیال ہوا
چمکا انتی مین صبح کا اختر
شمس سر بانت پر طلول ہوا
کھا سننے شاہ اب خطا ہو گے
لینت سے وان اوتار کر مجکو
ایک سیمرغ اوسپہ رہتا ہے
وہ یہہ دیکھکر ہوا اسدانہ اودہر
اپنے وعدہ پہ آیا وہ رہبر
پیجئے گا ضرور جام وصال
تھین جو اوسنے فقرہ اوسکی نگہین بلند
اوٹھی کہتی ہوئی یہ وعدہ نہ دو
اسکی تعذیر تجکو دونگی مین
قتل کرنا ہے کوئی کشتے کو
اسکے اوس نے ہلکے یہ گفتا
جا کے گذری تھی جسقدر وقت مین

اور سنہ سوے ملک یار کیا
اوسکو ٹلی لگو تھی عجب حسرت
یون لگا کہنے مجھسے سہر
کہ ہی تھا نقطہ وہ ماہ جبین
ہو گیا تھا جو سانحہ ایسا
کہ نہ اس بات کی ہوا اوسکو خبر
شدت غم سے وہ بھی تھی سیدا
ہو بنا دشاہ مجھے خیال ہوا
ہو گی پچھین مجھے ملال ہوا
پھر انجم دم والسی مجھ مضطر
بولا آنے سے کیا حصول ہوا
ہو گا وہ جو تیری رضا ہو گے
بولا اب سمجھ مقام کرو
وہ برا دوستدار میرا ہے
ٹھہر این اوس سرا مین آ کے اودہر
لیگیا پھر مکان دلبر پر
تا کر ہو دور دلسے رنج و ملال
ہو رہی تھی نفیر خواب بلند
مینے کہا ہے آج اپنا چور
صبح کو سر جدا کرونگی مین
کچھ تو للت و لین منصف ہو
شرم سے آنکھین نیچی کیں لیکن
کہدی بس وہ اوسنے دلت مین

دل ہوئی تین وہین راہ دراز
جانتا تھا یہ ہے شب معراج
دیکھے سامنے وہ گل اندام
نہین کچھ جای خوف لو جاو
تھا مجھے اندیشہ گر وہ دلبر آئی
پھر تو مین اوسکی لینت سے اوترا
جب سنی میری پاؤن کی آہٹ
دل نے جرات نہ کی جگانے کی
نہ ہوا دل جب اسپہ آمادہ
نہ مراد وصل یار کا پایا
ایسی ہی گر تمہاری جراءت ہے
سنے جب اسطرح کلام کیا
یان ہے دو کوس پر اک شجر
شام کو آ دن گا یہان مین ضرور
دن ہوا انتظار مین وہ تمام
ادہر لگا کہنے وہ برائے خدا
پہونچا اوسکی قریب جب یہ خبر
پاس بیٹھا مین پھر جا کر
ہاتھ میرا پکڑ کے یون بولی
رکھدیا مینے اوسکی پاؤن پہ سر
گر یہی قصد ہے تو لے اللہ
پاس پہونچا لیا آخر
مینے بھی اخوابس سے ہرگز

پھر جا اوسکی مکار وہ دمشاد
ہے بلندی پہ میرا اختر آج
کرتی ہے زیر سایہ بان آرام
مرد ہلنے کو نوش فرماؤ
کہین مجھے نہ دیکھ پھر جائے
اور اوس نے نہ گل کر آرام کیا
بند کین آنکھین دیکھکر دہشت
یہہ مجھی ہیر لگی تھی ہانی کی
زیر بالین رہا مین ستادہ
دل بیباک اور دن غم کہا آیا
وصل کی اوسکی کوئی رت ہے
وان لایا جہان تھی اک سرا
ٹھہرونگا اوسجگہ پہ مین جا
تمکو پہونچا ونگا یہان مین ضرور
جان آئی ہو دلی جو ظاہر شام
اب نہ محشر دم آج پھر ہوگا
دیکھا سے خواب مین وہ ماہ جبین
رکھدیے ہاتھ پاے جانان پر
اسی چوری اور اوسپہ سر زوری
اور کہا اسے مسیح درد جگر
شوق سے ذبح کیجئے اے ماہ
منہ سے منہ بھی ملا دیا آخر
کیا اظہار اپنا درد جگر

غم فرقت انکی تھی جو پیدا
تو ہوا سب بیان کی سودا

یوں ہیں میں شگوفہ جل لگانے
صبح ہوتی سرا میں آن لگانے

وہ گل تر سبک بھی نسی تھی
پانچ پھولوں میں روز تلتی تھی

پھر سبک ہونیکا ہوا ساماں
ہو گئی بیر ان چشم میں وہ گراں

مالن سے بات یہ بہت کھٹکی
اوسکی آلنسی پھر بھیٹ پھٹکی

گل کھلا ہے تمہاری غفلت میں
تو خزاں آئی باغِ عصمت میں

باپ بھی اوسکا ہو گیا آگاہ
بولا رو رو کے یوں فریبی شاہ

ہاے صدمہ یہ پایا پیری میں
داغ ایسا اوٹھایا پیری میں

بہید سے تیغ اوسکو قتل کرا میں
خون سے اوسکے ہاتھ بھرا میں

ابھی جا کر پتا لگاتا ہے
لایا اوسکو جو ہاتھ آتا ہے

جتنے اوس باغ کے نگہبان تھے
مجتمع اوس جگہ وہ اوس آن تھے

کون آتا تھا ہر دو غیر مہمان
جسنے دیکھا ہو سو کر دے بیان

تھی نہ اس بات کی کسیکو خبر
کرتی احوال وہ بیان کیونکر

نہیں آیا گیا ادھر سے کوئی
ملتا دم بھر نہیں سے دیر کوئی

ہم غلاموں سے کچھ نہ کیجئے تنگ
جھوٹ بولیں تو پھوٹ نکلے نک

پر بہت ذو فنون تھا وہ بد ذات
پھر تو تجویز کی یہ اوسنے بات

اس نفوسے کا پتلا ہوا کر
خود لٹایا پلنگ پر لا کر

پھر تیار گرد کر دائی
رنگ سے زعفران کے بھر وائی

کر چکا اوسکو جبکہ وہ تیار
عرض کی جا کے شہ سے یوں اکبار

بات یہ جو کہ کوئی وہ ظالم
لکھا یہ کوتوال سے اوسدم

زرد جامہ جو کوئی وہ ہوتا ہو
لائے یاں قید کر کے وہ اوسکو

جو کہ اس جہل سے نہ تھا واقف
سن کے دلگیر ہو گیا یہ نا واقف

نکالا اوسنے یہ ایسا مشکل
پھر کر آیا سرا میں الحاصل

صبح کا وقت جب قریب ہوا
وصل اوس ماہ کا نصیب ہوا

تھا نزاکت کا اوس پری کی یہ حال
آتش گل سے چہرہ تھا لال لال

گل کھلا وصل سے یہ شفق میں
ہو گئی حاملہ وہ غنچہ دہن

حسب دستور جب تُل بیٹھی
تلی تو پھولوں میں وہ رشک پری

پاؤں بھاری ہے شاہزادی کا
کرو سامان عیب پوشی کا

جب سنی اوسکی ماں نے ایسی خبر
دونوں ہاتھوں سے پیٹا اپنا سر

یہ جوانی میں آتش بھر جاتی
سمکو تہمتوں سے یہ شرم آتی

جسنے ناموس کو کیا برباد
گر وہ ملجاتا پاسے زہ بیداد

عرض کی یہ وزیر نے اوس دم
یہ گنہگار قبلہ عالم

گیا اوس باغ میں وہ پیر دلیر
جسمیں رہتی تھی وہ قمر تنویر

روبرو اپنے اون کو بلوا کر
پوچھا سب سے یہ اون کو بلا کر

اوس سے خوش نہیں لگا جو بتائیگا
دونگا لعنت جو کچھ چھپائیگا

بولی وہ سب کے سب ہو کر یک بان
کہتے کہتے یہ اوٹھا کے ہم قرآن

ہاں اگر آیا کچھ ہوا بن کر
تو نہ کچھوا اون کو نہیں ہے خبر

سنکے یہ وہ وزیر دنگ ہوا
کچھ سمجھ میں نہ آیا تنگ ہوا

سوتی تھی جس پلنگ پر وہ حور
کیا اوس تصور نے یہ فتور

ڈالا اوسپر دوپٹہ ململ کا
زعفرانی رنگا ہوا اوس کا

چاندنی بھی بچھائی اک اوپر
تا یہ دام بلا نہ آئے نظر

شاہزادی وہاں نہ سونے پائے
وہ جگہ سے نہاں نہ ہونے پائے

حکم مخفی یہ بھیجا تھا نوپر
کوئی اس کی تلاش شام و سحر

اوسنے تو او سطرح سے کی تقریر
سنئے اب میری سرگشتے تقدیر

آخر اوس نخچیر میں گرا وہ تیر
بن پڑی اوسنے کی تہی تدبیر

عین الفت سے ایسا تھا شاکر
مین سمجھا فریب یہ تھا

جانا اوس مہ کا دل لگی ہو گی
بھی اوسدم مجھے خیال ہوا
اوٹھا جسوقت صبح کو یہہ مزین
ڈال کر کپڑے اپنے کندھے پر
شاہ کی چشم سے تھا وہ آگاہ
اوس سے یوں اوس وزیر نے کہا
اک مسافر سرا میں اوترا ہے
اوسکو بھی لایا تھا جو وہ ہمرا
اوسکے کہتے ہی قید کر کے مجھے
پس و پیش کچھ کیا اوسنے
ظاہرا دیکھا کر دن مذکور
جبکہ اوس مجھ سے دی منگا لی خبر
بیٹھی یہہ سوچکر وہ گلچہ سا
پھیر عاکر کی تھی وہ در و کر
بولی یوں مجکو دیکھکر ناگاہ
بات یہہ رکہنی گا ہماری یاد
چاہتا تھا میں اوسکو کرون ذبح
لیکے قتل گاہ میں وہ شریر
ہنس سیرغ تہی تھے جسمیں
ہنس کو اس سی سمجھے آگاہ
ہلکو بھی غم ہوا جی اسیر الم
کر بیان لیں جو تمنا ہو
پاس مجھ سے نے جا رسو دیکھا

یوں ہمین کچھ دلیں آگئی ہو گی
اپنی نادانی کا ملال ہوا
دیا دہو کی کو جا یہ وہ نگین
نکلا فوراً سرا سے وہ باہر
پڑی اوس جا یہ پر جو اوسکی نگاہ
سچ تہا یہہ لباس ہے کسکا
پیر و مرشد یہہ جامہ اوسکا ہے
بولا یوں مجھکو دیکھکر ناگاہ
لیگیا اپنے شاہ کے آگے
قتل کا حکم دیدیا اوسنے
جان کو اپنی کہو بیٹھی تھی وہ حور
قتل ہونے کی میری پائی خبر
دیکھا اوسکا آخری دیدار
تو ہی حافظ ہے سبکا ای داور
تجھے نہ اس روز بد سے ہم آگاہ
اوٹھ سکی کی نہ ہجر کی بیداد
کہ مناسب نہیں مجھے ابھی بجز اون
حکم آخر کی تھی فقط تاخیر
اوسدم آیا نظر مجھے وہ شجر
آکی شاید نکالے وہ کوئی راہ
کیا کرین ہیں بطیع حاکم ہم
کر دیکھو پکہ کہ تجھ سکو کرنا ہو
جسکو دیکھا اوسی عدو دیکھا

یہہ نہ سمجھا بدی ہے یہ تقدیر
پر ہا شب کی شب یلٹ لکی لباس
بھید یہہ حال تو نہ ظاہر تھا
اسطرح وہ ادہر سے جاتا تھا
کر کے اوسکو اسیر بے تقصیر
صورت بیدوہ ہوا لرزان
اوسنے جسدم تہا یہہ بتلایا
مجھکو ناحق جو عسس پکڑے ہیں
شاہ کو جسکہ میں نظر آیا
غلغلہ شہر میں ہوا پر شور
تھا جو دلیے میرا خیال اوسکو
ہوا اوسوقت صدمہ جانکاہ
لوگ ادہر سے جو مجکو لیکے چلے
یہہ نہ صدمہ دکھائیو یا رب
جائیگی مفت یون تمہاری جان
آپ ملک عدم چلے ہیں اگر
پر یہ اور ظالموں نے مہلت دی
دیکھتا تھا میں چار سمت اوس آن
اپنی تنہائی پر ملال آیا
اس تردد میں تھا میرا دل زار
اب نہیں تیری موت ٹلتی ہے
جب سنا یہہ کلام قاتل کا
اک پیادی پہ پڑ گئی جو نظر

ہی خرابی کی اپنی بیٹھ یہ پہیر
سہا دل پر مجھے حسرت دیا اس
اور وہ بھی اس سے نا ہر تھا
اک سپاہی کہیں سے آتا تھا
دردولت پہ لیگیا وہ شریر
کردیا خوف سے یہہ صاف بیان
اسکو لیکر سرا میں وہ آیا
دیکھی یہہ انہیں کی کپڑے ہیں
اوسکی آنکھوں میں خون اوتر آیا
قتل ہوتا ہے اک جوان ادہر
قید ہونیکا تھا ملال اوسکو
تھا جو کم امکان میں سر راہ
داغ اک اور اوسکو دیکے چلے
جان اسکی بچائیو یا رب
بیٹھے دیکھا کرینگے ہم اوس آن
ہم بھی آتے ہیں کوئی دم میں ادہر
ایک بھی بات کی نہ فرصت دی
تھی بچانی خدا کو میری جان
اوسیدم دلیں میرے خیال آیا
بولا جلاد کھینچکر تلوار
جان کدم میں بس نکلتی ہے
غیر احوال ہو گیا دل کا
میرے احوال سے تھا وہ مضطر

اوس سے بھی کہا اوسنے آؤ	ایک بیکس کا کام کر آؤ
نورتن تھی جو میری بازو پر	کھول کر اونکو بیچنے ای گل تر
اوس سے پھر یہی یون کہا رو کر	دیکھو وہ جو سامنے ہے شجر
راہ پر جلد قتل گاہ مین آ	زیر شجر دوست ہے تیرا
میری کہنے کو وہ بجا لایا	ہنس سنتے ہی اوسجگہ آیا
کوئی ٹھہرا نہ اوسجگہ اوس آن	بہاگا ہر اک بچا کی اپنی جان
شہر مین میری مجھکو پہونچایا	جان میری بچا کی لے آیا
کہا مجھسے شاہزادی کو	تا میری زندگی کی صورت ہو
مجھکو تسکین اسطرح دیکر	والنسے راہی ہوا اسوی دلبر
مبتلا ہی عجب مصیبت مین	پڑ گیا فرق عیش و راحت مین
تپ فرقت کی ہی بہت شدت	زرد ہی مثل زعفران رنگت
مان جو الفت زیادہ رکھتی ہے	اور بھی ایک اوسکی بہنی ہے
نہین کچھہ قتل اسکا مشکل ہے	ایک ہی ہاتھہ مین وہ بسمل ہے
جسنے دیکھی نہو کبھی تکلیف	اوسپہ ایسی پڑی اجی تکلیف
اسی حالت مین سنی وہ اسکو	یونہین مرجائیگی یہہ خود دیکھو
ہین جو اوسکی نصیب برگشتہ	ہوگئی ہین حبیب برگشتہ
دیکھکر اوسپر اس مصیبت کو	یاد کرتی ہی اوسکی عصمت کو
ہو گنہگار کی دعا یہہ قبول	عیش و راحت ہو اسکو جلد حصول
اپنی مرنے کا کچھہ نہین غم ہے	جان اوسکی بچی یہہ کیا کم ہے
کہہ رہی تھی یہہ وہ اسیر الم	پارہ ہوتی تھے دلسے تیر الم
اوسنگری اوسکو یہہ سنا ہوا	رنج سب اوسکی دلسے دور ہوا
بولا ہان یہہ بھی کہہ وہ ماہ کلام	لینی آیا ہے آپکو یہہ غلام
کھولکر اپنی دست و بازو کو	لا اوڑا دالسے اوس پری رو کو

دلمین خوف و خطرہ کچھہ آیا	بات یہہ سنتے ہی قریب آیا
دیدیا پہلے ایک قاتل کو	دوسرا اوس شفیق کامل کو
رحم فرمائی اسے غریب نواز	جاکی اوسنے یہہ دیئے آواز
دیکھیے آکے آخری دیدار	کر دی آگاہی آپ تو مختار
اوسنے ایسی عجیب دی آواز	ہوش ہر اک کی کر گئی پرواز
ملی اتنی جو ہنس کو فرصت	لی اوڑا مجکو وہ بصد عجلت
ملتی وان اوسنے یہہ کیا یہ بیان	اور آنا تو مجھپہ کر احسان
کہا اوسنے نہ آپ غم کھائین	تیسری دن حضور مجھسے ملین
پہونچا شبکو مکان دلبر پر	دیکھا صدمہ یہہ جان دلبر پر
بوریا اک بچھا ہے زیر شجر	اوسپہ بیٹھی ہے اک پری پیکر
شاہ کا قصد ہی کہ قتل کرون	ایکدم مین نہ اوسکو جینے دون
وہی اوسکو بچاتی رہتی ہے	شاہ سے اسطرح وہ کہتی ہے
کان حسنا کی کھولی دیتی ہون	اسمین سچائی ہوگی حدسی فزون
کسطرح سے بچی گی اوسکی جان	چندروز خلق مین ہی وہ مہمان
کوئی مونس کوئی نہ ہمدم ہے	کچھہ عجب بیکسی کا عالم ہے
ایک اوسکی وزیرزادی ہے	وہی دلجوئی اوسکی کرتی ہے
کہتی ہی اے خدائی عز و جل	اسکی ایذا سے جان ہی بیکل
کہتی ہے وہ جو کچھہ اذیت ہے	شکر کی جا ہے شب راحت ہے
گر دعا مانگتی ہو تو یہہ مانگو	خیر سی اپنی گھر وہ پہونچا لو
اسمین وہ ہنس اوسکی پاس گیا	اوسپہ نظر پڑی جب اوسکو دیکھا
پوچھا اوس سے یہہ اوسنی خوش ہوکر	بیٹھی تھی وہ خیر سی تو اپنی گھر
سنتے ہی اس کلام کو وہ ماہ	بولی خوش ہوکی ہیلو بسم اللہ
دیکھا حضرت وزیر نی جو یہہ رنگ	دل ہوا تیغ غم سی گویا تنگ

پر رہائی سے اوسکی شاد ہوئی | بلکہ خوش حد سے بھی زیادہ ہوئی
حفظ خالق میں اب دیا تمکو | شکر ہے اوسنے خوش کیا تمکو
میری تسلیم عرض کیجیے گا | اور بلائیں بھی اونکی لیجیے گا
بولی شہزادہ وصل جانیگا | جلد لونڈی کو بھی بلائیگا
خیر سے پہنچو جلد اوس جا پر | ملوائیے حبیب سے جاکر
میں بھی مشتاق ہوں کہدینا | اس نگوڑی کی بھی خبر لینا



ختم جب یہ کلام پند ہوا | ہنس اپنا اوس سے بلند ہوا
ہر گھڑی یہ سوچتی تھی وہ حور | در دل اب ہی گا کتنی دور
ادھکا ابر سیاہ وہ اکبار | ہو گیا دل نگاہ میں شب تار
کسی صحرا میں ایک ٹیلا تھا | مثل بام فلک وہ اونچا تھا
اسی گھر میں وہ کمہاری تھی | میہمان آنی پہ بیقراری تھی
دونوں بیٹھی تھیں وان بحال تباہ | صاحب خانہ آگئے ناگاہ
ہنس بھی ایک پاس میں بیٹھا ہے | اوسکو بھی فرط غم سے سکتا ہے
رحم آیا جو اوسکی حالت پر | اوسنے تسلیم کی اوسے جھک کر
تھی جو پوری دلوں میں سیاہ | دفعۃً درد زہ شروع ہوا
اوسکو خوف خدا جو کچھ آیا | بنگئی وہ کمہاری خود دایا
دن جو پورے جب اوسکے آتے ہیں | ہر گھڑی طرفہ غم دکھاتے ہیں
ایک پہر کا تھا وہان دن | اوسمیں پیدا ہوا تھا وہ ونہا
ہاتھ اپنی حیات سے دھوکر | نکل آیا وہ مضطرب ہوکر
شاہزادی تھی اسقدر مشتاق | ہر گھڑی تھا اوسکو بھی اشتیاق
آسمان کو وصال یار ہے شاق | ہوا ازبس یہ دشمن عشاق
اوسکی بڑی آگئی جا سے آب | اسقدر ہنس ہو گیا بیتاب
اک کمہاری کا تھا وہاں چھپر | اوترا وہ اوسکے اوسے لیکر
اوسنے خالی جو وہ مکان پایا | شاہزادی کو اوسمیں لے آیا
دیکھا اوسنے کہ ایک شہزادی | بیٹھی ہے میرے گھر میں گھبرائی
اوس کمہاری نے دیکھا جیسا رنگ | شکل آئینہ ہوگئی وہ دنگ
چارپائی پہ اوسکو بٹھلایا | خوب پنکھے سے اوسنے لٹایا
تھی جو ناسی ایک آخر کا | نکلا طفل حسین قمر رخسار
کانگنال اور نہلا کر | دیدیا اوسکی گود میں لاکر
ہو گئی بارش کی ہمصفوائی | گرد چھپر کے آگیا پانی
پانی سے طرح میں جب ہا اوسکی | ارے مشکون میں وہ ٹھہر سکا
ہر طرف کو جبہ اتھا آب کیفر | غوطے کھانے لگی وہاں وہ تیسر

سنکے دلمین رحم جو آیا
پائیگا ترک کریگا جو احسان
بدلا نیکی کا یہہ کیا اوسنے
اوسنے سچ جو دیکھا یہہ احوال
سنکے اوس حسین کی تقریر
دلمین اپنے کہا یہہ احسان ہو
اوسنے جب اسطرح نصیحت کی
اوسی صحرا مین ایک سوداگر
پڑگئی اوسکی جو اوسپہ نظر
اوس ملازم نے جب یہہ دیکھا حال
ہوکے بیتاب اوسکے گہر آیا
کی بیان اوسنے اپنی سب روداد
لیگیا اوس حسین کو بھی پہر ہمراہ
نہ کرو اب کسیطرح کا خطرہ
سیکھی بھولی مین ہوا مصروف
ملک مین اپنے جبکہ وہ پہونچا
سچ کہا جو ایک عورت تھی وہ
ترک اوسنے ہماری الفت کی
بولی وہ خاک مین بہاین کرون
بات یہہ سنکے وہ ہوئی بیرحم
زندگی بہر نہ شکل دیکھونگی
شکوہ تاجر کیا سے جب آکر
آپ تجارت مین ڈوب جائیگا

اوسکو اپنے پر وہیں بٹھلایا
ہوگا بد اصل اور دشمن جان
غم جانکا داغ دیا اوسنے
ہوگئی تیغ غم سے وہ تو ہلال
ہوئی ہو کیون تم اسقدر دلگیر
صورت اب تم نہ گریان ہو
ضبط اوس سے ہو نہ رقت کی
اتفاقا اوس پر ناگہان آکر
دیکھا بیٹھی ہے اک پری پیکر
کہا تاجر سے جاکے سارا حال
یہ سخن وہ زبان پر لایا
رو دیا وہ حال سنکے سبھی برباد
گیا گہر مین اپنے وہ نہ بچا
میری بیٹی سے بھی ہو تم بڑھکر
اور اپنا سفر کیا موقوف
تھا محافہ جو ساتھ اوس گل کا
بدگمانی اوسے نہایت تھی
ابکی جا کر نئی تجارت کی
کہتی ہون کچھ جو دیکھہ آئی ہون
غم ہوا اوسکو اسقدر اوسدم
اوسکی صورتکو جلسا مین دونگی
لا کہے جو کٹا دیا سر
ہاتھ اسپر نسے اوٹھانے کا

یاد رکہیئے ہے جسکی خصلت بد
ہوگیا گرم جبکہ وہ بدذات
سونچکے ساری بال و پر کاٹے
دونون ہاتھو نسے لیا پیٹا سر
کیا خبر حق کی ہے مشیت سے
کہو اللہ پر تم اپنی نظر
جبکہ تقدیر کر چکی ہے تدبیر
اوسی جنگل مین آک سے کے تھا
طفل آغوش مین تہا جلوہ کنان
اوسکو اولاد کی تمنا تھی
ای عفیفہ کرو یہ جلد بیان
آخر اوسنے محافہ منگوایا
پایا اوس بیہوش کو جو غمگین
تھی جو مجبور وہ بیتاب
لی وطن کی وہان سے اوسنے راہ
وانکے باشندے دیکھکر یہ حال
کہا تاجر کی زوجہ نے جاکر
سنکے اسبات کو کہڑی کئی کان
اک پری رو کو ساتھ لایا ہے
پہلے تو نوچے اپنے سر کے بال
بند دروازہ کر دیا اوسنے
تم نہ دروازہ کھولنا دیکھو
کہہ رہی تھی یہہ وہ بسور کرکے

اوس سے تقصیر ہوئی ہے سرزد
کی اصالت کی اپنے آخر بات
کہیے وہ پارہ جگر کاٹے
ہوگیا اوس حسین کا ننگا سر
بہتر ہی ہوگی اس اذیت سے
شہر ہے سب کہ ہونگی لیگا خبر
ہوگیا اوسکا ہی وہ ابر زرد
آگیا ایک آدمی تا جسمر
پائی پالکی مین ماہتاب عیان
اوسنے جسوقت یہہ خبر پائی
کون ہو آئین کس طرح سے یہان
مع طفل اوسکو پاس بٹھلایا
یون لگا کہنے وہ پئے تسکین
یہہ غنیمت ہوا اوسے سامان
دور کی اپنے دل سے الفت جان
لیگئی اپنے دلمین او خیال
اپنے شوہر کی کچھ نہین ہے خبر
کہا بہر خدا کرو تو بیان
گل کی صورت شگفتہ آیا ہے
بولی پہر رو کے یون بحزن و ملال
تونے پوچھی بیان کیا اوسنے
خود ہی دونگی جواب مین اوسکو
اسمین تاجر نے جا کے دی آواز

بولی یہ بچا اگر یہ بات سنے حضرت
لاکھوں صلواتیں بہت سناؤنگی
ارے بد ذات کھڑی تو میرا ہے
سوں بھاگی اسد ہم دو مکان
کھانا یہ سونہی بگڑ کر اے بد بخت
تونے یہ شور کیوں مچایا ہے
اوسنے جب لا سطر سے سمجھایا
اور ہی جب اس مجا فسودہ ہو کر
لیگئی اوسکو گھر میں ہاتھوں ہاتھ
رکھا عمدہ مکان میں اوسکو
کرتو نیکی اگر بھلا چاہو
یوم موعودہ جب ہوئی آخر
پاس تھی ہمکو ایسی دولت سے
اور بھی اوسنے بیکا پاس ہوا
کیسے فرقت میں مبتلا ہے یہ حور
سنتے ہی یہ کلام اکباری
ہموا پیش و لیس اوسے بہار
پر خطر راستا وہ ایسا تھا
ایک کالا دخنین نام اوسکا زنگ
وہ جو ازرنگ نام اکفر تھا
ہوا آگاہ جب بانے جور
طفل و ہنس اوسرا اوسکو بھی
شوق وصلت سے مضطرب ہو کر

یاں نہ تشریف لائے صاحب
آئیگا یاں تو زہر کھاؤنگی
نہیں آئین اجار تیرا سے
اوس پر بروکو کہ تو نہ تھی دن
سو نہیں ہیں اب تیری تقاضا سے سخت
کیا کسینے تجھے سکھایا ہے
اوسکو اوسوقت کچھ یقین آیا
دیکھکر شکل رنج ہو گیا دور
لطف سے پیش آئی اوسکی ساس
یا نہ کوئی اوسے اذیت ہو
ہے بہت یہ پسند خالق کو
طفل اک ماہرو ہوا ظاہر
ہو نہ مالوں میں تیری رحمت سے
کھتی تھی اسکا پیار اس ہوا
اپنی معشوق سے جدا ہے یہ حور
کی سب اوسنے سفر کی تیاری
میری جانب چلا وہ بے کام
بی لئے کوئی جانہ سکا پایا
اور سیمی تھا وہ ستوڑا ہے
وہی سب شہر لوگ کا لیا اٹھا
سیمو سچا کچھ نہ کچھ لیکی دولت
لیگیا اپنی گھر انہیں وہ تیقی
بولا یوں اوس سے ایکدن رو کر

پھاڑ ڈالا ہے تو نے میرا دل
اس بڑھاپے میں رنگ لایا ہے
یاں او تری نہ اوسکو [illegible]
اب میرے پاس کچھ نہیں ہے کام
کیسی چوردار یہ کچھ مٹی ہے
مجھکو یاں آنے تو دیا ہوتا
[illegible] ہو بیکلی [illegible]
[illegible] صورت [illegible]
[illegible] اوس [illegible] جب حول
[illegible] کھانا اوسے کھلانے لگی
تاجرہ حاملہ ہوئی اوسی شب
غرض کہتی کہ اے خدا [illegible] شکر
ہے تمہارا [illegible] جو اسکی [illegible]
[illegible] تاجرہ نے شوہر سے
[illegible] انہیں [illegible] کرد
[illegible] اوسے
[illegible]
ایکا [illegible]
[illegible]
مجکو [illegible]
گم ہوئی ہے یہ وہ جہان [illegible]
[illegible] قتل [illegible]
اوس پر یروکی دیکھکر صورت
مجکو منظور کر غلامی مین

اب جہاں آئیگا یہ نئی ل
سوت مجھپر تو لیکے آیا ہے
کل کر دیگا تو سر کو پھوڑونگی
زندگی بھی نہ لونگی تیرا نام
کیا یہ بیہودہ منہ سے بکتی ہے
صبر اشارے سے کیا ہوتا
کھولا دروازہ اوسنے آخرکار
سر سے پا تک بلائیں لین گئی
کھڑا اوسنے اوس سے لے بال
تا نہ [illegible] اوسکا خود ہی لگی
دفعتہ ہو گئی عنایت رب
ہمکو دولت یہ کی عطا صد شکر
تونے اوسکی عوض مجھ رحمت کی
بلا احسان دینار وا بستر سے
اوس تلک اوسکو جلد پہونچا دو
بیٹھا تاجر جہاز پر جاکے
رہزنوں کا مقام اوسپا تھا
اوس پیکہ پہونچا [illegible]
[illegible] جدا تھی دو لونگی
[illegible]
گذری تا عمر شادکامی مین

ماں لوگی اگر میری یہ بات — شادماں ہو کے کہا تحسین ذات
اسمیں وارث کوئی ہوا اگر — جستجو میں ہماری آیا ادھر
جب میری بات یہ نہ مانوں گی — جان اپنی ابھی میں دونگی
تھا برا بھائی جو ستمگر کا — اوسنے جسوقت ماجرا یہ سنا
کہا اوسنے کہ مال ہے کیا مال — ہاتھ آئی ہے اک پری تمثال
اس خوشی میں لگے ہے یہ سچ جنوں — وصل میرا اوسے نہیں منظور
جا کے اک کان اوسکی بھر دیں — ہمسفر مانا اوسکو کرتی ہیں
نظر آئی جو شکل نامحرم — ہوئی فریاد اسے وہ بیدم
دیکھا اوس سہم سے لیے جو اوسکو شغف — پونچھا یاں لائیں کسطرح شغف
رحم جو اوسکے حال پر آیا — کانپیں اوسکے جھک کر آیا
یونہیں تو اوس سے ہوگا چھٹکارا — جب تلک وہ سمجھ گیا تھا را
مخلصی اپنی چاہتی ہو اگر — سے یہ تدبیر اپنی بہ کار
کچھ اصلاح اوس سے ہو روکر — جائیے مار گیا وہ دیجا
اسلئے چاہتی ہیں سب اولاد — تا کریں فاتحہ سے ہم پڑھ کر
تر و خشک جو کچھ ہو اب تقسیم — تا اوسے نہیں بخشدی خوف
جبکہ اوس سے ہوا یہ وہ ظالم — تھوڑا حلوا پکانا اوس گل کا
کہا کی اوسکو نہ مانگی کا پانی — ہوگا سچ فنا میں ہاتھی
کوئی وارث نہیں بھی رکھتا ہے — نہیں اندیشہ سے کی
ہونگی جسوقت نفس کی پامال — تم چلے جاؤ ای تکلف آئی ہوں
ہوئینگی کچھ دنوں میں اسکی رضا — ہوئی ہے پر مقصد اوسدم
وقت شب اوس حسین سے ہو کر شاد — اوس ستمگر کو جا سلائیں دونگی
جو کہ وہ تنگ ذی قبائی تھی بحال — اوسکے ہی اوس وہ چلی تو چال
سمجھا یہ دل میں سنے بدکردار — اسکے ہی سینہ کر گیا انکار
رخ نہ پھیرا کیا یہ دل میں خیال — ہو نہ ہرگز کہیں یہ صورت مثال

کہا اوسنے کہ ایک صورت ہے — چھ مہینے کی مجھکو مہلت دے
تب تو بیشک ہوگی ایسی بات — ورنہ مختار ہے تو اسے بد ذات
دیکھی بیکار اوسنے جب حجت — چار نا چار اوسکو دی مہلت
زن بھائی کے پاس جو آیا — جو سنا تھا وہ حال دوہرایا
خوبرو یوں میں فرد ہے واللہ — رو برو مہر کر دے ہے واللہ
بولا وہ ہے عبث ملال اسکا — نہ کرو دل میں کچھ خیال اسکا
اوس ستمگر سے کر کے یہ تقریر — پاس سے ماہ کے گیا وہ پھر
رنج اوسدم بہت کیا اوسنے — شرم سے سر جھکا لیا اوسنے
آخر اوسنے بگریہ و زاری — کر دی روداد وہ بیان سارے
نہ الحقیقت برا وہ ناری ہے — اس سے دشوار ستمگاری ہے
زہر دیدو تم اوسکو دیجا — اس سے بہتر نہیں ہے کوئی راہ
یاد رہی ہمیں گر یہ تقدیر — دم میں آجاتی کیا عجب شوہر
بھول اوٹھی نہیں ہوا دستور — تھوڑا کچھ گذر گیا دسواں
چاہتی ہوں کہ حلوہ پکوا کر — دیکھی نذر اپنے پاپکی ادھر
دلیے گر شفقہ ہے میرا تو — کر دی سامان جلد اسکا تو
واں سے اوس حلوے میں ملانا تم — جسطرح ہوا سے کہلانا تم
کہا اب وہ ملک عدم کو جائیگا — میری قبضہ میں ملک آئیگا
سنکے پھر شوق سے وہ بھاگ اوس — نہیں اوسوقت کوئی خوف ہراس
اک پری رخ اوس حق ہی کو سکھلا — کہا بھائی سے ابھی یوں جا
پہلے تو نہ گری یوں بنا کر بات — اپنے گھر کو گیا وہ نیک صفات
نہ وہ خوش ہوا سنتے ہی پیام تم — سیکے ہل دوڑا یا وہ ظالم
چال جو کا چلی نہ دانائی — ہوگیا نہ کچھ سے بن آئی
ابھی آجائیگا پیا دہ رنج — کا گر دن میں پھر قلادہ رنج
سارا سامان کر دیا تیار — ہوگئی شاد وہ قمر رخسار

بولی دل سے کیا یہ بات کیا
ہے یکجے حلوا اشرفی باہم
تھا جو ستادہ وہ بھی گر گزری
وہی صدا اسا تلوا بیچے یوں ملک
کہدیا اوسنے سنتی ہی یہ خبر
جبکہ تقسیم ہو چکی باہم
کھا لو اب سکو ہیر سر کی قسم
اوسکے کھاتی ہی اوسکا نکلا دم
جبکہ ہوشنگ نے سنی یہ خبر
اوس نے یکو بھی وہی بہشت میں
خشک یہہ ہو گیا تھا اوسکا دودھ
رہی کسال فراق رشک قمر
گر خوشی ہو تو میں روانہ ہوں
کہا اسنے اگر یہہ مرضی ہے
تھا اسی فکر میں جو وہ جانباز
سینے گردش فراز مانے کی
تھا نہ اوس وقت خیطی کا مقام
تھوڑی ہی مدت کے بعد جب آیا
کہا بیٹے وہ کون سی جا ہے
لاکی اسجا پہ مجھکو آخر کار
سنکے یہہ بات یہہ اسیر الم
مبتلا ہوا اگر یہہ چاہتی ہو
رہ گیا سنا وہ وہ اسیر الم

یہ تو پوری چلی گئی اپنا تقسیم
خاصگی میں پکا کو لگی اندر
تیرا دلسی اپنے وہ گذری
رکھی دایا نے بھرا پیا ہے گہر
کر وہ تقسیم فاتحہ دیگر
اوسکی اک ناز سے وہ رشک قمر
گر تکلف کیا تو ہوگا ستم
جسم میں اوسکے تھا نہ گویا دم
آیا سنکی عزرہ بشکر
اور کہا آپ دلمیں ہوگئیں
لا کمر یہ سر کی نہ اوترا دودھ
جب نکل آئی خوب ہنسکے پر
اپنے شوہر کے پاس اب جاؤں
خیر بہتر ہے بندہ راضی ہے
کی بصد شوق اوسنے بھی پرواز
ہوئی خواہش جو اوسکو دائی کی
کہ تھا جن کی نسل کا کہیں نام
اوس پر یکو نہ او سجگہ پایا
جسنے مجھپر یہہ قہر توڑا ہے
اوسنے اسطرح سے کیا اظہار
نہ بڑھا آگے مثل نقش قدم
کہ وہ آرام جان سے ملے تمکو
گئے وہ اسپے یہہ ایکسمت ہم

تھی لشتیت جو اوسکو ساری یاد
جسطرح اوسنے اوسکو چھلا دیا
نام تقسیم سنکے آسے نقیر
اوس پر لیبے جو کہ سینے یہ بات
خادموں نے بموجب ارشاد
حلوا جو خاصگی پکایا تھا
سنی اوسنے جو پیار کی تقریر
اوسکے مرنیکی سبکو حیرت تھی
دفن سے جب آکے فراغ ہوا
اوسنے صدمہ جو بڑا اوٹھایا تھا
طفل کا اوسکو عجب خیال ہوا
غرض اک روز آگیا اودہیان
ہی تمہارے سپرد میرا پسر
دیکے لڑکے کو اپنے آخر کار
طے ہوئی تھی نہ ایک منزل بھی
ہوا پیدا اب ایسا وہ رہبر
ایک ٹیلے پہ اوسکو بٹھلا کر
پھر کے یہاں سے وہ پھر پہنچ گیا
مجکو پھر خدا وہیں لے چل
گم ہوئی ہے یہیں سے شہزادی
ڈھونڈھنی کو گیا ہے وہ پسر
چلو اوسکو تلاش کریں ہم
پہونچے اک ملک میں کہیں دو لوگ

اوسنے خدام سے کیا ارشاد
اوسی صورت سے خادموں نے کیا
ہو گیا دربدر وہ عالم گیر
جمع ہیں پسائل امیر خوشنود
دیا ہر اک کو انتہا سے زیاد
رکھکے اوزنگا کی قبر میں یہہ کہا
کر گیا زیر پا یہ سب وہ شریر
ربنر لوگو کا حال رقت تھی
اوسکی املاک پر کیا قبضا
دست کا فرسے رنج پایا تھا
رکھدی ہوشنگ نے پھر اکرایا
بولی ہوشنگ سے کہ یہاں بیجان
میں بلاؤنگی اسکو واں جا کر
ہو گئی لپتہ ہنس ہر چہرہ سوار
بڑا آئی تھی خواہش جن بھی
اوترا آیا زمیں سے اوپر
کہا فی بیٹھے لگا کہیں جا کر
حال مجھسے بیان کیا سلسلا
کہ میری جان ہے بہت بیکل
اسی صحرا کے ہی ہے برباد
نہیں معلوم گذر ہی کیا اوپر
دور ہو جائیں سارے رنج و الم
ساتھ یہہ وہ پہنچا یا النظر

کہ سیہ پوش ہیں امیر و فقیر
لب پہ سبکے ہے درد کی تقریر

دلمیں اپنے بہت ملول تہی سدرہ
اور تب ہی آ نہر سرا پہنچی جا کر

مہ لقا کو جو اسمیں آیا ملال
پوچھا ہشیار سے بلا کر حال

پہنے ہیں کیوں لباس ماتم سب
کہہ سبھی بیان اونکا سبب

بولی وہ اسکا کیا کرین مذکور
تہا یہاں کا جو شاہزادہ حضور

دلمیں اوسکے جو آ گیا اک بار
سو کہ گیا پہ اپنے شکار

اوسکو اک طلسم ایسا ہے
نہیں کچہ اوسکا حال کہلتا ہے

پہنس گیا اوس طلسم آفت میں
اوسکی ماں ہے بلا مصیبت میں

ہوا شاہزادی کی ہمشیر
ہو گئی اس الم سے وہ بہی فقیر

جا کے قریب طلسم وہی ہے
منتظر اپنی دادرس کی ہے

بادشاہ کو بہی رنج ایسا ہے
ماتمی سب لباس پہنا ہے

جب سنی ہشیار سے یہ تقریر
بولا اسکی کرینگے ہم تدبیر

تہا جو ہمراہ اسکے شہزادا
اوس سے اسطرح پر کہا گویا

کہ یہ ہی کار ثواب ہے واللہ
نکلے گر اوسکی مخلصی کی راہ

پاس ہے اسکے بدیس کی جا آئینوں
مرضی ہو اوسکی آگے میں پاتا ملنا

تو میں بیشک طلسم میں جاکر
لاؤنگا اوسکو میں نکال نظر

پہنچا جا کے ہم سرکے آئینوں ہم
رکہتا ہے ہر قدم پراسے قدم

اسطرح آپ اوسکو سمجہا کر
شاہ کی پاس یوں کہا جا کر

عہد کرتا ہوں اسکا میں اللہ
ہے حقیقت طلسم میں جو وہ راہ

جسطرح ہوگا اوسکو لاونگا
پہر کہ خالی نہ وہاں سے آونگا

بولا سلطان کہ ای قمر طلعت
تو نے تم اپنے سر پہ کہ آفت

میری قسمت میں تہا یہی تحریر
نہیں رہا اینکی عیش کچہ تدبیر

کہا اسنے کہ میں نہ مانونگا
ہوگی یا بیج تو جان بدونگا

پہر یہ کہہ بادشہ کہ یوں آیا
اپنی دختر کے پاس ہو آیا

تہا جو سو قوت کا ہم پہلے شمشیر
اسلئے وہ ہوا نہ آپ سے سیر

آکے جا کر جو دیکہا یہ احوال
ہے پریشان وہ قمر طلعت بحال

ہے زمر کنش سیاہ خیمے میں
بیٹہی ہے وہ قمر طلعت ستم سے ہیں

خاک آلودہ ہے جسمیں ساری
کر رہی ہے وہ گریہ و زاری

بیٹہا اوس غم دیکہ کر کے سلام
اور کیا اوس سے اسطرح سے کلام

تہا تمہارا وہ قوت بازو
ہوا کیونکر اسیر وہ مہرو

پہر کہ اک ٹہنڈی سانس وہ تو لی
ہے طلسم عجب بیان جو حضور

سنتے ہو تم کہ وہ گیا تہا اودہر
پہنس گیا اوس طلسم میں جاکر

کر چکی جب وہ اسطرح گفتار
دیکہتا کیا ہے پہر قمر رخسار

کہ ہر جان کی عوض ایک جنازہ
رکہی ہے شاہزادی کو وہ جسپہ

اک سپر ساتہ ہو گیا اوسکو
پوچہا اوس سے کہ یہ ہے تو بتلا تو

نہیں ہمن ایسا آپکا ہمراہ
رکہتی ہو کچہ دن جسے ہمراہ

کہا اوسنے کہ اسے قمر تنویر
ہوا دادی کا جبکہ وقت اخیر

اوسکو بہی یہ نشانی دی ہے
اور وصیت یہی کی مجہکو

رکہنا ہر وقت اسکو پیش نظر
مثل سایہ جدا نہو دم بہر

ایکدن ہمیہ ہو گی کچہ افتاد
مشکل ہے کر یگی یہ امداد

اوسکا فرمانا ہر دم دل پر
رکہتی ہوں ہر گہڑی میں پیش نظر

اس سے ہر یہ پڑ گئی کیا آفت
پر نکلتی نہیں کوئی صورت

اوسکا احوال کہا کہہ پیچہ
سحر کرتی ہیں دی الٰہی میں

جسمیں بہائی ہے مرا ہوا اسیر
جب ہوئی اوس طلسم کی تدبیر

راہی سوداگر کی سب ہوا نہیں
بیا یا جسطرح تہا ہوا ایسا

مضطرب تہا ابہی یہ ختم بیان
اسمیں آ لی کینز اک گریان

بولی شہزادی یہ کہ ٹھہر جا
کریں انصاف اب تو رہنے دو
داستاں کل یہی نہیں بھاتی
وہ بھی آئی تو غل مچاتی ہوئی
دفعتہً ہو گئی وہ صد پارا
کھول کر اسنے اوسکو جبکہ پڑھا
ہے یہ لازم کہ یوں کرے تدبیر
رکھے اوس تیلی سے نہ وہ عنبر کا
رکھی ہو وہ بھی اسکی پاؤں کو پا
زین ہوئیگا اوس کا سب کار
اسکے ہمراہ ایک نامہ ہے
جا کے ٹھہرے وہ جسجگہ گھوڑا
پڑہ کے پرچہ جو ڈھونڈہا وہ نامہ
تھی یہی اس میں سب بیان ہرا
اسکے لینے کو اب میں جاتا ہوں

یاسمن سے شہزادی یہ کہتا
دیں سزا اوسکو ہمیں جسکا قصور
دل کو یہ بات خوش نہیں آئی
آسمان و زمین ہلاتی ہوئی
اوس سے کاغذ کا ایک پرچہ گرا
تازہ مضمون پھر یہیں لکھا تھا
پھر اودہر کو بشوق سے بگیر
تا کہ پہونچے نہ اسکو کچھ آزار
اوسکو لیکر یہاں سے ہو سوار
بے تکلف وہ اسپہ ہو سوار
ساتھ ہو اور اوسکا ہاتھ
پشت سے اوسکے اوترے پھر اوس جا
اوسکو بھی اوس حسین نے پایا
جسکو خالق نے کر دیا اعلیٰ
پھر کے تھوڑے سے دنوں میں آتا ہوں

اوسنے [illegible] کیا ہے ایک عالم
ہو گئی پہ یہ پہیلی وہ اوس آن
شامت آئی ہے خوشی جل نکلا
شاہزادی اوسکے اکباری
ہو گئی اس قمر کی اوسپہ نظر
گر کسی شخص کا یہ دل چاہے
ہو کہ دریہ طلائی تیلا ہے
نقرئی اور ایک قرنا ہے
جسگہڑی اسکو وہ بجا لے گا
اوسکو لیجائیگا طلسم میں وہ
اپنے ہمراہ اسکو لیجائے
جو کوئی شخص اپنے آپ سے نظر
شاہزادی یہ بولی یوں سنکر
یہی کہتا ہے مجھسے میرا دل
سنکے یہ شاد ہو گئی وہ نگار

پہر کہا تو لگی میں خدا کی قسم
لاؤ اوسین جیا تو چلے وہ یہاں
کتنی کم ظرف ہے اوبل نکلے
وہ بچارے اوسکی پشت پہ پڑی
اسنے اوسکو اوٹھا لیا اوٹھکر
کہ طلسم عجیب میں جا سکے
ہاتھ میں اوسکے ایک قرنا ہے
شرح اوسپہ تمام لکھا ہے
ایک گھوڑا سمند آئیگا
آپکو پائیگا طلسم میں وہ
پر عمل میں یہ بات بھی لائے
جائے ساتھ اوسکے نامہ لیکر
دیکھو تمنے یہ قدرت داور
جلد دیدار اسکی ہوگی حاصل
لشکر سے جدا ہی بھی کہیں گئی بار

جانا مہ لقا کا طلسم عجیب میں واسطے رہائی شاہزادہ مہران کی اور وہاں شک عالم کا ملنا

ساقیا بادہ سا قیا لانا
تاک بد قسمتی اسکی ہے ساقی
زاہدو نکو نہ آنا چاہئیں بے
الغرض اوس سے لی خصلت لی
تھا جو مضمون پرچے میں تحریر
باہر شمع لیکے آیا سمند
جا کے اوسنے لیا طلسم میں دم

ہے طلسم عجیب میں جانا
نہ رہے دل میں یہ ہوس باقی
خاک ہوتے وہ انکو جل جلکر
پھر اپنی اک اوہ آفت لی
اوسی صاحب نے سنبہ کی تدبیر
دیکھکر اوسکو یہ اوٹھا گہر سمند
اوتر اوسپہ وہ بہا طلسم [illegible]

بھول پھر کر یہ جیسے پلا اسد
مے کشی سنکو تم ہی اتنی بات
جام ہی ہاتھ میں ملا اور یہ
جبکہ پاس اوس طلسم کے پہونچا
مہو کی جس وقت نقرئی قرنا
ہو گیا غیب سے وارا وسپہ
[illegible] گیا پیش نظر سے پنہان

تا کہ ہو دور دل سے غبار الم
گر اوٹھانا ہے تم کو لطف حیات
لبالب وہ اسیر دام ہے
دوڑ آیا نظر وہی [illegible]
اور اسکی ہوئی بلند صدا
سے اوڑ رہ وہ بھی عجیب [illegible]
دیکھا اسنے وہاں عجیب سامان

اک شجر خشک ہے قد آدم
متصل جسکے ایک اژدر ہے
شکل دندان فیل ہیں دندان
جبکہ وہ سر بلند ہوتا ہے
تھی جو مضمون سے خط اسکو خبر
پڑھ کے سرنامہ کو کیا یہ بیان
جبکہ طی کر چکا یہ تھوڑی سی راہ
اوسپہ چالیس برج تھی تعمیر
اپنی اپنی جگہ پر استادہ
قہقہا مار کر اوچھلتے تھے سر
ایڑیوں تک تھی اوسکے کیا بال
قلعہ کا جو کھلا ہے دروازہ
اوسپہ دیو سیاہ بیٹھا ہے
اسمیں تھی ساحرہ جو ٹھہری تھی
ولیکن ان نازنینوں کو نہ دیدار ہ[illegible]
نیچے برگ کی جو عورت تھی
ہو گیا اوسجگہ پہ ایسا شور
تا سنے اہل طلسم کو بھی خبر
آخر الامر یہ طلسم کا حل ہے
بیچ میں بنگلہ ہے پری صورت
پڑھ کے وہ نامہ جو سنی کی اک آن
لیگئی تھی جو اسکو وہان
والاں تھی ساحرہ کی جو آ پا[illegible]

اوس سے کہا پیدا تھی شکل دہشت چشم
ساحرہ اک سوار اوسپہ ہے
ہاتھ میں اوسکے ہے سر انسان
شکل پر سر ہر ایک روتا ہے
دل دہشت زدہ کو ٹھہرا کر
چلو ہمراہ میرے تم اس آن
قلعہ اک دان نظر آیا ناگاہ
خوشنما اور بے عدیل و نظیر
لب سے سب کے لگی ہونی فریاد
اوسی خندق میں گرتی ہے آ کر
سامنے اوسکی ایک تھا گھڑیال
وہ بہت خوشنما ہے دروازہ
دیکھ کر اوسکا خوف آتا ہے
پہنچو تم پل سے تختہ پر وہ جب آ کر
کہ یہ باب طلسم ہے اے ماہ
اپنا گھڑیال وہ بجانے لگی
جاگ اوٹھی سنکے خفتگان گور
آج آیا ہے غیر شخص اد ہر
ساتھ ہی اوسکے ہو گیا داخل
اوسمیں بیٹھی ہے اک حسن عورت
بولی اس سے کہ بیٹھیے اے ماہ
دیکھ خط ہو گئی نظر سے نہاں
پانی اک خادمہ سے منگوایا

سر انسان سبھی وہ سب ہے وہ
رعشہ ہاتھوں میں بل رہا ہے سر
پڑ کے کچھ اوسپہ پھونک ڈالتی ہے
خوف سے کانپے دست و پا اوسکے
اوس ضعیفہ کو وہ دیا ناسپر
ساتھ اسکے ہوا وہ آخر کار
سیم خالص کا وہ سرا اتھا
تھی وہ سنبل پاڑ سے لیے تھا وہ
گرد قلعہ کے جو کہ خندق تھی
اک زن نوجوان جواہر پوش
مو گری ہاتھ میں لیے ہوئے وہ تا
گنگا جمنی لگا ہے پل تختہ
کھولی ہے زنار کیطرح سے وہیں
منتر اوس سر پو کی وہ کہو پڑی
گفتگو ساحرہ کی یہ سنکر
اور جو اوسکی باتیں نہ تھے
اسلیے شعبدہ چھپا اوسکا تھا
خوب وہ ہوشیار ہو جائیں
دیکھا اوسپا پہونچی سامان
ساحرہ اوس سے سلام کیا
بیٹھا اوسکے قریب یہ جا کر
ناگہان ایک طوطی کا جوڑا
سحر کی بول اوسپہ کچھ پڑھ کر

کیا عجیب شکل کا شجر ہے وہ
بیٹھی اوسمیں ہوئی ہر اک چادر
پھر اوسی سر کو دہاڑ جھاڑتی ہے
نہ ہی ہوش تھی بجا اوسکے
اوسنے خوش ہو کے لیلیا تھام
ایک جانب چلی وہ بد کردار
خوبصورت ہر ایک در تھا
تا بدوش اونکی شعر میں گیسو
تنگ ہونکی سر نسر تھی وہ بہر
بیٹھی بنگلہ میں وہ تھی جادو گر
اوسی کٹہرے سے لڑائی نگاہ
کیسے راہ فنا سے پل تختہ
آنکھوں میں اشک ہیں کیطرح سے وہیں
بولی اس سے کہ آؤ آپ تم بھی
پیا اس نے کہ جا دو میں کیا ندیر
پھونکی اوسپہ ہر ایک زر وہ
اسی خاطر سے سب طرح تھا
کیسی غفلت میں یہ نہ کر پائیں
ایک گلزار ہے وسیع کلان
دیدہ یا خط نہ کچھ کلام کیا
فرط حیرت سے ہر طرف تھی نظر
پاس اوسی مسند کے آ بیٹھا
وہ فقط اوسنے جہر کا دونون

بولی بلبل کی طرح وہ حیوان
سنگی پھر وہ اوس گھڑی انسان

دیکھا اک مرد ایک عورت ہی
سنئی دونون یہ اک شہزادہ ہی

پہلے وسی ساحرہ کر کے سلام
با ادب بیٹھی دونون ماہ تمام

نالہ حیران یہہ قمر رخسار
جو وہ تپ پر کہا یہ استغنا

دل پر اسکے جو دیکھی تہی فکر
یون کہا ساحرہ نی اس سے ذکر

تم ہدایت سی جسکی آئی یہان
مہربانی سی یہ کیا اللہ لی ہو

تہی ہماری بہن جو خانزاد
وقت مرگ اوسنی یون کیا ارشاد

یاد رکھنا ہوا اسیر اوپنا
آگی تمہیں اس طلسم مین ہوگا

نام اوسکا ہوشنگ کا ہی مہران
جانتی ہو تم سی میں اپنی جان

تم ہو بیٹا اوسکی آبرو کرنا
مخلصی کی بہی جستجو کرنا

گر گیا فرق کچھہ وصیت مین
تو یہین ہو نگی تربیت پاتی

سامنی آپکی جو بیٹھا ہی
ہی یہی شہزادہ اوسکا پوتا

جب ہوئی جنتا کہکے وہ احوال
بولا اسطرح پہر قہر تمثال

اسی ہی کی صفت بیان کرو
نہ آئی ختم داستان کرو

نام ہی اسکے کیجئی آگاہ
پردہ رکھہ جائی تا نہ ہو یہ تباہ

بولی اسطرح سی وہ عربدہ جو
تم بہی یافتہ ایسی ہو دکہو

اوسنی جب دم اسی اجازت دی
اسنی خود اوس کیفیت پوچہی

بولی اسطرح سی وہ مہ پیکر
مجھسا کوئی نہ ہوگا [illegible] تقدیر

یون اپنی بہن کے پاس کہا
ہوشنگ پہر وہ آفت کیا کیا

کہو لی اوسنی غرض یہان کی
ہمنے کی [illegible]

ہوشنگ ذکر پر وہ جب آئی
اشک آنکھون مین اپنی بھر لائی

ہوشنگ کا نام سنکی یہ گل تر
بولا اسطرح اوس سی خوش ہوکر

تمہین ہی یا رشک عالم ہو
تہی تمہاری تو جستجو مجکو

یون لگی کہنی وہ مہ طلعت
بات ہی یہہ [illegible]

پوچھا اسنی کہ آئین یان کہو کر
کہہ دو احوال یہہ بہی اوسکا [illegible]

بولی لایا تہی مجکو ایک عفریت
آگیا اسی [illegible]

اصل مین وہ عقاب ساحر تہا
ملتے ہوئی وہ کافر تہا

اوسنی پہر کیا عجب ستم لاکر
دیا شاہ طلسم [illegible]

دیکھکر مجہکو وہ ہوا شیدا
ہو گئی اوسکی آفت اک پیدا

کیا کہون حال زشت خصلت کا
ہوا خوابان [illegible]

تہی اس بات کا کیا انکار
جان دینی پہ بہی ہوا تیار

اس سبب سی ہوئی ہوگیا مجبور
نہ کیا اوس نی [illegible]

وہی پر اسطرح کی نہ رحم اسکو
سحر سی جانور کیا مجکو

مبتلا کر کی اس مصیبت مین
مجکو سمجھایا انکی [illegible]

تا کرین وصل پر مجھے راضی
اس قفس کی ہوئی مین قاضی

نام اسکا ہی جم ہی جادو
رحم دل ہی کمال یہہ [illegible]

نہ کیا جبر ایکدن مجہہ پر
کبہی سمجھایا کبہی تو ہنس ہنسکر

آجتک تو یہ جان عصمت
رہا محفوظ یان [illegible]

کل کی لیکن خبر نہین معلوم
رنگ دکھلائی کیا مرا تقسیم

کہہ چکی جسگہڑی وہ سارا حال
یون لگا کہنی وہ قمر تمثال

کہ تہا کچہ ہی میرا کام ایماہ
تمہین دونو نکی واسطے واللہ

جستجو کی سی یان تلک آیا
شکر خالق کا جلد ملوایا

ہی سرامین خیال شاہ مقیم
فرط غم سی ہوئی اوسکا حال سقیم

بولی وہ دونو ہم ہین [illegible]
خوش ہوا آج یہہ دل [illegible]

سنکر انکا کلام یہہ جب آن
یون کیا اس سی ساحرہ نی بیان

ملتی ہین شاہ طاہر کی دایہ
[illegible]

پاس کرتی نہ آپکا میں خضوع / لیکن اس خط سے ہوگئی مجبور
راہ اسکی کوئی نکالون گی / تا بمقدور میں نہ ٹالون گی
فکر اسکو جو تھی رہائی کی / لکہی شاہ طلسم کو عرضی
دونون چیزین وہ اسکے ہاتھ دین / اور اسطرح اس سے باتین کہین
سنگ ریزی وہان پہ رکھ دینا / دو گھڑی اوس جگہہ پہ دم لینا
ہو کے تم پہ وہان عمل کرنا / نہ کسیطرح کا خلل کرنا
رکھیو سنگریزی اسی وہان / آئیگا اک اژدہا شرر افشان
ہوئی پیدا طلائی اک ایسی / خود ہی آتا ہے وہ اس جگہہ پہ ولی
تاج شاہی [illegible] اوسکے سر پہ تہا / جسم میں سب لباس زر کا تہا
کیون تجھے آپنے بلایا ہے / کہیہ مطلب حضور کا کیا ہے
[illegible] آسمی کی آ تیر پہ / اسکے ہی مدعا سے سطر تحریر
[illegible] اوسکے [illegible] سر پہ تہا / اوسی اژدہ کے منہ میں کو دینا
ہوا راہی وہان سے وہ اژدر / اوگلا اک باغ میں زمین پہ گہر
[illegible] / لکہون گی وصف مختصر ہر طور
[illegible] بہت خوش رو / باغبانی وہ کرتی تہین ہر سو
[illegible] کرسیان وہ چار / قابل دید اونکے نقش و نگار
[illegible] سیر کر دیجیو / دونگی خط کا جواب کل تمکو
[illegible] اسکو بلوا کر / تہا جو شاہ طلسم اوسکا پدر
میری [illegible] / خدمت میں جاؤنگی [illegible] کر دو
ایک [illegible] / [illegible] اپنی [illegible] کی اوسپر
[illegible] دونون [illegible] / میری خدمت کی اب تمہین [illegible] بھی
[illegible] / اوسنی خط کو دیدیا اوس آن
[illegible] اوسنی کہا / [illegible]

است راحت یہان گزر شب بھر / صبح کو باندھنا تم اپنی کمر
الغرض وان سے [illegible] / اوٹھی جب ضعیفہ وقت سحر
ہاتھ میں لیکے سنگریزی چار / سحر کے بول کچھ پڑہی کئی بار
سمت غرب کی چار فرسخ پر / گنگناتی چلی گئی اک شجر
آگئی اوس جگہہ پہ ایک پری / اوسکو دیا ہاتھ عرضی دی
[illegible] گفتگو ہوا [illegible] / [illegible] بعد عجلت
[illegible] اوگلا / [illegible] میں پیدا
دوسری بار اوسنی اوگلا لال / نکالا [illegible] ایک تمثال
اوسکی لڑکی بیٹی وہ آکر / بولی اسطرح اوس سے [illegible]
کہا اسکو کہ [illegible] تو تشریف / ہان بہت آپکو ہوئی تکلیف
ایک عرضی کو سب پڑہا اوسنے / [illegible] کیا اوسنے
[illegible] / [illegible]
تہا وہ نگلا اژدہا جسنے / تہی ہر اک چیز میں [illegible]
[illegible] بادل کی گیا / [illegible]
[illegible] طلائی [illegible] / [illegible]
ایک کرسی اسکو بٹھلا کر / بولی اسطرح وہ پری [illegible]
اسنے آخر وہان قیام کیا / دن وہ گلگشت میں تمام کیا
[illegible] / [illegible]
ہاتھ میں [illegible] / ہوا خاطر ہی تیری [illegible]
اوسمین مضمون جو کیا تحریر / دیکھتی ہی اسے بلا تاخیر
کردو باہر اوسمین طلسم سے تم / ہو توقف نہ عنبرین جادو
صبح وہ اوس قمر کے پاس آئی / بولی اس سے یہان کا [illegible] آئی
خود ہی پہر بولی ایک جا [illegible] / پاس عنبر کے انکو پہنچا دے

ورنہ شاہ کا یہ سنکے کلام
جو کہ فرمان وہان سے لایا تھا
پھر نہ کی اوسنے دیر کچھ اوس آن
تخت کے نیچے اونکو چھپا کر
یون دیا حکم اوسنے اژدہے کو
تخت انکا وہان سے وہ لیکے
دیکھا بھائی کا اپنے جبکہ یہ حال
باپ کو اوسکے جب پہنچی خبر
دیکھا بیٹی کو والدین نے جب
حشر تک آپکا رہیگا نام
کہا سنکے نہ چھپیے یہ کلام
نہ کرین آپ کچھ خیال اسکا
حسب ایمای شاہ وان آیا
عفو فرمائیگا میرا قصور
مارا اوسنے جو اسکے سینہ پر
شاہ نے آپکو کیا داماد
کیجیے دور فیصلے کا بانا
وان سے لیکر ہر ایک کو ہمراہ
ہوئی داخل محل مین خسر شاہ
ہوگیا جبکہ اونکے دلکو سرور
جس جگہ تھا خیال شاہ مقیم
اوسکے محبوب سے ملایا اوسے
گلے مل ملکے طالب و مطلوب

لائیو وان اوسکو وہ بصد آرام
بعد ہشکریہ لیے اوسکو بیا
کیا اونکی رہائی کا سامان
تینون شخصونکو اوسنے بٹھلا کر
انکے گھر پر تم انکو پہونچا دو
اوڑی اژدر وہ صندوق لیکر
ہوگیا دور اوسکا حزن و ملال
لایا تشریف آپکا دو سب
ہوگئی دور دل سے رنج و تعب
سخت آپ نے کیا ہے وہ کام
آدمی آدمی کے آتا ہے کام
ورنہ ہوگا تجھے ملال اسکا
ایک کشتی بھی ساتھ وہ لایا
حکم حاکم سے بندہ ہے مجبور
سر سے پا تک ہوا یہ رنگ مین تر
ای شہ مہوشان مبارکباد
اب پہنیے لباس شاہانا
اپنی دولتسرا مین آیا شاہ
رشک عالم کو لیکے ہمراہ
تھا سب نے لباس ماتم دور
ملے اوس سے ملا بصد تعظیم
جو کہا تھا وہ کردکھایا اوسے
دیر تک [illegible] کے خوب

منتظر تھی جو شہر مین جادو
پڑھ کر مضمون وہ ملین ہوگی شاد
موم کا تخت اک کیا تیار
پڑھ کر یار سے جو دانہ اسپند
انکا بیکا ہوا اگر اک بال
لائی انکو سپاہ خیمہ مین
اپنے سینہ سے خوب لپٹایا
اپنی زوجہ کو لیکے کنیز ہمراہ
گر پڑی اس قدر کہ پاؤن تک
کبھی ہوتا نہ جن انسان سے
کیا بد بخت کشتی مین نے مارا ہے
اسطرف ہو رہی تھی یہ تقریر
دیکھکر اسکے سمت کو اک بار
اک معمہ کی کرکے کیفیت
پوچھا اوسنے جو اوس سے اسکا حال
رسم اس شہر کی یہی ہے حضور
لینے آیا ہو شاہ کا پایا
لگی ہونے وہانپہ نذر و نیاز
شہر مین جب ہوئی یہ عام خبر
دوسرے دن وہان ہوا لقا
حال کچھ اوس سے اوس جگہ کہکر
رخ معشوق جب نظر آیا
ہوکے خاموش بیٹھی جیسے صنم

خوش ہوئی آیا جبکہ وہ مہرو
بولی اس سے کہ لو برآئی مراد
اژدہی بھی بنا کے اوسکو چار
ہوگیا تخت وہ زمین سے بلند
کھینچ ڈالونگی مین تمہاری کھال
تھی جو وہ رشک ماہ خیمہ مین
لین بلائین بھی جبکہ پایا آیا
آیا دختر کے پاس وہ جبکہ
بولی ہم سب مین بندہ و لونڈی
سر نہ اوٹھیگا بار احسان سے
خادمونکا یہی طریقہ ہے
اتنے مین تھا جو بادشاہ کا وزیر
دست بستہ یہ اوسنے کی گفتار
لیکے کشتی ہے اک جوان آیا
بولا اسطرح سے وہ بیکس خستہ حال
نہ مین سمجھا کیا ہے میرا قصور
جو کہا اوسنے وہ بجا لایا
آئے رقاص اپنے لیکر ساز
شادمان ہوگیا ہر اک شہر
سیج لیکے بصد جاہ اوس سرا مین گیا
بادولتسرای شاہی پر
دل میرا اوسکا بھر آیا
کہا اپنا ہر اک نے رنج و الم

دیکھ کے پھر لقا اونکا شاد | مثل شاہزادی سے یہ کہا ارشاد
بولا وہ اس طرح سے یہ کلام | ہے یہ فرمانا سب طرح سے غلام
بولی اس طرح سے وہ پری رو | مجھکو یہ بات ہے نہیں منظور
زور لشکر دین سے ہو مرا فرزند | کس طرح اس سے ہو گا دل خرسند
بولا یہ ماہرو نہ تو سب ... | فلک اسکی سے ہے نہ غم کہا ...
امتحان کس طرح سے ہو وہ دلشاد | ڈھونڈھ بیٹا سو سمجھتا تھا اوکی
اور کی اور آج ہو گیا تھا ملال | مضمحل ہو کے گئے تھے سب بال
آ کے بیٹھا وہاں بتسکین | سر جھکا کے ہوئی ملول غمزدہ
لگ گئیں تھیں خیال شاہ کو جو | رشک عالم گر کہیں ہے اسکا شکوہ
پر کہیں اس پری جواد کی نظر | بولیں آپس میں یوں وہ خوش گلو
کر کے باہم یہ مشورہ وہ اور ... | رفتہ رفتہ کہیں سب اسکو ...
آ گیا اونکو ہاتھ حسب مدعا | ہو کر حسرت زدہ یہ کہنے لگیں
تو نہ پروا کریں اسد شمر کی | دیکھا ہمکو حسرت ... کی
حسرت کا کہیں نہیں خدا کی قسم | ہو نگی ہیں شریک دکھ ہم
یوں لگا کہنے کہ اے ہمدم | کیا بتاؤں تمہیں میں اے بادر
پہنچاں ڈالی ہیں ... | تھا پرستان جو باغ آباد ہے
بولیں کہ ہمسے تو مفصل حال | ہمکو اس دم ہوا کمال ملال
رشک عالم کی جو حقیقت تھی | جو جو اوسپہ پڑی مصیبت تھی
بولی یوں شہزادی سنا اس کا کچھ | سن لے یہ بات ہمسے تو اے منظر
ہے ہماری یہ رشک انداز کی | ہے یہ اپنی ہی فتنہ پردازی
ہم نہ کرتے اگرچہ یہ سامان | کبھی ہوتی نہ یوں وہ سرگرداں
ہم بھی ہمراہ تیری آتے ہیں | عیش و آرام اپنا کھوتے ہیں
دیکھا چاہیں جب داد اوسکو یوں ... | اپنی بھائی کو جا کے لاتے ہیں

رشک عالم سے عقاب کرو | کروں سامان اگر اجازت ہو
رشک عالم سے تو نہ کہیں بیاکر | ہے یہ موقوف انکی مرضی پر
خاک میں یہ ہوس حضور ملی | آئی بیٹھوں عروس میں تکی
مل اس سے مراد راحت جان | پھر تو ہمیں ... کر چھپا ...
اٹھیں یہ دونوں تو ادہر بلکہ | پہ یہ اوس ... کا تماشا ...
جب نہ پایا کسی بیابان میں | ہو گیا آخر کو وہ پرستان میں
ایک باغ اوسکو وان نظر آیا | تر و تازہ نفیس جو پایا
اونہیں پریونکا تھا گروہ باغ | ... ہاتھ دن ... اسکو ...
تھیں یہ گلگشت باغ میں سو ہم | ... کی تھیں ... تجھسا ...
انہوں نے جو دیکھا تو ہوئی بہتر | اور ... جا کے گرداب اوسکو ...
نہ رہا اپنی جا سو وہ بھی مگر | رکھ ... اونکو ...
ہمیں وحشت تھی تو نہ بیاہتی | بلکہ خوف و خطر کی یہ جا تھی
ہمکو اس دم کمال حیرت ہو | تر بیاں تجھ سے کیا ...
سنکی یہ آئی اوسکی جان میں جان | سمجھا خالق نے کر دیا سامان
ایک بہتا سے ہوئی عمر اباد | ہے مری دلکو ... جا ...
درد آہیں جب یہ باتیں سنائیں | اور اوس وقت وہ ہوئیں ...
مہربان اونکو جب بہت پایا | حال جو تھا زبان پہ وہ لایا
کردی سب اونسے صاف صاف بیان | ہو گئیں بیقرار وہ ... آن
حیلہ اسکا ہمیں ذکھوتا ہے | ... اوسکو ...
ہم نہ اپنا ہم اسکا سو تجے آہ | ہو گئے مفت ... یہ ...
اب نہ کر تو کسی طرح کا غم | دل سے اس ... کر ...
تماشے یہ کلنک کا ٹیکا | ... حشر ... ٹیکا
دخل اوسکو ہے سا نجوم میں تھا | بلکہ کامل ... علم میں تھا

اوس نے اس طرح کا سوال کیا | اور ... یوں ملال کیا
اپنی محنت نہ رائیگاں جائے | جلد تر وہ ہمارے ہاتھ آئے
پایا طالع ... سکے جو یہ جان | صورت گل وہ ہو گیا خندان
پایا قبضہ نہ دست غم کا دل | اوسکو خارج ہی سب طرح دیکھا
ہو گی فرصت ... حاصل | کیا غلط یہ پھر مخاطب ...
حرف ایسا ... سے پایا | دیکھ کر اوسکو وجد میں آیا
دیکھا جب ... نصرۃ الخارج | سمجھا کوئی نہیں ہے اب حرج
اجتماع اس طرح طریق ہوا | انکو منظور تھا جو ... ہوا
دیکھ کے سوے عتبۃ الداخل | بولا ہو گی مراد دل حاصل
کہتی ہیں جسکو سب طلسم عجیب | پہلے اوس میں پہنچنے ...
وہ اوسی اوس طلسم میں لایا | اوسکے عاشق سے اوسکو ملوایا
نیک آئی ہے ... اوسکی | ہو گی ہر طرح ... اوسکی
نیک ساعت ہے اوسکو یاد ... | پھر کی خالی کبھی نہ آئے گی
... | جس جگہ تھے وہ دونوں ...
دیکھا ... | آئے وہ دونوں ... نظر
ملائے اور خیال شاہ سے ... | شکل اوس ... کی ...
اوسنے یہ پوچھا ... احوال | کبھی دونوں ...
... | عذر کر کے ...
آج بھی کہلا ... سارا حال | کہہ دیا تمنے کیا ... سال
سنکے کہنے لگی وہ غیرت ماہ | ... تمہارا گناہ
ہاں مگر تم اب سلوک کرو | مجھسے میری ... ملوا دو
بولے ... وہ اوس دم | دیسے حاضر ہیں ہم خدا کی قسم
اوسنے ... کا بتا کر نام | اونکو بتلا دیا نشان تمام

ہمکو یہہ بتلائیجان بتلادو | کس طرف ڈہونڈہیں شاہ عالم کو

سُنکے یہہ اوسنے فقرہ جو نہ کیا | منکشف حال ہوگیا اوسکا

منقبض فکر سے تہا اوسکا دل | ایسی تشکیل تکیں ہوئیں حاصل

کی جماعت پہ جبکہ اوسنے نظر | قرب مطلوب تہا یکبیک وہ گل تر

ہوا انکیس و جمرہ سی یہہ حاصل | کسی گلشن میں ہے وہ بیٹہی بادل

اور نفی سی بہی یہہ ہوا اثبات | اوسمیں تہی ہماری کچہہ نہ برات

کہہ رہا تہا یہہ نصرۃ الداخل | ہاتھ آئیگی وہ یہہ کامل

گو تہا دسوین میں عقبۃ الخارج | پڑ رہا اسرار عین تہا وہ باہج

ہمکو ملتا ہی اسطرح فلاح | آگہی اوسکی ہمیں خدا ناہ

رہی کچہہ دن تلک وہ سیر وہان | قدرت حق سی آیا ال نشان

پاتے تہین اوسکے جو نتیجہ تہا | اوسکی تاثیر سی یہہ جلوہ تہا

ہی جو شہر دمشق مشرق کو | ابسی شہر میں ہی وہ خوشبو

ہوگئین شاد سُنکے یہہ گفتار | لیکے اوس شہر کو ہوئیں اسوار

بام پہ اپنا تخت ٹہرا کر | ہنس کو بہیجے بہیجا جوہر

شہر کو اوڑا جتیا پاس گیا | اونکی تلووں سی آنکہیں ملنے لگا

ہوگئی شاد وہان خدمت سے | خوب اوسوقت اوسکو پیار کیا

اونکو لے آئے بام سے جا کر | آبرو سے بٹہایا مسند پر

رشک عالم نے تب کہا اوسکو | خوب یہہ شعبدہ کیا تمنے

بولیں ہان قصور وار ہین ہم | سمجہا تمسے تمہیں سارہین ہم

سب یہہ خوبی ہوا اپنی قسمت کی | نہیں تمسے جگہ شکایت کی

اوسکی دو بیٹی یہ جہان بلا | عیش و عشرت پہ جبکہ ہی سب خاک

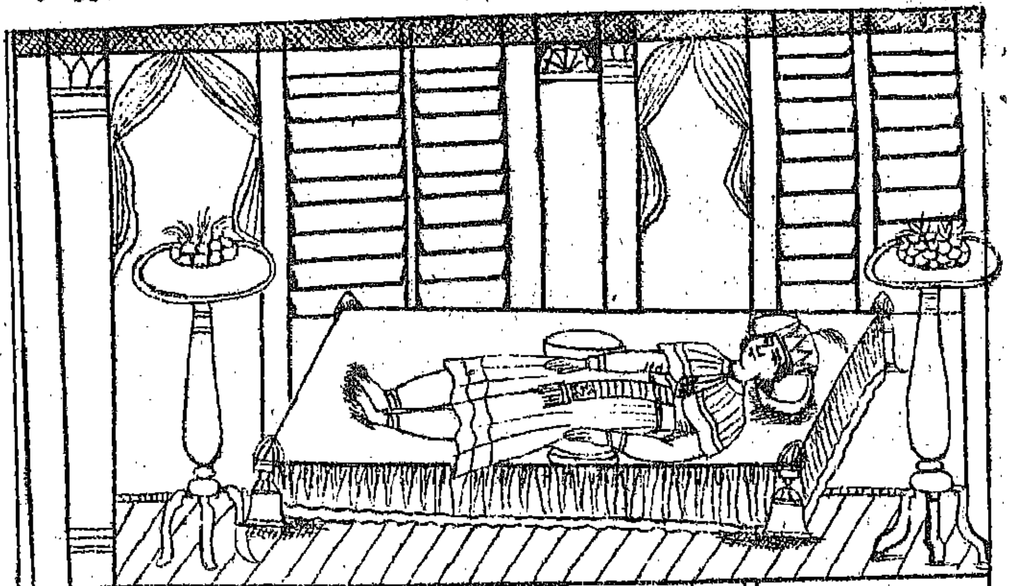
پر یہہ بتلادو ہی کہان وہ قمر | ہمکو آئیں ہم اوسی جا کر

بولیں ابسکو ایک خط لکہہ | مہری ثبت اوس پر آپکی ہو

تا اوسی وقت جا کے ای حضرت ٭ نوکری غیر جنس سے وحشت
اوسنی لکہوا کے خط لگا لیا ٭ سہنس کو اپنی ساتہ سنبہال لیا
ہو کے رخصت اور ہر نہ اٹہا ہاتہ ٭ ہم سمجہین تہوڑی دنون مین اسکی قدر
اوسی ہوشنگ کو دیا وہ خط ٭ اوسنی جس وقت پڑہ لیا وہ خط
استدر تہا وہ صادق الاقرار ٭ دیدیا طفل کو نہ کے تکرار
لائین وہ اوسکو نہایت خوش ہو کر ٭ ہو گئی شاد دیکھ کر مادر
دیہر و مہینی لگی پہر ہولی دیکہو ٭ دیکہکر یہہ لقا نے یہہ عشرت
کہا اوسدم پہر شک عالم سے ٭ دی خدا نے نجات اب غم سے
تجنے جیسے کیا ہے جو اقرار ٭ اب بہا اوسکو کیجیے بے تکرار
عقد کرنا ہو گر تمہین منظور ٭ کر دین بیاہ اوسکا ایسی حور
ہنسکے کہنے لگی وہ ماہ جبین ٭ اب مین راضی ہوئی کہ ہان یا نہین
سنتی پر یہہ جبکہ یہہ گفتار ٭ بولین یون لقا سے وہ لکہا
تم ہو در راہ کی سمت اندیشان ٭ پہر وہ دلہن کیطرف کو پہلا مان
کہا اوسنی کہ ہی یہہ بہتر بات ٭ لطف کی آہین یہی سر بسر بات
الغرض پائی جبکہ بات قرار ٭ ہوا سامان بیاہ کا تیار
لائین تہا پریان جہیز کا اسباب ٭ تہا پرستان مین بہی جو نایاب
قابل دید وہ تہی شادی تہی ٭ کہ نہ ہرگز کسی نے دیکہی تہی وہ
ایک جانب کو جمع تہین پریان ٭ ایکسو گرم عیش تہی انسان
جبکہ شادی سے ہو چکی فرصت ٭ گئین پریان ہوئی جب رخصت
کچہ دنون تک خیال شاہ رہا ٭ شک عالم کو وہ بہی لیکے گیا
شادی و کا ہے حباب دنیا ہے ٭ جای عبرت ہی خواب دنیا ہے
نہین یکرنگ کارخانہ عیش ٭ مختصر ہی یہہ بہت فسانہ عیش
کیونکہ شادی بہی اور کہین غم ہے ٭ نئی صورت یہان پہ ہر دم ہے
رفتہ رفتہ ہر اک ہوا رخصت ٭ ہو گئی برہم جبہی الہی صحبت
یہہ لقا کا ان جو کہہ سنایا ٭ پہر شفیقون سے اپنے فرمایا
دل پریشان ہے بہت اسدم ٭ شہر مین چلکے اب رہا ہین ہم
لیکے ہمراہ اونکو اپنا اصل ٭ اقرار اوس شہر مین دیا دل
غم دلہ جب مارکر اوٹہایا سر ٭ طرفہ سامان اسکو آیا نظر
پہنچ وہ شہر اپنے وہ احباب ٭ ہو گئی صحبت وہ سب خیال و خواب
ہی مسہری وہی وہی کرا ٭ جسمین پہلے پہر آ کر لیٹا تہا
الہی شدم اوسی ہوئی حیرت ٭ بنگلہ آئینہ وہ مہ طلعت

کہولنا مہ لقا کا تیسرے گہر سے کوٹہا اور تماشاے عجیب دیکہنا

دی شراب دو آتشہ ساقی ٭ سیر کرنا ہے تیسری در کی
رہی بیٹہی یہہ تیسری گہر مدام ٭ آج دی خوب مجہکو جام پہ جام
چاہیے آنکہون مین سیر ابہی ٭ مجکو جینا ہے دور دور ابہی
شوق دیدار سے ہوا ایسا ٭ کہولا آخر وہ تیسرا کمرا
رکہا جس وقت اوسنی اوسمین قدم ٭ دیکہا کیا ہے وہ عجب عالم
ہی پلنگ ایکسو جو اسپر کار ٭ اور بچہے فرش پہ کہ سب دیوار
میر و جنگل ہی ہوا مین جیسے سر سبز ٭ خود بخود آ رہی ہوا مین خوشبو
ڈالیون مین وہ خوشنما انگور ٭ دیکہاکر فتنہ سی ہو دل کا سرور
کیسے انگور پہند ستی نوش ٭ شغل مین خون لگا کیا اندہوش



لیٹا یہ اوس پلنگ پر جاکر
بیخودی سے نہ اوٹھایا اپنا سر
ہو گیا پہر طلسم مین داخل
دیکھتا کیا ہے یہ مہ کامل

جاتی ہے ایک سمت کو خلقت
سب کے پہر دل سے ہی عیان وحشت
اب یہ ہر شخص کی ہے زاری و آہ
فرط غم سے ہوا سب کا حال تباہ

پاس ونکے گیا یہ گھبرا کر
پوچھا اک شخص سے یہ ٹھہر کر
جاتی ہو کسطرف بتاؤ مجھے
حال بتا ذرا سا او مجہکو

بولا وہ شخص کیا مسافر ہو
نہین تمکو حال ہے جو ماہر ہو
یان سے دو کوس پر ہے ایک مقام
جنت عاشقان ہے اوسکا نام

رشک باغ جنان ہے وان گلزار
دو شہید ونکی او سجگہ ہین مزار
عرس ہے آج اونہین شہید ونکا
فاتحہ ہوگا ان سعید ونکا

جاتی ہین ہم وہان [illegible] کو
چلو گر تمکو شوق اسکا ہو
سنکے اسکو بہی اشتیاق ہوا
اونکے ہمراہ اوس طرف کو گیا

دیکھا اوس جا پہنچکے یہ سامان
باغ بیشل ہے وسیع کلان
بیچ مین اوسکے مقبرہ نایاب
گنبد آسمان کا وہ جواب

کیا بیان ہو سکے ہے اوسکا حال
نصف تھا سبز نصف تھا وہ لال
جب گیا مقبرہ کے یہ اندر
سبز و سرخ آئے دو مزار نظر

جیسی نکہت تھی ان مزارونکی
اوسی صورت تھی ان ونکی تیاری
سبز چادر تھی سبز مرقد پر
سرخ مرقد پہ سرخ تھی چادر

گرد پہولونکا ایسا ہے انبار
نظر آتے نہین ہین صاف مزار
لعل تہے کتنے مرد نگین
مختلف رنگ بتیان اونمین

سر بالین و تکمین مزار ونکے
کچھ جواہر نگار گلدستے
شامیانے کہنچے ہین گرد وری
مثل مرقد ہے نکہت اونکی بہی

کچھ اگر سوز بہی مرصع کار
ہین وہ روشن تمام پیش مزار
خلق ہر سو سے امڈی آتی ہے
اور زیارت وہ کرتی جاتی ہے

وہ مقام اسکو جو پسند آیا
ایک جانب کو یہ بہی بیٹھ گیا
دن گذر کر وہان جو شام ہوئی
روشنی جابجا تمام ہوئی

صحن مین پہر جو غل ہوا ناگاہ
ای تماشائیو ہٹو دور راہ
دیکھا گہبرا کے اسنے جو ادہر
پہر یہ سامان طرفہ آیا نظر

چلی آتی ہین دو جوان پریان
حسن مین غیرت مہ تابان
تاج شاہانہ رکہے ہین سر پہ
ایک سے ایک حسن مین بہتر

ایک کی اوڑھنی سرخ ہو ہوبہو
کچھ خواہین تھی ساتھ میں اور
اک تربت ہے میں کنول ہر دا
سرخ تھی جس مزار پہ چادر
زیب تن جسکے سرخ تھا جوڑا
دفعتاً یون لحد سے آئی صدا
او سنی بھی ایک پھولونکی چادر
یہ نہیں ایک کی نہیں تربت میں
دیکھا جس وقت اوسنے یہ احوال
بولی یون سبز پوش کیجئے اوس
اس حسین کا تو لالہ رخ نام
سنئے ہم دونون بہنونکا شہر
جسکی تربت یہ سرخ چادر ہے
ایکدن کا ہے اسطرح مذکور
ہی کوئی شہر سمت غرب کے
اوسنے دیکھا ہم تھا یہ ہمراہیان
سنکے یہ ہم از رنگ زرد ہوا
ہوکے فہمیدہ کیا یہ کہتی ہو
نا چاہا زندہ و نگاہ اشک روے
کیا کہون کسقدر تھا وہ غمگین
جب گئی اوسنے کی ہوئی ملاقات
ٹھنڈی روروکے یہان آخر کار
کہ تمھین رفیق کرسیے اگر اسکی

پیری پہرہ اور داسن زعفرانی
وہ بھی رنگین لباس ہین لیکن
وہ دیون پہ ہر اونکی طرح یہا
گئی وہ سرخ پوش روتی اوڑھ
سرخ مرقد سے بھی بہت آنسو
صدقے ان ہاتھونکو جو پشیدا
اوس لحد پہ چڑھائی سورو کر
ہوگئی خاک تیری الفت مین
پاس اوسکے گیا بحزن و ملال
کیا کہون اپنا حال مین آہ
کہتے ہین سب کہ نرگس نام
ہوتی تا دیدہ انکو یہ الفت
نام اوس گل کا مہر انور ہے
بیٹھے تھے ہم سب انکا مسرور
ہوتی تھی کے وہ انکے باشندے
دلمین سمجھا کہ یہ اور وہ ان الله
لگی اک چوٹ دل پہ درد ہوا
ہوش میں آ خبر ہے تمکو
غم فرقت سے ہون یہ کیا ہو فزون
اوسنے منت کسیکی بھی نہ سنی
یا سے آئی حضور اوسکی لاش
دفن کرکے اوسے بنا یا مزار
لاکہ دیتا ہون مین خبر اسکی

دو سبز رنگ کی سبز لباس
جسکی پوشاک کا ہو جیسا رنگ
چادر سبز جس مزار پہ تھی
الغرض جاکے پاس پردے کے
کرکے خوب اوسنے گریہ و زاری
تھی پری دو سر کیج لباس
آئی اوس قبر سے بھی یہ آواز
ایسا اون دونون نے کیا ماتم
کہا لڑکان اب جان کرو
سرخ گنبد کہ گلے مین جسکے ہین
سامنے یہ مزار جسکے ہین
ملک ہے اپنی اس جگہہ آکے
ماہ طلعت ہے نام ثانی کا
اپنے شوہر سے یہ نوچھو بات
نہ نکلا پہ یہ حال کچھ ہمسر یہ
بولا جاکر خبر مین لاتا ہون
بولی مین جو تکلا کیا ہوا اس ان
نہیں کوئی خیال اصلا تھا
میری ہمشیر نے بھی سمجھایا
ہوا ایسا جنون سوار اوسپر
ہوتی اس بات کی ذرا نہ خبر
مرجاسے کہ خبر سے سمجھے ہم
کہکے یہ بات وہ روانہ ہوا

چشم پر آب اپنا سوار اوس
ہی خواہرون کا اوسکی ویسا رنگ
اوسطرف کو تو سبزپوش گئی
دونون نے فاتحہ پڑھا یہ پہلے
چادر اوسپہ چڑھائی پھولونکی
سبز مرقد کہ عشق مین رہ اوداع
تیری قربان ہو یہ کہتی ناز
ہوگیا ایک حشر کا عالم
اپنا احوال کچھ بیان کرو
ہم یہ دو بہنین اکثر یتیم
ملک مشرق کے شاہزادے ہین
عقد اون دونون نے کیے ہیں
داغ ہے اوسکی نوجوانی کا
تھی کبھی کچھ نہ ہی یوہی بتا
آگئی او یہ یہ بلا کیونکہ
اپنی آنکھونسے دیکھ آتا ہون
ہی میری عقل اسکو جہین
سنتے اس راہ سونے پوچھا تھا
پر نہ اوسکی سمجھ مین کچھ آیا
شاہ گھر سے ہمیلا کیا جب
کہ یہ بیجان ہوگیا کیونکہ
کر دیتے ہین عہد اسکا ہے ہم
دشت گردی کو اک بہانہ ہوا

ہوگیا تھا جو ملک پتھر کا
نہ ملا جب اوس کا پتا
خوب واقف ہوا اس سے ہی
نہ رہی تھی جو طاقت رفتار
کیون ملا اسطرف کو چاہا
پہلے اوسکے تھا ایک رسا
سمجھا اسے کرتی ہے نظر
ملکہ عجب اوسکا حال
آسمیرے ہی کبر کہہ لی
سنکے حیران ہوا دلمین
کس بلا نے کہون مین ملا
میری قسمت سے تو نہیں کیا
تھا ابھی جان کا ایک بلاد
ایک ساحر ہے وہ حیران جادو
ملک سیف اسکو تھی
شیفتہ سمجھو وہ بدخصال ہوا
ہوئے منہ کالا اوسکو پکڑ کا
لگے پتھر کے جب ہان دھر
ناگہی جو کہ تمنے دیکھی تھی
اوس ضعیفہ کی جب سنی تقریر
کر قناعت نہ کوئی اس مین ہو
کہکے یہ اوسنے اوسکو ساتھ لیا
لیکر اوسکو جب ہوئی قبر

پہلے اوسکی تلاش مین گیا
واسطے الف درد انتہا ہو
خاص یہ انہیں سے ہی مقصود
تھے اوسی جا پہ سایہ دار درخت
اسکے دلمین بہت پریشانیان
تھا عدد کیطرح سے وہ پہاڑ
کی ہر طرف سے کچھ پیدا
ہوگئی وہ نگاہ سے پنہان
لے چکا تھا اگرچہ سوزی
پوچھا تم کون ہو کہو کچھ حال
ان میری آنکھ کی حال
اس مصیبت زدہ ہی حال سنو
دست دشمن سے وہ ہوا برباد
ساحر بلا ہے وہ بد خو
اوس مین ساحر نام تھے مین
بہرطالب وصال ہوا
کردیا اوسنے ملک پتھر کا
خوف سے دست و پا کہو ان کے
یہی اس شہزادی کی بیٹی تھی
اسطرح سے اوس کی تقریر
اوسکو کہلا دو اک نظر ہمکو
طے وہ میدان یکدم مین کیا
بولا اسطرح یہ مہلت

جستجو میں اوسکی تھا مہر سحر — آہ لگاکر نے لگی وہ در بدر
چاہیے پروردگار سے دعا — یوں دعا مانگی بادل ناشاد
بہیدستے سے دلوانے تو آگاہ — کہ ہیں سرگرم کار یوں باللہ
سپلے راحت وہاں پہ پہنچ گیا — اسطرح اپنے دل سے کہنے لگا
تھا تردد وہاں سطرف بیحد — اسمیں آئی ناگنی مضطر
سامنے جب وہ ناگنی آئی — پاس سے منکو اسکے تکنی لگی
فورتا اسنے دیکھا کہ اک بیتر — اوسی مارسیہ کا پچھلا سر
بنکے عورت پھر اسکے پاس آئی — یوں سخن وہ زبان پر لائی
کس بہانسے اداسو تمکو اسکا — لے لیا مول آپنے گویا
بولی جب سے لیا ہے تاج او قصتا — کہتے ہیں تمکو لوگ سوختہ بخت
اتنے میں آئی اک سخن سے تب — بولی فیولے اسسے وہ بہ بدرقت
فرقہ جن ہیں اس میں حضور میں تمام — مورد ظلم ستم مسیں ہیں مسلم
میرا شوہر وہاں کا تھا سلطان — جن سے تھے لشکر اسکے تابع فرمان
ہی سمندر کے پاس وہ ٹکایا — رہتا او سجگہ وہ ظلم سے اشعار
کیا کہوں کس قدر تھی بہ وہ گرمی — میری دختر پہ جبکہ آنکھ پڑی
صاف مینے دیا جواب اوسکو جواب — آتش رشک سے ہوا وہ کباب
کہتے تھے جسکو لوگ خلد نشان — اب اسیکا ہے نام سنگستان
بہیرا بنا بار لگے پھر اوسدم — مع دختر وہاں سے بھاگے ہم
نام محبوبہ اس دختر کا ہے — مسکن اپنا بنا کر وہ وہ تم رہتے ہے
تمنے جس شہر کا کیا ہے ذکر — اوسکے اولاد ہی کی ہے مجکو فکر
کہنا اوسنے کہ کچھ نہیں دشوار — چاہیے یاں قریب ہی وہ دیار
پہونچا جب بس بادیں جا کر — نظر آئی ہرا ایک ستے تہر
ہے اگر تمکو بات یہ منظور — پھونچے اپنی سر اکو وہ منصور

اتنی تکلیف پر سر باندھو
ملک بیعض میں مجکو پہونچادو

جب سمندر کے پاس ہی پہونچی
گفتگو اسطرح سے اوسنی کی

جاؤں آگے تو جانتا ہے خطر
میرا جانا نہیں ہے اب بہتر

فتح اوسپر اگر میں پاؤنگا
کیونکہ اوس پار پھر میں جاؤنگا

جبکہ اللہ فتح دے اوپر
اور آنے کا ہوا ارادہ ادہر

میرے دل سکو الغرض یکر
ہوئی راہی وہاں سے وہ مضطر

گاہ بیہوش گاہ تھا ہشیار
کف دہن سے نکلتا تھا ہر بار

لیا یہ کف تمہارے آئیگا کام
اس سے ساحر کا کرنا کام تمام

پہونچا پھر اوس پار میں جب آن
نئی صورت کا دیکھا اوس میدان

ایک قلعہ بھی وان نظر آیا
اوسی رنگت کا اوسکو بھی پایا

جب گیا دیکھا یہ گل رخسار
دیکھی اپنی رسائی جو شوا

وہ پکا کر کہلایا اوسکو طعام
ہوگیا دل سے وہ فدیر غلام

وہ طعام اسنے پھر کیا تیار
ہوگیا کہاتی ہی وہ عاشق زار

خاصہ اکدن جو پھر کیا تیار
کیا اوس میں شریک وہ کف مار

نظر آیا نہ اوسکو وہ حیات
چکہی آخر کو جان سے مات

اوسکو اصلا ہوا نہ اسکا غم
بلکہ شادی ہوئی اوسے اوسدم

اوسکا خورا بدل گیا اتنا
سحر کا کچھ اثر ذرا نہ رہا

ملک میں اپنے وہ ہوئی آباد
پیر ہی اس قمر کی اوسکو یاد

دوسرے دن یاں سے کوچ کیا
پہونچا جسوقت پہر لیٹ آیا

وہ بھی اوس گل کو ساتھ لیتی گئی
دیر پہونچی سے اشتیاق میں تھی

شہر میں اپنے لائی ہو کر شاد
دیکھا ہر ایک کو وہاں آباد

ہوگئی شاد اوسکا سنکر حال
تا بہ بر آسے بہتر استقبال

ہرگس ساحر کا جبکہ پوچھا حال
کہدیا اسنے وہ تمام احوال

خوش ہوئی سنکے اوسکی گفتگو
پچھلی اوسطرف یہ ناتمام دار

جاؤ آگے ہے منزل مقصد
بھیجی اوس یار کی سرحد

کہا اسنے کہ یہ تو بتلا دو
تم تو اب اپنے گھر کو جاتے ہو

بولی وہ کچھ نہ اسکی فکر کرو
مجھسے تم بال میرے سر کا لو

اوسکو وہ کہلانا آگ ہو سو لیں
آئیگی خادمہ یہ آپکے پاس

جبکہ دو کوس وہ قدم آیا
ایک بار سینہ نظر آیا

اپنی بانہی میں جب اوڈہکی گیا
اسکے دل میں یہ وسوسہ آیا

لیے اوسوقت کرکے یہ گفتا
لے لیا اسنے پہر وہ کف مار

صاف تھی اوسکی دریا [illegible]
دہنی جانب سفید بائیں سیاہ

وہی ساحر اوسمیں رہتا تھا
وہ مقام عدالت اوسکا تھا

بنگیا خاصہ یہ یہ تدبیر
اوسی ساحر کا تھا جو ایک وزیر

مدح ساحر سے اوسنی کی جاکر
بولا کچھ لاؤ اوسکے پکوا کر

قربت شاہ ہوگئی حاصل
کرلیا اوسکا بھی مسخر دل

اوس ستمگر نے جب اوسی کہا یا
موت کو اک بہانہ ہاتھ آیا

تھی جو ساحر کی زوجہ بداختر
وہ بھی مرتی تھی ایک آنگی پر

مرگیا جب وہ ساحر غدار
اوسنے پتھر کا جو کیا تھا یار

اور وہ محبوبہ نام تھی جو پری
جسکو دیکھا تھا شکل نا گہنی

قتل ساحر سے جب فراغت کی
ایکدن اسنے استراحت کی

تھا جو سوہے سر خمیدہ پاس
اوسکو دکھلائی آگ ہو سو اس

ہوئی آگاہی اوسکے جب پہر
آئی پاس اسکے صورت [illegible]

در شاہی پہ اسکو ٹھہرا کر
اپنی دختر سے کی خبر جاکر

گھر یا دینے کی بڑی عزت
لیگئی گھر ملین کی دعوت

مہر اسکو دو [illegible]
نہ ملا جبکہ اسکو وہ گلرد

دانسے یہی ہوا یہہ ماہ تمام / ہوئی اک شب تین پہونچکر شام
شب کو اسنے کیا قیام وہان / صبح اوٹھا نماز کو جس آن

کی دعا یون کہ حل مشکل ہو / مدعا میرا جلد حاصل ہو
کر رہا تھا دعا بحالت زار / آیا وہان ایک مرد شیر سوار

بولا اب ختم تیری منزل ہے / بلکہ آسان سارہی مشکل ہے
آگے دو کوس پر ہی ایک مقام / اوسکا ہی گنبد ارسطو نام

لاجوردی سے ہے چار دیواری / بیل بوٹا ہے اوسپہ زنگاری
خود ارسطو نے وہ بنایا ہے / اپنی صنعت کو وہان دکھایا ہے

اوسمین آئینہ بہی لگا ہی وہ / رشک جام جہان نما ہے وہ
آگیا اوس آئینہ کے جا نا تم / مطلب دل زبان پہ لانا تم

ہے نہین اوسمین کدورت کینہ / تم پہ سب حال ہوگا آئینہ
پہونچو گی اوس مکان تک جب پر / آئیگا اک فقیر تمکو نظر

ہی اوسیکو کلید برداری / رہتا ہی رات دن جو ہشیاری
میری جانب سے اسکو دو سوغات / جاکے کہنا تم اوس سے اتنی بات

ایا تھا میری پاس شیر سوار / اوسنی بہیجا ہی یان پہ دلدار
سنتے ہی تمکو لیکے جائیگا / سیر گنبد کی وہ دکہائیگا

کہکے یہہ بات ہو گیا پنہان / پہر وہان سے ہوا ادہر کو روان
جبکہ پہونچا یہہ اوسجگہ جا کر / در پہ اک پیر مرد آیا نظر

پوچہا اوسنی کہاں سے آئے ہو / کیا ارادہ ہی کچھہ بیان کرو
کہہ گیا تھا جو اوس سے شیر سوار / کر دیا اوس سے صاف صاف اظہار

سنتے ہی اوسنے اسکے چومے ہاتھ / گیا گنبد مین لیکے اپنے ساتھ
اوسکو آراستہ بہت پایا / ایک آئینہ وان نظر آیا

حد سے بڑہ کر تہی اوسکی تیاری / پردہ اوسپہ پڑا تہا زنگاری
باندہا پردہ وہ دو فقیر اسنے / ہو کے استادہ سامنے اوسکے

مطلب دل زبان پہ لی آیا / یہہ مسافر جو دور سے آیا
مصر الور کا حال ظاہر ہو / پہر نظر مین جلد اوس پہ ظاہر

جب کیا اسنے اسطرح سے بیان / دیکہا اوس آئینہ مین کچھ سامان
ایک ہی باغ بیمثل و بی نظیر / اوسمین بارہ دری بہی ہی تعمیر

فرش پر زر ہی اوسکو زینت / بیٹہی ہی اوسمین اک جوان عورت
مانگ مین اوسکے ہی بہرا سیندور / منتظر سے مین ہوسکی کا حضور

اک حسین مرد پاس بیٹہا ہی / حسن خوبی مین بہی یکتا ہی
رو برو بج رہی ہین وہ باجا چنگ / پی رہا ہی پہر ایک جام شراب

دیکہا حیثیت اسنے یہہ نقشا / رہا استادہ دیر تک وہ سوچا
بیٹہا تہا جو وہ پاس مرد حسین / منتظر تہا اوسکے دیکہی کہیں

دیکہا آخر کو اوس سے نہ ادہر / جب بہم مل گئی نظر سے نظر
بولا یہہ آو تم ہمارے پاس / آتی ہین ہم یہان تمہاری پاس

اوٹہا وہ ماہ سنتی ہی یہہ کلام / جب قریب آیا اوس سے پوچہا نام
بولا کہتے ہین مصر الور سب / آپ اپنا بتائے مطلب

کہا اسنے جو ہمسے پوچہو / آئی ہین ہم تمہارے لینے کو
پر کہو اسکا حال تم مجہسے / کسطرح آکر اسن بلا مین پہنسے

بولا وہ رہ گیا تہا لیکن ہم / تمکو حال اسکا سنائینگے ہم
شہر جو ہو گیا تہا پتہر کا / دیکھنے کو مین اوسکے جاتا تہا

سامنے بیٹہی ہی جو یہہ عورت / ہی عجب بد بلا زبون خصلت
لاتی ہی مکر سے یہہ بد انجام / شعلہ جادو ہی اسکا نام

کہا اسنے کہ خیر اب جاؤ / حق پہ رکہو نظر نہ گہبراؤ
ہوتا علانیہ اپنی دلمین اداس / ہم بہی آتی ہین اب تمہارے پاس

کر کے اوس شاہزادی سے یہ کلام
نکلا گھبرا کے بہ نیت سر انجام

دیکھا تھا اپنے آئینہ میں جو باغ
ہو گیا تھا یہ اوسکے جگر کا داغ

گیا اوس ساحرہ کو جب یہ فتون
لگی کہنے وہ ہو کے چین بہ جبین

کون ہے کیونکر یہان پہ آیا ہے
سچ بتا مجھکو کون لایا ہے

بولا اس طرح سے یہ نازنین +
مجھسے وحشت عجب ہے بیہودہ تو

میرا آوارہ سے زمانہ میں
دخل ہے میرا کی سجانے میں

پھر تو وہ بولی سنا ہے صاحب
صنعت اپنی دکھا سے تماشا

سنکے یہ اوسنے پھر منگائی ہیں
پھر لگا پینے وہ سجائی ہیں +

ہو گئی جو وہ نبلوں چھلت
اور رہ سپنہ بادہ کی حیرت

ارکے سے صاحب اوسکی بیٹھی تھی
ہین یون ساحرہ پھر وہ بولی

دیکھیے لوا اوٹھا کے اپنی نگاہ
آئینہ میں تہیں آپ کی اپنا ہ

شغل کے تیور پہ اوسکے بل آیا
بولی اب عیش میں خلل آیا

وہ لب بحر عرش پہ پہنچی تب آکر
اوسکو لائی یہ جب سے جاکر

اوسکو بٹھلایا اپنی مسند پر
آپ بیٹھی علیحدہ دیکر

نام اوسکا شمرار جادو تھا
قد وہ بوٹا سا سرو دلجو تھا

عشقبازی کا اوسکو لپکا تھا
سہہ کے کچھ پڑ گئے اسکا چسکا تھا

مہر انور پہ پڑ گئی جو نظر
تیر الفت کا کھا گئی دل پر

ایسی وہ عشق میں ہوئی بیتاب
ہو گئی لب پہ اوسکی جان بیتاب

بولی شعلہ کہ ای پری باجی
چپ ہو کیون ہے تمہارا کیا جی

نہ دیا اوسنے کچھ جواب اسکا
بڑھ گیا اور پیچ و تاب اوسکا

ادنکی جب ہو سکی یہ گھبرائی
یون سخن ہے زبان پہ لائی

تم تو ہو بیٹا تو ہو خاطر شاد
ایک اس فن کا آیا ہے استاد

جبکہ اپنے بہت کیا اصرار
بولی سجا اوس سے کچھ شہیار

سنکے یہ اسنے بھی ملائی ہین
دل سے اوسوقت یہ سجائی ہین

سرسے سہمی ملکہ انشا ہوئی دل
اور اوسکے من من ہوئی بسمل

دو گھڑی اوسنے وان قیام کیا
جب لگی چلنے یون کلام کیا

ہین کمال اسکے سب نیا انداز
مجھکو خوش آیا ساحر کا انداز

گر خوشی میری ای بہن چاہو
کچھ دنو نکے لیے اسے دیدو

اوسکی تقریر سنی جس آن
یون لگی کرنے وہ نسرین بیان

بات ایسی نہ آپ فرمائین
شوق سے اسکو ساتھ لیجائین

میرے سب اور اوسکے آپ میں جھنا
کہے جو کچھ مجھے نہیں انکار

بات اپنی بہن کی یہ سنکر
لیگئی اس شمر کو اپنے گھر

میوہ سنگی انجمن مکان سجنین جوان
آگیا یاد وہ جوان حسین

او جھا گیسو کیطرح ایسا دل
بن گیا مرغ بسمل اوسکا دل

پھر تو سیج پی جو اوسنے شراب
کھل گیا اوسکا بند شرم حجاب

اس شمر سے کیا یہ اوسنے بیان
دل پریشان ہے بہت ای جان

بین پہ ستم سجا ای خوش خو
دل پژمردہ تا شگفتہ ہو

اسنے اوس دم سجائی ایسی
ہو گئی اور اوسکی دل کی گت +

جو کہ بگڑا تھا اوسکا ساز دل
یون لگی کہنے اپنا راز دل

جیسے اوس نوجوان کو دیکھا ہے
نہیں قابو میں دل ہمارا ہے

بند دلکی مری جو جاری ہے
دھن میں اوس گلکی کو پکارا کی

وحشت دل یہ کہتی ہے اتہو
کہ گریبان کو تار تار کرو

ہاتھ آئی ہے عشق کی نصرت
رات دن اب سجاؤ عمر کی ربا

گا رہا ہے کچھ اور مطرب دل
پیش آئی ہے اب عجب مشکل

کیا کہوں میں جو کچھ ہے میری گت
یہی ہوتی ہے عاشقوں کی گت

اوسنے جب اس طرح سے کی تقریر
خوب ہے دل میں ہنسا یہ تدبیر

ایسی باتون مین یہہ تو تھا مشتاق
اور بھی اوسکو کردیا مشتاق

کہا عورتنے ہی دلکو دے لیسے راہ
وہ بھی دزدیدہ ڈالتا تھا نگاہ

پہلے ملتے الیہہ اوسکا لوہو
کرون تدبیر مین اگر سچ ہو

اوسنے احوال سب کیا اظہار
کہا اوسنے کہ آپ ہین مختار

تہا لگاوٹ کی فن مین جو استاد
کہین وہ باتین کہ ہوگئی وہ شاد

جب مخاطب اوسے بہت پایا
یون سخن یہہ زبان پر لایا

ہی جو وہ شعلہ آپکی ہمشیر
ساحرہ ہی غضب کی وہ [illegible]

جوکہ معشوق اوسکی ہی گہرمین
مرتی ہی وہ فراق دلبر مین

اوسنی زیر زمین کیا مدفون
پہر لگی کہنے رو کے وہ محزون

قبر سے دیتی ہی وہ لاش صدا
ہوتا ہی سبکو اک عجب سکتا

جب وہ احوال سن چکی سارا
پہلے تو اوسنے تہتہا مارا

تا سمجھے وہم ہوا اوسکی ہی لاش
مدکرے کوئی شخص اوسکی تلاش

پاس شعلہ کے آج جائین آپ
خوف دلمین جو اوسنے کہا مین آپ

عقد اوسنے نہین ہوا تیسرا
نہ وہ شوہر ہی اسکے ہوا تیرا

مین بھی عاشق ہوئی ہون اوسپر ابھی
سب سے تدبیر ہے یہی بہتر

وانسے شعلہ کی پاس یہہ آیا
جوکہ اوسنے کہا تھا ڈہرایا

یون دیا اسکو پہر جواب اوسنے ال
یو نہین کہنا نہ کرنا کچہہ بھی خیال

چہریان منہ کی ہٹا کر لاؤ
اک ذرا عادت اپنی بند ہواؤ

اوسکو گہری تم یہہ جو صلہ کرنا
شوق سی جان دینا اور مرنا

کہدیا اسنے بہی یونہین کر
ہولی جامہ سے اپنے وہ باہر

لیکے دس بیس ساحر غدار
گئی زینکو شعلہ سی اکبار

پیچھے کیا کہتی تہی بتا مجکو
کہہ تو منہ پر کہا تھا کیا مجکو

کیا یہہ سنی بری کہی تہی بات
جل گئی سنکے تو جو او بد ذات

اسطرح اوسنے پہر کلام کیا
کام اوس شوخ کا تمام کیا

بولی وہ تجہکو تو یقین ہی نہین
ہی اگر یہہ تمہاری ذہن نشین

مہر انور کے پاس یہہ آیا
جبکہ اسنی اوسی الگ پایا

خود ہی پہر دیسے کچہہ بنا کر بات
گیا پاس اوسکے یہہ ستودہ صفات

آگیا اوسکے دل کو جب باور
ہوئی آمادہ قتل شعلہ پر

تمسے کرتا ہون اک حال بیان
ہو نہین اس امر مین بہت حیران

رہتا ہی جوکہ اوسکے پاس جوان
یان تو زندہ ہی وہ مہ تابان

ہاتھ آئی ہی اوسکی اپنے لاش
غم سے اوسکا ہوا ہی دل صد پاش

قبر پر جا سحر کو آتی ہے
بہول جسوقت وہ ٹہر جاتی

اسمین اسرار کیا ہی اے خوشخو
حال کچہہ اسکا مجہسکو بتلادو

پہر کہا کیون یہہ تمکو حیرت ہے
[illegible] اوسکی صورت سے

کیسے تمکو آپکا تو دور ہوا
پر یہہ مطلب میرا حضور ہوا

کہنا ہی یہہ شرارہ کا پیغام
ہی تیری پاس وہ جو گل اندام

نہ ہی یوسف کیطرح جیسے وہ غلام
عشق مین رہنکا نہیں کچہہ کام

پیو تم شبکو اوسسے جام وصال
ذکر مین جہل سی ہوئی مالا مال

سنی جسوقت اسنی یہہ گفتار
صرصر غم سے کانپے شعلہ وار

لو گے اوسکو یہہ منہ تمہارا ہے
آپکا اوسپہ کیا اجارا ہے

کرلو بالوئین اپنی خوب خضاب
عود کر آسے تا تمہارا شباب

گر مری بات یہہ نہ مانوگی
ایسی منہ پر نہ تہوکیگا کوئی کبہی

سنکے پیغام شعلہ سرکش
بنگئی وہ شرارہ اک آتش

بولی جاکر کہہ دو کردن گیری
موت شاید آگئی ہے تیری

ناک چوٹی کو کاٹ ڈالونگی
گھر کے بیٹہی یہہ سزا دونگی

بڑہی آخر گو نشت گو ایسی
بگڑی اوسدم شرارہ جنگجو ایسی

ہو گئی اوسکی دشمن جانی
یک بیک بلقیس کہا کی جا لیئیں
مہر انور کو ساتھ یہہ لایا
اپنی عاشق کی دیکھکر صورت
بیٹھی جب شبا دیہو کی دونون ہم
موم کا اوسمین ایک پتلا تھا
ساقیا ہی یہہ تجسس فرمائش
ہووے لے پھر یکی آج پھر دیکھو ل
نثار ہین آ سکے پہر شکار کرون
مال دینا نہ جائیگا کچھ ساتھ
یہہ تنبیہ کر یہان لگے گا
دیکھ تم کیسے کیسے شاہ جہان
جسکو دیکھو وہ ہی پسر اغ سحر
اب یہہ پیتا نہین مجکو جانا ہے
کہ وہی شخص پہر کے آیا ہے
غرض کی او سنے اوی غریب نواز
کہا اسنے کہ تم ہو یہہ مفطر
بولی اسطرح سے وہ غیرت ماہ
ساتھ تھے اوسکی سب نفیق یار
نقرئی سینگ تنگ جڑا و تھے
دیکھکر اوسکو تفہر اٹھا
اوسکے پیچھے دوان ہوا یہہ بھی
کر چکی او سکو دیکھ اپنا شکار

ہوئی دونو تہین آتش افشانی
جل گئیں مٹ گئیں ہلاک ہوئین
اوسکے دلبر کے پاس پہنچایا
تن بیجان مین آ گئی طاقت
نہ رہا یاد کوئی رنج و الم

جانا مہ لقا کا واسطے تلاش دوسرے شاہزادہ
ماہ طلعت سے کے اور رہا کرنا اوسکا +

ہیکدہ مین رہے نکوئی غلو
گہیری مین جسکو طائر سفید ہون
جائیگا اس جہان سے خالی ہاتھ
پھل وہاں پہر تو اسکا پائیگا
نہین دنیا مین اونکے نام و نشان
نہین ہم کا بہر و سا ہے دم بھر
تو گرفتار کو چھڑانا ہے
مہر انور کو زندہ لایا ہے
سرفراز و یگانہ و ممتاز
رکھو فضل خدا پہ اپنی نظر
ستیہ تقدیر یہہ مجھے ہی اچھی سجا
کہیلتا پھرتا تھا پہر نگاشکار
پاؤن مین بھی طلائی گھنگرو تھے
تو وہ اوس حسینہ گلشن کا ہٹا
آگے آگے تھا وہ اور پیچھے یہہ
ہوئی غائب نظر سے وہ اکبار

سحر سازی یونہین سہی تا بر
نہ رہا ایک کا بھی وان پہ وجود
پہنچا جسوقت اوسکے قریب مکان
بچھڑی تھی یہہ جو ایک مدت سے
مہر انور کی تھی جو جلی لاش

ساغر دے سے رنج کی تلچھٹ
بادہ خوار و نکی لی دعا ساقی
کرینگی اگر بھلا چاہے
کھول آنکھونکو اکسا ذرا غافل
کچھ نہ کام آئیگی یہہ بیہوشی
ہیں تو یہین مست بادہ الفت
تھی جو وہ سرخ پوش شہزادی
غم سے تو بیتاب تھی جو وہ بھی اوس
تیر کی قضا سے مجھ بھی کیا منزل
اوسکا احوال سب بیان کیجئے
ایکدن کا ہے اسطرح مذکور
اسمین اک نیل گاو آئی نظر
پاؤن مین ڈالتی تھی مثل غزال
چاہا زندہ اوسے اسیر کرون
اپنے دربار وہ لگا لائی
کیا کہون مین وہ کیسا دریا تھا

نہ رہی پہلی تو نہ وہ پہلی بین
باغ نظر و سے ہو گیا نابود
وہ بھی غرفہ تھی کی دو سر نگران
روئی مل ملکے خوب شدت سے
قبر مین اسکو اب کیا جو تلاش
جا بجا نیلا سوت لپٹا تھا
کردی سامان یہہ پہر آسائش
تو در بتیری مددگار ہو جھٹ پٹ
نام رہجائیگا فقط باقی
نہ کبھی ہوگیا ہو خدا چاہے
ایک اس سیون ہو غافل
دل سے دور کی بیہوشی +
دیکھلین زندگی کی کیفیت
اوسکو جسوقت یہہ خبر پہونچی
دوڑی آئی وہ اس گھر آئی
ماہ طلعت ملی تو جی اوٹھے ان
تا کہ آگاہی اس سے ہو مجکو
کیا پھر شکار دہ مغفور +
کار چوبی پڑی تھی جھول پر
شکل معشوق بانکپن کی چال
اوسنے اوسکو شکار تیر کرون
سوچ کر دی وہ تد قضا آئی
پر شہر کے لہو کا پیاسا تھا

پھلی و بھن کی نشانی ہے
پھر پری یون کہے جسم ماہی کے
وہ کنا یہہ سیر کرتا تھا
آپ گھر کو چلین یہان ٹھرین
اس تماشے کو دیکھنا تھا وہ آہ
خوشنما ایک بنگلہ تھا ویسیر
مستی لیے اب کی ہری پہ شمال
دیکھکر اوسکا دوسے عالمتاب
بولا یہہ تیرا انتظار مین تھا
کر محبت کا تمکو دعوا ہے
کوئی اوسمین نہ باوفا نکلا
سنکے یہہ بات جیسے اثر ہوا
ایک ساعت کے بعد اوسپر ہی اثر
سنکے سینہ پہ جیسے تیر کا پہ ستم
نہ کر رنج اسکا تم اسے ماہ
آدمی اوسکا الغرض لیکر
اوسکو تم ہی کیا اسی ہی طلب
اوسی صورت ہوئی بلا نازل
آدمی جو تھا اوسکے ساتھہ گیا
اسطرف تو یہ واردات ہوئی
لیکے ساتھہ اوسکو اوتری بنات
سنی جسوقت اوسکی یہہ تقریر
اک جوان نشکک تابان ہے

شرح اوسکا تمام پانی سے ہے
دم وہ بھرتے تھے آشنائی کے
نہ کسیطرح اوسنے وزن تھا
کبتلک دیکھئے گا یہ لہرین
شق ہوا پانی بیچ سے ناگاہ
جاوہ گرا جسمین اک پری پیکر
ابر تیرہ مین آگیا تھا ہلال
حد سی کچھہ پر کے وہ ہوا بیتاب
حمو اس حسن کی بہار مین تھا
اچھا اچھوں کو مینے دیکھا ہے
جسکو دیکھا وہ پر دغا نکلا
جاکے کشتی پہ وہ سوار ہوا
رنگ کو سبکے اوڑا دی اوسکی لاش
کردیا دفن اسے بجشم بیسر
کر دیا اک اپنا آدمی ہمراہ
آیا وہ بجر شن دریا پر
تھا جو اوسپار وہ کا بھی مطلب
ہوگئی غرق وہ بھی الحاصل
لاش اوسکی وہانسے لی آیا
اور ادہر یہہ عجیب بات ہوئی
بولی آس کی کہ اے ستودہ صفات
ساتھہ اوسکے گیا یہ تنہ و تیر
روش باغ پر خرامان ہے

جانور اوسمین تھے عجیب و غریب
وہ ڈوب جاتے تھے کبھہ ادہر آتے
تھے سوار یکے ساتھہ جو خدام
اوسنے اسکا نہ کچھہ خیال کیا
دفعتا نکلی اوس سے اک کشتی
حسن ہی ہاتھو نمین ہاتھی پر اوشاخ
اوسپہ یون تھی بہار لاکھ کی
بولی وہ نازنین بتاؤ تو
سنکے وہ بولی جانکی تو ہی خبر
جسکو ہی امتحان کیا اونکا
ہو گیا ایسی ہی تمکو میری چاہ
جبکہ تجھہ سا ہین گئی کشتی
والسے لے آئی وہ تن بیجان
سن چکا اوسکی جب یہہ بات تو
جاکی دریا ذرا ابتدا دسے مین
اوسی صورت سے نکلی اک کشتی
ولیکن نے کیا نہ خوف و خطر
ایک ساعت بھی پہر وہان نہ گذری
جوکہ خالی ہوا تھا سبز ہرار
پہونچی کشتی وہ اوسجگہ جاکر
آئو اب میرا قریب ہے باغ
باغمین پہونچا جبکہ یہہ گل تر
دلیے بولا یہہ دیکھکر اوسکو

کہیں چہ بکہے ہمین لیے و قریب
کچھہ تماشے عجیب کرتے تھے
کہا سب نے یہہ ہے خطر کا مقام
بلکہ ناحق نے ملال کیا
بیٹھے تھے کنارے تک یہہ مچھی
دوش لالہ کا کل پیچان
جیسے ہو شام کو شفق پھولی
کیوں کھری ہو یہاں بیان تو کیجے
سوال ایسی ہمین ہو کچھہ بسر
اوسی رنگ کچھہ ہوا اونکا
تو وہاں دیکھتی ہو کسکی راہ
تھا کہ جیسکر وہان ڈوب گئی
جیسے سوال یہا یہہ بیان
بولا اوسکو اب اپنی قسمت کو
تاکہ ہم اوسکو ہو نہ پنہان
تھی سوار اوسپہ پریوش
بیٹھا جاکر یہہ اوسکی کشتی پر
لاش اوسکا پہر وہی تھی پہر
کردیا دفن اسمین آخر کار
لب دریا تھا اک مکان تختہ تر
کہ معطر ہوئی کل نہی باغ
ساتھہ یہہ وہانپہ آیا الغرض
کیا عجب گر یہہ ماہ طلعت ہو

گئی جب اوسکے روبرو وہ پری
کرکے اس ماہرو کی سمت ادا
سامنے آگیا یہہ مہ تمثال
ہنس کے بولا وہ گل بہت ناچار
مین کا جو وہان پہ ذکر آیا
ہوگئی جو ایسی وہ گلعذار
گذری اس شغل مین جب آدہی رات
کرو آرام چلکے ایسے عید
تھا یہو پہلو مین دوسرا کمرا
کچہہ فرا ہوا اگر طبیعت مین
اسنے جب اسطرح کلام کیا
مجھکو کا ہے کو پہنچتے کہتیا ہے
بولی وہ ہنسکے پہر بات یہہ
بولا یہہ آہ کیا بتاؤن مین
تھا قلق دلکو جان مضطر تہی
اوسنے جب اسکو شیفتہ پایا
اسنے جب اوسکو راہ پر پایا
اور جو ہی نوجوان مہ طلعت
پوچھی اسنے جو وہ پری کی بات
تمنے دعوی کیا جو الفت کا
کر چھپاؤن امید الفت سے
کہا اوسنے کرو نہ اسکا خطر
کہتے ہین اوسکو گوہر جادو

اوس جوان نے یہ اس سے کی تقریر
بولی اسطرح سے وہ مہ سیما
ہوا تنہائی کا تمہارے خیال
اور ہوا اس قمر سے دست بسر
دل کچہہ اوس وقت اسکا لہرایا
نکلی بیساختہ زبان سے آہ
بولی یون تنگ انسے وہ بدذات
کیجیے موقوف اب یہ گفت و شنید
اسکو بہی پہر خواب دان بہیجا
اک پریکو مین بہیجون خدمت مین
اک پریزاد کو اوسنے بہیجدیا
نہین یہہ انکسار اچہا ہے
آپکی سب یہہ قدردانی ہے
حال دل تمکو کیا سناؤن مین
مرگ اس زندگی سے بہتر تہی
پہر تو اوسکا بہی اسپہ دل آیا
یون سخن یہہ زبان پر لایا
جس سے کہتی ہو وہ بہت الفت
فتنہ انگیز اوسنے دیکہی بات
سینہ بہی دم بہرا محبت کا
اور ظاہر کرون تو آفت ہے
کہہ ظاہر ہو گا یہہ ادہ سپہر
جو کہ ہوا اوسکے ساتہ وہ چہرہ

اچہی پریرو کہان گئین تہین آج
حسب معمول سے مہ عالم
لائی ہون اسکو مین تمہارے لیے
دہوم سے اوسنے اوسکی دعوت کی
ہاتہہ ملتے ہوئے جبکہ آئی ہین
لگی کہنے کہ واہ اے خوشخو
میری انکہون مین نیند آئی ہے اب
چار ناچار انسے وہ اوٹہکر
ایک ساعت کے بعد پہر وہ پری
بولا یہہ ہنسکے ہم مسافر ہین
پائینتی اسکے بیٹہی وہ آکر
میری انکہون پہ تم اگر بیٹہو تو
کرتی ہین آپ اس کنیز کا پاس
جب سے ایکبار تمکو دیکہا تہا
دلمین آیا ہے رحم کچہہ اوسکے
سارا شرم و حجاب ہوگیا دور
وہ پری ہے جو صاحب خانہ
جانتی ہو گر اسکا نام و نشان
ہو لی خاموش پہلے یہہ سنکر
پہر یہہ پوچہی ہے تمنے ایسی بات
اوسپہ کہلجائیگا اگر یہہ حال
بولی پہر اسطرح وہ مہ پارہ
ماہ طلعت تو نام اوسکا ہے

ہے شگفتہ بہت تمہارا مزاج
پہر سیر آج ہو گئے تہے ہم
ہوئی گانہ بس ہمارے لیے
ناچ گانے کی خوب صحبت کی
ایسی لے سے وہان بجائی ہین
وقت کی اسنے تم کہتے تہے
باتون مین گذری ہے یہ ساری شب
لیٹا لیکر اوسے سہری پر
اس تمنا سے پکار کر بولی
گرچہ یہی ہے خوشی تو حاضر ہین
بولا یہہ اپنے پاؤن کا کر
مجہکو واللہ عین راحت ہو
پر یہی شہوت قدر خود نشناس
مثل بسمل کے دل تڑپتا تہا
تمکو بہجا ہے لی طلب اوسنے
ہم بغل اس سے ہوگئی وہ حور
نام تبلاؤ اوسکا جانانہ
سن و عن بہی مجہسے کرو بیان
بولی پہر اسطرح سے شرما کر
جسکے اظہار مین ہین آفات
ہوگی دشمن میری نہ رکہ چہپا
یہہ بڑی ساحرہ ہے مکار
سحر کے زور سے وہ بنتی ہے

روز اس سے فرحت و راحتی ہے — زندگانی کا لطف پاتی ہے
اسکو دو خوط کا چسکا ہے — کیا کہون آگے شرم کی جا ہے
اسکو بھی اچھا نہ چھوڑیگی — اپنی عادت سے منہ نہ موڑیگی
ماہ طلعت کا جب پتا پایا — کہا اوس سے کہ یہہ نہ بتلایا
بولی وہ یہ تو بات مشکل ہے — یہہ تمہارا خیال باطل ہے
آتش جادو ایک جوگی ہے — اوسکی طاعت کا دم بھرتی ہے
جسے گر اوس فقیر سے ایماہ — کسی طور سے ہوئے رسم وراہ
تو یہہ آسان ساری مشکل ہو — مدعا سب تمہارا حاصل ہو
بولی بتلاتی ہون میں تمہین — میلا اک ہوتا ہے پرستان میں
غسل کرتی ہین جسمین جن آکر — تا سیہ کاریون سے پائین مفر
اون پریزادونکا جو ہے سلطان — وہ بھی آتا ہے وان مع سامان
اوسمین پریونکا جو دشمن ہے نام — تمکنت خانہ زاد حکم غلام
ہر برس اوسکی دید کے خاطر — آتا ہے اوس جگہ پہ وہ ساحر
ہے یقین مجھکو اک گل خندان — تمکو لیجائیگی ضرور وہان
ہونہ جسدم وہان پہ تم شادان — کہیو گا اوس سے اوسکے ظلم کا حال
پوچھا اسنے میں کسکو کہتی ہون — بولی وہ حور اب ہین کچھ دن
فکر میں اوسکی مجھے ایسا تھا — خواب میں بھی دلکو گنتا تھا
کی اوس میلے میں جب تیاری — ایک خیمہ نکالا زرنگاری
اک تماشا تمہین دکھائینگے — اپنے ہمراہ لیکے جائینگے
کرچکی جسکی تھی میلے کا سامان — لیکے سب کو ہوئی وہانسے روان
ساحرہ جب ادھر کو ٹہلی ہی — سیر کو نکلا یہہ مہ تابان
بیچ میں ایک خوشنما تالاب — آب گوہر سے ہے بھرا تالاب
چار دن کو خوب بارہ دریان — یا وہ استادہ چار پریان ہین

یہی پریرخ پر اس کنیز کا نام — لائی ہے مجھکو بھی یہہ بانجام
ماہ طلعت پہ بھی یہ پسند نہین — پند کچھ اسکو سود مند نہین
اسی صورت سے سب کرتی ہے کید — اپنا ہر ایک کو بناتی ہے صید
کسطرح قتل ہو وہ عیارہ — ہو بچارا تمہارا چھٹکارا
ہان مگر اسکی ایک ہے تدبیر — اسمین گر یاوری کرے تقدیر
سحر اوسنے اسی سے سیکھا ہے — علم یہہ اوس سے ہاتھ آیا ہے
اور وہ دم پر تمہاری چڑھ جاوے — قتل کی اسکے راہ بتلاوے
کہا اسنے یہہ پوچھہ تو لونگا — کیونکر اوس تک مگر میں پہونچونگا
ایک تالاب وان ہے تیرتھ گاہ — بلکہ ہے اوسمین جا وہ عشرت گاہ
خلق کا اژدہام ہوتا ہے — مجمع خاص و عام ہوتا ہے
اسی سلطان کی ایک دختر ہے — قوم میں اپنی سب سے بہتر ہے
وہی جوگی کی جس پہ مرتا ہے — فی الحقیقت وہ پیار کرتا ہے
جاتی ہے یہہ بھی وان ہر ہر سال — مجھکو بھی لیگئی تھی پار سال
آپ جوگی کے پاس جاویگا — ربط اوس سے بہت بڑھاویگا
کرگئی یاوری اگر تقدیر — کچھ نہ کچھ ہو ہی جائیگی تدبیر
سنکے یہہ آگئی توانائی — مضطرب دل کی شکیبائی
آئی میلے کی جب قریب ایام — ہوگیا شادمان یہہ گلفام
جبکہ سامان کرچکی وہ تمام — اس قمر سے کہا یہہ ہنسکے کلام
یہہ تجاہل سے بولا وہ کیا ہے — کہا اوس نے عجیب میلا ہے
پہونچی اوس میلے میں وہ جب جاکر — کیا استادہ خیمہ اک جاکر
دیکھا میدان ہے اک بہت ہموار — ہین قرینے سے جا بجا اشجار
چاندی سونیکے سب بنے پیالے تمام — سبز مینا کا جا بجا ہے کام
ایک ہیرے کی اک زمرد کی — اک زبرجد کی ایک لعل کی تھی

آگ بگولے ہی سایہ دار شجر
شکل بگولوں سے حسن مین بہتر

نقرئی اور طلائی ٹھیے سب
گنگا جمنی ہین تہالی قدرت آب

چاندی سونیکی کتنی قندیلین
ہین ثمر کیطرح سے تنا خوبین

سیکڑون ہین کنول بھی بلوری
اونمین شمع ہین ہین کافوری

سیکڑون خیمہ بھی کھڑی ہین وان
کس بانسے ہوا اونکا وصف بیان

کوئی مخمل کا کوئی باناتی
تنال کی کچہ ہین کچہ سقرلاتی

یون پہ پریان وہین اک ہین مقیم
جیسے حورین میان باغ نعیم

اسقدر اژدہام ہے وان پر
کہول سکتی نہین ہین پریان پر

جہلا بور سے ہر اک دکان
شیفتہ اوسپہ ہین جن انسان

کون ہی جو کہ تھی نہ اوسجا چیز
تھی بہا انکی وہان جہان چیز

سامنے اک طرف پری تمثال
ہی جوانی نگار اونکی پال +

خوبصورت جوان سوداگر
لیے بیٹھے ہین ہی مال و زر

گنگا جمنی منڈولی ہی پہیلان
بیٹھے ہین اونپہ نوجوان پریان

گاتی ہین آگ وہ پرستان کے
ہوش اوڑتی ہین جن انسان کے

خوبصورت سر ایک سقا ہے
ہیمہ زبان اونپہ اونکے نقرا ہے

پیلو پیاسو عجیب پانی ہے
بحر آب زندگانی ہے

ایک جانب کو سانپ والے ہین
سنگ اونکے بھی کچہ نرالی ہین

ہی تماشائیون کی بہیر لگی
ہی کہین نٹ کہین یہان متھی

چٹے بٹے غضب لڑاتے ہین
طفل دل سبکا وہ لبہاتے ہین

بھن رہی ہین کسیجگہ پہ کباب
چل رہا ہی کہین پہ جام شراب

اور بلندی پہ ایک خیما ہے
جلوہ گر اوسمین شاہ وانکا ہے

سامنی اوسکے رقص برپا ہے
اوسجگہ پر بھی ایک میلا ہے

ہی جو اوس بادشاہ کی دختر
ہی جدا اوسکا خیمہ پرزر

اور لاکھون ہی تخت پریون کے
مین ہر اک سمت سے چلے آئے

غسل کرکے ہر اک نکہرتا ہے
ایک ہنگامہ وانپہ برپا ہے

تھی ہر اک سمت اس قسم کی لاگ
ایک تخت آیا اور روان ناگ

ایک جوگی سجے اوسپہ سوار
ناریل ہاتھ مین جواہر کار

تاج بہاری رکھے ہوئے سر پر
ایک رومال اوڑ ہے پر زر

دیکھا جب شاہزادی نے اوسکا تخت
نکلی خیمہ سے اپنی وہ بدبخت

کہا اوسنے گروجی پالاگن +
بعد مدت کے یہ دکہا ہے چرن

پشت پر اوسکی اوسنے پہیرا ہاتھ
اور کہا ہو نہ خالی تیرا ہاتھ

رکھی تجہکو ہرا بہرا بہگوان
کری تجہ پہ سدا دیا بہگوان

خوش ہوئی سنکے یہ وہ ہرجائی
اپنی خیمہ مین اوسکو لے آئی

مہ لقائی جو دیکھا طور ایسا
سمجھا وہ یہ بھی گرو اسکا

سیر سے اسنے پہر اوٹھایا ہاتھ
آیا خیمہ مین ساحرہ کے ساتھ

دیکھکر اسکو بولی وہ پرفن
کرو تم بھی گرو سے پالاگن

مصلحت جانکر یہ گل اندام
بیٹھا جوگی کی پاس کر کے سلام

دیکھا جوگی نی اسکا جبکہ جمال
پوچھا اوس ساحرہ سے اسکا حال

بولی وہ کیا مین حال عرض کرون
انکو اس سے عزیز رکھتا ہون

بین سطرح سے بجاتے ہین
سیکڑون جن بھی سنکے آتے ہین

بولا جوگی یہ سنکے اوسکی بات
مین بہی کو سناو اے خوش ذات

اوسکے کتنی ہی بین بجانے لگا
ساری محفل کو حال آنے لگا

اتنے مین اک پری وہان آئی
وہ سخن سنکے بان پر لائی

سن چکے مین اب گروجی آپ
چلیے اب میرے ساتھ جلدی آپ

کرتی ہین شاہزادی آپکو یاد
دل مشتاق اپنا کیجئے شاد

سنکے یہ بات اوٹھا وہ گھبرا کر
ساتھ اسکے ہوا وہ گھبرا کر

کہا شہزادی نے تم آن ملو
مین بھی ہون ہین سننے کی مشتاق
دور کر اس تم کا جو ما ہا تھہ
بولا جوگی کہ ہی سچ ہے کہا ہے
ہین سکہلاؤ شاہزادی کو
آپ بھی کچہ دنون ہین یاد
پر سیکہہ برخاست میلا ہو جا کے
دلمین آتو شاد ہو گیا ایسا ہم
اب یہان آ جسے ہوئی تیار تیم
انہین باتو نہین ہوگئی شام
کہی اوسکی روشنی کا کیا انداز
ہر درخت تالاب پر کنول روشن
نہین درخت ہو نہین خلنی قندیلین
الغرض کہیے وہان کا کیا عالم
تھی جو وہ ساحرہ زبون خصلت
بولا جوگی کہ تم ابھی جاؤ
کیہ ادلبیہ نہ اوسکی تکرار
اوسکو پیہر باہر وسکہائی لگا
باندہ کر ہاتھہ اوسکی گفتار
بولی جوگی سی یون نہ تیا جو
تمکو مجہسے اگر محبت ہے
اب مجہہ سے سنگے تم سا ہوا
ار لگا دو گی اوسکے ہاتھی پہر

سنو ہین انکی آج دل خوش ہو
شغل کچہہ کیجیے اگر ہو مشتاق
بولی سب ہی نظر انکا ہاتھہ
خوش نصیبو نکو ایسا ملتا ہے
نام اس ملک مین تہارا ہو
اور یہہ حکمت ہے اپنی باندہین
تا نہ پہرا اور کچہہ خیال آسے
خوف سے اوسکے ہر نہ مار دم
اور اس فن کو سیکھیے تعلیم
نکل آیا فلک پہ ماہ تمام
ایک درنور ہو گیا تھا باز
ہو گیا اور یہہ اور بھی خوش
ہوئی جسوقت روشنی ہر سو
یونہین دس روز تک رہا عالم
آ کے جوگی سے وہ ہوئی رخصت
چند سے انکو یہاں نہ رہنے دو
رخصت اوسکو ہو گئی ناچار
جو جو نہین تہین وہ بتانے لگا
مدعا دل کی کر دیا اظہار
اسطرف اپنی رنگ کے پہیر حضور
کچہہ حقیقت ہے کچہہ مروت ہے
اوسکی جانب سے جو غبار ہوا
چلا کے ہو جائیگی وہ خاکستر

اسکو پہلو مین اپنے بہلا کر
دان بھی اسنی غرض ہم باتین
آ گئی اسکے بہائی رکہون گی
کہا پہر اسنے اسطرح اوسدم
سنکے اس ماہ زہرہ کی گفتار
مجکو آتا ہے جو بتاؤن گا
جبکہ جوگی نے یہہ سنی تقریر
بولی شہزادی ہے مجہے منظور
اسنے آخر کو یہہ قبول کیا
ہوئی میلے مین روشنی ایسی
شب یہہ کہتی تھی لف خورشید ہین
نور کا اسطرح بہکیا تالاب
نہکئے نخل طور سب اشجار
گیا رہ دن ان سب اوبہکیا میلا
بولی اس گل سے یہی کہ اب تو
بہت آرام سے رہنگے یان
تھی جو مشتاق اسکی شہزادی
چند روزو نہین ہو گئی کامل
کہدیا اسنے ساحرہ کا حال
اسنے خاطر سکہایا تھا جادو
تو کر دو اس تیر کو سنے اپنا
ایک نقش و نسخہ لکہدیا اوسکو
تھی جو شہزادی دیکہو دل الفت ملا

یون لگی کہنے وہ پری پیکر
ہوئی شیدا پسند آ لی ہین
اسمین تہا گرد اسکی ہین ہونگی
کیجیے چند روز یہ کرم
مجکو اسمین نہین ہے کچہہ تکرار
ولیسے آنکہون سے ہین سکہاونگا
حسب خواہ جو یہہ تہی تدبیر
فرق اسمین نہوگا کچہہ ذرہ بہی حضور
سمجہا اب مدعا حصول کیا
چاند کے منہ پہ چہا گئی زردی
تیرگی کہتی تھی کہ نور ہو ہین
رشک کہا ہم ہوسے تمام حباب
ہو گئی اوبکہین اور طرفہ بہار
جبکہ برخاست وہ ہوا میلا
نہ کرو دیر سب ہو رخصت
جب بلاؤ گی پہیر وہ تکاؤن
ہین ہیکاہین کہ اسطرح جاتا
ہو گیا شاد شاہزادی کا دل
آتش تم سے وہ ہو گئی لال
تا اگر ہو تو اسکا ساعد وہ بد خو
تا نہ پہیر سکے کسیکو کچہہ آزار
اور تعلیم یون کیا اوسکو
لبس وسیلہ اسی کیا رخصت

تخت اپنا پھر اوسنے منگوایا — پاس اوس ساحرہ کے بچھوایا
دیکھکر اوسکو ہوگئی وہ شاد — بولی ہنسکر کہ آئیے استاد

ہوا شبکو جو شغل مے خواری — کی پیا اوسوقت اونے ہشیاری
دیے بھر بھر کر اوسکو اونے جام — نہ رہی ہوش میں وہ بد انجام

سحر کو اس ماہ نے بلا تاخیر — کر دیا نقش وہ خط تقدیر
بہہ گیا جسم اوسکا صورت آب — مٹ گیا باغ بھی بہ رنگ حباب

اوس پری نے سحر کیا یہ کام — جا کے گھر تم بہی بلند مقام
اوسکو رخصت جب اوسکے گھر کو کیا — ماہ طلعت کو لیکے ساتھ لیا

لا کے وہ سے بلا دیا اوسکو — مر بہی تہی جلا دیا اوسکو
وان سے بہی پھر چلا یہ رشک قمر — آگے بڑھکر ویرانہ آیا نظر

دلمیں حیران ہوا کہ جادو ہن — راہ لیکے وہ بچھون جو ادہر پاؤن
ایک خواجہ سرا وہان آیا — راستہ لوگون پھر اوسنے بتلایا

دونون راہین ہیں یہاں کہ گلی — ہے قریب یا بہلا ایک ہین چکر
پر ہے نزدیک مین خطر کا مقام — اور جو ہے دور اوسمین ہے آرام

کہا اوسنے جسے نہیں کچھ ڈر — ہیرتے پہر وہ رہگزر ہے نظر
یہی جو نزدیک راہ آخر کار — اوسی جانب چلا یہ گل رخسار

جسکی ستی کی زمین چند قدم — ملا اک دشت رشک باغ ارم
پیچھے اوسکے ایک بنگلا تھا — خوشنما اوسکے گرد سبزا تھا

جلوہ گر اوسمین ایک ماہ جبین — نام مشہور اوسکا تھا لنترین
پڑ گئی اوسپہ جب اوسکی نظر — عشق میں اوسکے دل ہوا مضطر

تھام کر دل کو وہ اوسکے پاس آیا — اوسنے مہمان اوسے ٹہلایا
بولی تم مہمان ہمارے ہو — جان سے بہی زیادہ پیارے ہو

کیا کرو گے تم سامنے گہر جا کر — یان رہو سمجھو اسکو اپنا گہر
منہ چڑھی اک خواص اوسکی تہی — عقلمند آپکو سمجھتی تہی

اوسنے جب سلسلہ حکا دیکھا نگ — یون لگی کہنے اوس سے ہو کر تنگ
بر ملا کہنے کی سہے ایسی بات — اے میری جان نہیں یہ اچھی بات

کچھ بنا طور سے تمہارا آج — اپنی نانی کا جانتے ہو مزاج
اوسکے اوسی خادمہ کو ہے یہ ڈر — ہو وہ گر اس بات کی ہے اونکو خبر

دیکھ کر ایسے ہو کر خود رفتہ — کہیں جا کر نہ ہو وے خفتہ
سمجھے ہین اس گل کو شل خار — ہاتہ تو کہنا وہ گر ہے گا آشفتہ

ہو رہا تھا ابھی یہ ذکر ادہر — اوسکی نانی کو ہو گئی یہ خبر
سنتے ہی شیخ اب وہ لائی — غصہ آلودہ وہ سب گہر آئی

بولی اوسنے بتا یہ خانہ خراب — کیا ملکہ کو تیرے دیکھی جواب
پڑین پھر اب اس مالے پر — نہ حیا کچھ رہی نہ خوف و خطر

موتی پیوند گر نہیں گی تو — پھر یہ رسوا ہوتی یہ ہر سو
کہہ کے سخت و سست بہ تجنت — کر لیا اپنے دل کو ایسا سخت

کہیں اپنا چوکی پکڑ کا سینے — لیجلی اوسکو حالت سے
بیکسی سے وہ جب ہوئی مجبور — رو کے یون بولی اس سے وہ حور

یہ تمہارے سبب ہوا احوال — ہائی تمکو نہیں ہے کچھ بہی خیال
نہیں سمجھی کی ایسی ہماری جان — حفظ حق میں ہو تمہاری جان

پہر تجشش بہ دعا کرنا — فاتحہ بہی مراد پا کر نا
دل جو تھا لوہنی وسمگیری — اوسکی نانی نے رو کے کہا

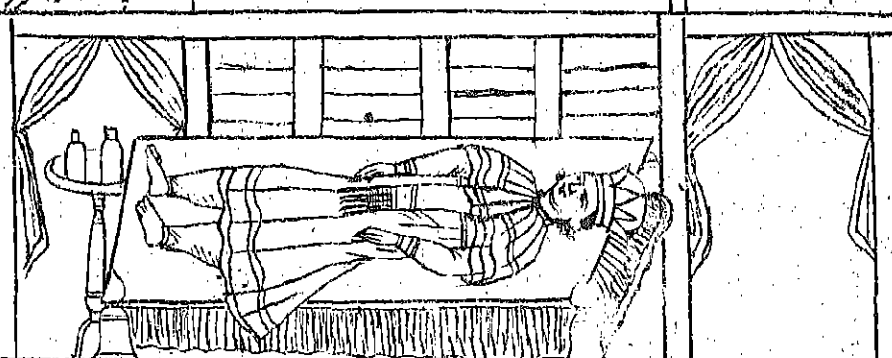
ہوگئے بے سبب ظلم کے طالم — کچھ تو خوف خدا سے ڈر ظالم
بولی پہر یون وہ غیظ مین آکر — یہ کر و جا کے سب وہ قصہ جا کر

ہاتھ پہ ٹھی یہ ہماری آپکو کیا — کیون بگاڑ خم کاری اپکو کیا
ہم آئے ہین اسکی جان کو کھا — کون ہو تم کہ [illegible] کو یہ کہا

قدرت سے اور اسکو ہین نزاد و زنگی — خاتمین اب ایسے ملاد و نگی — کی ہوا و سنے جلی کٹی تقریر — آگیا غیظ مین یہ سنتے ہو میہ
مار ہی تلوار اسطرح اوسکو — ایک ہی ہاتھ مین ہوگئی دو — منہ ہوا ہین پریکو اوسنے شمشیر — دل پر اوسکے نہ آیا اصلا غم
لاش اوسکی کہین تو گڑوا دی — کی وہان پر بجائی نغمہ شادی — راتکو سمجھے یہ ماہ ہو سو اس — سو یا اوس غیر شاہ پریکے پاس
ہاتھ آبائی ہوئی جو دولت مین — کھل گئی آنکھ عیش و عشرت مین — اوس پر یکو نہ پاس تب پایا — تیسرا کبرہ پہ نظر آیا

کہولنا مہ لقا کا چوسٹھے ثبت کو طلسم کر اور داخل ہو کر دیکھنا عجائب وہانکے

ساقیا ہو شراب تند کا دور — چوسٹھے کہ کیا ہی ہین کہون — ہے سبو آج مجھکو جام یہ جام — دور ہو جائین تا مری آلام
ہم نے است بجا کو کر دیا باہر — داستان طلسم ہی آخر — ہم کہان تو کہان تو دور کہان — اور رہی رنگ ہی پہ لو کہان
جمع میکشان خصیت ہی — میکدہ کی انہین سے زینت ہی — جوش تھے کر یکو اوسنے جب کہولا — تھا وہ یکبار اج کا مگر سارا
اوسمین سامان تھا بسنتی رنگ — ایک سر سبز تھا نفیس پلنگ — میز پہ تھی شراب کے کنٹر — پی لیا اوسنے بھر کے اک ساغر
ہو گیا جو پر ایسا نشہ سے — دفعتاً پاؤن لڑکھڑانے لگے



کیا لیٹنے پلنگ پہ آرام — کہیے جام جہان نما تھا وہ جام — اوسی عالم مین بہر یہ رنگ تھا — ہوا داخل طلسم مین جاکر
اوس جگہ یہ دیکھتا کیا ہے — خوش فضا اک لطیف صحرا ہے — ہین شجر چند اونمین سایہ دار — نئی صورت کو اوسکی پر گیا وہ بار
اونکی بو مین ایسی ہی خوشبو — جسسے شرمندہ نافۂ آہو — بیٹھا ہی اوسکے نیچے ایک جوان — صورت ابر ہے مگر گریان
تھا جو یہ خود ہی درد مند کمال — جاکر اوسکے قریب یہ پوچھا حال — بولا کہتے ہین خوش خصال مجھے — کیا کہون مین جو ہی ملال مجھے
ہی یہان شہر اک عجیب آباد — پر ہی مشہور وہ عجیب آباد — نام سلطان کا ہی عز شاہ — رکھتا ہی بیشمار فوج و سپاہ
مملکت کا کوئی چراغ نہ تھا — تھی نہ عیش سرا باغ نہ تھا — تھا جو اوس بادشہ کو اسکا غم — مانگا کرتا تھا وہ دعا ہر دم
تھا قلمرو مین اوسکی اک فقیر — صاحب حال و قال صاف ضمیر — نام روشن ضمیر تھا اوسکا — وہ جہان مین نظیر تھا اوسکا
عابد و زاہد و یگانۂ عصر — آسمان آستان نہ اُسکی قصر — شاہ نے کے حال بر حضور — ایک دن جا اوسکے وہ سلطان لیا

کہا کہا لو یہ ای خجستہ سیر
دیگا اللہ تم کو اک دختر

رکھنا اوس ماہرو کا نرگس نام
اور طاعت مین اوسکی رہنا مدام

ایک گلدستہ بھی وہ کہا لایا
دیکے اوسکو یہ اوسنے فرمایا

یاد رکھنا میری نصیحت کو
بھول جانا نہ اس وصیت کو

اوس پریرو کی جبکہ شادی ہو
میری جانب سے دینا یہ اوسکو

اور یون کرنا اوس سے یہ کلام
بلکہ اسطرح اوسکو دینا پیام

تھا یہین تیرا ایسا ایک فقیر
دے گیا ہے یہ ای قمر تنویر

کہکے یہ بات وہ روانہ ہوا
عیش کا یان نیا کارخانہ ہوا

ہے یقین گذرا ہوگا ایک ہی سال
ہوئی پیدا غرض وہ مہ تمثال

خوب جب اسقدر سہی وہ مہوش
آگیا دایتوں کو دیکھکے غش

جبکہ وہ رشک مہ جوان ہوئی
حسن و خوبی کی اور شان ہوئی

بولی سلطان سے ایکدن وہ پری
ہو جو منظور کچھ خوشی میری

باغ بنوا دیا ایک ایسا ہو
مثل زیر فلک نہ جسکا ہو

اوسمین نرگس کے ہون ہزارون چمن
دیدۂ حور جس سے ہو روشن

اوسی صورت وہ پھر ہوا تیار
اوسمین رہنے لگی وہ لیل و نہار

ہوا مشہور پھر وہ نرگس باغ
دل پہ لالہ نے کھایا رشک سے داغ

ہوئے جب شہر میں اوسکے چرچے
لگے آنے پیام نسبت کے

اوسنے جسوقت یہ سنا احوال
اپنے والد سے یہ کہا فی الحال

پھر جو شادی کا گر ارادہ ہے
تو یہ اوسمین کلام میرا ہے

ہے یہ سامان عقد ہونے کا
کسی جانب ہو ملک سونے کا

جو کہ اوسکی مجھے خبر لا دے
کچھ نشانی بھی وہ مگر لا دے

اوس سے اپنا ارادہ عقد ہو
ورنہ مجھکو نہین ہے یون منظور

ابا سلطان نے جو خوشی سے سنا
بخدا ارادہ ہے وہی میری

پھر تو اوسنے کہا منادی کو
ہوئی وہ بات جا بجا مشہور

سننے بھی اوسنے ایسا پایا تھا
دیکھنے مین کبھی نہ آیا تھا

اوس پریرو کی جب سنی شہرت
ہوئی نادیدہ مجھکو بھی الفت

ہوئے لاکھون شیفتہ ہزار و فرزند
جان و دل سے بھی تھے فدا اوس پر

لیکن اوسکی جو شرط سنتا تھا
پھر وہی وہ اپنے سر کو دھنتا تھا

عشق سے اوسکے باز آتے تھے
اہل ادراک سب ہاتھ اوٹھاتے تھے

یہان تک بھی یہ خواہش دل تھی
گو کہ شرط اوس پری کی مشکل تھی

یہین اوس حور کے گیا در پر
ہوئی جسوقت اوسکو میری خبر

روبرو اوسنے مجھکو بلوایا
شرط کا ذکر درمیان آیا

کرکے اقرار اوس سے آخرکار
چھانی لاکھون ہی میں نے شہر و دیار

نہ ملا مجھکو پر نشان کہین
پھر تو مایوس ہو گیا یہ حزین

گر پڑا ایکدن مین غم کھا کر
شدت غم سے حال تھا ابتر

اک پریزاد کو جو رحم آیا
حال دریافت مجھسے فرمایا

کر دیا مینے اپنا حال بیان
لیگیا مجھکو اپنے ساتھ وہان

پہونچا جب وس دیار مین جاکر
جو سنا تھا وہ حال آیا نظر

در و دیوار و قلعہ و دکان
وحش و طیر و رعیت و سلطان

دیکھا ان سب کو مینے سونیکا
جائے عبرت محل تھا رونیکا

قصر شاہی مین جب ہوا داخل
دیکھے مسند پہ اک مہ کامل

رفتہ رفتہ جو مین قریب گیا
اوسی صورت کا اوسکو بھی پایا

ہاتھ مین اوسکے اک انگوٹھی تھی
وہ گواہی کیواسطے لے لی

مقصد دل جو میرا بر آیا
شاد و خرم مین اپنے گھر آیا

اوس پری کو ہوئی جو میری خبر
پوچھا احوال سارا بلوا کر

کر دیا مینے سب وہ حال بیان
دی وہ انگشتری اوسے جس آن

یوں لگی کہنے مجھسے وہ ہنسکر
ہو فراموش یاد ای گل تر

وہ جو ساماں دیکھ آیا تھا
صفحۂ دل پہ کھینچ لایا تھا

ٹال کر اوسنے سمجھ یہ نوبت بات
تمنے وانکی کہی کچھ بھی بات

یاں تو پہلے سے بھولا بیٹھا تھا
یاد کچھ بھی نہ اوسکا نقشا تھا

سنے رکھا نہیں جو ہانپہ قدم
کرتی ہوا تھا ہم اسدم

ہو گئی سمجھ تو عقد کی صورت
واں میں ہی لگا بصد عشرت

آسمان نے بنا دکھایا رنگ
اور یہ کوزہ لپشت لایا رنگ

چھائی تھی جو جاک قسمت میں
فرق آیا تھا عیش و عشرت میں

اوسکے در پر تھی ایک غیرت حور
زعفرانی لباس نشہ میں چور

دیکھتے ہی سمجھے وہ خانہ خراب
ہو گئی اسطرح سے پھر بیتاب

لوک کر مجھسے یہ کلام کیا
عشق دل نے اپنا کام کیا

انہی واں تک نہ ہو رسائی تھی
چھاؤنی یا نہ ہمنے چھائی تھی

کہا میں کہ شہر کو آتا ہوں
ابھی صید افگنی کو جاتا ہوں

سحر آمیز ایسی تھی تقریر
نہ کیا عذر ہو گیا تسخیر

نشہ میں وصل کا ہوا طالب
دیکھی وہ سنی جو یہ ہوس غالب

بولا کہ شہر طلا سے لائے ہو
وہ انگوٹھی اگر ہمیں دیدو

بولا میں گر یہ خواہش دل ہے
لائے دیتا ہوں کیا یہ مشکل ہے

بولی وہ مجھسے تمنے دی کسکو
گیا یہ کہتی ہوا ہی نہ بیٹھا میں ہو

اوسنے جب یہ طرح کیا انکار
زیست سے اپنی میں ہوا بیزار

سنکے یہ بات کو وہ سرد ہوئی
رنگت اوسوقت اوسکی زرد ہوئی

پھر کہا مجھسے ضد ہے کیوں تمکو
دیکھو پچھتاؤ گے بہت دیکھو

سحر میں ایسا مبتلا تھا میں
اوسکی تقریر کچھ نہ سمجھا میں

سنکے یہ بات وہ ہوئی ناچار
دی انگوٹھی وہ مجھکو آخرکار

بیٹے جسوقت یہ سنی تقریر
گیا بیان اوسکی تھی یہ تاثیر

کہا کہ ہے عمر بھر رہا ناشاد
نہ رہی ایک بات مطلق یاد

کیسا شہر طلا ہے بتلادو
اوسمیں ساماں کیا ہے بتلادو

کہا میں نے کہ ای پری پیکر
بولنا جھوٹ کا نہیں بہتر

مطلب اوسکا جو ہو گیا تھا حصول
نہوئی اوسگھڑی وہ دل میں ملول

وہ تو آغاز تھا یہ انجام
جس لیے کیا ہے کام تمام

جی میں آیا کہ چلکے کھیلوں شکار
ہوئی مانع اگرچہ فرقت یار

پہونچا میں جھیل کے کنارے پر
آیا استادہ ایک خیمہ نظر

اسطرح جیسے حضور بیٹھے تھے
منتظر جیسے وہ کسی کے تھے

کیسی مدت سے تھی یہ عاشق مہر
عاشقوں میں وہ سب سے فائق تر

اوج پر آگیا مرا اختر
آپ تشریف آج لائے ادہر

عاقبت یاں تلک تو آئے ہو
چلکے خیمہ میں دو گھڑی ٹھہرو

بولی وہ اک ادا سے ہنسکر پھر
ہم تو ہوں صید آپ دیکھیں تیر

لیگئی خیمہ میں وہ خانہ خراب
ناچی گائی پلائی مجھکو شراب

بولی مانیں ابھی تمہاری بات
کر دو پوری اگر ہماری بات

وصل اس بات پر ہمارا ہے
اسلیے تمسے یہ کنارہ ہے

پھر دہانے میں نہ گھر آیا
اوس انگوٹھی کو میں نے جب مانگا

میں تو واقف نہیں وہ کیسی تھی
نقرئی تھی وہ یا طلائی تھی

کہا میں نے کہ گر نہ دوگے تم
جان اوسکے عوض میں لوگی ہم

بولی پھر یوں کہ واہ ری تقدیر
یاں تجلی ہو یہ دشمن بے پیر

تم نہ آؤ عدو کے کہنے پر
نہیں کچھ بھی فائدہ سوائے ضرر

کہا میں نے کہ [illegible] جو کچھ ہو
وہ انگوٹھی مجھے حوالہ کردو

اودہر انگشت کھینچ کو حوالہ کردی
رکھکے محرم میں اوسکو خوش [illegible]

جھنکے لبریز ہی کیا ساغر — پھر وہ اوسنے مجھی دیا ساغر
بعد دم بھر کے پہر جو ہوش آیا — اور ہی رنگ بزم وہان پایا
کھا کے انگشتری کا دل پر داغ — اوٹھکے وان سے مین آیا گلشن باغ
زندہ در گور اوسکے غم مین ہوا — میلا اور اک الم مین ہوا
وہ انگوٹھی جو آپ لیکے گئے — داغ اوس سے جبین کو دیکے گئی
آپ سے اب پیام رخصت ہے — اس جہان سے ہماری رحلت ہے
دست تشویش سے مین جلی لالہ — کیا شکایت کرون مین اوسکی بیان
ہان مگر آپنے عنایت کی — چارہ افزود حجت شفقت کی
اب یہ ہے عرض خادمہ کی حضور — بخشدین دودہ اور بحل ہو قصور
دوسری التجا یہ عرض خادم مین — کچھ نہین دیر میری رحلت مین
اسلئے میری یہ وصیت ہے — آپکو مجھسے گر محبت ہے
رکھکے صندوق مین میرا تابوت — کسی حجرہ مین رکھئے گا خفا
الغرض وسنے یون وصیت کی — آنکے بارہ دری مین رحلت کی
مینے جب منہ کی اصطلاح کرائی — بات اوسوقت اوسکی یاد آئی
بس او سید نسے سر پٹکا یون — کوبکو اوسکے غم مین پہرتا ہون
ڈھونڈھ ہو رو تین ہیں گئی بلکہ — ہاتھہ آئے جو وہ خجستہ سیر
شتکے سے ایسکو جو ہو تیکین — ہو لیا اوسکے ساتھہ پھر پھر نین
اک جگہہ پر ملا پھر ایسا باغ — ہو گیا بوی گل سے تازہ دماغ
نہی سعورت کی دیکھی تیاری — گم ہوی عقل دیکھکہ سیاری
صحن مین اک چبوترا تہا آہ — تہا نہ جیسا کسی جگہہ پہ جواہ
اوسپہ بنگلہ اک ایسا ہے آستانہ — جسمین تار طلا سے ہو ایجاد
نہر طلا کی بہت نایاب — مثل آئینہ چمکتا ہے جھلکتا جیسے آب
اوسمین ... بہت خوشتر — کھجو اہر لگاو ان سکے پر

اوسکے پیتے ہی یہ ہوا بیہوش — شکل تصویر مین ہو گیا خاموش
کہ نہ وہ غنچہ ہے نہ وہ بلبل — خاک پر لیٹا ہون نہین کچھ خا
طرز سامان وان نظر آیا — مردہ اوس رشک حور کو پایا
پھر تو گھبراکے مین پوچھا حال — یون کہا سب نے روکر اوسکا حال
ملکہ اپنے مانگ پاس آئی — اوسنے یہ زبان پر لائی
پھر جاتی ہون دل پہ ایسا داغ — مر گئی پر بھی یہ رہیگا داغ
مہر رتبہ نہ اوسنے خاک کیا — اور لٹا دشمن کو ہلاک کیا
کیا کرون شکر مین ادا اوسکا — دل دکھاتا ہی بس مزا اوسکا
تا سکپا رہے قصور شعار — جا ہی نزدیک اپنے و غفار
ایک ساعت مین اب مین تی ہون — خلق سے دم مین کوچ کرتی ہون
میرے غم مین نہ ہونا کچھ محزون — اور کرنا نہ لاش بھی مدفون
حق مین ہی خادمہ کے جہان — رہی ہونا ہی جو کہ لکھا ہے
سنکے اسکا خجل ہوا شادم — اوس بلا نے مجھکو کیا نادم
نہین اتبک وسی کیا مدفون — اوس الم سے ہوا ہی مجکو جنون
مہ لقانے کہا نہ گھبراو — دل مین اپنے نہ رنج کچھ کہار
کریں اوسسے بیان سب احوال — کیا عجب دور ہو یہ رنج و ملال
جہان تک الغرض ہزارون ہی صحرا — پر نہ درویش کا پتا پایا
شکل بلبل جو تھا کہ شیدا دل — محو ہون اوس باغ مین ہو کے دخل
نقش دیوار سیکڑون تصویر — حسن و خوبی مین بیعدیل نظیر
سیم خالص کا پردہ سارا ہے — فلک حسن کا وہ تارا ہے
نیچے بنگلہ کے متصل تخت — پر زمرد کا وہ بچھا ہی ایک تخت
تہا طلائی تمام در اوسکا — کچھ نیا تہا جہان سے طور اوسکا
کنگرے طاوس بھی مرصع کار — خوشنما خوش ادا وخوش رفتار

گھر کی باہر ایک بارہ دری / تھی بنی بلّور کی وہ ساری
شامیانے لگے تھے دو پر زر / تھی چھپا اوس میں پری سے بڑھ کر
رکھے تھے اوس کے بیچ دو تابوت / ایک تو سبز دوسرا یاقوت
دوسرا سبز رنگ ایسا تھا / کہ زمرد کا رنگ پھیکا تھا
تھا مگر سارا باغ وہ سنسان / نام کو بھی نہ تھا کوئی انسان
یہ تماشا جو وان نظر آیا / کچھ دل میں ملال جو بھر آیا
لگی یہ دیکھنے وہ خوشحال سی بات / سیر دیکھو یہاں کی آجکی رات
آخر کار پھر یہ دونوں قمر / ایک گوشے میں چھپ رہے جا کر
دن جو باقی تھا وہ تمام ہوا / اور روشن چراغ شام ہوا
چاندنی نے جب اپنا دکھلایا / طرفہ سامان وہاں نظر آیا
جتنی دیواروں میں تھیں تصویریں / آ گئی جان سب کی جسموں میں
روشنی کرنے کا تھا جنکا کام / لگیں کرنے وہ آ کے اپنا کام
ایک نے شمعدان کیے روشن / کر دی گھر ایک ایک نے روشن
دوسری نے کنول درست کیے / پنج کے پیلے تھے جنکے چیت کیے
آئیں پھر اونکے ساتھ کچھ پریان / لگیں کرنے وہ فرش کا سامان
لائی قالین کوئی گلرخسار / لگی مسند بچھانے ایک نگار
ایک مہ پارہ چاندنی لائی / کوئی جا کر کہیں سے بن آئی
ایک نے ناز سے بنایا پان / ملکے مسی کسی نے کھایا پان
خوبرو ایسے تھی کوئی زرِ ہشت / وہ تو حوریں تھیں اور باغِ بہشت
پھرتی تھیں وہ باغ میں جوں طاؤس / اور پری اونکے بدلے وہ ملبوس
نکلیں ایسی خوبرو وہ دلشیر / جنکی تصویریں کھینچا لے دلیر
تھا سپرد اونکے کار رقاصی / جوڑے پہنے ہوئے تھی عباسی
اپنے ہاتھوں پہ کرکے سو سو ناز / لگے اکبار چھیڑنے وہ ساز
جتنی مرغابیان کہ نہر میں تھیں / وہ بھی سب آنکے اوسکے گرد پھریں
اپنا اپنا سُر اک نئی بدلا جس / کبھی دیکھا سنا نہ ایسا جس
ہوا آباد وہ مصاحب تھیں / پاس مسند کے آ کے وہ بیٹھیں
جب یہ سامان ہو گیا تیار / گئیں پھر وہ اپنے کچھ پر غبار
تھیں لگی تخت وہ معلق تھا / دفعتاً وہ زمیں پہ اوترا تھا
اوس پہ بیٹھی تھی اک حسن عورت / تھی کمال اوسکی تھی وہ صورت
بیٹھی ہوئی تخت سے اوتری / کچھ عجب چال تخت سے اوتری
سرخ تابوت کے قریب گئی / جس گھڑی وہاں وہ بدنصیب گئی
رکھ کے سر اوس پہ رولی وہ پرغم / یوں صدا دی کہ اے اسیر الم
ای پر ارمان میرے جوان فرزند / صدقے ہاں تجھ پہ ای میرے دلبند
وقت وصلت کا آگیا ہے قریب / دیکھ لو چلکے وارے روز حبیب
سنی اوس غمزدہ کی جیسے صدا / نکلا مرد اک جوان قمر سیما
تھیں لہو اوسکے تھا خلعت شادی / سہرا بھی تھا افشاں والا دی
بیٹھا جا کر وہاں نسے مسند پر / اشک آنکھوں میں اوس کے بہا کے سر
پھر وہی پریاں غم سے آ گئیں / گئی تابوت سبز کی بھی قریں
لگی کہنے کہ اے میرے پرغم / بخت برگشتہ مبتلائے الم
نہ کرو دیر اوٹھو اے ناشاد / کر رہی ہیں تنہا دولہا یاد
سنکے یہ بات نکلی یک دلہن / وہ بھی پر مبتلائے رنج و محن
اپنی قسمت کے پاس جا بیٹھے / لب پہ مہر سکوت اوسکے تھی
اوسکے گھڑی اوس پہ تھا عجب عالم / شرم سے وہ کیے تھی گردن خم
جنکے افشاں جو باندھا تھا سہرا / کچھ عجب وہ دکھاتا تھا جلوہ
رخ پہ اوسکے تھا اس طرح جوبن / جیسے خورشید کی ہو گرد کرن
شعلے اوس سے چھوٹتے تھے اونکی لہو سے / جھمر جیسے میں عیان ہوں تارے

ہجر کا غم تو وصل کی شادی
تھا دیکھ کر ہوا بیتاب
شاہزادہ ہوں نام ہے خورشید
ایک جن مجھی اسپہ شیدا تھا
دوس جفا جو کو ہو گئی یہ خبر
ہیں طلاطم یہ باوفا سب لگ
دیکھنے کو فقط ہیں ہم مختار
باہم ملنا ہی ہو گئی بر سہم
پھنکیا اسکے ذہن میں آیا
کہ سکے ظلم نہ لوں کو شام و سحر
گرد اوسکے تھی اسطرح جیسے سیاہ
وہ جوان اسکے جب قریب آیا
نہیں پہچانا اپنے اسے دم
سارا سامان عیش اسکو یاد آیا
بولا وہ میرا گھر نہیں ہے دور
الغرض اپنے گھر میں لے آیا
دم ہو بھرتا تھا آشنائی کا
اوسکے خادم ہیں چار سب ہم
اپنے یہ بھر لیا ہے جسکا نام
بولا وہ ہے اگر یہی منظور
دیکھا اوس نے یا سا ایک ٹیلا جسپہ
سر سکے ٹیلے کی سمت منہ اپنا
اپنے خادم کو دیا دفتر ماڈ

اشک آنکھوں میں اور لبوں پہ ہنسی
آیا اوس بزم میں بالیقین شتاب
کہتے ہیں ان سے مجھ کو نا امید
چھپی جو پری وہ دیکھ جاتا تھا
آکے سحر ایسا کر دیا ہے
سہتے ہیں روز یہ جفا سب لوگ
ہے یہ سامان عیش سب بیکار
پھر وہی سب کا ہو گیا عالم
دل جو اوس کا رہا نہ گھبرایا
پہنچی یہاں ایک شہر کے در پر
ہو شارہ نہیں جیسے طور سے ماہ
اوسنے جو صورت آشنا پایا
میں وہی شخص ہوں سلیم
کہا سچ آپ نے یہ فرمایا
ہاتھ منہ دہو کے میں اپنے پلنگ سے ضرور
خوب وہ لوگوں کو ناچ دکھلایا
تذکرہ یوں کیا رہائی کا
ہوا اوسکے سبب سے دفع الم
سب کو بھی اوس فقیر سے ہو کام
تمکو کل وان میں پہلو بنگاہ ضرور
مثل ہاں مرغ فلک وہ اونچا ہے
اسطرح وہ پکار کر بولا
دل مجگیں کو سنا دفتر ماڈ

دامن و نونگی تھا جو خوف سحر
پوچھا وہ لے سے اوسنے جب احوال
یہ جو پہلو میں تیر بیٹھا ہے
تھا اسی باغ میں ہمارا عقد
رہتی ہیں اسکو زندہ ہم نالان
اور یہ بھی طرفہ بات ہی کل تک
کر رہا تھا وہ اپنا حال بیان
فلک کی اس تیغ ز بیم دولت
ایک یہ نوشیجان کو ہمراہ
ادھر کہ اک جوان نظر آیا
ٹھہری یہ وہ سمجھ کے دلاور
کودا گھوڑے سے اپنی وہ گل تر
رات کو دیکھا تھا جیسے نوشہ
پر یہ بتلاؤ میں آپ اتنی بات
کفش خانہ کو جیسے مہتاب
نہ کیا فرق کچھ اطاعت میں
یاں ہی روشن ضمیر نام فقیر
ہو گیا شاد جب سنا یہ بیان
گر قدم بوسی اوسکی حاصل ہو
دوسری روز پھر وہ رشک قمر
لیکیا تھا جو سنا تھا شہزادہ
ملتمس ہو یہ اسی صفا باطن
گر جیکا جب یہ گفتگو خورشید

دیکھی تھی فلک کو اوسکی اور کر
یوں لگا کہنے اپنا سب احوال
مجھ ستم دیدہ کی یہ بی بی ہے
تدا ہی بندہ بیکا تھا اپنا عقد
صبح ہوتی ہی ہوتی میں بیجان
کہ نہیں فن سفر کسی شئے پر
ہو گئی اٹھ میں سحر ہو عیان
پھر یہ میں کیونکہ یہ دستا فاقلے
وہ لیے راہی ہوا یہ غیرت ماہ
ٹھہرا سکتا وہ سہ جلد پھر آیا
دیکھیں میں یہ بھی پھر ایک نظر
سر تھا سے کہا یہ نہیں ہوں کم
صبح سامان ہو گیا تھا جو
ہو لی کس طرح اوس بلا سے نجات
پھر کروں گا میں غرض نہیں ہی رات
رہا سر گرم دلیے خدمت میں
نہیں بنیا ولی وسکا آج نظیر
کہا اوسنے کہ ہے خدا یہ جہان
جا مدآسان ہمارا ہی مشکل ہو
لیکیا انکو ایک دریا پہ
دفعتہ وہ کنارے سے پر آیا
نہیں دیکھا ہے تا گذر گہ ودن
اٹھا ٹیلے سے ایک فرع ہیولا

عکس تو لا جو اوسنے پانی پر — ایک کشتی وہاں پہ آئی نظر
کچھ عجیب و غریب تھی کشتی — سنکے ان سبکو لیگئی کشتی

ہو سپنچے پہ تینوں درش کرنے کو پاس — ہوگئی دور دل سے حسرت و یاس
سب سجا لا ہے کو کشتی داب — دیکھ اوس باخدائی اوسکا جواب

کہا خورشید سے بتاو ہمیں — حال ان تینوں کا سنا دو ہمیں
کون ہیں انکا مدعا کیا ہے — کس لیے انکو ساتھ لایا ہے

ہیں تو ہوں ایک بندہ ناچیز — نہ سلیقہ ہے مجھکو اور نہ تمیز
بولا وہ چرخ کے ستائے ہیں — دادرس جانکر پہ آئے ہیں

ہوگیا خوش حال سے مضطر — گر پڑا اوسکے پاؤں پر جاکر
بولا درویش کیوں تو مضطر ہے — گیا تو نرگس پری کا شوہر ہے

عاجزی سے کہا یہ اسنے کلام — ہاں وہی بد نصیب ہے یہ غلام
کہا اوسنے اوٹھا لے سر کو — ٹھنڈی ٹھنڈی سی سانس بھر کے گرکر

ہوگا تجھسا نہ دوسرا بیقرار — سمجھا روز سیاہ کو شب تار
لا کہہ اوسکو فقیر نے جھڑکا — نہ اوٹھایا پر اوسنے سر اپنا

اور کہا اسطرح کہ اے خوشخو — تم ہو روشن ضمیر نہ کہو
گر ہوا ثابت غلام کی تقصیر — شوق سے دیجیے مجھے تعزیر

کہا اوسنے بیان کر وہ حال — جسطرح آیا درمیان ملال
جبکہ درویش نے یہ فرمایا — سارا احوال اوسنے دہرایا

ساحرہ کا وہ حیلہ سے آنا — حال کر کے انگوٹھی لیجانا
گھر بچکا اوسکی جبکہ ہے بیداد — چاہی اوس باخدا سے امداد

بولا خورشید یہ ہے خطا ہے یہ — اب نہیں لائق سزا ہے یہ
سوسنے زور کسکا چلتا ہے — دل مرا اسکے غم میں جلتا ہے

اوسنے جب اسطرح سے سمجھایا — راستے پر وہ بالکل آیا
بولا تجھ سے میں اب تو بیٹھو تم — چھوڑ و تنہا یہاں نہ مجکو تم

ہوگا دونوں میں جس کسی کا قصور — مجھپہ کھل جائیگا وہ حال ضرور
الغرض اوسکی یوں رضا پاکر — بیٹھے حجرہ میں تینوں جاکر

اسمیں اک آسمان سے اوترا تخت — تھا جواہر نگار سارا تخت
اک پری اوسپہ جلوہ فرما تھی — حسن و خوبی میں رشک حوا تھی

اوتری اوس تخت سے [illegible] — بولی درویش سے یہ [illegible]
میں یہ نرگس کا لائی ہوں پیغام — عرض کی تب یہ اوسنے بعد سلام

نعقد جس شخص سے ہوا میرا — پاس اوسنے نہ کچھ کیا اصلا
آپکی جب بلا رسیدہ ہوگی — عرض اوسوقت یہ کیفیت ہوگی

[illegible] غم کا خاک — ہوگئی ہوں میں نرگس بیمار
ہوئی حاضر یہیں نہ کسکی سبب — پا زن اوٹھنی نہیں ہیں ضعیف اب

آپکو اتنی ہوئیگی تکلیف — لائیے آج مجھ تک تشریف
بولا درویش مجھپہ ہے ظاہر — جو کہ گزرا ہے اوسپہ آخر

کہنا یہ ہے مجھکو آج کی رات — کل ضرور آؤنگا [illegible]
اوس پری نے یہ جب سنی تقریر — ہوئی رخصت نہ اوسکی تقریر

رہتے حجرے میں رات مہمان — جب ہوئی آسمان پہ صبح عیاں
ہوئی رخصت اوسے وظیفہ [illegible] — کیا اوس باخدا نے انکو طلب

جبکہ اونکو بلا کے بٹھلایا — وہی مرغ سفید پھر آیا
بنگلا اوٹھا کر جوان حسین — کہا ان سے شاہ جی نے تب کہ ہیں

[illegible] کے آداب وہ بجا [illegible] — لایا دو کشتیاں [illegible]
بولا یوں خوش حال سے درویش — پایا اپنا کرو فقیر کی پیش

[illegible] تب اوسپہ کہتے تھے ہم — [illegible] وضع ہم صفت ہم
ہم تمھیں کرتے ہیں فریدا اپنا — مرتبہ سمجھو اب مرید اپنا

سلسلا مین ہم ایہنڑ لاتی ہین ۔ پہنو جو کچہ تمہین پہناتے ہین
آج سہنایا وہ فر صبح کار ۔ تھے ٹکے جسمین گوہر شہوار
کردی اوس نا ہوش کے زیب بدن ۔ باندہے بازو پہ ہیرے کے جوشن
کی وہ جھمرن پھیر اوسکو پہنا گوش ۔ اوڑ گئے دیکھنے سے طایر ہوش
دی جو فردکی سجدہ وہ خوشتر ۔ شمسہ جسکے تھی شمس سے بہتر
رنگ پر اوسکو چکہ سے لے آیا ۔ اپنے پہلو مین پاس اوسکو بٹھلایا
باندہ کر ہاتہوں کو وہ گل اندام ۔ لگی درویش سے یہ کرنے کلام
منتظر ہین حضور کی نرگس ۔ کہین گی بات وہ دل کی نرگس
کر چکی جب یہ باتین وہ خوش دم ۔ جا پڑی بالکی پہ اوسکی نظر
پوچھا درویش سے کہ ای حضرت ۔ کون ہین یہ جوان مہ طلعت
سنکے یہ بات وہ ہوئی خاموش ۔ اوڑ گیا اوس پری کا طایر ہوش
لیگئی وہ پری پرستانمین ۔ اوتری جا کر یک جا باغمین
دل پہ گذرا اوسکے جو کچہ ملال ۔ جاکے نرگس سے یہ کہا احوال
زور پر اندنون تقاضا ہے ۔ جاؤن وان تک یہ حکم چاہتی ہے
وہین تشریف لیجلین حضرت ۔ اونمین یہان آنیکی نہین طاقت
بالکے کو جو ساتھ تہا لایا ۔ مصلحت سے وہین وہ چھوڑ آیا
پر فرقت یہ ناگوارا تھا ۔ پاؤن آگے نہ اوسکا اوٹہتا تہا
بولی اوس سے سنا ای مہ ۔ اتنا احسان آج کر مجہ پہ
اسکو ہی تم مری سمجھ لو ۔ پاس نرگس کے انکو پہنچا دو
بیٹھی خوش ہو کے اوسکے جب پاس ۔ دور کرنی لگی دلی وسواس
دام تزویر وہ بچھانے لگی ۔ باتین اوس سے وہ یون بنانے لگی
کب چھپائی سے عشق چھپتا ہے ۔ رنگ رخسے تمہارے پیدا ہے
سچ کہو چاہی جو گوئی تم کو ۔ بلکہ وہ چاہنے کو قابل ہے

کہہ چکا جب یہ بات مرد خدا ۔ کہیچکی تو وہ یون کہ شستی کا
اور گلابی رنگی ہوئی کفنی ۔ جال بنتی سب اوپر موتیونکی
موتیونکا وہ کنٹھا پہنایا ۔ دیکھنے مین کہین نہ تھا زیبا
کی حمایل وہ خوشنما سیلی ۔ تھی تناوٹ سبھی جسکی لیلی
ہاتھ مین دیکے اک ظفر تکیہ ۔ کہا اسپر ہے خوب تر تکیہ
اتنے مین پھر وہی پری آئی ۔ اور آداب وہ بجا لائی
آپکے لینے کو مین آئی ہون ۔ تخت بھی اپنے ساتھ لائی ہون
ہین بہت مبتلائے رنج و تعب ۔ چلیے جلدی نہ دیر کیجے اب
کیا تصرف تھا اوسکا کر دی بیہ ۔ ہوگئی لاکھ جان سے وہ ہم
بولا اسطرح سے وہ صاف ضمیر ۔ بالکا ہی مرا اچھا سکا پیر
لیکے اوس بالکے کو آخر کار ۔ ہوگیا تخت پر فقیر سوار
ایک نگاہ مین انکو ٹھہرا کر ۔ ڈال کر بالکے پہ خوب نظر
اوس پری نے یہ اوس سے فرمایا ۔ کیسلیے دور انکو ٹھہرایا
اوس پری کی یہ سنتے ہی تقریر ۔ آگی درویش سے یہ کی تقریر
سنی درویش نے جو یہ گفتار ۔ ساتھ اوسکے ہوا وہ بی تکرار
تھی مگر اوس پری کی یہ حالت ۔ بالکے سے جو رکھتی تھی الفت
ناگہان اوسکی ہی اک وہ پری ۔ راہ مین اس پری کو مل جو گئی
ہوتا ہی میرے دل مین درد مدام ۔ نہین چل سکتی ہو نہین اک قدم
کرنے درویش کو غرض ہمراہ ۔ اولٹے پاؤن پھری بحال تباہ
شدت غم سے وہ قمر تنویر ۔ تہا جو خاموش صورت تصویر
بیٹھے ہوا اسطرح جو تم غمگین ۔ ہے اسکا ابھی ضرور یقین
مرتی ہو جسکے غم مین تم دن رات ۔ کیا نہین پوچھتی تمہاری بات
تم بہی چاہوگے یا نہ چاہوگے ۔ چھوڑ دوگے اوسکو یا نبہاوگے

جھیڑا اوسنے غرض جب بہت
نہ ہلا بھی کوئی بھی گرچہ بہت

جھلکے بولی کہ کتنا بیلا ہے
گرم ظاہر بتلاؤن ٹھنڈا ہے

تم نرالے تو کچھ نہیں عجب ہے
ایک سے ایک ہے جہانمیں عجب ہے

اوسنے اسپر بھی کی نہ کوئی بات
ہوئی کھسیانی اور وہ بدذات

ہو تحیر سو تم تو تارک لذات
صرف نان جوین پہ ہو اوقات

اگی کہنے وہ جھکے بڑھ بڑھ کر
بولا تیوری چڑھا کے وہ گل تر

کیون مرا صبر تم مٹاتے ہو
منہ گریبان مین ذرا ڈالو

میٹھی باتین تمھاری لگتی ہین زہر
ہوئے لڑکی جان پر خدا کا قہر

اوٹھی اوسدم وہ سپہر اقبال
دیکھا اوسکا تباہ ہے احوال

مضمحل دل بھی اوسکا ایسا تھا
ضعف سے پاون اوٹھ سکتا تھا

بصد آداب الغرض لاکر
شاہ جی کو بٹھایا مسند پر

دلمین اوسکے بھرا تھا جو کہ غبار
سب غبار و درد کو کر دیا اظہار

کہا اوس سے جو کوئی قائل ہو
غور سے دیکھے حق و باطل کو

آب نسا لگوا اوسنے منگوا کر
آیہ کچھ پڑھ کے دم کیا اوسپر

پہنچی جہی اوسکو ہو گئی صحت
آگئی ہوشمین وہ مہر طلعت

راجہ اندر کی آج دعوت ہے
قابل دید یہ بھی صحبت ہے

ان مکانو مین جو کہ بہتر ہو
آپ آرام وان کرین دن کو

اوس پہ پیرو کی سنکے یہ تقریر
اوٹھا وان سے وہ حسب تدبیر

غسل سے پایا جبکہ اوسنے فراغ
نکھری یون جسطرح بہار سے باغ

جو جو عمدہ جڑاؤ تھا گہنا
شاد ہو کر وہ اوسنے سب پہنا

راجہ اندر بھی شام کو آیا
ساتھ پریان ہزار وہ لایا

لانے بین وہ نقیب بھی آیا
بانکے کو بھی ساتھ وان لایا

بیٹھے جسوقت دونون مسند پر
پڑی نرگس کی بانکے پہ نظر

نہ دیا اوسنے کچھ جواب اوسکو
ناخوشی سے کیا کباب اوسکو

کبھی بولی نہ تم غرور کرو
یہ خیالات دل سے دور کرو

ارے یہ چار دن کا جوبن ہے
بے نمک تیرا سانولا پن ہے

ٹھٹھا مار کر یہ پھر بولی
مجھکو ثابت ہوا کہ تم ہو ولی

کبھی کہتی تھی تم جو گونگے ہو
کچھ اشارہ ہی سے کلام کرو

منہ تو نیوا تو ہو نہ ہی گوشہ ہے
بولو نہ تم سے خدا کی قدرت ہے

کون کہتا ہے ہمکو پیار کرو
اور پر جان تم نثار کرو

ہو رہی تھی ادھر تو یہ تقریر
پہونچا نرگس کے پاس جب وہ فقیر

زرد چہرہ تھا اور دلمین درد
جسم مین رعشہ لقب تھا دم سرد

تھی وہ بیزار زندگانی سے
سانس چڑھتی تھی ناتوانی سے

بول کرتی ہون آپ سے فریاد
حق سبحانہ جو ہو تو دیجے داد

اشت پر اوسنے پھیرا دست کرم
اپنے دامن سے پونچھو دیدۂ نم

سچ ہرگز گرے نہ بے تحقیق
نہیں ممکن کہ منحرف ہو شفیق

اوس پری زاد کو بلوایا
پہر وہی پردے مین خوب سمجھایا

شاد ہو کر کہا یہ اوس نے کلام
جاتی ہون مین تو اب گڑھی حمام

گو کہ حضرت کو ہوگی تکلیف
رنگ مین بیجھو مگر پریان تشریف

شبکو اوس بزم مین بلاؤنگی
رقص پریونکا مین دکھاؤنگی

تجا جہانا نا کا گیا وہ اودھر
اور یہ حمام مین گئی اوٹھکر

کیا رہا بدن نفیس لباس
عطر کی اوسمین تھی عجب بو باس

ساتھ اپنے خواصون کو لیکر
آئی بارہ دری مین وہ گل تر

کیا مسند پہ اوسنے جب جلسہ
بیٹھی نرگس بھی جا کے اوسکی جگہ

راجہ اندر اوٹھا پئے تعظیم
جہانکے نرگس نے کی ادائے تسلیم

سر وسان دیکھکر اوسکا آزاد
اپنے شوہر کی اوسکو آگئی یاد

دیکھی یا غم شتاب کی جو بہار / کاہش جان ہوا تصور یار
خار آنکھوں میں ہو گئی محفل / ہوا بیزار زندگی سے دل
ہوئی تصویر شدت غم سے / بیٹھی تھی وہ عجیب عالم سے
یاد کرکے پڑھی ہر دم اوسکی نگاہ / یاد شوہر میں تھا یہ حال تباہ
ٹھنڈی سانسیں کبھی جو بھرتی تھی / گاہ دل سے یہ باتیں کرتی تھی
تجکو نرگس وہ پیار کرتا تھا / دم محبت کا تیرے بھرتا تھا
جسکے ہاتھ اوسکو آیا نہ ہوش / کیا ہوا ہوگا دل میں غم کا جوش
مر گیا ہوگا وہ ندامت سے / اوٹھا ہوگا نہ سر خجالت سے
جبکہ بے اعتنائی کرتی تھی یار / کہتی تھی یہ وہ بادل ناشاد
آگ لگی ہی ایسی الفت کو / پھاڑ ہی ڈالوں اوسکی صورت کو
تجکو اوس بیوفا سے ہی کیا کام / لے نہ تو بھولکر بھی اوسکا نام
جلتا ہے اس سبب سے اوسکا جگر / میرا کہنا نہ کچھ کیا باور
پھر ان تو وہ ہوگا عیش و عشرت میں / تو ادہر مبتلا ہے آفت میں
مجکو جسطرح سے کیا برباد / وہ بھی میری طرح رہے ناشاد
تھا ادہر خورشید جمال کا یہ حال / گاہ شادی تھی اوسکو گاہ ملال
تھی جو خوبی اوسکو اس سے آگاہی / کہ ہے معشوق یہ پری میری
دیکھکر اوسکو ہوتا تھا وہ شاد / جھکہ اپنا تصور کرتا تھا یاد
خوب مایوس اوسکی ہو کر / دل سے کہتا تھا اسطرح رو کر
مجھسے کا ہیکو اب پلنگ پر جو یہ / نہیں سے دیکھا ہی ایسا تصویر
ایسی حالت تباہ اوسکی تھی / بزم ماتم وہ بزم شادی تھی
رات سب تھوڑی رنگ ہی باقی / سامنے گھر کو پھر اک ہوا راہی
اوس پری نے پتا وہی سے کہا / آگئی ہے حضور رات سوا
آپکو ہوتی ہی بہت تکلیف / صبح لیجائیے گا اب تشریف
کیجئے آرام اور یہاں شب بھر / تا ہو مسرور یہ دل مضطر
بولا درویش خیر بہتر ہے / یہی گر ہے خوشی تو کیا ڈر ہے
سنی تقریر اوسکی یہ جس دم / ہوگئی خوش وہ مبتلای الم
تھا جو منظور اوسکو اور ہی رنگ / اوسنے بچھوا لیے وہاں پہ پلنگ
لیٹا جس دم پلنگ پر وہ فقیر / دل میں کچھ اپنے سوچکر تدبیر
سو یا سبکے حضور وہ دیندار / رکھی بالین میں چشم دل بیدار
چشم نرگس میں خواب تھا آیا / اس طرف خورشید جمال تھا بیٹھا
مخمل فرش تھا وہ خار اوسکو / کسی کروٹ نہ تھا قرار اوسکو
کر دیا دل نے اوسکو جب مضطر / پھر دبے پاؤں دفعۃً اوٹھکر
گرے نرگس کے پاؤں پر اک بار / رو کر اسطرح اوسنے کی گفتار
یہ سراپا قصور حاضر ہے / کاٹ لو سر حضور حاضر ہے
اوسکی تقریر وہ پری سنکر / سمجھی یہ مدعا کہ ہے میرا شوہر
دل میں تو شاد ہو گئی اوس دم / پہ بناوٹ سے بولی وہ پر خشم
رکھتے ہو کیوں یہ پاؤں پر سر کو / پھر جو یاں سے اب ہٹو سر کو
چین لینے دیا نہ مجکو یہاں / یاں بھی نازل ہوا ہے دشمن جاں
کہا اسنے کہ ہے خدا آگاہ / میرا اوس امر میں نہیں ہے گناہ
تھیں دل میں ذرا کرو انصاف / کہ نہیں ہے یہ میرا قول خلاف
ہو سکے نہ ور ہی ہوا مجبور / ورنہ ہوتا کبھی نہ ایسا قصور
ہوئی دونوں میں جب یہ تکرار / ہوا درویش خواب سے بیدار
پوچھا نرگس پری سے گھبرا کر / تم خفا ہو رہی ہو یہ کس پر
بولی وہ سر کو دیکھیے حضرت / قصد دشمن ہے یاں بھی [illegible]
یاں تلک آئی ہوں تا بامان پاؤں / ملنے کا ہاتھ سے اب کہاں جاؤں
بولا درویش ہے صحیح تحقیق / ہے دل و جان سے یہ تمہارا رفیق

بات ظاہر ہے کچھ نہیں مخفی ... کہ یہ ہے نیک بد ہے دایہ تیری
ہے یہ لازم اوسے سزا دو تم ... لیکن اسکا قصور بخشو تم
یوں جو گویا ہوے لب دلبر ... ہوگیا شاد دل میں وہ مضطر
پھر وہی دایہ کو بری تعزیر ... شہر میں تین دن کیا تشہیر
ہوکے اوس باکمال سے رخصت ... تخت پر بیٹھکر وہ مہ طلعت
جاکے دیکھا وہاں عجب احوال ... ہے ہر اک شخص مبتلاے ملال
باغ نرگس بھی ہو رہا ہے تباہ ... در و دیوار پر جمی ہے گیاہ
تاک میں سارے خوشۂ انگور ... ہوسے ہیں سنگ غم سے چکنا چور
سرو ہر ایک نقش دار رہا ... سوکھکر وہ بھی مثل خار ہوا
خاک کا فرش وہیں بچھا ہے ... خوف دیوار و در سے پیدا ہے
کی نظر اوسنے غور سے جس دم ... دیکھا ہیں والدین یہ پر غم
تمنے نقشا یہ خوش جمال کیا ... سبکو اک تیغ سے حلال کیا
جی اوٹھے دفعتا وہ مردہ دل ... تر و تازہ ہوے فسردہ دل
ہوگیا صاف سب وہ گرد و غبار ... بزم عیش و طرب ہوئی تیار
اپنے شوہر سے اوسکا کہنا حال ... یوں لگا کہنے وہ قمر تمثال
ہیں بالکل خطا اوسکی ہر ... وہ انگوٹھی زیب سے لی ہے
بولی وہ آپ ہیں میری مختار ... کسی صورت مجھی نہیں انکار
ہوگیا صاف اوس پری کا دل ... اپنی دایہ کو بھی وہ قاتل
جبکہ باقی رہا نہ کچھ جھگڑا ... اونکو درویش ٹیلے پر لایا
دونوں شخصوں کو لیکے احوال ... باغ میں اپنے ہوگئی داخل
ہیں ترقی پہ اسقدر آلام ... بیٹھے ہیں سوگ لیکے خاص و عام
جھکسے گئے بار غم سے سب اشجار ... نہ ہا ایک میں بھی برگ و بار
عندلیبیں الم سے ہیں غمناک ... اور گریبان گل بھی ہے صد چاک
دیکھا بارہ دری کا ایسا رنگ ... سب ہے بگڑا ہوا ہے اوسکا ڈھنگ
دو سیہ پوش اوس میں رہتے ہیں ... اشک آنکھوں سے اونکے بہتے ہیں
روئی خوب اونکی دیکھکر حالت ... بولی اسطرح سے وہ طلعت
دوڑی یہ کہکے وہ پری پیکر ... رکھا پاؤں پہ والدین کے سر
باغ میں جب وہ گلعذار آئی ... نئے سر سے وہاں بہار آئی
ہوئی نرگس کے دل کو جب تسکین ... دیکھکر مہ لقا کو اپنے قرین
لیں انکے سبب سے تم مجکو ... ہیں یہ محسن ہمارے اے نور نظر

ملی اس سے وہ حور خوش ہوکر ... ہوکے رخصت چلا یہ رشک قمر

پہونچنا مہ لقا ایک دشت پر فضا میں اور سپہ دار و عنبر باغبان کا فرزند بننا اور ملکہ حور وش کا اوس پر عاشق ہونا

ساقیا اب پلا وہ جو کبھی تھا ... دل زاہد ہو جس سے جلوہ نما
ہوکے مدہوش ہم سجھے لائیں رنگ ... جی میں ہے اب کہیں جائیں ننگ
مجکو افسوس کیا خراب کیا ... کبھی ایسا نہ انقلاب کیا
تڑپتے ہیں کبتک فراق یار میں ہم ... مریں وصلت کی انتظار میں ہم
وحشت گردی کیا کروں کبتک ... مبتلا ہر بلا میں ہوں کبتک
مل گیا باغ اک ہمیشہ بہار ... سبزہ تھا رشک سبزۂ خط یار
وہ بھی مجکو پلا جو ہو باقی ... ختم ہو داستان یہ اے ساقی
سوی افلاک دیکھکر پیہم ... کہتا تھا اسطرح سے رو رو کر
شیفتہ ہوئی اک پری مجھ پر ... اوسکے زانو پہ ہوتا میرا سر
اے فلک تجکو اب خدا کی قسم ... کر نہ مجھ پر دراز دست ستم
یہی کہتا تھا اور روتا تھا ... دشت گردی میں جان کھوتا تھا
سبزہ میں جاری تھی اک شفاف ... آب گوہر سے جسکا پانی صاف

اوسمین جزلالہ اور نافرمان
بالعموم رشک باغ باغبان اوسمین
رنگین تہی ہر ایک پر سفید و زرد
سیر کرتا تھا وہ انکی یہ گل تر
ایک مہرو وہان پیدا ہوا ہے
لیکر رکھتا تھا جو وہ اولاد
دل میں اسکے آ گیا جو خیال
لالا یہ باہر و بیان کرہ
ہی خدا کا دیا بہت زر و مال
تھر بدنا جو تحفہ آیا
بعد مدت یہ گھر سے آیا ہے
حکم میرا ہے نہیں دیر کا
کنجیان ساری اسکو لاکر دین
اب نہین مجھکو اوس سے کچھ کام
دخل بر داروغہ کو نہین ہے اب
رکھیے ہر شی پہ اختیار اپنا
کہا اوسنے نہ کچھ کرو تکرار
لیگیا اسکو سیر بوستان
سکو گلگشت پہ ہوا ارمان
تھے مرقع ہر ایک نایاب
اسمین اوس سے پہر جو پوچھا حال
نام اوسکا ہی جو روش خوبرو
بیٹے گود میں جو کھلایا ہے

اک پرکاہ کا ہی تہا نہ نشان
روش باغ پر خرامان ہین
تو ہم مین اسی تہا بہت تماشا
کسی باگلن کی پڑ گئی جو نظر
جلوہ مہتاب کا دکھایا ہے
تہا اسی شخص مین اتنا ناشاد
بولا اس سے کہ ای سہر جمال
مختصر اپنی داستان کرو
نہیں ارشاد کوئی بھی ہی ملال
اسکو اپنی سکانین وہ لایا
خط یہ خط سمجھ کر پایا ہے
ہی یہ خود اپنے فعل کا مختار
اور یہ بہن ہیں اسکے باتین پیاری
ہو سفید و سیاہ سے کے تماشا
ہی لبس اوسکا جا بجا ہین ہی
جواب دیے مجھکو پیکار اپنا
ہی ہماری اگر خوشی درکار
ملک کا تھا خانہ باغ جہان
لگا پہرنے ادہر ادہر شادان
دیکھکر جسکو ہو پری بیتاب
کہا اسطرح اوسنے اوسکا حال
غنچہ ظلم ہی ہر اک پیر نیز راہ
نازو اوسکا ہی ہر اک اوٹھایا ہے

نغمہ طائران خوش آواز
ایک مرد مسن جو جیتا تہا
متعلق تہا اوسی باغ کا کام
دیکھکر اس قمر کا حسن جمال
سنتے ہی یہ خبر وہان آیا
دیکھا جسوقت اسکی صورت کو
بات میری نہ جانیے گا فضول
کہا رکھتا نہین ہون کوئی پسر
کہا اسنے کہ کیا قباحت ہے
دی جگہ اسکو اپنی مسند پر
ہی ہمارا یہ رشک قمر
کر چکا جب یہ ماجرا بیان
تمکو بالفعل ہر ایک شی پہ کیا
ہو تیرا آگاہ اس سے جب نوکر
سبھی آگے اسکو نذر پیش کیا
ہو نہین ہر طرح تابع فرمان
ہوا خاموش سنکے یہ تقریر
باغ بہشت وہ نظر آیا
تہی نگاہ کی ایک بارہ دری
اوسمین تہی اک شبیہ بیمثل نظیر
صاحب باغ کی تہی یہ تصویر
مردکی شکل سے بہی نفرت ہی
اسلیے مجھپہ یہ عنایت ہے

دیکھو مراک کے کرہا تہا گدا
نام حاجی سعید اوسکا تہا
اوسکے باسخنے نالین تہین تمام
اوسنے داروغہ سے کہا یون حال
فی الحقیقہ بہت حسین پایا
وضع کو طور کو شرافت کو
جو کرون عرض مین تو ہو مقبول
بیٹا اب آپ میری تو نظر
بندہ آمادہ اطاعت ہے
بولا یون جا سے ہنسکر
ہو تم اب اسکی آج سے نوکر
دل مین کچھ اپنے سوچا اوس آن
جیتے جی اپنا مال و زر بھی پایا
کر ہی دار و مدار اب آپ پر
بولا داروغہ سے یہ باغ مین
مال و دولت کا بھی نہین ہی خیال
شاد باش کو اوسکی ہی بہر
دل جو اوسکی فضا پہ لہرایا
حد سے افزون تہی اوسکی زیبائی
دیکھکر اوسکو یہ ہوا تصویر
محو تخیر سے جو رہا وہ شریر
شیفتہ ہی سے اوسکو رغبت ہے
سامنے آنے کی اجازت ہے

الغرض اوسکو باغ دکھلا کر
بیٹھا اپنے مکان میں وہ آکر

با انہیں چند اسمیں آتش و طن
اور چلا بیٹھتی ہی سعید کہاں

جبتک اسکو ہو سیکنے سے فراغ
ہو گئی وہ اوسکے داخل باغ

شاہزادی کی تھی جو وحشت ذریہ
مل گئی اوسکو وہاں وہ با توقیر

مدت سے خالی نہ تھی جو آنکی بات
دلپہ اوسکی یہ شاق گذری بات

مرنی ہوگی ہے یہ تجربہ ہر کہیں بات
روک اپنی زبان کو او بدذات

کہنے لگتی شراب ہوتی ہے
سمجھا اوسمیں دوائی مستی ہے

پھیلا اوسکی طرف سے منہ کو شتاب
آگئی اوسکی منہ سے بوئے شراب

ہو رہا ہے لپٹنے سے بیہوش
آج اس پیر کو ہوا اسکا جوش

سنکے یہ بات وہ ہوئی خاموش
دلمیں اوسکے بھرا ہوا وہ جوش

کہا اوسنے کہ انشا ہے حبیب عزیز
نہیں رہتی کسیکو ایسی تمیز

سنتی ہیں یہ باتیں کہ آیا وہ ہوش
گاہ ہشیار گاہ تھا بیہوش

مسخری ہیں کی اوسنے باتیں کئیں
شاہزادے کو یوں دعائیں دیں

ملکہ نے جب اوسکا دیکھا طور
بولی اوسے ادب سے ہو کیا طور

کر دیا دور دل سے خوف و خطر
آیا ہے میرے آگے پیکے شراب

نکلی بے ساختہ یہ منہ سے بات
ہو جدا اعفو قبلہ حاجات

بعد مدت کے آیا ہے فرزند
کی عنایت نے کر دیا خرسند

بات یہ سنکے وہ ہوئی برہم
کیا تیغ غضب کو اوسنے علم

کیے تونے سفید ہو چین بال
دیا اسوقت انتہا کا ملال

بولی پھر وہ غضب سے ہاں جانا
اسکے فرزند کو یہاں لانا

اس صفت کی یہ اب سفر پہ نہ
ذکر ایسا نہ پھر کبھی لائیے

سنکے یہ کچھ جو اسمیں ماہ جبین
گھر میں اونے جو وہ گئیں تہیں

دیکھتی ہی اوسے وہ ایک نظر
شکل آئینہ ہوگئی ششدر

اس خوشی میں یہ پی پی تھی بہر جوش
ہونا آپ میں ہوا بیہوش

ملکہ کی سواری آئی ہے اب
جلد سمجھی کہ ہو رہی ہے طلب

لڑکھڑاتا ہوا یہ گھر سے چلا
جبکہ گھر کی دریہ بانکے پہنچا

بولا ہنسکر یہ اوسکی تھا جو ہنر
کس روش کی ہی چال تھی حضور

بولی غصے سے یوں وہ برق نظیر
کیا یہ جھک جھک مار رہا ہے او پیر

بولا وہ ہنسکے ہوں اگر او بڑھا
ہے یہ تیرا ہی بیٹا اونہیں مرا

سخن ناصواب کو سنکر
ہوگئی وہ کباب جل بھنکر

باندھ کر اک نے اوس دست بدست
بولی اسپر نہیں غضوب غضب

عفو فرمائیے قصور اسکا
انشا ہے لکھو یا حضور اسکا

آئی شہزادی پاس جب وہ شریر
عرض کی سب سعید کی تقریر

لا وا اس بات کا نہ دلمیں خیال
میرے سر کی قسم کرو نہ ملال

پہلے آداب وہ بجا لایا
جو بنا سو بار تمکنت کا پایا

منہ سے ناہی تلک یہ نہ نکلیں
اور رہو تمکنت [illegible]

اندنوں تو بہت ہی چل نکلا
اری کم ظرف کیوں وہ نکلا

ہوا یہ سنکے اوسکا انشا ہرن
بھولا اوسدم سب اپنا [illegible]

نہیں لائق سزا کے [illegible]
جسے سب بیٹی ہی نہیں [illegible]

قابل دید ہے وہ نور نظر
دیکھیے تو بلا کے ایک [illegible]

بولی جھنجھلا کے یوں کہ [illegible]
جانتی تھی تجھے بہت میں [illegible]

سامنے میرے ذکر نا محرم
تو نے اسوقت یہ کیا ہے ستم

اسکو اسکا مزا دکھا دینگی
دار پر اوسکو میں چڑھاؤنگی

ملکہ طیش میں ہے اسکا دل [illegible]
دیکھی ہم آنکھوں اوس حسینوں [illegible]

دیکھا بیٹھا ہے ایک طلعت
ترشنے ظاہر ہے تمکنت [illegible]

سیکھے اپنے پھر یہ سب نے کلام
مجد اپنے سعید اسکا نام

ہمکو حیرت بہت ہے اسبات پر — کیونکہ کیونکر کہ ہے یہ اوسکا پسر
نہین سچا سعید جھوٹا ہے — بخدا سیہ تو شاہزادا ہے

ہم تو بدرتی ہین شہ طلاب اسیر — کہ نہین ہے وہ اس قمر کا پدر
صفت مین اوسکو قتل کر دیا — نہین معلوم ہاتھہ کیا آیا

نام جہکا کہ یہ پسر ہوگا — رنج و غم اوسکو کسقدر ہوگا
اوسکا لیجانا شاق تھا اونکو — گو کہ صدمہ بہت ہوا اونکو

حکم حاکم سے پر ہوئین ناچار — چشم پر آب ہوسکے آخر کار
بولین اس سے کہ ای قمر او نکو — ملکہ یاد کرتے ہین تمکو

باپ نے آپ ہی لگائی آگ — نہ بجھیگی لگی ہے ایسی آگ
ملکہ کو ہے مرد سے نفرت — سب پہ روشن ہے اوسکی یہ خصلت

تھا جو صواب شہ را ایسا جو — کر دیا اوسنے اپکا مذکور
بری طرح آتا ہے نظر ساماں — دیکھین بچتی ہے کیونکر اپکی جان

ہنسکے بولا سیہ ماہ بہتر ہے — نہین واللہ اسکا کچھہ ڈر ہے
ہم عبث اپنے دل مین ڈرتی ہو — رنج بیفایدہ یہ کرتی ہو

ہاتھہ پکڑا ہے کسی قتل کرین — خون عاشق سے تیغ ظلم بھرین
ہے یہ جاے خوشی کہ ہوگا شہید — تیغ ملنا گلے سی ہوگی عید

بولین وہ آپ خود عاشق ہین — دل مین کیا کیا خیال فاسق ہین
جب ہی صاحب کو جان دیتے ہے — دہان تک چلیے خیر سبہ ہے

ساتھہ اونکے ہوا یہ مہ تمثال — شاہزادیکا تھا ادھر یہ حال
عیب شخص اصین ہوئین ادہر کر لینا — اوسنے اوسوقت یہ کیا ساماں

سرخ پوشاک سی منگوا کر — بیٹھی تیوری پہ اپنی بل لا کر
لیکے ترکش کو پھر نکالا تیر — خوب اوسوقت دیکھا

سوہی در رہی گہڑی خنجر کی لگا — آگے آنکھون کے تہا جہان سیاہ
یہ تو ساماں ادہر ہوا تیار — پہونچا اتنے مین یہ بھی گلعذار

تہا خواستہ لگا حیرت گرد ہجوم — ہوا اوسکو اس سے کچھہ معلوم
اتنے مین اون اعمون کی ٹکٹکی — جب یہ آ کے سامنے بیٹھی

وہ گل تر اوسے نظر آیا — منہ کو بے ساختہ جگر آیا
غصہ جو دلمین تھا وہ دور ہوا — حضرت عشق کا ظہور ہوا

لگے خود مرنے دشمن جانی — آگئی پیش تھی جو پیش آنی
ہوا اوسدم یہ اوسکے دلکا حال — تیغ ابرو سے ہوگئی وہ حلال

دیکھین جو اوسکی نرگسی آنکھین — دفعتہ رکگئین کہلی آنکھین
چبھہ گئے دل مین ناوک مژگان — پر بناوٹ سے بولی لاو یہان

جی مین آیا کہ لیلے بوسہ لب — شرم بولی نہ کرنا ایسا غضب
رہ گئی دانت پیس کر اوسدم — حق مین اوسکے حیا وہ ہوگئی سم

سہم سمجھا اپنے دلمین کچھہ کہار — لگی کرنے سہ عقل سی گفتار
عشق مین ننگ و عار کیسا ہی — تجکو اسکا خیال بیجا ہے

کیا دکھاتے ہین رنگ حضرت دل — آپ مقتول ہوگیا قاتل
ذبح کرنیکو تھی حلال ہوئی — حال پر خود ہی پایمال ہوئی

بیٹھی تھی سامنے جو ذبح کو یہ — تھی بہت ذبیحہ وہ بھی شیر
اوسنے جسوقت دیکھا ایسا رنگ — کہا دل سی ہوا یہ کیسا رنگ

دفعتہ فاختہ بنا شہباد — ہوگیا صید تھا جو خود صیاد
ہنسکے پوچھا مزاج کیسا ہے — کھیلیے دشمنو نکو سکتا ہے

قتل سی اسکے کیون لہو اٹھایا ہاتھہ — کونسا حیلہ تمکو آیا ہاتھہ
خود ہی پھر ہنسکے بولی ہان صاحب — کیون نہ ہمسے کرو نہاں صاحب

جانتی ہو کہ ڈالیسے نہ دو راز — غیر ہین کیون نہ ہمسے اب چھپاؤ
بات سنکر یہ ہنسکے بولی شہزادی — رنڈی تو کچھہ ہوئی ہی سودائی

سمجھے گی تو تو میری بات نکال | پر یہ اب جبر کر اسکو نکال
بلکہ مجھکو یہ بات زیبا ہے | اسمرا یہ لگا کے آیا ہے
دم بھر یہ اگر فراقت کا | تو نزول اسپہ ہو عنایت کا
بولی یہ سنکے یوں وہ آہ حسین | یہ سمجھنا کہ ہم سمجھتے نہیں
ترک اللہ سے بیٹے جو کیا | تمنے دلمیں خیال اور کیا
طرز سے کچھ کہوں مجال ہے کیا | میری جانب سے یہ خیال ہے کیا
باپ کے ایسے تمکو پالا ہے | ہر طرح اسکا سب سے اعلا ہے
ملکہ اور رخصت دستور | کرتی تھیں یہ مزاج سے دور
کلمہ یہ زبان پر لایا | آپ نے مجھسے کچھ نہ فرمایا
ہو جو منظور اب وہ جھٹ پٹ ہے | یا ہو تابوت یا چھپر کھٹ ہو
آگئی تھی ہنسی مگر روکا | نہ کھلی بات رہ گیا دھوکا
ہو گئی خیر یہ بہت اس آن | بلکہ اسدم بچی اسی کی جان
ورنہ اسوقت قتل ہو جاتا | اور اسی بھی میں ...
حق خدمت ہو اور اسکا تھی نظر | اسیے قصد سلوک سے ...
رہتا ہر دم یہاں بھی حاضر باش | کام کے وقت تھا ہو تو تلاش
علم گر ہو ابھی سے حاضر ہوں | دخل کیا ہے کبھی جو غافر ہوں
جب تلک ہو بھر سے تنمیں دم | نہ کبھی آئے تھیں کے قدم
کسقدر ہے یہ خوش ہوا ان کیجھو | چلتی ہے اسکی کیا زبان ...
بات کچھ اوسکو بن نہ آتی تھی | راز الفت کو وہ چھپاتی تھی
جان آفت میں تھی بہر صورت | کچھ نکلتی نہ تھی مگر صورت
جب چلا سامنے سے وہ گل تر | بنگئی اوسکی جان مضطر
اور کہنا ہے کچھ ادھر آنا | سنلو اک بات پھر چلے جانا
باغ کو جاتی ہوا اپنی جان | شکل بلبل ہے اوسنے لیے تو ان

جسکا نقلی میں جہد ہو نخوت | عمر دوان اور شہر باغ کو خاموش
دیکھ طاعت میں سرفراز کروں | مال و متاع سے بے نیاز کروں
سنکے اوس شاہ سخن کا یہ کلام | کہہ لیجئے اب آپ میرا سلام
نہ کر یہ تکی ای صنوبر بات | نہیں اب یہ ہو گی میری بات
کہا اوسنے بجا یہ فرمایا | حق میں بندہ کے کیا یہ فرمایا
میری تو عرض یہ تھی لیکن جب | جو کر دار اسکا پاس ہو جب
ہمدم اپنا تم ای پری سمجھو | ہو مناسب اگر یہی سمجھو
شکل تصویر یہ ادھر خاموش | مہر الفت ہو اسکو شاہد ہوش
یہ گنہگار کب سے حاضر ہے | ہوں سزاوار قتل ظاہر ہے
کہی اسنے جو یہ پتے کی بات | تھی بہت دور دہ بھی کہی بات
یوں لگی کہنے وہ بناوٹ سے | ناز و انداز سے لگاوٹ سے
کہ یہ تکرار کی سبب نہ ہئے | حق طاعت کا تم بجا لائے
ہے تمہارا یہ درد خوش اقبال | ہے وہ میرا قدیم خدمتگار
ہے اسی بات کا تمہیں کچھ خیال | ہو کسی طرح نہ تمکو ملال
یاد تھیں اوسکو بھی کہانیاں | بولا یوں سنکے پیچ کی باتیں
عذر اس بات میں مجھے کب ہے | یہ تو بندہ کا عین مطلب ہے
سن چکی جبکہ یہ وہ گل اندام | تنہ سے بھی ساختہ یہ نکلا کلام
دلمیں اوسکے مگر تھا عشق کا جوش | ہو گئی تھر ہے مگر خاموش
دل سے راضی تھا اوسکی رفتار پر | حرف آنے دیا نہ حرمت پر
نہ اوٹھا جبکہ اوس سے ننگ کا بار | کر دیا رخصت اوسکو آخر کار
بڑھ گیا اور اوسکا سوز و گداز | مضطرب ہو کے خود یہ بیچ و تاب
آیا جب وہ تو یہ بنائی بات | ایک الفت سے یوں سنائی بات
جین دلکشا اوسے سمجھو | مترد دھو نہیں اسے جانو

کہ کے یہہ بات کر دیا رخصت
چین و آرام ہوگیا رخصت

جب تلک سامنے رہا وہ ماہ
اوسطرف سے نہ پھیری اوسنے نگاہ

دل ہی دل میں اسنے رویا کی
جان فرط الم سے کھویا کی

ہوگیا جب نگاہ سے اوجھل
ہوئی حد سے زیادہ وہ بیکل

اوٹھی آخر وہاں سے گھبرا کر
لیٹی اپنے پلنگ پر جا کر

وان نہی اوسکو نہ کچھہ قرار آیا
سامنے جب خیال یار آیا

ہوئی سامان جمع وحشت کے
امنڈ آئے سحاب حسرت کے

سحرگہی تھی جنون کی افزائش
دشت گردی تھی اوسکی فرمائش

دل جو اوچاٹ تھا انیسون سے
دم خفا ہوتا تھا گریبان سے

قید تھا چاہ میں جو یوسف دل
تھی زلیخا کی طرح وہ بیدل

کبھی اوٹھ کسی سے کرتی تھی کلام
ہوگئی صبح اپنی جانیں شام

دیکھ اوچہپا نہیں ہی ایسا رنگ
ایکساعت میں پھر اوڑا رنگ

ننگ و ناموس سے اوٹھایا ہاتھ
اری کیا تجھکو ایسا آیا ہاتھ

عقل پر تیرے پڑ گئے پتھر
بات جو کر سمجھ کی اوسکو کہر

بادشاہوں سی تجکو نفرت ہو
پسر باغبان سے رغبت ہو

اب کبھی باغ آ ہوا نہیں مشہور
کر محبت کو اوسکی جلد دور

گر یہ نا تھا خراب تو ہوگا
سب کے آگے سیاہ رو ہوگا

باغ میں گاہ او چلے جاتی تھی
اوٹھی پاؤں کبھی پھر آتی تھی

دیکھ اوسکا رنگ وحشت پر
لگی کہنے کہ اے قمر تنویر

دشمنوں کو کہو تو کیا ہے ملال
دیکھتی ہی ہوں میں یہہ عجب احوال

کون ایسی مصیبت مشکل ہے
جس سے یون منتشر ترا دل ہے

سنتی جسوقت اوسکی یہہ تقریر
ہوگئی اور غم کی وہ تصویر

بولی آنسو بہاکے وہ پر غم
مجھکو کیسے ہوئی ہیں رنج و الم

خار نظر میں ہی ہر اک گل باغ
پڑگیا مثل لالہ دل پر داغ

دل ہوا اس سنگ پر مرا افسوس
خاک صحرا ہو جسم پر ملبوس

جیب و دامن کو تار تار کرون
خار سے پاؤنکو فگار کرون

تجھ سے پوشیدہ بات کونسی ہے
کیون بناوٹ سے مجھسے پوچھتی ہے

کچھہ نیا رنگ اسکی لایا دل
پسر باغبان پہ آیا دل

اسکے اس شغل سے میں ہون محجوب
اسنے پیدا کیا عجب محبوب

اس الم سی زیادہ ہون رنجور
ہوگی جسوقت بات یہہ مشہور

سرکشی کیون میں کیا کہاں اون کی
پوچھ تو بات کیا بناؤن کی

نہیں نادان میں سمجھتی ہون
اس دل ہی کیا کو کیا کہون

نہیں چلتا یہہ میرے کہنے پر
اندنوں سی یہہ آپ سے باہر

چمن عیش اب جہنم ہے
نخل سر ایک نخل ماتم ہے

شکل اوسکی تھی ایسی افسون
ہوگیا مجکو دیکھتے ہی جنون

گل عارض کی ہوگئی بلبل
دیکھوں کیا آگی پھولتا ہی گل

قدم نامبارک و مسعود
گریہ دیبارہ دبرآرد دود

ہمیں آتا ہی اب تجہے وسواس
تھا مجھکو اسکا پیار اس

کہ قدم شیخ نحس بخت قدم
کر دیا مجکو مبتلائے الم

پر کیا ہے خدا نے ایسا حسین
نہیں دیکھا سنا ہی ایسا نہیں

ہو یہہ ہی عقل سے جگہ حیران
اسقدر شخص ایسا ہوا انسان

جب یہہ شہزادی کی سنی تقریر
بولی لیکر بلائیں وہ خفت فزا

نا کہا مرا یہہ کہ اس سے ان بن
ہچھ میں دونو اپنی لال ہنسی

خوف رسوائیکا جو دل پر ہے
تو یہہ تدبیر سب کا بہتر ہے

تھم گیا اپنی دل لگی سے مجھے
نہ کبھی کی ذرا یہ بات کبھی

کیا نہیں تمنے یہہ سنا ہے جان
جان اپنی اگر ہی تو ہی جہان

شعر تو آپ تو فرما کیا ہے | اس جوانی میں یہ بھی ہوتا ہے
پھر بھی مشہور بات ہے یہ جان | پیٹ پر یہ سونا جس ٹوٹی کان
آئی ہے میرے ذہن میں اک بات | سب کو ظاہر کرونگی انکی ذات
کام آرد وہ ہوگی درد آخر کار | بستر غم سے پھر اوٹھی وہ نگار
زندگانی اب ہمیں کچھ پیوند | سچ کہو تم سعید کے فرزند
باپ کہتا کسیکو زیبا ہے | بندہ بیشک اوسیکا بیٹا ہے
کارخانے میں اوسکے دخل ہے کیا | اوسنے چاہا جہاں کیا پیدا
بولی ولیے نہ شک رہا باقی | اب ہے جا ہے کلام کیا باقی
دلسے اوسوقت کرکے یہ تقریر | ہوئی خاموش وہ قمر تنویر
تھا عروسی کا دلمیں جو ارمان | جمع اوسدم کیا وہ سب سامان
جتنی ملتے پہ جسکر میں افشان | ہوئی پیشانی اور لو افشان
چاند سی تھی پہ تھا غضب جوبن | رشک کرتے تھے شاہدان چمن
ہاتھ مہندی سے جیسے کہ گلگون | اور آنکھوں میں مہوشونکی خون
جو کہ اوسکی نظر میں چلتے تیر | وہ ہمیشہ سے تھیں جلیس انیس
کردو مجھسے یہ صاف صاف بیان | پاس کر کیا نہ کچھ میرا اس آن
میں برا اسکا کچھ نہ مانونگی | سچ کہو گی اگر تو خوش ہونگی
چاہیے جیسے جیسا کار ادا ہو | لیجیے سنا تھے ہم خواصوں کو
جب وہ سمجھی کہ ہیں یہ ہمدار | نہیں کچھ انکو جان کی پروا
اپنی آگے بھی رکھ لیا ساغر | لے لیا یہ سمجھکے اک خنجر
اوس سے کاٹونگی پھر گلا اپنا | یوں نکالونگی حوصلا اپنا
ہیں خواصیں جو پاس اوسکے | نہیں وہ جلسے سے بھی جلا نکلے
تھی چراغ سحر جو یہ صحبت | غم سے فق تھی ہر ایک کی رنگت
یوں کیا اوسنے ایک سے ارشاد | یاں نہیں ہے وہ باپ نے بیداد

بولی یہ سنکے یوں وہ ماہ جبین | سچ یہ کہتی ہو تم ہمیں غرض نہیں
خوش ہوں یہ دل جو سوئے غم سنچلے | تا سزا اسکو فعل بد کی ملے
اک معمہ میں بات یہ کہکر | پھر بھی منہ لپیٹ کر وہ ستمگر
پسر باغباں کو بلوایا | سوچ پہنچی یہ بات جبکہ وہ آیا
ہنسکے کہنے لگا یہ مہ تنویر | آپ نے یہ تو خوب کی تقصیر
یہی خالق کو میرے تھا منظور | کردوں انکا کسطرح سے قصور
سنکے اسکی زبان سے یہ گفتار | مرگئی اور جیتے جی وہ نگار
تھا یہ لکھا حرام میری ترقون | اب ہی ہے سود جو علاج کروں
اس جوانکو بھی کردیا رخصت | در پئے جان ہوا تم فرقت
خوب حمام کرکے ہو سوار | سب عروسانہ اوسنے پہنا لباس
جب کلاوہ میں اوسنے گوندھا بال | قمر دیا شانے لگا دہ پہا سر
جھلکڑی آنکھوں میں دیا سرمہ | دل پہ اک بیک کیا سرمہ
بیٹھی گلشن میں جب وہ بنکے دولھن | دلمیں بسا کر گئی عروس چمن
راز دان جان نثار اوسکی انیس | جمع کرکی یہ اوسنے کی تقریر
ہم تو کہتے ہیں قصہ ہاں کہ تم | کیا ارادہ تمہارا ہے اسدم
متفق ہوگی سب یہ لو میں او | حیف ہے ہم اگر نہوں ہمراہ
کب سے دنیا سے اوٹھ چکا ہے دل | بیٹا آپ پر فدا ہے دل
ہوگئی آبدیدہ وہ ناکام | رکھدیے سبکے آگے زہر کا جام
گرنہ کی جلد زہر نے تاثیر | تو میں اوسدم کرونگی یہ تدبیر
جب یہ تیار ہو چکا سامان | ہوئی وہ ماہ جلد سوے گران
اوسگھڑی وہ بہت پریشان تھیں | مثل ابر بہار گریان تھیں
اوسکی الفت پہ رنگ لا لائی | پسر باغبان کی یاد آئی
لاو جا کر ہماری قاتل کو | دیکھو آکر وہ ایسی محفل کو

میں بھی ظاہر ہوا حال دشمن پر
ہوتی ہیں اتنے خون گردن پر

ہاتی ہیں اسطرح سے دشمنا
دیکھا دارو غہ کو کہ زیر تاک

بات یہ دیکھکر نہ آئی تاب
بولیں اون سے دلمیں گھبرا کے کہا

خانۂ سلطنت تباہ کیا
کام کیا تو نے خیر خواہ کیا

اڑ رہی چوٹی پہ وہ ہو آقربان
ملک کی خدا بچائے جان

شہ کی طرح اپنا مر رہا سنگ
یوں لگیں کہنے اوس سے جل جنگ

شہزادی تجھے بلاتی ہے
سمجھ اسے بد وہ زہر کھاتی ہے

ہوا ہمراہ اوسکے بے تکرار
چلکے ہر ایک آفت کی گفتار

کسقدر سنگدل ہی یہ جبرا
نہیں تم اوسکی جان کا ہلا

چلو ہو جائیگا وہاں معلوم
ایک تو دل در ہزار دل مغموم

خوب تو سے تھے جو چراغ سحر
حسب اون کا ہجوم تھا دل پر

چلے گا دم میں تجھ پہ صیاد
پیٹے گا دست شاخ سے شمشاد

ہوگی دم بھر میں یاں صف ماتم
سر کو پیٹے گا غنچہ مریم

سو پریشان ہو ویگا سنبل
نوحہ خوانی کریگی ہر بلبل

بادۂ غم سے تاک انگوری
مثل مینکش زمین پہ لوٹیگی

سوہی پوشاک ہو ئیگی سوسن
رہیگی پھر دو نون میان چمن

آسمان سے گریگی خاک کی اوس
ملے گا برگ گل کف افسوس

ہیں یہ مجھ داغدار [illegible]
بھو لجائینگے رقص سب طاؤس

جان [illegible] بیٹھی ہوئی فرزانہ ملول
نہ کیا بلبل نے زیر بیل قبول

باتیں یہ کرتی تھی وہ حیرت نگاہ
آگیا اوسکا جو جوان ناگاہ

بولی وہ رو رو کے یہ کہتا کیا ہے
اسکی تیری ہی بس یہ لوبیا ہے

شہ میں اب کیا لیگا اسکا حال
تو نے جو کچھ کیا ہے میرا حال

پھر بھی میرا خدا دے گا
تجھسے میرا عوض وہی لیگا

اوس حزین کی یہ سنتے ہی گفتار
دوڑیں کتنی خواصیں آخر کار

ہاتھ میں سے بلور کا ساغر
پی رہا ہے شراب بھر بھر کر

خوب پینا بلا یا بہت پھیرا
کسطرح سے یہ کیا آیا بہت پھیرا

نہیں ہوتا تو اپنی دلمیں اجل
تیرا افسر یہ سب ہے کہ عزرائیل

اوس سے کہتی ہیں [illegible]
تھا جہان [illegible] کہیں

ارمی او باغبان سنگ و فرزند
تھو آتو زمین کا پیوند تو

کہوں خواصوں نے کیا یہ بیان
نفس تیرا [illegible] اے باغبان

ایسی ہستی کو تیری آگ لگے
گھر کسی کا جلا کوئی تاپے

رائیگان خون یہ نہ جائیگا
کہیں اسکا عوض تو پائیگا

ہوتی تھی ابھی انہیں گفتگو بیاد
شاہزادی کا تھا [illegible] دیر

دیکھا کہتی تھی وہ جناب باغ
آج گل ہونگے سب گلوں کے چراغ

ایک ساعت میں وہ گھڑی ہوگی
لاش لائی وہیں پڑی ہوگی

گل گریبان کریگی اپنا چاک
سر پہ [illegible] صبا اڑائیگی خاک

[illegible] غم سے [illegible] آہ
قمریاں بھی کریگی حال تباہ

غنچہ نرگس میں [illegible] باغ [illegible]
ہر طرف خار و خس کا ہوگا ہجوم

کہا ئیگا لالہ اور سینہ پہ داغ
غمکدہ ہوگا آج سارا باغ

[illegible] ہوگا سب کو الم
روز رات تو رونیگی شبنم

ہوگا سر خار کی یہ نوک زبان
گئی باغ [illegible] تیرا

کیا ہی حسرت کی [illegible]
کیا ہی حسرت کی انتہا [illegible]

بولکی [illegible]
پوچھا [illegible]

اب تو باتیں یہ کیوں بنا تا ہے
غیر [illegible] ستاتا ہے

تو نہیں جانتا ہو تا وان ہے
ہاتھ میرا تیرا گریبان ہے

پھر بھی [illegible]
کہ نہیں سمجھی ہوں ناچار

مجکو خالق نے وہ دیا سامان
کہ میں اک دم میں تجھے پہچان
کہ میں ہونگی زمانہ میں بدنام
اس سبب سے میں ہو گئی مجبور
ماہ کنعان سی اچھی صورت ہے
نہیں میں پوچھتی کسیکی بات
ہو ہی نا نل بلا یہہ کیا نہیں
تو ہمیں یہ ابتدا ان کا عینا ہے
یہہ وصیت ہماری رکھنا یاد
کہ چکی جب اس طرح سے کلام
وہ نہیں ہوں میں تو جو سمجھی ہے
شاہزادہ ہوں خیر تو قاری ہو نہیں
رشتہ ہماری ہنسی کے میں قربان
اس گل تر نے بھی بہرہ پایا تھا
سہہ گیا یا بہم نہ بوس و کنار
چار دن کر دنکا دیکھا سامان
خوب اسکو گلے سے لپٹا کر
اب میں امیدوار ہوں تنا
بولا یہہ سنکے دھاگا ای خوش خو
شرح اوسکی کروں تو ہوئی لب
جسکو تم دیتی ہو میں تہنے لیل و نہار
دیکھو جاکر جمال دلبر کو
دید ہے اسکے لیے نہ دی مہلت

لاکھون انسان ہین تیرے ہی قربان
تجھسے کچھ بھی نہین پڑا ہے ان
یہہ کہین گے جہاں میں خاص و عام
ورنہ ہے غیظ بھی میرا مشہور
یہاں ہر اک شیفتہ محبت ہے
ہجر میں وہ تڑپتی ہین ذرات
خوبی قسمت کی آیا دل یکبار
دست بستہ کھڑا ہو رہا ہے
جاتی ہین ہم جہاں سے ناشاد
چاہتی تھی کہ پیلے زہر کا جام
بخدا میں بات اتنی سہے
ہاں مگر یا تو ہے دیار ہو نہیں
لی تھی ناحق ہمارے جان آئی
پیارے ہو اوس پر لگا کہنا یا آہ
ہوا بیہوش یہہ قمر رخسار
صورت آئینہ تھا یہ حیران
پوچھی اوسنے مزاج کی خبر
کیجیے وعدہ بھی وفا اپنا
آپنے دیکھا چار دن کمر دنکو
اب تلک غرق بحر حیرت ہوں
تھا بھی وہ طلسم چار بہار
تا قرار آئے جان مضطر کو
ہو کی رخصت چلا بصد عجلت

چھوٹون اونسی بلاؤن سے میں اگر
لیکن اس بات کا ہے مجھکو ڈر
لو دیا رو غریب کو مارا
نہین لیتی ہو تو ن کی واللہ
شاہ گردون وقار رہتے ہین
عیش و عشرت میں رہتی تھی مشغول
مینے دہوکے میں تجھ لے لفت کی
منہ کسیکو نہ اب دکھاؤں گی
آنکھ کہنا ہماری تربت پر
دو نوکر کو سے ہاتھ تھام لیا
سینے جو کچھ کیا تھا تجھسے بیان
بات یہہ سنکے ہو گئی وہ شاد
ہاتھ سے پھینکا زہر کا ساغر
پریہ ملتی ہی یہ قسمت سے
آیا گھر میں یہہ پرستان سے
آیا اتنے میں وہ سکندر جاہ
بولا یہہ آپکی عنایت ہے
شاق دل پر فراق دلبر ہے
کہا اسنے کہ ایسا دیکھا ہے
سنی جسوقت اوسنے یہہ تقریر
لیا و تجھے قسم اگر تک ہو
جبکہ اس راز سے ہوا آگاہ
لیا اوسنے اسطرح سے شوق

اور وہ مجکو دیکھ یوں مضطر
کبھی آتا ہے درمیان وہ بکر
سنکے عاشق نے صاحب کو مارا
اس سبب سے ہر اک بشر ہو بکا
سیکڑوں کیا ہزار مرتے ہیں
ایک دم بھی کبھی ہوئی نہ ملول
ہو گئی بات یہہ حماقت کی
جان دیدوں گی زہر کھاؤنگی
شاد ہو جائے تا دل مضطر
بولا دیکھ شعور کر نہ کیا
تھا تیرے مہر سنکو سب بیان
سنکے کہنے لگی وہ حور نژاد
روبرو سے ہٹا دیا خنجر
رہا محروم اوسکی وصلت سے
داغ ہاتھ آیا او تغافل پان سے
جسکا تھا ہمان تھا یہ غیرت ماہ
[illegible] سطرح سے راحت ہے
شدت غم سے روح مضطر ہے
قتل آنے تجکو سکتا ہے
سنکے کہنے لگا وہ رشک [illegible]
وصلت یار اب مبارک ہو
ہو گیا شاد جان پر غیرت ماہ
ٹھہرے [illegible] باغ میں آ کے شوق

بیان بیتابی حسن آرا شہزادی کا فراق مہ لقا میں اور سمجھانا وزیرزادی کا

علی زمانے سے اوٹھ گیا ساقی
بسکہ اب نہیں ہوس باقی

عشق ہی یہ نہا سے رنج و ملال
عیش و راحت کا ہی ابھی زوال

گل سو آئی ہی ہو سے بیگدلی
ہو عیاں غنچہ کی بھی تنگدلی

نہیں ہرگز خلاف میری بات
کیوں نہ برباد کرتا ہے اوقات

سو دنگہ سے گرد باغ رکھتا
اب ہے جگہ قیل و قال کی کیا ہے

اس جہاں میں چلی ہی کہو کوئی کا
بنا لگتا ہی اوسکو جو ہو کھٹکا

ہی عجب رنگ پریا سحر جوان
مثل گل کوئی گر ہوا خندان

گلشن عیش میں خزان آئی
خاک میں ملگئی وہ رعنائی

نہ ہوئی پھر نہ ہی لب آگاہ
رہا تا حشر صدمہ جانکاہ

خار دیتی ہوا اس چمن گل
خوب آگاہ ہے دل بلبل

وصل جاتا اگر فراق ہوا
اک نظر دیکھنا بھی شاق ہوا

حسن آرا کا ہو گیا تھا یہ حال
زندگی اوسکو ہو گئی تھی وبال

دوری یہ تقاضا میں لیل و نہار
رویا کرتی تھی مثل ابر بہار

تھا نہ آب و غذا سے ہی کچھ کام
بلکہ اوسکو تھی وہ حرام

فرق طاقت میں آتا جاتا
رنگ اپنا الم جتاتا تھا

شکل غم دیکھتی تھی جو پہل
دم او لجھتا تھا جان تھی بیکل

اشک آنکھوں میں بھر بھر آتی تھی
پاؤں صحرا کو اوٹھتی جاتی تھی

ضبط کرتی تھی تاکہ تھی وہ حور
رکھے ہاتھوں سے تھی مگر مجبور

نہ کسیطرح سے سنبھلتا تھا
طفل کیطرح وہ مچلتا تھا

جیتی تھی بس اس سہار پر
آئیگا آج کل میں وہ پھر کر

جبکہ آئی میں اوسکو دیدہ لی
زندگانی سے اپنی سیر ہوئی

نہ رہا اختیار کچھ دل پر
جوش وحشت نے خوب تھا پایا

کہ کے بیٹھی نزدیک تصویر یار
اور شکر کرنے لگی وہ یہ گفتار

شوق دیدار میں تیرے اے یار
جان آنکھوں میں آئی آخر کار

ایکسا وہ دن کی سہوان ہزین
بسکہ عشق تھا نہاں مہرن میں

دیر آنے میں گر لگاؤ گے
ہمکو زندہ کبھی نہ پاؤ گے

تھا دیکھنے کا جب ارادہ تھا
یاد ہو گا کہ سینہ درد کا تھا

بات میری ایک بھی مانی
وہی گذری تھی جو کہ ٹھانی

کہہ گئی تھی پیا سے تو ملالت
آؤنگا پھر کے میں بصد عجلت

ہیں اگر آپ صادق الاقرار
دیر آنے میں کرتے ہو بیکار

گرنہ وعدہ وفا کرو گے تم
کیا خدا کو جواب دو گے تم

ناک میں دم ہے سہی ہے جاتی
مرگ بہتر ہے زندگانی سے

جلنے دیتی ہے خوب حسرت و ریز
کٹتی جاتی ہوں سے آہ تقدیر

تہہ وہ اتمام کرتی ہے
طلب خیر سے یہ کلام کرتی ہے

سمجھا سے وہ ہر دم ہرجائی
کیوں طبیعت او دہر کو آئی

نہ کرو اوسپہ اعتبار کبھی
اوسکو بھو نہ دوست دار کبھی

عیش و راحت میں ہو گا وہ مشغول
یا نکے آنے سے کیا ہی اوسکو حصول

وہ تو ہر جا پہ ہو نکے ہی دہب کا
خود غرض ہے وہ اپنے مطلب کا

وہ کسی گل سے ہو گا خرم و شاد
مثل بلبل نہ تم کرو فریاد

یہ اگر سچ ہے ای سپہر مقام
نہیں کچھ اس میں ہم کو جائے کلام

دل پہ کسکا بھلا اجارا ہے
نہیں ہمکو یہ ناگوارا ہے

راس لاسے خدا مبارک ہو
تجھے شکوہ ہی یہ مگر ہمکو

کون تکو حلال کرتا تھا
کون تیغ پر ملال کرتا تھا

کون گردن پہ پھیرتا تھا چھری
کہنے کی تھی بھلا زبردستی

کیون کہا تھا کہ چل آؤنگا دیر ہرگز نہ مین لگاؤن گا
تم سا کم ہوگا صادق الاقرار خوب وعدہ وفا کیا ای یار
جبکہ زیبا تھا وہ کیا تمنے نام مجنون کا رکھہ لیا تمنے
لو بس اب ہے تمہاری منہ انصاف آنکھین پہیرین ذرا کہو خوب صاف
یہی الفت کا کیا نتیجا ہے جا کیا تمنے یہ بھی ہوتا ہے
دیکھو غیرت جو کچھ ہی رکھتے ہو زہر کھا جاؤ تم کہ ڈوب مرو
حرکت یہہ نہ تمکو زیبا ہے بات جو تمنے کی وہ بیجا ہے
ہائی کیا جانکو عذاب دیا آتش غم سے دل کباب کیا
ارے بدذات اور کیا کہون مگر اپنا خدا سے چاہتی ہون
جیسا مجھکو پھنسایا آفت مین تو بھی الجھین پڑے مصیبت مین
تھی محبت نہ مجھسے گر ای ماہ بات کا اپنے چاہئے تھا نباہ
خیر اس تذکرے کو جانے دو گوش دل سے یہ بات میری سنو
تمنے جسکے لیے سہے یہ الم مین دلاتی ہون اوسکو تمکو قسم
شکل اپنی ذرا دکھا جاؤ مثل بسمل ہمین نہ تڑپاؤ
چھوٹ نہ جائیگی پاؤنکی مہندی کچھ نہ حرمت گھٹیگی صاحب کی
ہو اگر یہ تمہارے دل مین ڈر گر نہ مین آنکے پاؤن گا جاکر
سجدہ اتم نہ یہ خیال کرو ہم نہ روکین گے تو قسم لے لو
کبھی کہتی تھی یون دہ شعلہ جگر کھل گیا حال آہ کیا کیجیے
جسکی تیغ ادا سے ہو مجھے جرح جسکے دیکھے سے تن مین آتی ہو روح
رنج اوسکا نہین گوارا ہے ہم سے اسواسطے کنارا ہے
اپنی چاہیتی سے جو ڈرتی ہو اسلیے ستم گریز کرتی ہو
کہین ایسا نہو بگڑ جائے اپنے کوچے کی خاک چھنوائے
یہی کہہ کہکے وہ ستم تصویر سر دھن روتی تھی مثل ابر مطیر
جو کہ اوسکی وزیرزادی تھی الفت اوسکی بہت وہ رکھتی تھی
دیکھتی تھی جب اوسکا غیر احوال ہوتی تھی مبتلائے رنج و ملال
لیکے اوسکی بلائین کہہ و تدبیر اوس سے کرتی تھی اسطرح تقریر
بلکہ آپ کا کہہ ہے خیال سوچو دل مین اس الم کا آل
گرچہ کچھ دنون رہا سامان دشمنون کی نہ بچیگی کیونکر جان
راز دل کچھ زبان پر لاؤ ہم سے اپنا نہین نہ کرو فکر کم
کبھی کہتی اوس سے یون غیرت حور کیا کرون تجہسے حال اپنا کہو
اب سفر جان زار کرتی ہے کیا بتاؤن کیا گذرتی ہے
گر نہ اتنک پھر اوسے دیکھی راہ بھولا ہے کیا وہ پردیسی
گھلی جاتی ہون اس الم سے مین ہونگی جان نثار اوسکے غم سے مین
غم کے پھندے مین آگیا ہے دل سخت آفت مین مبتلا ہے دل
راہ جبکہ نہ اوسکو لاتی ہون اور دونا خلاف پاتی ہون
اب نہین اپنا زور چلتا ہے آج ہی کل مین دم نکلتا ہے
اپنی قسمت سے کمال حیرت ہے کچھ نئے رنگ پر طبیعت ہے
چاہتی ہون کہ اوس سے نفرت ہو بدلے الفت کی اب عداوت ہو
آزمایش ہو دلکی کیا منظور کرتی ہے مجھکو بیکسی مجبور
آنکھہ ہر ایک سے چراتی ہون جی مین کٹتی ہون تلملاتی ہون
کیا ہی وحشت کی اب گھڑی آئی ہے شرم آتا ہو جدائی ہے
طایر ہوش پر کو تولتا ہے ضبط ہر وقت دل ٹٹولتا ہے
ایکجائی یہ جان مرنے لگی آبرو سے گریز کرنے لگی
صبر بیٹھا ہے اپنا کر یا تو [illegible] [illegible]
جسکی قسمت کہ مین اوٹھاتی ہون دشمن جان ہر ایک کو پاتی ہون
شاہزادی سے سنکے یہ تقریر کہتی تھی [illegible]

وہ نہین کیا آپ کو اسکا جواب
اب تو باور حضور کو آیا
اسکو الفت ذرا بھی ہوتی گر
عاشقی کا یہ ایک حیلا تھا
گر کوئی ایسا بے وفا ہوگا
عاشقی جھوٹ سچ جتاتی ہین
ہم تو پہلے ہی سمجھے تھے یہ حضور
اب یہ لازم ہی اے مشفق مجھکو
وہ تو پھر جاتی اور پرے دیوان
اری رنڈی ذرا حواس مین آ
نہین غیبت کسیکی کرتے ہین
لعنت اوسکو فرشتے کرتے ہین
سچ تو یون ہی کہ آپ بھی سادہ ہو
چھوڑ رہین اپنے جی سے ہو بے سبب
ہمنے مانا کہ بیوفا ہے وہ
زندگی پھر یہان نہ آئیگا
اوسکو جو لوگ جانتے ہون برا
دیکھے اوسکو ہم تو اپنا دل
عشق کا جن سوا ہے اسیر
وہ کمل تر تمہارا شیدا ہے
چین کب اوسکو چاہ مین ہوگا
یہ بلا تو نہ تھا کہ مین ہو پن
الغرض الفت سے مجھکو نفرت ہی

مجھکو تو چھوڑا جانتی تھین جناب
ایک پھر سو بھی عرق کچھ پایا
نہ کسی جا ٹھہرتا وہ دم بھر
اوس مین خوبی کا یہ سبھی تھا
اوس سے بڑھ کر نہ پر دغا ہوگا
دام مین نابلد کو لاتے ہین
نہین آئیگا وہ بہت مغرور
نام ایسے کا بھول کر بھی نہ لو
تھم دل وجان سے اوسپہ ہو قربان
خوبی عمر کی اپنا منہ بنوا
یون نہین نام سیکھے ٹھہرتے ہین
اور رذی فہم نام دھرتے ہین
ویسا ہر ایک کو سمجھتا ہے
چاند پہ خاک ڈال سکتے ہین کب
سچ سے ہے لاریب پر دغا ہے وہ
سوز غم سے ہمین جلائیگا
ہے یہی بات بس یقین زیبا
نہین اب پھر کسی پہ جاتا دل
میرا کہنا نہ کچھ کرے گا اثر
اسمین جو شک کرے وہ جھوٹا ہے
ہے یقین بلکہ راہ مین ہوگا
چاند ہی شکل مین لگے نہ گہن
یہ نئی طرح کی مصیبت ہے

بات میری نہ آپ مانتی تھین
یا ابھی آپ کو ہے باقی شک
اب بڑی چیز بھی اگر وہ اوٹھا
تو صاحب نہین یقین مانین
ایسے ہی اعتبار رکھتے ہین
یہہ تو ہے انکی باتین ہاتھ کا کام
اپنے ڈر سے کچھ نہ مارا دم
اس سے بڑھکر کوئی حماقت ہے
تیسے یہہ وہ بری ہوتی تباہ
ہے لگا اونکے جانے مین مشتاق
ہے یقین تجھے بھی سنا ہوگا
مانتی ہون تمہاری باتین کب
لاکھ کوئی کہے نہ مانونگی
لوگو کیا تمکو ہاتھ آئیگا
صادق القول ہو || ان نامہ
آنکھون سکھ اور جگر مین بھی
ایسے بد ورقہ سے نہ عشق کرین
شاہزادی کا جب سنا یہ بیان
پھر تو کی اوسنے اسطرح تقریر
آئیگا وہ یہہ ہے یقین مین
نہین کہتے کہ عشق ترک کرو
دو ہی دن نہین یہ کہو دیا سب حسن
عقل رکھتے ہوئے شعور نہین

بلکہ دشمن حضور جانتی تھین
نہین اسکا یقین ہوا اتنا
تو بھی باور مجھے حضور نہ تھا
کر ادا کر رہا ہو وہ شرطین
با وفا کا وفا رکھتے ہین
ہین یہ مشتاق سمین کیا ہو کلام
اوسکی تقریر سب سنا کیے ہم
یہ نرالی جہان مین الفت ہے
آخر اوسکو دیا یہ چلکے جواب
ہو گئی کچھ دہن شہرہ آفاق
بیٹھ پیچھے کہے جو کوئی برا
بیوفا ہین زمانہ مین کیا سب
بلکہ برعکس بات جانونگی
وہ اگر نہ مجھسے چھوٹ جائیگا
اور پیدا کیا ہے وہان لذر
لوگ بکتے ہین کیا او نکا ہی
نہ کبھی ایسے شخص پر وہ مرین
سمجھو دخت وزیر لوین آن
ہمنے مانا یہ اے ستمگر ہو
کر رہا ہوگا وہ ادا شرطین
مثل فرہاد جان شیرین دار
بحر غم مین ڈبو دیا سب تن
ایسی نادان تم اے حضور نہین

آسمان سے گلا بھی کرتی ہو ۔ جھینکتی ہو کبھی نصیبوں کو
ابھی اچھی ہو کچھ نہیں بگڑا ۔ دل کو سمجھاؤ اب برائے خدا
خاک پتھر کوئی تمہیں سمجھائے ۔ کون بیہودہ اپنا مغز پھرائے
کھانے پینے کا تو بھلا کیا ذکر ۔ سر کھلا ہے تو کچھ نہیں ہے فکر
آنکھ آئینہ سے چراتی ہو ۔ منہ کسیکو نہیں دکھاتی ہو
کارساز جہان ہے تقدیر ۔ کچھ نہ کچھ ہو ہی جائیگی تدبیر
جسطرح سے ہو دل کو بہلاؤ ۔ سیر گلزار کو کبھی جاؤ

غصہ لوگوں پہ تم نکالتی ہو ۔ لو سمجھتی ہیں جو بات ٹالتی ہو
چند دن میں بنائی یہ حالت ۔ دیکھ کر شکل ہوتی ہے وحشت
چڑھ گئی ہے دماغ پر ایسی ۔ بات سنتی نہیں کسیکی بھی
مضمحل کر دیا ہے سینے کو ۔ منہ لگانا ابھی چھوڑا مسّی کو
کیسے جوڑے لونگ کو دی شکست ۔ ہاتھ کھینچا حنا سے بھی ہیہات
رکھیے او پیش نگاہ اب ہر دم ۔ دور کر دیگا وہ سب رنج و الم
گر نہو دل پہ صبر کیجئے آپ ۔ چند روز اور صبر کیجئے آپ

دل گواہی یہ دیتا ہے ہر بار ۔ آج ہی کل میں آتی ہے وہ نگار
ساقیا اب فراق یار ہے شاق ۔ دل بہت بھر دیا ہے مشتاق

آنا مہ لقا کا اور ملاقات ہونا شہزادہ سے اور باہم شکوہ و شکایت ہونا

فرقتِ دختِ رز نے مارا ہے ۔ ہجر اک دم کا ناگوارا ہے
شمع جانان کی آج ہو گئی گل ۔ دل میں ہر نور روز او شب بلبل
ہو چکیں آج سب ادا شرطیں ۔ ابتو جی بھر کے یار کو دیکھیں
مہ کسطرح سے کسی جا پر ۔ نہ ٹھہرتا تھا وہ کبھی دم بھر
اب نہ گھبرا تو اے دل مضطر ۔ سہا اسے نزدیک ہے دلبر
سچ تو یوں ہے اگر پڑی سختی ۔ رہے ثابت قدم نہ چھوڑے جی
ایک مدت کے بعد وہ گل تر ۔ پہونچا اک روز یار کے در پر
آ گئی جو مصیبت اپنی یاد ۔ لگا رونے وہ غیرتِ شمشاد
اشک آنکھوں کی سمت جو آہ سرد ۔ کانپا اوس غیور کا دل پر درد
تھے جو وہ دل پہ چوٹ کھائے ہوئے ۔ ایک مدت سے دل لگائے ہوئے
رہی سکتے میں دیر تک وہ پری ۔ دل بیتاب سے یہ پھر بولی
یہ بھی عاشق کسی نگاہ کا ہے ۔ اسنے بھی روی ہجر دیکھا ہے
دفعتاً کی جو اس طرف کو نظر ۔ دیکھتی کیا ہے وہ پری پیکر
نہیں ہے اپنی تن بدن کی خبر ۔ ہے سراپا سے یہ ثبوت مگر

شیشہ و جام جلد حاضر کر ۔ پھر رہا ہے خمار سے اب سر
آج بلبل سے وصلتِ گل ہے ۔ جی کو دینے میں کیا تامل ہے
مہ لقا کی ادھر یہ حالت تھی ۔ شوقِ دیدار کی جو کثرت تھی
چلتے چلتے جو تھک بھی جاتا تھا ۔ یہ سخن وہ زبان پہ لاتا تھا
ناتوانی تو اتنی طاقت دے ۔ در جانان پہ یہ حزیں دم لے
چاہیے پیر خدا کی بھی امداد ۔ شاد ہو جائے خاطرِ ناشاد
خوب اوس وقت شاد و شاد ہوا ۔ نخل امید بامراد ہوا
اوسگھڑی کہتے ہیں کہ شہزادے ۔ وہ جو ہر کو نہیں اپنی بیٹھی تھی
پر اثر تھا یہ نالہ و شیون ۔ ہو گیا تازہ اوسکا زخم کہن
مرغ بسمل کیطرح تڑپا دل ۔ لے اوڑا اور سمت اوسکا دل
دیکھیے بس یہی نصیب ہے یہ ۔ اپنا ہمدرد اور حبیب ہے یہ
کر چکی جبکہ دل سے یہ گفتار ۔ جا چکا تھا جو اوسکا صبر و قرار
کہ ہے استادہ در پہ اک شمشاد ۔ درد آمیز اوسکی ہے
دشت صحرو وفا کا مجنوں ہے ۔ کسی لیلا منش نے

داغ سینہ پہ تازہ تازہ ہے
خاک رخ پہ بجاے غازہ ہے

گو فلک نے اسے مٹایا ہے
اب بھی یہ سیکڑون مین اچھا ہے

یون لگی کہنے دیکھکر اوسکو
یا الٰہی یہ میرا دلبر ہو

وہی انداز ہے وہی صورت
وہی چتون ہے اور وہی قامت

گاہ کہتی تھی کیون نہ وہ آئیگا
رشک تابان کو کب دکھائیگا

بعد مدت جو اوسنے دیکھا تھا
دلکو ہر بار اوسکے دیکھو کا تھا

نہوا جب ثبوت کچھ اسپر
ہوگیا غم سے حال نوع دگر

تن سے پرواز روح کرنے لگی
بار بار آہ سرد بھرنے لگی

دل کو وحشت الم ہوتا تھا
رنگ رخ ہر گھڑی بدلتا تھا

آئی اتنے مین وہان جو خستہ جگر
اوس پری رو کو دیکھکر دلگیر

بولی گھبرا کے خیر ہے کیا ہجر
کسلیے یہ اداس پھرا ہے

کہا اوسنے اری بتاؤن خاک
صدمۂ درد و غم سناؤن خاک

انکھڑی آپ مین نہین ہین تن
دل کہین جی کہین کہین ہے تن

تھام کر اپنے دلکو اکباری
مہ لقا کو دکھا کے رونے لگی

دیکھ ایستادہ ہے جو وہ گل تر
کر دیا اوسنے اسکو گھڑی منتظر

خانۂ دل جلا کے خاک کیا
جان کو بھی میری ہلاک کیا

جیسے دیکھا ہے وہ رخ پر نور
مجھسے کہتا ہے یہ دل رنجور

جسکی تیغ ادا سے بسمل ہے
دیکھ اسکو یہی وہ قاتل ہے

کہا اوسنے دریغ کچھ ہے دل
بندے اس بات کی نہین قائل

کرون تسلیم بات یہ کیونکر
ایک صورت کی ہین ہزار بشر

گر وہ ہوتا تو کیون ٹھہر جاتا
کسلیے یہان نہ وہ چلا آتا

میرے کہنے کا گر نہین ہے یقین
کیسے دیتی ہون اسکو ذہن نشین

ایک پری رو کو اوسنے بلوا کر
کہا اوس رشک گل کو دکھلا کر

وہ مصیبت زدہ کھڑا ہے وہان
اوسکو لے آؤ اپنے ساتھ یہان

لائی ہمراہ اوسکو وہ جاکر
کی خبر اوس لقا سے آکر

پاس چلمن کے اوسنے بٹھوایا
کی نظر اوسنے جب تو یہ دیکھا

ایک عالم ہے خاکساری پہ
فوق ہے اوسکو شہریاری پر

اوسکو پہچانا اوسنے آخرکار
سمجھی ہے تو وہی یہ گلعذار

عقل پر اپنی پھر ملامت کی
بولی پیارے بلائے وحشت کی

دیکھکر اوسکی سمت کو اکبار
اوس سے کرنی لگی وہ یون گفتار

ہمکو صاحب جواب یہ دو تم
کیسی مجنون کے ہم قدم ہو تم

کتنی مدت سے دشت گردی ہے
کہو لیلی کہان تمہاری ہے

ہے عیان شکل صاف ناتوان دلی
کسطرف لیلی ہے خواہش دلی

بار خاطر نہو اگر اے ماہ
نام سے اپنے کیجیے آگاہ

بولا یہ سنکے وہ خجستہ نہاد
ہون زخود رفتہ کچھ نہین ہے یاد

کیا سناؤن جو مجھپہ گذرا ہے
پیش آیا وہی جو لکھا ہے

گھر جو پوچھو تو دشت غربت ہے
رنج مجکو بجاے راحت ہے

بلبل گلشن محبت ہون
تو گرفتار دام الفت ہون

میرا لیلی منش نہین ہے دور
محمل دل مین ہے مقیم وہ حور

نام اپنا بتاے کیا ناکام
دل لگا کر ہوا ہون بدنام

کوئی کہتا ہے عاشق فرہاد
کوئی کہتا ہے خانمان برباد

بخت موافق کبھی نہ زمانہ تھا
حسن کا اپنے بھی فسانہ تھا

کہتے تھے لوگ ماہ پارا ہمکو
مشتری سودائی ہو افتاب تو

جبکہ یہ اوس حزین نے کی تقریر
دل پہ دونون کے کر گئی تاثیر

اوسکا غیر حال ہوا
اور مجھ ... کو بھی ملال ہوا

آگ سی لگی ... دل ... روشن
اگر ... کرنے ... دشمن

دل کو شاد کرکے بولی خوش ہو کر
دو گے اوسکے صلہ مین کیا ہمکو
بولی وہ شوخ سنکے کیا خوب
جنکی خاطر یہ آفتین جھیلین
مجکو زندہ کبھی نہ چھوڑینگے
خوب تجویز یہ سلوک کیا
کر چکی اسطرح سے جب تقریر
کرتے تھے جسکا ذکر خیر حضور

ہے گنہگار تیرا ای قمر منظر
ہو جو منظور صاف وہ کہدو
واہ اقرار کرتی ہو کیا خوب
جنکی باعث مصیبتین جھیلین
ظلم کرنے سے منہ نہ موڑینگے
واہ وا واہ ای قمر سیما
بولی جلین اوٹھا کے یون شمشیر

ہم تو کیا دین تمکو دیجی بیبی
بولا جانبخش اپنا سمجھونگا
ای میان یہ تو ہم سے کہدو تم
اونپہ ظاہر اگر یہ ہوگا حال
کاٹ ڈالین گے ناک چوٹی کو
مین نہ مانون گی ایسی باتونکو
ای میان اسطرف ذرا دیکھو

ہجر سے آپکو ہوا وصل نصیب
مال کیا شے ہے نقد جان دونگا
نقد جان دوگی کسکو کسکو تم
کیا کرینگے بتاو میرا حال
دینگے تعذیر بوٹی بوٹی کو
بندی بھی جانتی ہے سب انکو
یاد ہمکو کروگے کیا دیکھو
کہین ایسا نہو یہی ہو وہ چور



دیکھا اسنے ادہر جو گھبرا کر
کپڑے میلے ہین اور بے کہلا
غم فرقت سے دل ہے رنجیدہ
آگیا قد کی راستی مین بل
سر کو اوس حور پر نثار کیا
یہ طبیعت کو اعتدال ہوا
پھر تو دفتر کھلے شکایت کے
یہ بناوٹ کی غیر حالت ہے

رخ محبوب صاف آیا نظر
تن بدن کی نہین خبر اصلا
ہوگیا زرد مردم دیدہ
نہ وہ چتون ہے اور نہ وہ چھل بل
منہ پہ منہ رکھکے خوب پیار کیا
تہ بہ تہ رنج دل بحال ہوا
لگی ہونے بیان مصیبت کے
کوئی جانے بڑی محبت ہے

اوس پریرو کا ایسا دیکھا احوال
خشک لب ہین تپ ہجران نام نہیں
علانیہ آنکھ نہین اوسکی ایسی ہین
دیکھا جسوقت اوسکا یہ عالم
دل مین اپنے وہ شاد شاد ہوئی
تپ فرقت تمام ہوگئی دور
بولی یون ناز سے وہ چھیڑ
جال مین تیری مین آونگی

ہوگیا غیر غم سے اسکا حال
ضعف سے طاقت سخن نہین
کیسے وہ تحمل غم کے تمام نہین
ہوگیا اور مبتلاے الم
نامرادی سے بامراد ہوئی
زردی رخ بھی ہوگئی کافور
کر دیا باتین جا کہ اور کہین
اب دوبارہ نہ منہ کو کھاؤنگی

دل لگا کر اوسکا نے وہ بیدا　　دودہ مجھکو چھٹی کا آیا یاد
تیری خلقت مین بیوفائی ہے　　بولی بولی مین کج ادائی ہے
تجھکو قائل مین اپنا جانتی ہون　　اب تیری بات کب مین مانتی ہون
دل لگا کر نہال ایسے ہوے　　صبح گمرہ زلال ایسی ہوئی
خوب ارمان جاسکے جی والی بیا　　شکر صد شکر اب کبھی ابر آئی
بولا من سنکے یہ وہ غیرت ماہ　　کیسا معشوق اور کیسی چاہ
آفت روزگار تمہین ٹہرین　　قہر بیداد گار تمہین ٹہرین
ورنہ ہوتا نہ برسون جھگڑا　　بلکہ تا زیست رہتا آزارا
تیرے سر کی قسم لڑا دی جان　　اپنے نزدیک تو فدا کی جان
اب کہانتک کرے تمہین یہ کور　　خوبی بخت سے رہا مجبور
صورت زلف اب نہ برہم ہو　　پھر حق اب تو مجھسے ملجاؤ
ہمین مجرم سہی خطا بخشو　　تمہین زاحم سہی خطا بخشو
یون اگر آپکو نہ باور ہو　　مجھسے درگاہ مین قسم لے لو
بولی جھنجھلا کے وہ کہ چل چخ دور　　صاف اسطور سے ہوئی مین ضرور
چلو ملجاؤ ہو چکے نخرے　　اب نہ تڑپاؤ ہو چکے نخرے
وجہ سمجھی ہون اس حمایت کی　　صاف آتی ہے بو محبت کی
آپکے گر پسند خاطر ہے　　تجھے عشق اس سے ظاہر ہے
بولی جو جھنجھلا کے یون غیرت ماہ　　تم بھی کتنی ہو بدگمان واللہ
آگ لگجائے عشق کو در گور　　دیکھون گر اس نظر سے تمکو
خیریت ہے مین بار بار کہین　　دل لگانے مین اعتبار نہین
ہو مبارک تمہین کو انکا وصال　　آنکھین [illegible] ہو تمہی کو خیال
واہ کیا کہنا تیری عصمت کا　　شہرہ ہے [illegible] عفت کا
ایسی باتون [illegible]　　ہو کی [illegible]

مجھکو نفرت ہے تیری صورت سے　　ہول آتا ہے ایسی مورت سے
مرکے سو بار تو جو زندہ ہوا　　تو بھی بار دگر نہ اصلا ہوا
ایڑیان ہم تو رگڑتے تھے یہین　　تم ہو مشغول عیش و عشرت مین
اب صفائی محال ہے دلکی　　ہو جو راضی محال ہے دلکی
دل لگایا ہے کس سے بتلاؤ　　اب کبھی کیون آ کے لوٹ ہی جاؤ
شہر مین وہ آپکی نہ آسان تھی　　سچ جو پوچھو تو دشمن جان تھی
شہر خود آپ سے شہیدانہ کیا　　حل ہر اک عقدہ مشکل کیا
تجھکو واللہ خود یہ تھا منظور　　سو بیچ مین جلد آپ تک آ حضور
ہر گھڑی ایک سال تھا مجھکو　　کیا کہون جو ملال تھا مجھکو
جلد مطلب نہ جب حصول ہوا　　اس سے ناچار دل ملول ہوا
منتون پر کرو تمہاری نظر　　رفتہ رفتہ گئے پھری ری نظر
اب کرو لگا نہ کوئی ایسی بات　　چلیے صاحب گذشتہ را صلوات
گرد ون مسطور عہد نامہ نگک　　لیلوا ای تو عہد نامہ کبھی
بیٹھی تھی وہ جگہ جو تھی وزیر　　بولی یہ رنگ دیکھکر وہ شریر
شاہزادی نے جب سنا یہ کلام　　ہنسکے اوس شوخ سے کیا کلام
چلو باتین نہ یہ بناؤ تم　　اپنی خوبی نہ اب جتاؤ تم
مین نہ زنہار سوت جانونگی　　کوئی طعنہ نہ ہو لگا دونگی
مجھسے ایسا نہ تم گلا ہرگز　　کسی خیلا یہ اتہام کرو
لیے مرتی ہو کیون غریبون کو　　ہے میسر یہ خوش نصیبون کو
جھوٹ کرتے نہین یہ بات بیان　　پالی مرتا ہے جسکے سبب جہان
ملکہ بولی کتنی سیتے ہو　　سچ ہے کیا جا کے لوٹ آئی ہو
سچ ہے تم ایسی پاکدامن ہو　　ایسے کیا لی ہی پاک دامن ہم ہو
ایسی بہتر نہین ہنسی دیکھو　　کسی احمق کا جائے جی [illegible]

اونسکو آزردہ جب بہت پایا
ہنسکے اوس حور نے یہ فرمایا
نہ برا مانو لوگٹا ہ ہوا
حال کیوں اسقدر تباہ ہوا

غدر کرتی تھی کچھ مناتی تھی
کبھی در پردہ یوں سناتی تھی
آج سے تمنے ایک سیکھی بات
سچ بھی بہت یہ اچھی بات

اوس کی پردہ میں کرینگے پیار
تا نہو ری کسی پہ عشق اظہار
بولی وہ سنکے طنز کی باتیں
آپ اپنی زبان کو روکیں

کبھی یہ ہو مجھسے چپ رہو گی تاب
چھر نکالی ہے تمنے تو کیا خوب
خیر اگر آپکو ہے شر منظور
میں بھی باز نہیں ہوں ابکے

سمجھا میں بھی اب وہ دن گئی حجاب
دلمیں ہو جاؤنگی بہت بیتاب
بات ہی آپکی کہ مکر سی ہے
سچ تو تقریر خوب سیکھی ہے

خود ہی کہتی تھی اور کرتی ہو
نام پھر دوسرونکو دہرتی ہو
بولی وہ مہ خدا سی در زندی
ایسی باتیں تجھسے کریزندی

ہاں میری جان جب برا مانو
کوئی کہتا ہو کچھ اگر تمسکو
رونی صورت نہ اب بناؤ تم
بات کوئی نہ دلمیں لاؤ تم

جانتی تھے تنک مزاج ہو تم
یہ تو ثابت ہوا میاں آدم
چھیڑتی تھی تجھی تو میں بخدا
کرتی ایسا گمان سودا تھا

لو اوٹھو اب پاؤں پھیلاؤ
آؤ میری گلے سے لگ جاؤ
سچ کہو اب تو کچھ ملال نہیں
سچ تو یا نب سہی کچھ خیال نہیں

بولی جو چاہو اور اب کھیلو
نہیں اسکا گلا ذرا مجھکو
کچھ میں ایسی نہیں تھی دل پر زور
جو کہ ہوتی ہنسی ہاں کی زرد

پر نہیں ایسی تھیں تمہاتیں
چہلیں یہ مجھکو خوش نہیں آتیں
تم تو طالب ہوا ور وہ ہی مطلوب
مجھکو کچھ گریان نہیں مرغوب

جبکہ کچھ چہلیں ہوچکیں باہم
بولی دختِ وزیر یوں ہمدم
ابتو ملت راست تم انجام
بدلو پوشاک اور کرو حمام

مجھسے کہتی رخصت سفر کرو مگر یں
پھر ادا سنتیں حضور کریں
آخر اون دونوں نے کیے حمام
برج خورشید کا ہوا تمام

دیدنی دونوں سے نکھار کھے
بعد مدت سے ہمکنار ہوے
سنی ہوتس نے جب یہ خوشخبری
ہوگئی اوسکی کلفت خستگی

جبکہ فرزند یہ جاں فزا پایا
ہو کے بیتاب وہ وہاں آیا
کی محل اسنے یہ آسکے خبر
آپ کا مونس اسکے ملاؤ سر

ذائع دور ہی ملک نے آیا ہے
کچھ تصدق بھی ساتھ لایا ہے
شاہزادی نے جب سنی یہ خبر
ملکہ سے یہ بولا خوش ہو کر

کہ یہ بھید افزیر زیادہ سے ہے
مجھکو فرزند سے زیادہ ہے
ہو خوشی آپکی اگر اس آن
سامنے اوسکو میں بلالوں یہاں

کہا اوسنے کہ کون چھپتا ہے
جو کہ ہو غیر اوس سے پردا ہے
آیا واں صاحب تمیز و شعور
سجدہ کر ملکے وہ ہوے مسرور

مجتمع سب رفیق و یار ہوے
نذریں دیدیکے ہمکنار ہوے
بیٹھی جب ملکہ سب وہ خرم و شاد
گائی ترا سدون نے مبارکباد

سبکو انعام تھا دیکے دیا
تنکو رخصت ہر اک بشر کو کیا
شوق وصلت میں ایسکہ تھی مضطر
لیٹے پھر دونوں اک چھپر کھٹ پر

شوق اپنا یہ گل کھانے لگا
اور دست ہوس بڑھانے لگا
پاؤں دابے کبھی بلائیں لیں
سر کو سینے سے اوتار تکیہ میں

مصحف رخ کا بوسہ کچھ لینا
ہو سکے منہ چوم گاہ ہنس دینا
کر لیا اوس پر کچھ جب تسخیر
پیر نکالی وصال کی تدبیر

سے لیا بوسہ اوس شکر لبکا
کہا اوس سے جو حرف مطلب کا
آنکھ غصہ کی اوسنے دکھلائی
تیغ ابرو پہ اینٹھ بل لائی

چھوڑنا ہاتھہ سے لبون ہی کبھی — رو کے بیٹھنا ہنسی ہرگز بھی
کی لگاوٹ نہی نہی گھاتین — سب بے لطف اسکو دن کہین باتین

کسقدر سنگدل ہو تو در گور — ناتوان سی یہ چاہیے یہ زور
عاقبت جان پہ جب بنی اوسکو بھی — کھائی ہیرے کی اوسنے صدمے کی

تب ہوا سب بدن پسینے مین — دلکو آیا قرار سینے مین
لطف حاصل ہوا جو صحبت کا — ہو گیا دور درد فرقت کا

پایا اوسنے جو گلبدن اپنا — نہ پایا اوسنے وطن اپنا
آئی کچھ بھی والدین کی یاد — کیا ہوئی اوسپہ ہجر مین بیداد

جانا مہ لقا کا مع حسن آرا طرف وطن کے اور شکست ہونا جہاز کا

چلے پیمانہ سے تری ساقی — آئینگے ہے جو زندگی باقی
پی ہے ہر چند مین شراب الباقی — کیا کار عذاب ایسا ہی

کچھ دنون کی اب کرونگا طواف — کسی صورت سے تا کہ ہون معاف
پی ہے جیسے شراب حب وطن — خار آنکھون مین ہو گیا گلشن

بیٹھا تھا ایکدن یہ گل سرو — اور پہلو مین تھی وہ غیرت حور
کچھ جو ماں باپ کا خیال آیا — اشک آنکھون مین اپنے بھر لایا

ملکہ بولی کیون مکدر ہو — حال احوال بیان کرو
کہا اوسنے تمھین بتاؤن کیا — حال جو کچھ ہے وہ سناؤن کیا

یاد آتے ہین مجھے والدین سبھی — ایک ساعت نہین ہے چین مجھے
چاہتا ہون اونھین کو دیکھ آؤن — ہونگی وہ میرے ہجر مین بیکل

بولی وہ حور کیا تعجب ہے — کیا تمھین پوچھنے کی حاجت ہے
مین بھی مشتاق ہون چلینگی ساتھ — لیا پیوند کیا اپنے ہاتھ مین ہاتھ

کیسے اوس وقت سے ہی تقریر — تھی ہوا اوس ماہرو کی دستگیر
اس قمر کی خوشی جو تھی منظور — کیا اپنی جگہ اوسے مامور

گو وہ تھی اوسکی خیرخواہ قدیم — پہ کیا اسطرح اوسے تعلیم
یہ کہا راضی مری بخشیت کو — اونکو صلا نہ کچھ اذیت ہو

سبکو سونپے سپرد ہم سمجھو — سونپتی ہون تمھین یہ خانہ کچھ
نشیب و فراز سمجھا کر — مال و دولت تمام دکھلا کر

ہم لیے کچھ ضروریات سفر — اور کہا اس قمر سے یون ہنسکر
لیجئے ہم تو ہو چکے تیار — تم ہو چلنے نہ چلنے کے مختار

سنکے یہ خوش ہوا وہ ماہ پارہ — کہا آراستہ ہو جلد جہاز
چند دنمین وہ ہو گیا تیار — لیکے ہمراہ سب رفیق و یار

شاد و خرم وہ گل سوار ہوا — خرم سیر جانب دیار ہوا
کھل گئے بادبان چلا وہ جہاز — لے اوڑا صورت صبا وہ جہاز

جب وطن کے قریب آ پہونچا — خادمونکو وہان یہ حکم دیا
چھوڑ دو اب جہاز کا لنگر — ہم کرینگے مقام اس جاپر

سنکے یہ حکم شاہزادی کا — ناخدا نے جہاز ٹھہرایا
دست نازک مین اپنے لیکے قلم — کی یہ عرضی پدر کو اونے رقم

اوسمین مضمون یون کیا تحریر — شاہ گردون تھا عرش سریر
بندہ یان بامراد آیا ہے — خادمہ ایک ساتھ لایا ہے

کجروی کی نہ آسمان نے اگر — پہونچون اوس آستان دولت پر
ہوئیگا خاکسار یہ حاضر — کر دیا ہے غلامونکو باہر

جب عریضہ وہ کر چکا تحریر — دیکے ہرکارے کو یہ کی تقریر
در دولت پہ تو اسے پہنچا — جلد تر یان جواب لا اسکا

لیکیا اوسکو اوڑا وہ ہرکارہ — مثل صرصر گیا وہ ہرکارہ
جبکہ وہ بادشاہ ہوا آگاہ — بولا خوش ہوکر الاویان اللہ

عرضی گذرانی سب کیباد
اور کہا بادشاہ نے یہ دل شاد

روز افزون ہو یہ اجلال
پر ہو شہزادہ بلند اقبال

فضل خالق سے ہو گیا ان داخل
جلوہ افروز ہے لب ساحل

یک بیک جو یہ مژدہ سن پایا
فرط شادی سے اوسکو غش آیا

ہوش آیا تو خط پڑھا یہ سکر
ہوا داخل محل میں وہ مضطر

ملک نے سنا جو یہ مضمون
ہو گئی شاد شاد وہ محزون

پیرہن میں نہ وہ سماتی تھی
یہ سخن وہ زبان پہ لاتی تھی

جلد میری سواری منگوا دو
مجکو دریا پہ جلد پہونچا دو

یوں لگا کہنے اوسکو پھر وہ شاہ
چلنا کل صبح کو میرے ہمراہ

وان سے دربار عام میں آیا
یہ وزیروں سے اوسنے فرمایا

جلد آراستہ ہو شہر تمام
بدلیں ملبوس سب خواص و عوام

وارث تاج و تخت آپہونچا
اختر اوج بخت آپہونچا

وردیاں زرق برق پہنیں سپاہ
لب دریا ہو خیمہ و خرگاہ

خود کرونگا میں اوسکا استقبال
میری کل نے مجھے کیا ہے نہال

جب سنا بادشاہ کا یہ کلام
ہوئے مصروف کار سب خدام

کوبکو شہر میں اوڑی یہ خبر
ایک سے ایک کہتا تھا ہنسکر

مہ لقا شاہزادہ آیا ہے
پھر خدا نے یہ دن دکھایا ہے

لینے جاتا ہے بادشاہ اوسکو
ہم تو جاتے ہیں تم بھی چلیے چلو

اسقدر شادمان رعیت تھی
جسطرف دیکھو بزم عشرت تھی

غسل کے بعد جو نکلتا تھا
سوئے دریا وہ قصد کرتا تھا

اسمیں وہ بادشاہ عالیجاہ
لیکے اپنے محل کو بھی ہمراہ

جاکے دریا پہ خیمہ میں اوترا
تھا جو مشتاق دید جسکے ہوا

لب دریا کبھی وہ جاتا تھا
کبھی خیمہ میں اپنے آتا تھا

جمع جتنی وہاں یہ خلقت تھی
اوسکو شہزادہ سے جو الفت تھی

رو بقبلہ وہ ہاتھ پھیلا کر
یوں دعا مانگتی تھی چلا کر

اب تو دیدار سے میرے اللہ
جلد آئے نظر وہ غیرت ماہ

آتش ہجر کر رہی ہے کباب
نہیں اب دلکو اپنے ضبط کی تاب

تکتے رہتے تھے ادہر سب مضطر
آیا اتنے میں وہ جہاز ظفر

اشتیاق اوسکو ایسا تھا
خود بھی عرشے پہ آکے بیٹھا تھا

چاہتا تھا کہ دیکھوں ترو پدر
ہر گھڑی دیکھتا تھا اٹھ اٹھ کر

دیکھا جب باپکو بحال سقیم
جھک گیا وہ تہ دل سے بہر تسلیم

سب رعیت نے بھی کیا مجرا
غل ہوا وہ جہاز آپہونچا

انکھوں با تو میں بچھے وہ اہل وطن
ہوا تھا زبان سے قطع سخن

دم میں بادمراد سے وہ جہاز
لب ساحل پہ آیا صورت باز

توپ چلنے لگی سلامی کی
ہوئی حد سے زیادہ سبکو خوشی

تھا مگر اوسکی ماں کا یہ احوال
دلسے بیدل ہوا نہ زن وہ ملال

کہتی تھی خادموں سے یوں ہو حزیں
مجھے بیتاب کر دیا میری ذہن نشین

کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے
کیوں میرا دل یہ ڈوبا جاتا ہے

دلمیں آتے ہیں سیکڑوں وسواس
دست بستہ میں رو برو غم و یاس

سوئے دریا جو کی نگاہ میں نے
نظر آتا ہے سارا آب سیاہ

خیمہ میں کچھ اداسی چھا گئی ہے
رنگ شادی بنا یہ لائی ہے

یوں ہی اک کشتی تھی بے لنگر
واری جاؤں اب ہوں غمگین نہ

دلمیں صدمہ جو دیکھا ہے
اس سے ایسا خیال آتا ہے

تھی وہاں تو خوشی کی یہ سامان
دفعتاً اسمیں آگیا طوفان

دیکھو قسمت کہاں پہنچتی ہے
نور تن عشق کب اوٹھتی ہے

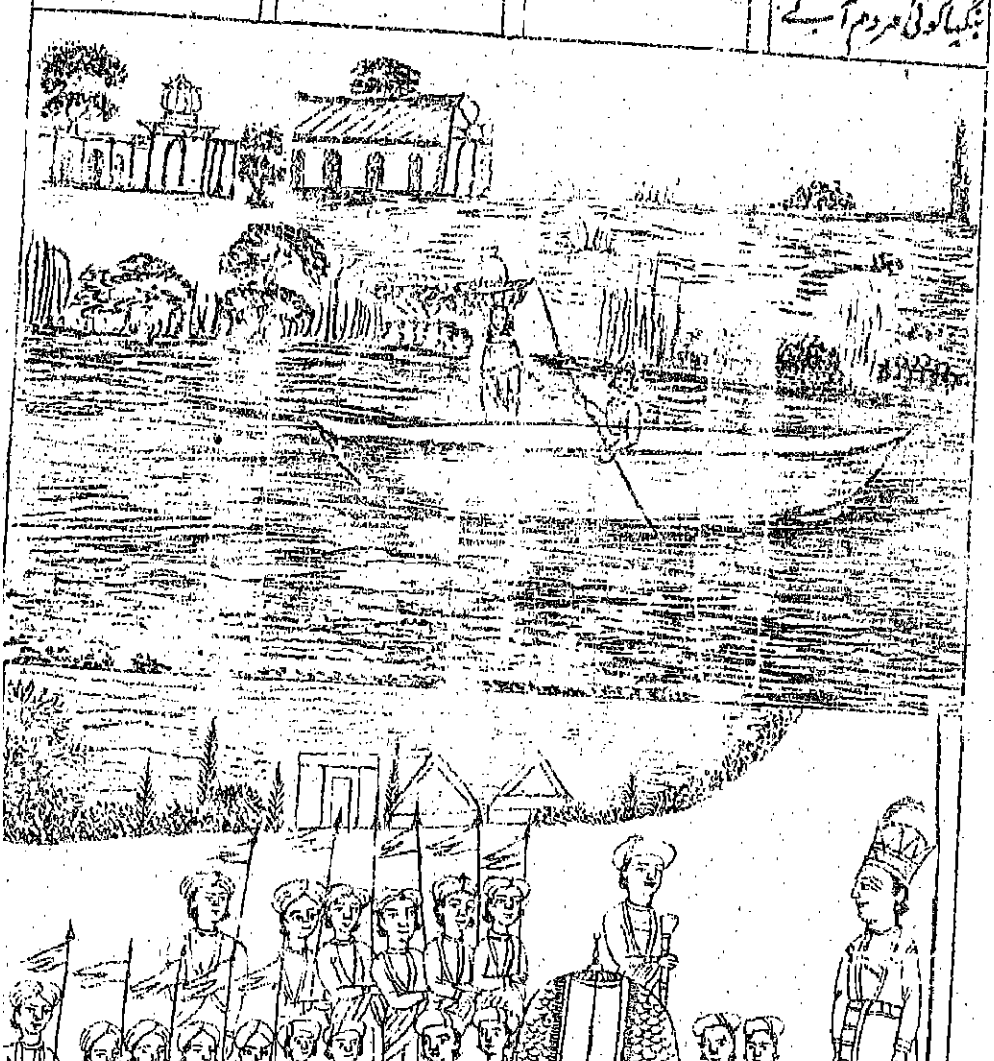
ساحل مدعا تھا تھوڑی دور
اور کنارا رہا تھا تھوڑی دور

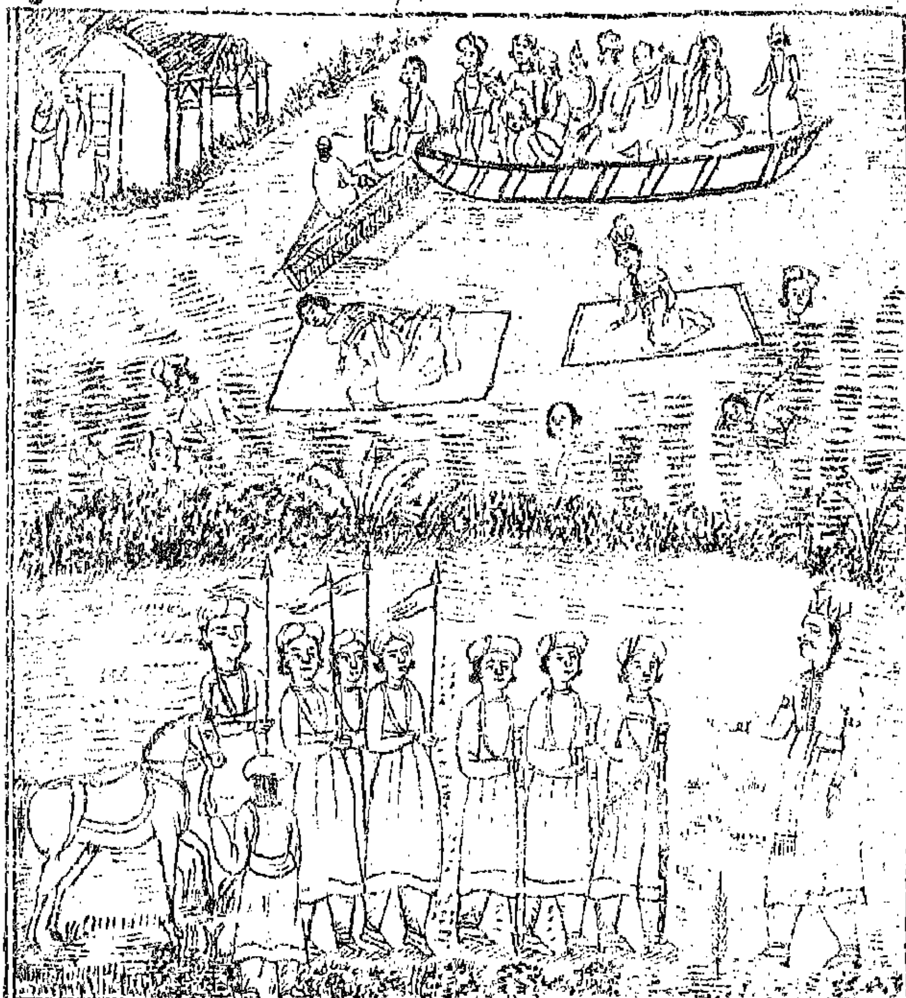
پہونچے تھا اوسکو پہنچایا آفتاب
حسن سے آراستہ ایک تختہ پر
تھا اور بچھے تختے احباب
کوئی ادہر اودہر یون بہا کر
جا لگے گرداب مین پہنسا کوئی
بنگیا کوئی مردم آب سے

شق ہوا جو ہر ایک مثل حباب
ایک تختے پہ میرا تھا مضطر
صورت در پیشہ کچھ تہ آب
گیا اپنے مطلب کے گھبرا کر
لگ گیا ڈر کا آشنا کوئی

لگے بہنے جدا جدا تختے
کسی تختے پہ تھا وزیر اوسکا
کسی جانب کو بہہ چلا کوئی
کوئی لہراسے تھا دست بموج
ہو کوئی خوف سے ہوا بیتاب

ہوگئی کچھ عجب سے آشنا تختے
جز خدا تھا نہ دستگیر اوسکا
اور کنارے پہ لگ گیا کوئی
کہیں گھیرے کسیکو غم کی فوج
ڈال لی اوسنے منہ پہ چادر آب
مثل ماہی نہ تو اک کو بیتابی





ابر الم سے تھا سبکا زہرہ آب
بحر غم میں حباب آسا تھا
ڈوب جاتا میں کاش تم چھٹن
تم سے اب اپنی پھر وصیت تھا
جس سے جب خدا تمہاری تقدیر
رکھنا جانی نہ تم ہمارا سوگ
دیکھو نہیں وہ گھڑی خدا شکر
لاکے تھے تیا کیسی محنت سے
ہو لی غائب نگاہ سے وہ پری
غم میں اوس کی یاد دل ہے پایا
ڈھونڈتی پھرتی میں جا کی خود طور

سوچ وہاں کی کا ہی جگر بچھا کیا آپ
رو کر اور سر ہم پیا اور ہم کہتا تھا
ہائے یہ پیشتر وہ اپنی زندگانی
میں اب زندگی کی صورت سے
گوشہ عافیت دکھائے مجھے میں
روح کو ہو گا نا گوارا سوگ
جیب رخ پیسار سے جفا نہ کرے
لگ گئی نظر تھے مجھ قسمت سے
ہو گیا ایک سمت وہ رنجور
سب عیش اڑ سار ہی تھی خاک
بخت بد سے چلا ہے کسکا زور

تھا عجب وقت وہ معاذ اللہ
رنج اسوقت مجھکو اسکا ہے
بڑھ گیا ایک ایک پھر دا اندوہ
سنکے خالق اگر تمہاری حیات
میری غم میں نہ شبنم بسر کرتا
بولی یہ سنکے وہ اسیر الم
تجکو ابھی یہ آرزو مجھکو
تھا عجب وقت اوسگھڑی یہ ہماں
اک تلاطم بپا تھا ساحل پر
ابر کیطرح کوئی گریاں تھا
سیکڑوں جان الم جاتے تھے

سو ہی دل بیتھی اور شب کی نگاہ
نہیں لیٹ اپنے ابا سے
آسمان دور اور زمین بہی سخت تھا
اور نہ باقی رہے ہماری حیات
عیش و عشرت میں تم بسر کرنا
ترک دو باتیں تمہیں اسلام
تمہیں ہاتھ سے اپنی پی ڈو
کھو یا پہنچ تو کہو درد و بات
او دغم کو سے ہر اک دل ہیہ
مثل آئینہ کوئی حیران تھا
ہاتھ کھونے عشق آئے تھے

بیے پھرتے تھے کشتیان ملاح | بس اڑائی ہوئی تھی جان ملاح
گہہ یہ کہتا تھا ہر ایک سے یون شاہ | لائیگا اوسکو جو کوئی واللہ

ڈوبتے دامن میں لی اوسکا پتہ نہ لگا | بلکہ جا کر وہان سے زرد ہو نکلا
کبھی کہتا تھا یون بصد نالہ | ہاتھ آتا نہی اوس قمر کا کہا

ایسے ڈوبے کہ ملین بھنور میں | ہم بھی اب جا کے ساتھ مر جائیں
نہین منظور زندگانی اب | اس ضعیفی میں ہے یہ داغ غضب

ملکہ بھی پچھاڑین کھاتی تھی | خاک مثل صبا اوڑاتی تھی
کبھی کہتی تھی ہای مر نہ گئی | کیون جنی اوسکو ہای کیا کر گئی

خانۂ آرزو تباہ ہوا | روز روشن بھی سیاہ ہوا
خلق بھی وہ سدا اپرایان | آیا تھا کس خوشی کو یہ مہمان

ایک بھی آرزو نہ بر آئی | ہای اوسکی دلہن میں لائی
کون لیگا لگا کے سینے سے | موت بہتر ہوا ایسے جینے سے

آتش غم سے دل جلاتا ہو | مشتعل شعلہ ماتم کا ہے
کسکی منت بڑھاؤنگی ہر ہر | کسکو دولہا بناؤنگی ہم ہر

بین سے اوسکے حشر برپا تھا | سنگدل بھی ہر ایک روتا تھا
فرط غم سے فقیر شاہ ہوا | ملک بھی سارا وہ تباہ ہوا

چھوڑ کر سلطنت کو وہ درگزیں | بیٹھا دریا پہ صورت گرداب
بحر غم کا سبھو ایسا جوش ہوا | شہر سارا سیاہ پوش ہوا

ہوگیا گل جو سلطنت کا چراغ | گھر بنانے لگے جہان میں زاغ
ہوا اندھیر شہر میں ایسا | رات کیا دن کو ڈھونڈتے نہ لگا

زندہ پہونچنا حسن آرا کا بسبب کرامات جزیرہ میں اور زہرہ نام شہزادی کا نکالنا

ساقیا آج ناخدائی کر | بحر غم سے مری رہائی کر
گر تامل کیا غضب ہوگا | اب نہوگا تو پھر کب ہوگا

پیش آئی ہے اب بڑی مشکل | نظر آتا نہیں لب ساحل
زندگانی حباب آسا ہے | اب یہ ہنگامہ بلا نے گھیرا ہے

ہو رہا ہے بہت ستم ساقی | دختر رز کی تجھے قسم ساقی
کشتی مے کو دوڑا لیکر | دیکھ طوفان اوٹھا رہا ہے سر

حسن آرا کا حال کیا لکھیے | اوس پری کا ملال کیا لکھیے
ہر گھڑی اوسپہ تازہ آفت تھی | جا بجا جی کی نہ کوئی صورت تھی

جب کہ کھاتا تھا گا وہ تختہ | ہو رہا تھا تباہ وہ تختہ
گہ بھنور سے کنارے آتا تھا | کبھی گرداب میں جاتا تھا

ڈوبتا تھا کبھی وہ ابھرتا تھا | آسمان امتحان کرتا تھا
حسن بھی کچھ عجیب دولت ہے | دیکھنا کیا خدا کی قدرت ہے

جسن کبھی شخص کو بشیر ہے | قدر اوسکی ہر ایک جا پر ہے
مضطرب تھی جو وہ پری اوس آن | اوسکی خاطر وہان تہا سامان

روکو تھی دست موج چادر | تا کہ اوسپر کیا چشم حباب
تھا جو گرداب بنگیا تہا حصار | پاس جا کر کوئی یہ تہا شور

جب یہ جنبش میں تہا وہ تختہ دریا | صاف سحر فنا نظر آیا
عاقبت اوسنے مضطرب ہو کر | کی دعا یون خدا سے رو رو کر

دستگیر غریب اور کوئی | پھر یہ رو رو کر جب اور کہی
یارب بیڑا مرا لگا یارب | ساحل مراد دکھا یارب

کی دعا جو بکسے دل زاری | جوش پر آئی رحمت باری
اوسکی رحمت ہوئی جو پشتیبان | بنگیا دست موج کشتیبان

راہ پر آیا تختہ گمراہ | اک جزیرہ میں پہونچا وہ ناگاہ
جسکے ماتحت وہ جزیرہ تھا | اوس پریزاد کا نام زہرہ تھا

لب دریا اک اوسکی کوٹھی تھی
سوی دریا اوٹھی جو اوسکی نگاہ
برق کیطرح سے چمکتا ہے
نہو او دور کے سبب معلوم
روشنی سے یہ کیسی وان چاہ ہے
ایک بولی کہ ہے یہ کچھ اسرار
کوئی بولی ارے نہیں یہ بات
ارے نہیں کہیں شمع جو زیادہ ہو
فاصلہ ہے یہاں سے کوسوں کا
یہ ہوا اوسکو شوق نظارہ
دیکھا اک نازنین تختے پر
سن تو کم ہے مگر بڑا ہے غضب
یوں کہا ناخدیوں کو بلا کر
چمکا اوس میں رکا جو اختر اوج
پر یہ اوس غمزدی کی تھی تقدیر
جب کیا ہر طرح علاج اوسکا
پھول ہو کس چمن کے کیا ہے نام
سنکے یہ بات اوسنے تاب آئی
اک آوارہ ادر یہ شہر قدم
جو جو لکھا تھا اپنی قسمت میں
حال تم اپنا صاف صاف کہو
سنکے ایسا دل اوسکا بھر آیا
ای بہن کچھ دنوں کی فرصت

چاندنی میں یہاں ٹہلتی تھی
دیکھا اوسنے شگل گل ڈینا گا
شکل شعلہ کبھی دکھتا ہے
ہوئی اوسوقت وہ بہت مغموم
نہیں یہ بھید حال کھلتا ہے
آپ دیکھیں جو اوسطرف زنہار
صبح صادق ہوئی گذر گئی رات
بولی وہ سب سے اوسطرف چل کے جو ہو
کام کرتی نہیں نگاہ ذرا
گئی ساحل پہ خود وہ مہ پارہ
تا ہر وہ مہ جبین تختے پر
جان پر اوسکی بہت ٹوٹا تھا غم
جلد اوسکو نکالو تم جا کر
سنکے ملاح دوڑے سو فوج
جسم میں اوسکی تھی کچھ حرکت
وہ صحت ہوا مزاج اوسکا
کر رہا تھا یہ رنج کام تمام
اشک آنکھوں میں اپنی بھر لائی
غمکشتہ یہ دغزدہ مبتلا الم
آگیا ہے یہ بیٹھ غربت میں
ہمکو پیدا اگر خلاف کہو
لیکن ملائیں یہ اوسکو سمجھایا
پھر وہی تم وہی سر ہے

سامنے تھی فرش پر ہم تصویر
آتا ہے ایک نور کا تختہ
لا کے اوس میں سب نے غور سے دیکھا
بولی حیرت سے وہ بہت خوش ہو
چاند سچ حباب سے نکلا
کوئی بولی سمجھ گئی میں حضور
ابھی گھڑی ہی آفتاب نکلا ہے
تم سمجھو نکا گمان بیجا ہے
دیکھ لینگے قریب سے آنے دو
تا سختہ میں دوربین کو لیکر
مثل تصویر بیٹھی ہے خاموش
دیکھکر محو وہ نگار ہوئی
کسی جانب سے بہکے جاتی ہے
جا کے عالم کو وہ بچا لاتے
رحم آیا جو اوسکی حالت پر
پوچھا پھر اوسنے یوں کہ اے شستہ خو
ہم سے یہ حادثہ ہوا کیونکر
بولی کیا پوچھتی ہو نام و نشان
سخت جان ہوں نصیب سوختہ
اسطرح سے جب اوسکی گفتار
اس قسم سے وہ ہوگئی مجبور
وہ بھی فضل خدا سے زندہ ہے
سمجھو اس گھر کو تم اب اپنا گھر

محو تھیں پہلو و نگین میں سب پری
ہے وہ گویا بلور کا تختہ
اوسکو ہر ایک نے بلور سے دیکھا
مجھکو بتلا دو یہ ارے لوگو
نور یا سطح آب سے نکلا
حضرت خضر نے کیا ہے ظہور
فی الحقیقت یہ یکسر اوسکا ہے
کچھ نہیں عقل میں آتا ہے
نکر دالیسی باتیں جانے دو
اوس پہ پردہ فکر کی ہوا وہ نہ
دل پر اوسکے ہے بحر غم کا جوش
فرط الفت سے بیقرار ہوئی
کنج اوسپر کوئی نہ آئی یا ہے
صبح تختہ اوسنے اوٹھا لاکے
گئی کوٹھی میں اوسکو وہ لیکر
ہمکو بتلا دو جلد اپنی بات
خاک میں عیش مل گیا کیونکر
ایک ہے نام تو کرو نہ بیان
تفتہ دل مبتلائے آفت سخت
بولی یوں پیارے شہزادہ برق
کر دیا اپنا حال سب مذکور
دل مرا یہ گواہی دیتا ہے
دلکو بہلاؤ کچھ نہ ہو مضطر

تمکو عاشق سے مین ملا دونگی
پڑھی رہتی تھی منہ لپیٹے اوداس
رہی چندے یونہین وہ غیرت حور
بولی گھبرا کے کیا یہ صورت ہے
میری سرحد مین ایک صحرا ہے
بولی اسطرح وہ اسیر الم
باز عزم صید کر چکا ہے مین
جب کیا اوسنے کیا بہت اصرار
سنی جسوقت اوسکی یہ تقریر
سب مین اپنا اوسیطرح بدلا
حسن آرا کا کم ہوا تھا غم
دخل کیا ہے وہ بیٹھی حسرت سے
جس زمین پر کھڑا ہو دشمن ہو
آندھی اک زور شور سے آئی
چلی اس زور سے ہوا ناگاہ
رہی تا دیر نہ اسکے پاس ثبات
قدرت حق سی تھا جو لگا اوسکا
سمند مرکب اڑی جو وہ بھی مری
چڑھ گئی اک شجر پہ وہ اوسان
شب تاریک اور وہ سناٹا
کہین شیر ببر ڈکارتے تھے
وہ چمک برق کی وہ ابر کا شور
گذری اتنے مین نصف شب ناگاہ

جس جگہ ہو گا وہ ملا دونگی
سنتے تھے نہ اوسکے دشت ہوش و حواس
ہوتی ایک روز بھی مسرور
اب تو کچھ اور غیر حالت ہے
ہر طرح کا شکار اوسجا ہے
دل مین ایسا لگا ہے تیر الم
کسطرح سے شکار ہم کھیلین
اور حد سے زیادہ کی تکرار
پھر تو کی اوس پری نے یہ تدبیر
پہنا مردانہ خود بھی اک جوڑا
دیدیا آسمان نے تازہ غم
نہ بچے ایکدم مصیبت سے
جادۂ راہ مار رہزن ہو
خوف تاریکی چار سو چھائی
اڑ گئے کوہسار صورت کاہ
اوڑین اوسجا سے دونون بیہوشیان
گر گئی جاکر وہان وہ مہ سیما
جا گری اک دشت پر خطر مین پری
پر عجب خوف مین تھی اوسکی جان
وہ کھڑکنا ہوا سے پتون کا
چنگھاڑین فیل وہان بھی ڈر سے
رات تاریک مثل ظلمت گور
دیکھا تا زہرہ مہ جبین [illegible]

جا بجا روبرو وہان رہنے لگی
باتین دیوانہ وار کرتی تھی
جبکہ زہرہ نے حال یہ دیکھا
دلکو بہلا دو ای لوا اوٹھو
کرین صید افگنی وہان چلکر
اپنی آنکھون مین ہے جہان سیاہ
سیر کیسی شکار کیسا ہے
بولی وہ گو یہ شاق تمپر ہے
اوسکو پہنا کے کپڑے مردانے
ہو کے گھوڑون پہ پھر وہ دونو سوار
دن ڈھلے جب کہ سیر کی آئی تھین
چھوٹے سونا تو خاک ہوجائے
بسکہ برگشتہ اوسکی قسمت تھی
بلکہ آندھی نہ تھی قیامت تھی
اوڑتی جاتی تھی مثل گرد زمین
تھی جو وہ زہرہ نام شہزادی
حسن آرا کا لکھے کیا احوال
ہوگئی شب تو دلمین گھبرائی
ہوے کیونکر بھلا نہ زہرہ آب
دلکو دہلاتی تھی ہوا کی دشت
شعلہ زن تھی کسی جگہہ اژدر
سہمی جاتی تھی دیکھکر یہ حال
شیر ببر گھوڑے کو [illegible]

پاس جو مہ لقا کی رہتی تھی
ہر گھڑی آہ سرد بھرتی تھی
اوس حزین کا ملال یہ دیکھا
نہین سنتی ہو کیا ہوا اوٹھو
رہین اس مشغلہ مین ہم دن بھر
کشتی دل ہے بحر غم مین تباہ
غم مین ہون مرغ زار کیسا ہے
پر تمہاری خوشی ہی بہتر ہے
کوئی دیکھے اگر نہ پہچانے
جا کے صحرا مین کھیلین خوب شکار
نئی آفت اوسے دکھائی تھین
زیست چاہے ہلاک ہوجائے
جھیلنا اور بھی مصیبت تھی
دشمن جان عیش و راحت تھی
رہی باقی نہ جائے امن کہین
پشت مرکب سے جسکا گر پڑے اور
تھا جو گردش مین تیرا اقبال
پشت سے گھوڑے کی اوتر آئی
جسنے دیکھا نہو کبھی یہ خواب
ڈر رہی تھی ستم صدائے دشت
ہل رہے تھے ہوا سے لاکھون شجر
ہوگئی تھی اوسے وہ رات بلا
ہر بلا اور اختیار مین دل

صورت بید تھرتھرانے لگی
خوف سے جان لب پر آنے لگی

الٰہی دعا اوسنے بیقراری سے
عرض کی یون جناب باری سے

اس بلا سے مجھے بچا یارب
صبح کی شکل بھی دکھا یارب

نہوئی مستجاب ہو نہیں دیر
مثل روباہ بھاگا خود وہ شیر

شب تیرہ بھی ہوگئی کافور
پو پھٹی ہوگیا سحر کا ظہور

خوش ہوئی دیکھکر وہ روے سحر
یاس سے دیکھتی تھی سوئے شجر

دلمین کہتی تھی کسطرف جاؤن
اپنے ہمدم کو کس سے ملواؤن

کوئی بھی جب نہ وان نظر آیا
دل بہت اوسنے اپنا گھبرایا

جا پڑی سوی دشت جب نظر
دیکھی تکتی یہ آگ [illegible]

مثل برق اسطرف کو آتا ہے
نہیں ثابت کہ یہ کدہر کو جاتا ہے

دیکھتی تھی اوسے یہ جسطرح سے
دیتی تھی یہ صدا نہ [illegible]

سیدھی پہنچی جسوقت وہ قریب شجر
پڑی اوسکی نگاہ جبھی اوپر

سمجھی تھی جو یہ مرد کی پوشاک
اوسنے سمجھا نا کچھ نہ اسکو خاک

دیکھا مرد جوان شجر پہ ہے
تا دکھ غم مگر جسطرح پہ ہے

جانکر مرد اسکو ٹپکی رال
یہ نہ سمجھی غلط ہے میرا خیال

رہی فقط دیکھنے ہی کا یہ ہیولا
ہوگئی ایسی کہ نہ اور بات بھول

جان لیگا میری یہ آخر کار
ہوگا کل دشمن آج ہر گرپار

دیکھکر اوسکو پھر نہ تاب آئی
پاس آکے وہ لی حیا آئی

یون لگی کہنے اس سے وہ ہنسکر
جلوہ گر کیون ہین آپ یہان آکر

کیجیے تو کدہر ہی یہان آگئے
اپنے نزدیک جو [illegible]

جسجگہ ہو نہ بوئی آدم زاد
ہو یہان تمنا نہ [illegible]

یہ جوانی یہ حسن اور یہ عیش
رنج اور یہ دشت [illegible]

حسن مین تم ہو یوسف کنعان
عقل میری یہان ہے حیران

کاروان کسطرف کو چھوڑ آئے
کو وہ تم کسطرح سے لوٹ آئے

ڈھونڈھنے کو کسیکے نکلی ہو
پیش کیا آیا حادثہ تم کو

سنکے تقریر اوسکی وہ ہمدم
سمجھے دلمین یہ مبتلائے الم

جانکے مرد جسکو بولی ہے
ہاتھ مین اپنا اسکے جھولی ہے

رونا کچھ آیا کچھ ہنسی آئی
دلمین آخر یہ بات ٹھہرائی

راز تیرا نہ اس سے ظاہر ہو
رہیے دہوکے مین یہ تا آخر

مرد کیطرح سے کروں تقریر
تا کہ کیجیے خوب دام مین تسخیر

آخر اسطرح اوس سے کی گفتار
ادہر آیا تھا مین پئے شکار

بولی اس دشت مین [illegible]
کبھی اندیشہ اضطراب [illegible]

اس شجر پر مین چڑھ کے بیٹھ رہا
گئی جسوقت اندھی شب [illegible]

آیا گردش مین بخت کا تارا
شیر کو [illegible] شیر نے مارا

کہا اوسنے نہ آپ سچ کرین
اوس سے بہتہ حضور گھبرائین

میری تھا وا اگر یہ کیجیے ضرور
باغ ہے [illegible]

آنکھ مین گذری ہوگئی سارے رات
قتل بیا رہونگی باری آت

وہان آرام کیجیے فرما قد
تا کہ [illegible]

بولی دل سے سنی جب گفتار
میننے اوس سے اگر کیا انکار

سو نہین معلوم کسطرف جاؤن
کیا [illegible] بات راہ مین [illegible]

مرد ہوتا اگر تو کہتا کیا
یہ بھی عورت ہے دغا [illegible]

دلمین اپنے یہ بات ٹھہرا کر
چڑھ گئی اوتر کے نیچے [illegible]

اوسنے جسدم مراد دل پائی
باغ مین اپنے وہ اسے لائی

اک جہان سے تھا وہ نرالا باغ
تھا طلسمات کا وہ سارا باغ

جسطرف دیکھو شجر اشجار
تھی صورت کیتھے مگر تجار

توڑا جاتا ہے جو کوئی اوسکا ثمر
آپ آ جاتا ہے اوسکے پاس شجر

ایک سا لوٹ ہی ہزاروں ہوں پیدا
ایک جانب کو دمہو نکلی تھی
عورتیں بھی ہزاروں مہ پارہ
دیکھا سامان یہ عجیب و غریب
کاش اس سے وہیں ہوں جا لی
چاہو جسیں اب اس سے زیبا ہے
چشم بد دور وہ کیسے ایجاد
لالہ بادہ وہی ہیں آکے گلکار
پی لو جام شراب ناب بصد شوق
دور دوسر کا پیمانہ اسنے کیا
اوسکی آنکھوں سے جب سرور بیٹھا
لگی کہنے کر اوس خیال اندر زہ
ہم نشینوں سے بولی جھنجھلا کر
بولی او تمہیں سے ایک ملنگ غرور
جسکا چرچا ہو گا شرم آتی ہے
خواہش وصل میں ہوئی جوگن
اوسکو سمجھوں اک فریب سی کیا
جبکہ اوس بے حیا کی بن آئی
ہمکو ایسی ہے کر رہا ہوں بیٹھو
قسمیں دیکے پیار کرتا ہے
اوٹھ سے زنہار بیٹھ جا رہے
غمزہ دکھو نہ دردمند کرو
ہمکو دیکھ کا غضب یار جان

دوستو پھر کہیں یا ہوں پیدا
چاندنی ایک سمت چھٹکی تھی
سب نشستیں ساز اور عیارہ
دل سے کہنے لگی کہ وا عجب
جانتی اگر نہ یہاں آتی
سچ سے نزدیک جانتا ہے
ہے خجل جس سے گلشن شداد
بادہ خواری کو بزم کی تیار
کہا لو جو آئے کباب میں صدقے
جام می کو کسیطرح نہ پیا
پھر تو سارا حجاب دور ہوا
ہوش گفتہ نہ کر سہتا بانہ
خوب پھیپھیائی ہنسے ہاں لا کر
ہے غلط آپکا گمان حضور
ہو گی امید دل حصول ضرور
اوس جفا جو نے نکالا ڈھنگ
خود دیکھی اوسنے شراب لب گلفام
لوٹ میں پڑ گئی وہ ہرجائی
رکھو حجت وہم اب نہ تم ہمکو
جان بھی نثار کرتا ہے
تم سلامت رہو پھر والی
بس میرے جان زبان بند کرو
لی جھرجھری فیج اب کیا ایمان

نقل بے نقل باروشن اشجار
ایک جانب کو اوچھا یا تھا
کار کے وقت طایران شجر
واہ کیا بخت رنگ لایا ہے
بنکے بیدار ہو سینے کی تقریر
یوں لگی کرنے باغ کی تعریف
سنکے تعریف وہ نہال ہوئی
ہاتھ سے اپنے پھر سکے جام شراب
تا مزا آئے کچھ طبیعت میں
کہا کے کچھ اپنے دل میں پچھتا
کر کے باتیں کچھ اس سے الفت کی
اوسنے ہر چند اختلاط کیا
ظاہرا تو جوان اچھا ہے
مبتلائے حجاب ہیں یہ ابھی
اوسکے دل کو یہ گیا باور
منتظر تھی وہ بے حجابی کی
اوسکے کہا تو یہی یہ ہوئی بھولتا
ہوئی حد سے زیادہ بیتاب
جب اوسنے سنا کلام اوسکا
بولی بیساختہ یہ ماہ تمام
تا قیامت رہے ہمارا سہاگ
سنی اوسنے جب اوسکی تقریر
ہاے کیسا غلط گمان ہوا

ہر سو ن ہے ایک نگہ اشجار
منہ نے رنگ ایک طرح جا بیٹھا
کام کرتی تھی آدمی بنکر
سچ ہیں اب مجھے پچھتانا ہے
نہیں معلوم دی یہ کیا تعلیم
واہ کیا ایک ہے عقل لطیف
خنجر عشق سے حلال ہوئی
بولی یوں ناز سے وہ خانہ خراب
رہو خالی نہ ایسی صحبت میں
ملی اوسکو جو وہ خانہ خراب
ہوئی خواہان شراب وصلت کی
اوسنے مطلق نہ ارتباط کیا
لیکن اسکا بطون ٹھنڈا ہے
تازہ مہمان جناب ہیں یہ ابھی
چندے جب ہو رہی وہ بد اختر
جاتی ہے کب ہوس شرابی کی
ہو گئی اوس سے پھر وہ ہم آغوش
یوں لگی کہنے پھر وہ خانہ خراب
سمجھی نشہ میں لقا آیا
نہ کرو صحبت پھر حق یہ کلام
ایسی باتوں کو اب لگاو آگ
قہقہا مار کر یہ بولی شریر
گل کا مجھکو کلی یہ دھیان ہوا

جانتی گر تمھین کہ عورت ہو / بھیس بدلی ہوئی مری صورت ہو
کوئی الفت مین منہ کی کیون کھاتی / زندگی بھر نہ مونھ تمھین لاتی

ڈھونڈھنا اب پڑا تمھارے لیے / تکتا تازہ ہوئی ہمارے لیے
جب سُنے اوس نے ترکیہ کلام / ڈر سے اوسکا لرز گیا اندام

بیٹھی بیساختہ یہ پھر اوٹھکر / کیا اوس سے بیان درد جگر
بولی وہ ہنسکے تم نہ رنج کرو / آج سے ہمکو بہن سمجھا ہو

عورتین دوستی بھی کرتی ہین / جان دیتی اور مرتی ہین
اسمین کچھ عیب یہ حجاب نہین / اب تو دنیا مین ہے رواج تمھین

کہا اسنے کرو نہ ایسا ذکر / نہین بھاتا ہمین یہ چھلاو کر
سخت نہ جانی زمین خدائی کی / ارے کچھ ڈر کیا بیہ سوچو

امت لوط کا یہ شیوا تھا / اونکو شیطان نے یہ سکھایا تھا
ایک تو مجکو یہ نہین عادت / دوسرے ہے گناہ کی لذت

کچھ بھی تمکو خیال عقبیٰ ہے / یون کتابون مین حال لکھا ہے
اک پیمبر سے بولا یون شیطان / تم سے کرتا ہون اپنا حال بیان

سب گناہون مین دو ہین اکبر گناہ / جس سے آتا ہے غیظ مین اللہ
اور رہتا ہون مین بہت مسرور / کہ نہین بخشے جائینگے یہ قصور

اک تو عورت سے دوسری عورت / ٹھنڈی کرتی ہے آتش غیرت
دوسرے مرد مرد سے باہم / خواہش اپنی نکالتے ہین بہم

بلکہ سنا ہے یہ حدیث بھی خبر / گئے معراج مین جو پیغمبر
سیر ہر اک مقام کی دیکھی / جسجگہ کی سیر کیا ہنسکے

حورتین کچھ وہان نظر آئین / اپنی چوٹی کے بل لٹکتی تھین
منہ سے اونکے زبان نکلی تھی / اسی اذیت سے جان نکلی تھی

یون فرشتے عذاب کرتے تھے / آگ اونکے بدن مین بھرتے تھے
پوچھا حضرت نے جبکہ حال اونکا / اون فرشتون نے یون بیان کیا

اسلیے ہین یہ ایسی ایذا مین / فعل بد کرتی تھین یہ دنیا مین
سہتی ہین ایسے فعل پر لعنت / جب مری ہو بعد مرگ ایسی گت

سنجدا مجکو یہ نہین منظور / بھاگتی ہون مین آپ سے دور
کیونکہ ہوگی تو ذھیر کیا اونگی / جان اپنی ابھی گنواونگی

اوسنے جس وقت یہ تقریر / دل مین مایوس ہو گئی …
تھی جو وہ فعل زشت پر مائل / ہوئی دیکھی کی … زائل

ہوئی تھی جب کہین کی سنی … / اوسکو جانا تھی کے کمر مین بند
تھی یہ دہشت نہ کوئی لیجا … / جیتا ساتھ نہ اوسے …

زندہ نکلنا مہ لقا کا دریا کے آگے سے اور لیجانا منور شاہ بادشاہ کا اور مارنا ساحر اژدر کا اور دختر شاہ سے …

ساقیا اپنی غمگساری کر / کچھ ادا ہم سے حق یاری کر
اس تلاطم سے دل کو حیرت ہو / قید غم کی اخیر مدت ہو

کر تو اب ایسی رہبری کل سے / مٹے آشفتہ خاطری دل سے
خضر ہو وادی ہدایت کا / منتظر ہون تیری عنایت کا

کہتی ہے یون کہ مہ لقا مضطر / بہتا پھرتا تھا ایک تختے پر
نہ وہ چل سکتا تھا نہ پانی سے / یاس تھی اوسکو زندگانی سے

ہر گھڑی اوسکی غیر حالت تھی / تازہ آفت نئی مصیبت تھی
آب و دانہ نہ کچھ میسر تھا / حال فاقون سے اوسکا ابتر تھا

نان آبی مگر تھا اک گرداب / سے لیتا دست موج جام حباب
بعد کچھ دن کے وہ غریق بلا / بہکے پھر اک جزیرہ مین پہونچا

ضعف سے گر چہ حال تھا ابتر / بیٹھا آخر نکل کے ساحل پر
دم بدم غش سا اوسکو آتا تھا / دل بھی ہر لحظہ ڈوبا جاتا تھا

ایک سلطان مع خیل و یار — آیا اوس سمت کو بعزم شکار

بیٹہ سعد اوسکا جو آیا — اوسکے پاس اوسکو کھینچ لایا

رحم جو اسکی حال پہ آیا — دل سے اپنے وہ یون ہوا گویا

شدک اوس شاہ نے شکار کیا — ایک جوادا پہ سوار کیا

بسکہ فاقون سے غیر حالت تھی — بات کرنیکی بھی نہ طاقت تھی

آئی جب ہوش اوسکی جان مین جان — اپنی روداد کردی اوس نے بیان

ہی یہ بندہ بھی مبتلائے الم — اس حزین پر بھی ہی جفائے الم

عہد پیری کی ایک دختر ہے — مبتلا غم مین وہ گل تر ہے

ایک ساحر بشکل اژدر ہے — جان و دل سے فدا وہ اوسپر ہے

بات یہ کسطرح کرون منظور — کرین ارشاد منصفی سے حضور

کہ مین کہتا ہون تو مسلمان ہو — تو ہتیا ابھی یہ سامان ہو

مجھی فتور سے ہی وہ ایسا مست — کہتا ہی مین کرونگا لات پرست

گرنہ نکلیگی کوئی حیلہ کی راہ — شہر سارا کر دونگا خاک سیاہ

بیٹہے مارے ہین سیکڑون ساحر — کیا حقیقت وہ رکھتا ہی کافر

جو منگیتر ہے بدر بانو کا — آیا ہے یہان وہ [illegible]

ہان جو غالب وہ مجھپہ ہو جاتے — شوق سے اوسکو عقد مین لاتے

صبح کو آیا جب وہ بدکردار — شاہ نے اوس سے کی یہی گفتار

دیکھ لونگا اوسے مین کل آکر — دینا اوسکو جواب یہ جاکر

کردیا جب وہ اسطرح سے کلام — ہوا راہی وہان سے بآرام

کہا اسنے کہ مین سمجھہ لونگا — اب جواب اوسکو تیغ سے دونگا

اوسکی دختر نے جب سنا یہ حال — یون لگی کہنے وہ قمر تمثال

اس لڑائی مین خون جائیگا — وہ تو ساحر ہے یہ اژدہا ہے

جب اجازت ملی تو بے وسواس — آئی وہ رشک ماہ اسکی پاس

لوگ وے کہتے تھے منو شاہ — رحم دل تھا بہت وہ عالیجاہ

اوسنے دیکھا جو اوسکا حال تباہ — نکلی بے ساختہ دہن سے آہ

گو فقیرانہ اوسکی صورت ہی — پر عیان چہرے سے شرافت ہے

وان سے اپنے مکان مین لایا — بہت الفت سے یان بھی ٹہرایا

تھا جو کھانا لذیذ کھلوایا — سرد کا پانی خوب پلوایا

اوسنے جبدم سنا یہ انکا حال — یون لگا کہنے وہ بحزن و ملال

تم تو ہمدرد اور مونس ہو — حال میرا ابھی گوش دل سے سنو

بدر بانو تو نام اوسکا ہے — غم سے لیکن ہلال آسا ہے

چاہتا ہے یہ بات وہ بدخو — کہ میری ساتھ عقد اوسکا ہو

مین مسلمان ہون وہ کافر ہے — اوسپہ طرہ یہ ہی کہ ساحر ہے

بات میری نہین وہ سنتا ہے — غیظ مین آکے سر کو دہنتا ہے

بنکے اژدر محل مین آتا ہے — یہ سخن وہ زبان پہ لاتا ہے

سبکو گہری کہیگا وہ سارا حال — کہا اسنے کہ نہ اسکا ملال

کل جو آئی محل مین وہ بدذات — اوس سے کہدیجیئے گا اتنی بات

دو دن یہ کہتا ہے مستحق ہون مین — کون کرتا ہے عقد بے تمکین

گفتگو اسطرح کی سنکے ملا — سو رہا خوابگاہ مین جاکر

قہقہا مار کر ہنسا وہ شریر — خشمگین ہو کے پہر یہ کی تقریر

کوئی حیلہ نہ پہر محل کرتا — آج وہ کرلے جو ہو کل کرنا

بادشاہ لقا کے پاس آیا — اوسنے احوال سارا دہرایا

سنکے یہ بات وہ محل مین گیا — ملکہ سے یہ حال سارا کہا

گر اجازت یہ خادم پائے — اپنے محسن کو جاکے دیکھ آئے

کہا اوسنے کہ خیر بہتر ہے — گر ارادہ یہ تیرا دختر ہے

اس قمر پر پڑی جو اوسکی نگاہ — ہو گئی دوستی کی رسم و راہ

تھی جو سیدم وہ حور سیما وہین — تڑپا دل پھر اسکا قابو مین
بولی یون اس سے وہ مہ تابان — کیا کرون عرض اے گل خندان
مین یہ کہنے کو تمسے آئی ہون — دل سے تمپر ہوئی ہون مین مفتون
تو بہ تم یاد رکھو اے گل تر — ہوگئی فتحیاب اگر وہ سپہر
اور جو دشمن سے تم ہمارے ہو بلا — تو ہی جینے ہے میرا اوسدم فنا
ہوئی رخصت عرض کیکے جو [illegible] — ہوگیا جسگھڑی سحر کا ظہور
شکل انسان جب اوسنے پیدا کی — بات سحر کی پھر تو کیا کیا کی
آگئے میر [illegible] کس جا سے — اسنے پوچھا کہ کہان تو بیٹھا ہے
کہا ہنسی کھیل تجھسے اڑایا ہے — ہائے ملک الموت سے جھگڑتا ہے
سنکے اسنے دیا یہ اوسکو جواب — آ ادہر بیٹھ اسقدر نہ شتاب
دیکھا ہے میں نے سیکڑون ساحر — ابھی تجھسے نہین ہے تو ماہر
کی ہے [illegible] دین کی تو ہیچ [illegible] — دیکھتی تھی سب وہ ساحرہ نکلی
ہاتھ اس سے اوٹھا لو بہتر ہے — ورنہ تیرا گلا [illegible] بس ہے
دیر سے منتظر مین تیرا ہون — تیرے آنے سے پہلے آیا ہون
چاہتا تھا یہی تو وہ [illegible] — مارا اک گرز تاک کر اسکو
دیکھو خالی پھر اوسمین کا [illegible] — سنکے کہنے لگا کہ ہوشیار
بھیجا اسکا تھا وہ شعلہ بار — ایک ہی ہاتھ مین ہوئی لنکا
قصر شاہی مین پھر اسی لایا — بزم عیش و طرب مین جھلا
کیا اسنے وزیر سے بیان — نہین ملتے کا اسطرح کا جوان
اپنی دختر کے ساتھ عقد کرون — ملک دولت تمام اسکو دون
دیس سیر کرتا ہون مین جا کر — دیکھون کیسا ہے کیا وہ رشک قمر
کہا اسنے مجھے نہین منظور — سبب اسکا مین کرتا ہون مذکور
جسکا معشوق ایسا [illegible] — اوسکی فرقت سے دم [illegible]

شوق سے سنے خوب باتون کا مزا — جو سنے [illegible] دل سے آئے
رحم دل تمسا کوئی آج نہین — [illegible] کرینگی [illegible] مین
جنگ کرتے ہو تم جو ساحر سے — جان کھوتے ہو میری خاطر سے
نہ اوٹھاونگی سر اطاعت سے — کبھی موڑونگی منہ نہ خدمت سے
ساتھ ہی جان اپنی دیدونگی — رخ موڑی کبھی دیکھونگی
ٹھہرا یہ خانہ باغ مین جاکر — آیا [illegible] سا [illegible]
صورت اپنی بنا کے تھا [illegible] — کہتا تھا اسطرح پکار پکار
[illegible] زندہ نہ یان [illegible] — [illegible] مین [illegible]
ان جو کرون ہلاک ہوجائے — خود بخود جلکے خاک ہو جائے
[illegible] کی کیون تو آئی کیا — جان کیون [illegible] اپنی دیتا
شمس جادو کو [illegible] مار [illegible] — تیغ سے اوسکا سر اوتارا [illegible]
[illegible] ایسا یارہ ساحر ایسا تھا — [illegible] کا کرتا تھا جو
زندہ تجکو یہین نہ چھوڑونگا — [illegible] لگے سے [illegible]
کرتے حرب جو تیرا جی چاہتا — [illegible] زبان دلسے [illegible]
لوٹ ہوتی اگر نہ اسکے پاس — [illegible]
اسنے بھی ایسا ہاتھ اوسکو مارا — کھل گیا اوسمین کا [illegible]
آگے سلطان کے خوب پیار کیا — ہاتھ سے [illegible] زر نثار کیا
ناچ گانے مین ہوا دن تمام — [illegible] جب کیا آرام
اسنے احسان بڑا کیا مجھ سے — اسمین بہتری ہی [illegible]
کہا اوسنے یہ بات بہتر ہے — رای انسب یہ [illegible]
عرض یہ کر کے اسکے پاس آیا — ذکر اس بات کا جو وہ لایا
کہکے یہ اپنا سارا حال کہا — اور یہ [illegible] ملال کہا
نہین [illegible] دو مجکو [illegible] — [illegible]

اسنے جب اسطرح سے کی تقریر
سنکے خاموش ہوگیا وہ پیر
کچھ بھی اوس بات کا جواب نہ دیا
ہو کے مایوس محل مین گیا
اوسکی دختر نے جب سنا یہ بیان
بولی گر اذن دیجیے اس آن
سنکے تقریر سب یہہ دختر کی
اوسنے بلوا کے اجازت دی
ہوئی اس بات کو سنکے خوش و خشنود
تمسے امید ہو گئی افزود
کیون نہین عقد تجھسے کرلیتی
کبھی مین تجھسے بولتی لیتی
گر اسی بات کا ہے تمکو خیال
نہ ملے جبتلک وہ حور خصال
دوسرے یہہ کہ اگر خفا ہوگی
عقد سے غم مین مبتلا ہوگی
رشک ہرگز نہ مجکو آوے گا
نفس میرا وہ سر اوٹھاے گا
سنکے تقریر اوسکی دنگ ہوا
گو بہت اپنے دلمین تنگ ہوا
شاہ سے جاکے عرض حال کیا
اوسنے بھی دلمین جب خیال کیا
اپنی زوجہ سے کہدی سب تقریر
ہوئی چپ وہ بھی صورت تصویر
اوسکو ٹوکا کہ گفتگو مین کرون
ہو جو پھر جواب اسکا دون
آخر اوس گل کو اوسنے بلوایا
کی یہہ تقریر جبکہ وہ آیا
نہ اگر ہو خلاف مرضی بات
گوش لیجے سنو یہہ میری بات
عقد کر لینا ہون اسکا انشاءاللہ
نہ کرو تم خیال یہہ اسے ماہ
مجھسے اصلا نہ کہنا کچھ سرکار
دلسے کرتی ہون اسکا مین اقرار
ایک گوشہ مین بیٹھکر واللہ
زیست کر دونگی مین بسر یا شاہ
مجھکو تمسے جو ہے دلی الفت
اسلیے ہی قبول سب زحمت
کر لیا عقد پھر بمجبوری
رکھی اوس حور سے مگر دوری

بلانا رتنال کو ملقا کا اور اوس سے دریافت کرکے ڈہونڈہنا حسن آرا کا اور ملاقات ہونا وزیرزادی سے اور پھر ملنا حسن آرا کا

ساقیا آج دن ہے عشرت کا
دل سے مشتاق ہے داغ فرقت کا
پہنچا ہے ایکدہی سے فیض وصال
بدلی تلچھٹ کی تو پیالہ زلال
گو کہ ہاتھ آئے اک مہ کامل
پر ہوا شادمان نہ اسکا دل
غرق ایسا تھا بحر الفت مین
ایکدم چین تھا نہ فرقت مین
زندہ دریا سے نکلے ہو کے اگر
جائیگی کسطرف کو وہ مضطر
کبھی اسطرح دلسے کہتا تھا
کسنے زندہ نکلتے دیکھا تھا
جان دیدون کبھی یہہ کہتا تھا
پھر دل خاموش گاہ رہتا تھا
ملک مین ہے مرے ایک سہ رتنال
وہ بتا دیگا اوسکا سب احوال
کہا اسنے کہ اوسکو بلواؤ
دیر اس امر مین نہ فرماؤ
واقعی باکمال ایسا تھا
کہدیا اوسنے جو کہ ہونا تھا
زندہ دریا سے تو وہ نکلی ہے
مبتلای بلا پر اب بھی ہے
سمت مغرب کے پاس جائیں آپ
کچھ تردد نہ دلمین لائین آپ
پتھر ہی سب ہی پرستان کے مکین
دختر رز کے پھول کھلتے ہین
بیٹھا رہتا تھا روز و شب اداس
دلمین آتے تھے سیکڑون وسواس
حشر کے دن بلا کی راتین تہین
ہجر دلدار مین یہہ باتین تہین
خاک جنگل کی چھانتی ہوگی
یا وہ زندہ نہ جانتی ہوگی
زور چلتا ہے کسکا پانی سے
کہیں گئی ہوگی جہان فانی سے
رنگ یہہ دیکھکر منور شاہ
اوسسے کہنے لگا کہ اے ذیجاہ
حکم خالی نہین گیا اوسکا
بارہا امتحان ہوا اوسکا
ہوا حاضر غرض وہی رتنال
اوسنے ظاہر کیا سب اوسکا حال
کہا چھلے کا ابن وزیر
ہاتھ آئیگی پھر وہ مہ تنویر
قید مین ساحرہ کے ہے وہ حور
غم دوری سے ہے بہت رنجور
سنکے اس بات کو ہوا مضطر
ہو گیا خواب و خور حرام اوسپر

اوسی جانب گیا بحالِ تباہ ‌ ‌ ہو لیا بادشاہ بھی ہمراہ
پھرتا تھا جنگلوں میں لیل و نہار ‌ ‌ یہہ دعا مانگتا تھا وہ ہر بار
حسن کی ابھی زندہ نکلی ہو ‌ ‌ دینا یارب نہ اوسکا غم مجھکو
راہ میں مجکو وہ قمر ملجاے ‌ ‌ شاد ہو جاؤں وہ اگر ملجاے
کسقدر جلد اوسکو شاد کیا ‌ ‌ نامرادی سے بامراد کیا
پڑگئی اوس پہ اسکی نظر ‌ ‌ ہوگیا دور وصل سے درد جگر
دیکھا جب اوسنے یہہ ابن وزیر ‌ ‌ کودا گھوڑے سے وہ بھی بے تاخیر
چکھی تھی چاشنی جو آفت کی ‌ ‌ دونون نے وہ بیان مصیبت کی
راہ میں جیسے شگون ہوا کیا خوب ‌ ‌ ہو یقین جلد اب ملے محبوب
گزرے جتنے تھے دن نحوست کے ‌ ‌ آئے ایام عیش و عشرت کے
ہوا اک دشت پر فضا میں گزر ‌ ‌ کبھی استادہ جیسے اوسجا پر
صبح کا وقت اور وہ عالم نور ‌ ‌ زمزمہ سنج ہر شجر پہ طیور
لہلہاتا تھا سبزہ کوسوں تک ‌ ‌ پڑرہی تھی در و دیوار پہ پلک
کہیں طاؤسونکی تھی جلوہ گری ‌ ‌ تھی خراماں کہیں پہ کبک دری
کسی جا پر ہجوم بلبل تھا ‌ ‌ اور کہیں شور خندۂ گل تھا
ہوگیا محو یہہ نظارا ایسا ‌ ‌ سیر کو اکطرف گیا تھا
تنگ آغوش اوسکا دروا تھا ‌ ‌ دیدۂ انتظار گویا تھا
رکھا جسوقت اسنے اوسمیں قدم ‌ ‌ ہوگیا دور دل سے رنج و الم
رنگ رخسار یار تھا گل میں ‌ ‌ زلف جانان کا طور سنبل میں
شوخی سحر کہیں تھی عیان ‌ ‌ دیکھکر جسکو عقل ہو حیران
اوٹھتی کونپل تھی او شباب کا دن ‌ ‌ جسکے سر پر سوار عشق کا جن
سرو آنکھیں اٹھا سبزی بان ‌ ‌ کچھ جواندیدہ اور کچھ نادان
یہی سب جڑا ہوا تھا گلستا ‌ ‌ سنتی تھیں جو خدا کی گل آشنا

جو کہ مونس وزیرزادہ تھا ‌ ‌ وہ بھی دریا سے زندہ جب نکلا
شاہزادہ سے جا ہوا آشنا سے ‌ ‌ دیکھوں زندہ میں تیری رحمت سے
کہا کرتا تھا اسطرح گفتار ‌ ‌ ملتجی ہوں میں تجھسے اے غفار
ذکر کیا ہو خدا کی رحمت کا ‌ ‌ ہو سکے کیا بیان قدرت کا
یہہ تو مضطر اودھر سے آتا تھا ‌ ‌ شاہزادہ اودھر سے جاتا تھا
نہ رہا ضبط ہوگیا بیتاب ‌ ‌ اپنے آقا کی تھامی اسنے رکاب
بحر الفت نے ایسا مارا جوش ‌ ‌ ہوئی دل کھولکر وہ ہم آغوش
ایکدن اوسجگہ قیام کیا ‌ ‌ دلسے اوس گل نے یون کلام کیا
اب دلا اضطراب سے بیکار ‌ ‌ بحر غم سے ہوا یہہ بیڑا پار
دلسے شب بھر تو یہہ فسانہ ہوا ‌ ‌ صبح ہوتی ہی وہ روانہ ہوا
رکھتا تھا دشت نور کا عالم ‌ ‌ مثل انجم تھے قطرۂ شبنم
خس و خاشاک سے مصفا تھا ‌ ‌ آئینہ کیطرح چمکتا تھا
آب فرقت سے جنکے باد بہار ‌ ‌ کرتی تھے دور دشت خس و خار
قہقہا زن چکور اک جانب ‌ ‌ تھا پپیہے کا شور اک جانب
گل خود رو پہ زر جو بن تھا ‌ ‌ سارا صحرا وہ رشک گلشن تھا
ایک گلشن اسے نظر آیا ‌ ‌ رشک باغ ارم اوسے پایا
دلسے بولا کہ آخر آئی تو ہو ‌ ‌ سیر اس باغ کی ہی کرتے چلو
اپنی گل کی جو پائی وان خوشبو ‌ ‌ دیکھا حیرت سے اسنے جو ہر سو
سیکڑوں تھے طلسم کے اشجار ‌ ‌ نئی صورت کی اوس میں برگ و بار
مالنیں بھی ہزاروں ہر بارہ ‌ ‌ ایک سی ایک اونمیں مہپارہ
مہتوں کرتے سب غضب طرار ‌ ‌ ایک ایک اونکو کی سائیں ہزار
کرتیاں وہ بسنتی پہنیں زر ‌ ‌ گوشہ ہر رنگ کی غضب بر پر
نوجوانی کی تھی دلمیں امنگ ‌ ‌ قہر تھا جسم تھا انکا رنگ

پہونچے تو ہیں لیتے ہوئے پہولونکے ہار ۔ قابل دید تھا ہر اک کا نکھار ۔ دست و پا میں لگی تھی مہندی ۔ رنگ پر اوسکے تھی غضب کی

دام گیسو میں تھی کسی کا اسیر ۔ ناوک عشق سے کوئی نخچیر ۔ سرمگین چشم پر کوئی تھی نثار ۔ شیفتہ گل پہ کوئی مثل ہزار

کوئی آزاد صورت شمشاد ۔ کوئی بے رحم مائل بیداد ۔ جان آرائش چمن پہ لڑی ۔ صاف کرتی تھیں روشیں ہی

سیر کرتا تھا یہہ گل خنداں ۔ صاحب باغ اسمیں ڈیوڑھی وہاں ۔ اتفاقاً یہہ ساحرہ تھی وہی ۔ قید میں جسکے حسن آرا تھی

نظر آیا جو یہہ خجستہ طلعت ۔ ہنسکے کہنے لگا وہ بدخصلت ۔ مجکو یہہ صاف صاف بتلادو ۔ مرد ہو اصل میں کہ عورت ہو

کہا اسنی تجھے ہوا کیا ہے ۔ ہوش میں رہیو کہ سودا ہے ۔ شبہ چشم سے بتا جلدی ۔ کیا ہے مطلب تیرا بتا جلدی

ہیں پری زادیاں سن کم ہے ۔ شب تیرہ نہیں ہی یہ دن ہے ۔ بولی پہر وہ کہ میں ہوں بے تقصیر ۔ نہیں کرتی یہ بے سبب تقریر

کل کی ہی بات کیا اوٹہائی ۔ کیا بتاؤں جو منہ کی کہائی ۔ سنکے یہہ بات اسکو ہنسی آئی ۔ اسکے ہاتہ ایک دل لگی آئی

بولی گر تجکو اسمیں شبہ ہوگا ۔ آزما لے ابھی گیا کیا ہے ۔ تجھ سے وحشی ہوئی ہیں بالیں ۔ تیری قسمت کی پر نہیں ہے خبر

یہہ بتا دی کہ مدعا کیا ہے ۔ نہیں میری سمجھ میں آتا ہے ۔ بولی بارہ دری میں آئیے چلو ۔ ایسی اک شی دکہا دوں میں تجکو

مثل بلبل ہو شیفتہ اوسپہ ۔ نہ گوارا فراق ہو دم بہر ۔ سنتی جسدم یہ اوسنی یہ گفتار ۔ دلمیں کہنے لگا یہہ گل رخسار

نرگسیں ہو وسے ساحرہ یہ وہی ۔ حسن آرا ہے قید میں جسکی ۔ جو کہ ریحان نے کیا تہا بیان ۔ پایا جاتا ہے اوسکا صاف نشان

دلمیں یہ سوچکر ہوا مضطر ۔ یوں لگا کہنے اوس سے گہبرا کر ۔ چلو جلدی نہ اب یہاں ٹہرو ۔ دور جانا ہے اسکا ہی مجکو

اپنے کوٹہی میں اسے لائی ۔ خوش تھی دلمیں بہت وہ ہرجائی ۔ ہیں جو اوسکی مدعا میں دو چار ۔ دیکہتے ہی یہ سبہی کی گفتار

ظاہر اسپہ جوان اچہا ہے ۔ خوب صیاد نے پر او مارا ہے ۔ پر ابھی دفعۃً یہ سب ہے الحذر ۔ نہ کیا ہو کہیں نگہ نے فتور

امتحان کی عیار میں کسلو ۔ کہیں ایسا نہو مسلمہ ہو ۔ بولی وہ ہر طرح سے دیکہا ہے ۔ اے لو آگئے اب نصیبا ہے

پہر قبیحا طلب ہوئی ادہر کو وہ ۔ لگی دم دینے اس کو وہ ۔ بولا یہ گل کہ اے پری پیکر ۔ ہو رہا ہے ہمارا دل مضطر

جسکا مشتاق کر کے لائیں تہیں ۔ روبرو میرے اوسکو لا کہیں ۔ کہا اوسنی کہ لیجئے صاحب ۔ پر یہہ اقرار کیجئے صاحب

دیکہکر اوسکو میں بہلونگا ۔ پاؤں پہیلے کا ہی تو بہلونگا ۔ نہیں کہتی ہیں یہہ اے قمر رخسار ۔ نہ کہیں آپ اوس سے بوس و کنار

یاری یار ایسی وصل حاصل ہو ۔ ایک کی سمت کو نہ مائل ہو ۔ کہا اسنی مجھے ہے سب منظور ۔ نہ کرونگا کبھی میں ایسا قصور

بات یہ سنکے دلمیں پہول گئی ۔ اور انجام کار بہول گئی ۔ منہ کی مانگی مراد جو پائی ۔ حسن آرا کو جاکے لے آئی

دیکہکر اسکو شاد ہوئی ۔ گو خوشی حد سے بہی زیادہ ہوئی ۔ دو دل اندیش تھی وصال چین ۔ ہوئی اوسکے دکہانیکو غمگین

کی بیاد اسنے ساحرہ سے یہہ تقریر ۔ الامان کسقدر ہے تو ہی شریر ۔ سامنے غیر مرد کے لائی ۔ بات تیری نہ مجکو یہہ بہائی

بولی اسطرح اوس سے وہ پری
اے پری ہی یہہ یوسف ثانی
اسمین کیا عیب ہے تمنے دیکہا ہے
کیجیے گا کبھی نہ ایسی بات
بار بار آہ سرد بہرنے لگا
اسی الجہن مین گذری اوسکی رات
لگی آنکہو مین اوسکی ساری رات
شانہ اوسکا ہلا کے کہنے لگی
کہا اوس سے یہہ جلد بتلا دو
تم نہ اس بات کا ملال کرو
حال سے اسکے تم ہو کیا واقف
گر یہہ ظالم لگا تو کچھ پاتی
حال سارا وہ اسکو بتلا کر
اوسنے دیکہا سنا سب احوال
پاس خود مہ لقا کی وہ آ کر
سامنے اوسکی دون ہنر آنکہو
اوسکی الفت نے ایسا کہو یا ہوش
تو نہین جانتا ہے میرا حال
کہدون اپنی زبان سے مین اگر
بڑھ کے اسنے وہ پنچہ مارا
وہ پری یہہ دل مین گہبرائی
جا کے وانسے سواری لاتا ہون
جا کی لشکر سے آیا یہہ سکہیا ل

کیون نگاہ نی ہو دیکہو تو جوبن
ہے اسپہ اوتار کر پانی
حسن مین سب کے اوس سے اچہا ہے
نہین انکی پسند کوئی بات
دل سے اپنی یہہ باتین کرنے لگا
لیکن آئی نہ عقل مین کچھ بات
سو رہی جبکہ ساحرہ بدذات
شوق سے اوسکے خوب اوٹھوا پ جلدی
مجہسے آزردہ کسلیے تم ہو
دل مین اصلا نہ کچھ خیال کرو
تازہ وارد ہوا ہے وہ نا واقف
دشمن جان ابہی یہہ ہو جاتی
لیٹی اپنی پلنگ پہ جا کر وا
ساحرہ سے کہا وہ سارا حال
بولی اسطرح اوس سے جہنجلا کر
وہ چکہاؤن گی اب مزا تجکو
نہ رہا عہد کا بہی اصلا ہوش
ہے فن سحر مین مجہے وہ کمال
یہہ نکلجاے اژدہا بنکر
گری مرکر زمین پہ عیارا
اشک آنکہو مین اپنی بہر لائی
ابہی پہر کر میان مین آتا ہون
لیگیا اوسکو اوسکی جگہ اوٹھا

نہین بہتر ہے اتنی ہٹ دہرمی
اس سے بہتر نہین زمانے مین
بولی وہ حور تم یہہ اوس سے کہو
چپ نہ ہوئی جب یہہ بات وہ کہکر
کونسی ہو گئی خطا مجہسے
دل تہا سینے مین نہ تہا قابو
حسن آرا نے وقت یہہ پا کر
اوس پری رو کا جب سنا یہ کلام
بولی وہ کچھ نہین خفا ہون مین
مصلحت تہی یہی سمجہہ کے صفات
کیا کہدون تمسے اسکی کیفیت
اسطرحسے نکالو کوئی راہ
ہوتی تہی جبکہ دونو مین گفتگو
سنکے یہہ ماجرا وہ آگ ہوئی
اپنی چاہتی کو بلائین آپ
رہی تا حشر ذالقالب پر
خاک مین اوسکو بہی ملاتی ہون
پنچہ تو جو بانہ ہے بیٹہا ہے
کہلکے یہہ چاہا اسپہ سحر کرے
ہو گی جسوقت وہ ترے سر پہ بلا
بولا یہہ ماہ کیون ہو تم مضطر
کہا اوسنی کہ جائیے صاحب
ہوئی خیمہ مین جب سے داخل

سرد کرتی ہے تیری یہہ گرمی
لطف اوسکو کا دل لگا نہین
جو طلبگار ایسی بات کا تہا
نہ تہا دل مین ہو گیا مضطر
میرا دلبر ہوا خفا مجہسے
نیند آتی نہ تہی کسی پہلو
اپنی محبوب کے قصر مین جا کر
اوٹہا کہہ کے یہہ تہا انعام
کیا کہون [illegible]
اسلیے تمسے کی نہ کوئی بات
ساحرہ سے غضب کی یہہ [illegible]
اس فسونگر سے ہو سچا [illegible]
ساحرہ کی خواص تہی ہشیار
دشمن جان بنی یہ آگ ہوئی
حال بتا دیا دکہلائین آپ
گور مین بہی رہے یہہ بکالہ
آتش سحر مین جلاتی ہون
اسپہ بدن سی تیرا قبضہ ہے
خون ناحق ہے دست ظالم پر
نہ بالا دسکے باغ مین کچھ خاک
بانس نزدیک ہے مرا لشکر
جلد تم پہر کے آئیے صاحب
ہو گیا تہا دشادا اوسکا دل

پھر تو مونس بھی وہ بر آیا | جھک کے تسلیم وہ بجا لایا
کہو دن مین آئی ہی مجھسے سنا | حال کچھ اپنا کہیے ارشاد
مہ لقا ہی جو آپ کا شوہر | اوسکا خادم ہون مین بہی ہی نوکر
ہیچ کی اسنے جب سنی تقریر | اسطرح مہ لقا سے کی تقریر
سنکے آنکہیں بہی اوسکی نیچی کین | جب بہت اوسنے کی تو تشفی دین
بعد مدت پہر کر سے کی گفتار | یہی لازم تہا ای تمہین ہشیار
اب مین دیتی ہون تجہے قسم کو | ہوجو منظور اوسکو کر گذرو
تجہسے پہر اگلا ہی بیجا ہے | اس جوانی مین تجہ ہی تاہم
ہم بہی دیکہین تو کیسی رشتہ ہے | کیسی سیرت ہی کیسی رنگت ہے
دوسرے دل مین عقد کر پایا | اوسکو یہ اوس ہی بار مین لایا
بدر بانو کو جب ہوئی یہ خبر | سہت اوسوقت وہ ہوئی مضطر
باندہ سے مجرم کیطرح اپنی ہاتہ | سر جہکا ہی ہوئی حجاب کے ساتہ
عقد اسنے کیا بہ مجبوری | سمجہا آج تک تو ہی دوری
جب سنی مجہ سے یہ اسکی کلام | کانپتا تہا خدا سے سب اندام
کہولا خود اوسکا اوسکے پاس شوہر | ہوگیا دل سے دور رنج تہا جو
کیون گنہگار مجہکو کرتی ہو | مین سے مطلب نہین جو ڈرتے ہو
تم سراسر خلاف کہتی ہو | کیون نہین صاف صاف کہتی ہو
کوئی کتنا ہے تم نہ ستار کرو | شوق سے اپنی بیان ستار کرو

آیا جس وقت وان منوشاہ | یون لگی پوچھنے وہ بدر ماہ
اوس پہ پری کی سنکے یہ تقریر | یون لگا کہنے شاہ با توقیر
بدر بانو جو میری بیٹی ہے | وہ بہی اس شک گل کی ...
نہین تو بہی ہین آس پاس مجہ | تم ہو ذی فہم مجہکو سمجہا دو
کہدیا اسنے عقد کا احوال | آتش رشک سے وہ ہوئی لال
کیون جی شرط تہی یہی جو تہا | یہی راغب مری طرف دل تہا
رہی کیون دلمین آرزو باقی | اب نہین چاہی گفتگو باقی
لیچلو اپنے دلربا کے پاس | سمجہی انداز مہ لقا کے پاس
دیکہا جو شکل لطف اوسی ہمدم | نہ دیا اوسنے کچہہ جواب اسیدم
در شاہی پہ پہونچی جب آکر | لیگئی ہاتہون ہاتہ سب لاکر
اور تو کچہہ نہ بن پڑی تدبیر | آئی یون روبرو وہ مہ تصویر
بولی اوس سے کہ ای بت خوشخو | اپنی مجرم کی تم خطا بخشو
میری خواہش سے یہ ہوا ہے عقد | اسنے دل سے نہین کیا ہے عقد
گو چہپا دلمین اوسکی رشک کا خار | آدمیت سے یہ ہوئی ناچار
خوب اوسکو گلے سے لپٹایا | ہاتہ سے ہنس کر اسکے فرمایا
سمجہا دل ہی مرا تم سے صاف | جرم کیا خطا ہو اسکی معاف
کر رہی ہو صفائی دیگر کی | نہ ہی کوئی بات جہگڑے کی
دیر تک یہ ہنسی رہی اوس دم | لگی رہنے یہ سب خوش و خرم

عاشق ہونا مونس شہزادہ مہ لقا کا شہرہ وزیرزادی بدر بانو پر اور آگاہ ہونا مہ لقا کا وزیرزادے کے عشق سے

ساقیا دے شراب عشق مجہے | آچکا ہے خطاب عشق مجہے
عشق بازی کا ابتلا ہے | خالی رہتا ہے دل او جہتا ہے

بھیجدی درخت زر کا کر کہا / تاکمین اوسکی بھی ہین منجوار
چاہتا ہون لبسے دو لون اوقات / سیم لعل درخت زر سے دن رات
بدر بانو کی تھی جو درخت وزیر / حور وش رشک گل قمر تنویر
آیا مونس کہین جو وقت سحر / پڑگئی اوس حسین پر اوسکی نظر
آنکھین کچھ کچھ خمار آلودہ / بادۂ حسن سے تھین آسودہ
رخ روشن پہ بال بکھرے تھے / ابر کے یا قمر پہ لٹکے تھے
تیر الفت جگر کے پار ہوا / باغ عشرت نگہ مین خار ہوا
ضبط آہ و فغان کو کرنے لگا / مرض عشق سے وہ مرنے لگا
حال اسکا کہلا جو زہرہ پر / اوسنے خونریزیونپہ باندھی کمر
جیسی باتون پہ تیر سی چبھتی تھی / نیشتر دلمین چبھو تی تھی
اسقدر سنگدل تھی وہ خودسر / کی نظر کبھی نہ بیقراری پر
بر نہ آئیگا تیرا مطلب دل / جعلسازیسی ہوگا کیا حاصل
مجکو باور کبھی نہ آئے گا / گر تڑپ کر تو مر بھی جائے گا
باندھتی ہون مین تیرے آگے ہاتھ / ایسی باتین نکر تو میرے ساتھ
نہین تقصیر اسمین تیری سہے / منہ لگانے کی اپنے خوبی سے
اری بدنام کیون ہوئی کسکے لیے / دوستی زہر ہے یہ میرے لیے
ایکدن جان سے تنگ آکر / خون ناحق یہ ہوگا گردن پر
دہمکی دیتا ہے کسکو او بدذات / ماننے کی نہین ہین تیری بات
منتین کرتا تھا وہ دلگیر / دیرہی تھی جواب آکے وہ شریر
اوسنے دیکہا عجیب ساماں ہے / ایکدن آنکے ایک گریان ہے
کیون نہ تم کیجئی قبول اسکو / کردیا کیسلیے ملول اسکو
عقد ہوگا کسیکے ساتھ ضرور / یہ بھی بیجا تمہارا کبر و غرور
سنکے یہ بات لاجواب ہوئی / فرط خجلت سی آب آب ہوئی

ناہ رخشک کہہ نہین ہون مین / عاشق زرد رو مہ جبین ہوئین
کہدی مطلب سے چھیڑ جلدی ساز / اب کہلا چاہتا ہے عشق کا راز
اوس پریرو کا نام زہرہ تھا / حسن کا اوسکی ایک شہرا تھا
سو کا وہتی تھی وہ پری صورت / قابل دید اوسکی تھی صورت
لب پہ اوسکی جو تبسم سی تھی / وہ بھی اوسوقت قہر کرتی تھی
دیکہا جب یہ کہ اوسکا ہے یکرنگ / دفعتاً اوسکے دلکا بدلا رنگ
خوف سلطان جو سد باب ہوا / آتش غم سے دل کباب ہوا
کف افسوس وہ ملتا تھا / شمع ساں سوز غم سے جلتا تھا
روز تیغ ادا سے وہ قاتل / دل عاشق کو کرتی تھی بسمل
آخر اک روز تخلیہ پاکر / گر پڑا اوسکے پاؤن پر جاکر
لگی کہنے کہ تیرے جی کیا ہے / کسلیے پاؤن پہ گرتا ہے
عشق اپنا کسی چھپاتا ہے / بیقراری کیسے دکھاتا ہے
کون تجکو کیسے کہتا ہے / سب بناوٹ ہے سمجھ گئی کیا ہے
ہے ارادہ یہ ایسی صورت پر / ہونگی مائل نہ تیری صورت پر
کتنا بدذات مردود ہی تو ہے / خدا کسقدر بری خو سے ہے
کہا اوسنے کہ اے بت مغرور / اب زیادہ نہ کیجیے مجبور
بولی تیوری چڑھا کے یون شریر / یہ کہیں ہے اوسکی تقدیر
میری جوتی پہ بھی نہ ہوگا خون / یوہین کلتے ہین لاکھون اہل جنون
حسن ارادہ یہ آنکلی / پھیرتی پھرتی ادہر چلی نکلی
بیٹھی اوسپہ وہ پری پیکر / بولی زہرہ سے اسطرح ہنسکر
چاہنے والا کب میسر ہے / سمجھو تو کیا انہی پہ دل آیا ہے
اسکے کرلو اگر ارادہ ہے / یہ بھی صاحب تیز بڑا دانا ہے
بولی یون باندھ کر وہ دست ادب / حکم سے کرتی ہون عدول کہیں

ہاں نہیں رخصت وزیر کو پا کر / اپنی گھر میں بیٹھی وہ جا کر
سنتی ہے سدا اسکو آتی تھی / مثل بلبل وہ لوٹی جاتی تھی
جبکہ دیکھا اوتاقی دیکھا رنگ / قہر دلپر تھا ہو گیا وہ دنگ
کبھی دیکھا تو گئی ہوش کی بات / کبھی دیتی ہو ہنسی تھی کی بات
شنید ہو گیا اسے [illegible] / دل تھا [illegible] ایسا [illegible]
آنکھ کی طرح وہ [illegible] نگاہ / دیکھو جا کر [illegible]
[illegible] / راتدن اسکی اک ہنسی جگی
اور [illegible] / یوں لگا کہنے قصہ قمر [illegible]
[illegible] / فقط از زندگی سے [illegible]
تمہیں خالی نہیں ہے میری بات / کہ بیان کونسی ہو ایسی بات
کہا اسنے بجا ہے میرا خوف / دلپہ چھایا ہوا ہے تیرا خوف
جبکہ کی اسنے مجھ سے تقریر / شاد ہو کر [illegible] کی تدبیر
[illegible] / خوب [illegible] ان کو
[illegible] سنا ان کو / دلمیں [illegible] وہ غیرت حور
[illegible] کمال / [illegible] دل کو خیال
[illegible] / یاد رکھو یہ بات [illegible]
[illegible] / [illegible]
اسکے باعث ہوا [illegible] / [illegible]
جو کرو انکی ساتھ [illegible] / یہی نیکی کا ثمرہ ہوتا ہے
[illegible] خط / جبکہ [illegible] ان کو [illegible]
[illegible] طلسم کی نادر / لیکن [illegible] کے خاطر
[illegible] / تھی لیاقت جو [illegible]
[illegible] / ہو گئی قائم بنا محبت کی

سانحہ جب وہ یاد آتا تھا / دل کو اسکے وہ گدگداتا تھا
دلمیں کہتی تھی وہ [illegible] / [illegible] کا ہے جو انس ہے
[illegible] / ایسا [illegible] یہاں کہانی [illegible]
اپنی مونس کی لو خبر جا کر / دیکھو تم بھی اک نظر جا کر
[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]
جبکہ اپنی وطن میں پہنچونگا / عقد [illegible] کرونگا
کہ دن اک بات اب جو یاد تو تم / کچھ [illegible] میں [illegible] تو تم
بولی وہ [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]
بولی کچھ سوچکر وہ غیرت حور / چلو [illegible] کی میں منظور
اسلیے مجھ کو شہائی تھی تمہید / مہر [illegible] اور جو ہے ناہید
کہ وہ محسن ہے میری [illegible] / [illegible] اشتیاق بھی تمہارا [illegible]
پر کہا یوں [illegible] تم / بات میری مگر یہ سنلو تم
[illegible] / [illegible]
کہا اسنے یہ [illegible] کرو / دلمیں [illegible] کرو
[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible] طلسم آفت میں
سنکے یہ بات [illegible] کی / [illegible] اسنے اجازت دی
نہ کیا ایک دم بھی کچھ انکار / [illegible] سفر کا سب تیار
شادمان ہوکے [illegible] / چند دنمیں یہاں ہوئے داخل
بارہی [illegible] / وہ بھی دل کھولکر خوشی سے ملیں
ساغر دوستی کا دور ہوا / بڑھ گیا ربط اور طور ہوا

دیکھنا مہ لقا کا خواب میں والدین کو اور روانہ ہونا اپنے وطن کو

سا دیا دیسے وہ جام شہ یار
جسمیں حاصل ہو دلکو پیار کی
دیکھیں لشکر میں اپنے کیا اسباب
گرد و پیش تھا سہارا خواب

سو گیا اک رات کو جو مہ لقا
خواب میں والدین کو دیکھا
کرتے حال اونکا ستے اکثر
بلکہ ... یاد وطن ...

کھل گئی آنکھ اسکی گھبرا کر
رو یا اوسوقت خوب چلا کر
ہوا انہیں یاد وطن کا ملنا
جسمیں ... کہا ... دیا

اب تو ہم بھی یہاں رہینگا ہیں
پیچ ہوگا جہاں رہونگا میں
پہ ... سے وطن جاونگا
... چاہتا ... ور

جلد سامان سفر کا ہو تیار
دیر ہوئی بہت اب یہ بھار
یاد آئی ہیں والدین مجھے
غم ... اونکی ... دیا

پھر یہ وزیر سے اپنا خطر مجھکو
پاس آیا تو وہ سفر مجھکو
نہ قدم اوسطرف اٹھاونگا
اب ہیں عشق کی راہ جاونگا

اپنے آقا کا سبب سنایا بیان
اوسنے دو دن میں کیا سامان
کچھ نہ اس بات کو بیان ہوا
پیشتر خیمہ اوسکا روانہ ہوا

ہو گیا گا سب غریب وطن
کی سفر کی ہر ایک سے نہ بیچ
تھا جو ... حصار کا سلطان
دیکھی ... اسکا ...

بھیجکر نامہ اسکو یاد آیا
پڑھ سکے حرف طلب چلا آیا
منتظر تھا اوسیکا کوچ کیا
... کیا

دوسرے روز پھر یہ خیمہ گیا
ہوا راہی وہ مہ منور شاہ
ساتھ ہو لی شاہ تھا لشکر
... ایک ...

اسطرف تھا یہ والدین کا حال
پھر فرزند سے تھی زیست محال
آخر الامر طرفہ سے
... ملے ...

گذرا جب ایک سال دریا پر
نہ ملا کچھ نشان کسی جا پر
اوسکے باپ سے اونکو ہو گئی یاس
... دلمیں ...

سب رعیت بھی ہو گئی برباد
جسکا بھی دیکھی وزیر نے فریاد
عرض کی یوں کہ التماس ...
اسقامت یہاں ...

ملک میں آپ پھیلیں گے تشریف
کر یہ تدبیر ... کی تعریف
رکھیں اللہ پر ... نظر
... سے ...

جبکہ اسطرح اوسنے سمجھایا
واں سے وہ اپنے شہر میں آیا
سلطنت سے نہ کیا کچھ سروکار
کر دیا اوس ...

ایک گوشہ میں آپ بیٹھ رہا
تھا یہی شغل اوسکا صبح و شام
سر کو شعلہ کی طرح دھنتا تھا
آتش ...

برق کی طرح بیقراری تھی
ابر کی طرح اشکباری تھی
ایک مدت کے بعد وہ کل تر
پھر چلا پاس ... کیا

ہو گیا شاد یوں کیا ارشاد
یوں ہی خیمہ ہمارا ہوا استاد
حاکم ... لب ... تحمیل
نا ... کیا اوسکا ...

جا بجا فوج بھی اترنے لگی
ہر جگہ پر قیام کرنے لگی
ساتھ تھا جو طلسم کا لشکر
اوترا اوس ...

سب کو ملک میں ہوا چرچا
بادشاہ کو بھی یہ لگا پرچا
ایک لشکر عظیم آیا ہے
... تھا ...

ہوئی جسدم وزیر کو یہ خبر
عرض کی اوسنے شاہ سے جا کر
سنکے یہ حال اوسنے عرض کیا
ہو ... وہ ...

ایلچی بھیجئے تم میرے جاؤ
آخری کا یہ کچھ سبب لاؤ
اوسکی حشمت سے ہو نہ کچھ ڈرنا
... معاف ... یوں کرنا

ہفت کشور کی فوج اگر لاتے — جب بھی اس ملک کو نہ تم پاتے
سرکشی کا مزا دکھا دیتا — خاک میں فوج سب ملا دیتا

غم فرزند سے ہے دل تنگ کر — ہو شخص کسکو بھی کون آکے کرے
ہمنے خود سلطنت کو چھوڑا ہے — اس حکومت سے منہ کو موڑا ہے

بے خطر تاج و تخت لو آکر — جسکو چاہو سو نذر بھی دو آکر
جنگ منظور خود نہیں ہمکو — دو جگہہ رہنے کی کہیں ہمکو

در و تقصیر سے کی یہہ تقریر — آبدیدہ چلا وہاں سے وزیر
ایک سرکاری نے ادہر آکر — اوسگڑی مہ لقا کو دی یہ خبر

کہ تنگا کو وزیر آتا ہے — کچھ زبانی پیام لاتا ہے
جب یہہ اوس راز سے ہوا آگاہ — اوسکے لینے کو بھیجی تھوڑی سپاہ

خود بھی دربار عام میں آیا — تخت زریں پہ جلوہ فرمایا
عرض کی مرد نے پہر آکر — آیا وہ آستان دولت پر

بولا مصلا نہ کوئی مانع ہو — جسطرح آئے پاس آنے دو
روبرو اوسکے جب وزیر آیا — کورنش باادب بجا لایا

پڑی اس ماہ پر جو اوسکی نظر — دل سے بولا یہہ مضطرب ہوکر
میری شہزادی کی یہہ صورت ہے — وہی صیرت ہے وہی فضیلت ہے

خود ہی کچھ سوچکر کیا یہہ بیان — ایسا پایا ہے ہمنے بخت کہاں
کہ نظر آ رہے وہ مہ انور — لا نہ ایسا خیال تو دل پر

وہ جو ہوتا تو قیام کیوں کرتا — جنگ کا اہتمام کیوں کرتا
ایک صورت کے ہیں ہزار بشر — کیہ عدو ہی کہاں وہ رشک قمر



بعد دم بہر کی پہر وہ زنگ خصال — ملتمس یوں ہوا بنجر ملال
یہی ہمارا جو خسرو جم جاہ — غم فرزند سے ہے بتا ہی تباہ

آپکے آنے کی سنی جو خبر — مجکو بہیجا ہے اے فریدون فر
ہو جو منظور سیجے ارشاد — تاکرے عرض جا کے خانہ زاد

ایک یہہ کہدیا پیام شاہ — جب سنا اوسنے وہ کلام شاہ
خوب سے دیا پرنگ ابر بہار — کی یہہ اوسکے جواب میں گفتار

مجکو واللہ یہہ خیال نہیں — سرکشی کچہ کروں مجال نہیں
عیش کے دن [illegible] — [illegible] اپنا عدو سمجھا تھا

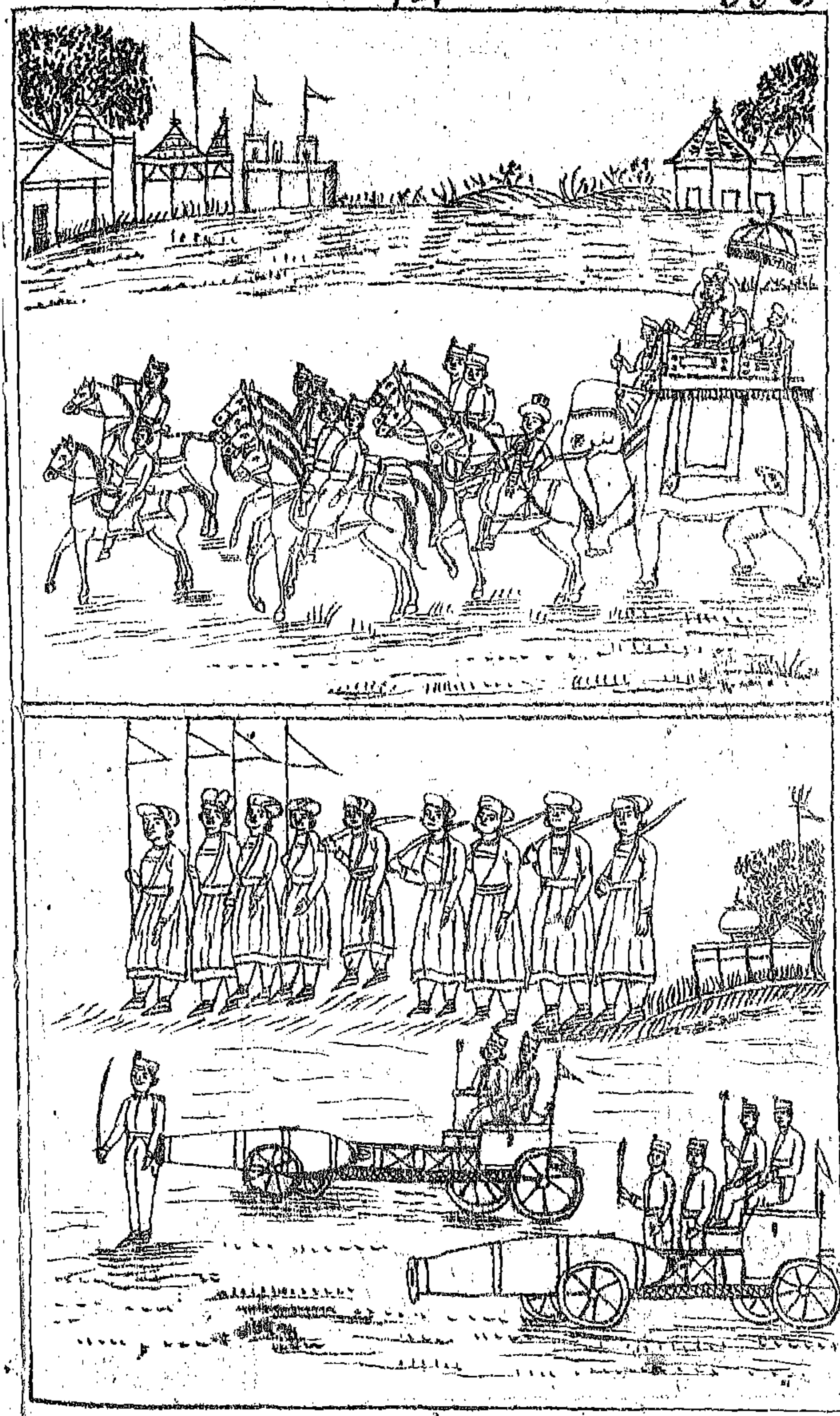
کر دیا پا درا پہ یہہ سنکے کلام — ہو گئے دور دل سے سب آلام
باندہ کر [illegible] تقریر — عفو فرمائیے میری تقصیر

[illegible] — [illegible]
[illegible] — کوئی کر رہا تھا ہمرا خیال

ہوا صد شکر ملک یہہ آباد — تھا بغیر آپکے ہر اک برباد
باپکے مجریکو جھکایا سر — پاؤن پر جا خوشی سے رکھا سر
خوب سینہ سے اوسکو لپٹایا — یہہ زبان پر کلام وہ لایا
تونے آقا سے جو رفاقت کی — تھی نشانی یہی شرافت کی
بلد خادم کو کیجیے رخصت — تا اوٹھائے یہہ مژدۂ عشرت
جب سنی یہہ وزیر کی تقریر — دیکے خلعت اوسی بصد توقیر
کل سحر کو یہہ خانہ زاد ضرور — چومے گا آکے آستان حضور
شاہ کے پاس شاد شاد آیا — ہر طرح سے وہ بامراد آیا
تھا یہہ بالکل غلط کہ آیا غنیم — لائے تشریف وہ خدا ہی علیم
وارث تاج و تخت آیا ہے — دن یہہ اللہ نے دکہایا ہے
کہدیا وہ بہی سب پیام اوسکا — جب سنا شاہ نے کلام اوسکا
شاد ہو ہو کے پہر کیا ارشاد — تھکے ہاتھ سے ہی ہر اک برباد
حکم یہہ کوتوال کو دو بدو — ملک آراستہ یہہ سارا ہو
ہیں جہاں سر راہ چوکی دوکانیں — سب دولہن کیطرح سجی جاوین
ہر مکان پر خوشی کی نوبت ہو — ہاتھ مین سبکے جام عشرت ہو
مابدولت کی جلسے مین نوکر — وزیران آج سبکی ہوون نذر
تخت پر اوسکو اب بٹھاونگا — سلطنت سے مین ہاتھ اوٹھاونگا
جب سنی یہہ وزیر نے تقریر — کی اوسیوقت اوسنے سب تدبیر
لو مبارک ہوا ستم انجام — کئے خالق نے دور سب آلام
ملک لینی غنیم آیا ہے — بخدا بات سب یہہ بیجا ہے
گھر میں بانیسے وہ قریب آکر — دیکہہ آیا وزیر بہی جاکر
کسلئے اوسکو اسدن کی تھی بہلا امید — تھی نہ اس بات کی ذرا امید

ہو رہین تہین کہ یہہ باتیں اکثر — اسمین محلسرا مین بہی آئی یہہ خبر
دیکھا اوسنے بہی جب رخ قمر — سمجہا اوسدم وہ ہوکے با فخر
یہی لازم تھا تجکو اسے دلبند — شکر ہے واللہ مین ہوا اخفر
پھر یہہ شہزادے سے گذارش کی — حاجت اب کچھ نہیں سفارش کی
ہونگے تشویش میں شہ ذیجاہ — دیکھتے ہونگے وہ غلام کی راہ
کہدیا یون کہ اسے خجستہ صفات — عرض کرنا یہہ سب بتسلیمات
کہکے یہہ اوسکو کر دیا رخصت — کرکے آداب ہو گیا رخصت
عرض کی یہہ کہ ای فریدون تخت — ہو مبارک ہمیشہ تاج اور تخت
رونق مملکت مراد جہان — پائندہ رہیگا سلطان
جسکا ایسا پسر ہو با اقبال — اوسپہ آئی غنیم کیا ہی مجال
پیرہن مین وہ سماتا تھا — فرط شادی سے مسکراتا تھا
گلیان سنسان شہر ویران ہے — سب رعایا تلک پریشان ہے
ہر گلی کوچہ اسطرح ہو پاک — رہ سجا کہیں خس و خاشاک
طلبیں اپنے ہون جو شہر مین بہتر — [illegible] کسکے نوکر
کرین پوشاک ماتمی سب دور — ہے عشرت سے ہو ہر اک مسرور
ہر مکان اسطرح سجا جائے — قصر جنت کو جسپہ رشک آئے
دو گھری رات سے مین ہونگا سوار — در دولت پہ سب رہین تیار
اوٹھکی وہ اُنسے محل شاہی گیا — جاکے زوجہ سے یون کلام کیا
یہہ ساعت مین کل جو گذرا تہا — چرچا اس بات کا جو ہر جا تہا
سر لقا اس نزک سے آتے ہین — فوج بہی ساتھ بے شمار لاتے ہین
کو بکو لب اوسکی ہے شہرت — حق نے اپنی دکھائی ہے قدرت
ہوگا داخل یہان وہ کل آکر — لائینگے اوس قمر کو ہم جاکر

یک بیک سنکے مژدۂ جان بخش — فرط شادی سے آگئی وہ غش





بعد دم بھر کے ہوش جب آیا
اوسنے بیساختہ یہ فرمایا

مجھکو للہ جلد پہونچا دو
میرے نور نظر کو دکھلادو

ضبط کی مجھ میں اب نہیں طاقت
قتل کرتا ہے صدمۂ فرقت

کہا اوسنے ذرا ٹھہر جاؤ
اب خدا کے لیے نہ گھبراؤ

صبر لازم ہے کیوں پریشان ہو
دلمیں اپنے نہ اب ہراسان ہو

ہو خلاف خدا نہ کوئی بات
تھوڑا سا دن ہے اور تھوڑی رات

پہلے بھی کی تھی کسقدر جلدی
پاس آئی نہ وہ مگر جلدی

اپنی قسمت سے ہو خطر کا مقام
اس خوشی کا بخیر ہو انجام

ہوئی خاموش سنکے یہ تقریر
رہ گئی ضبط کرکے وہ دلگیر

شوق دیدار میں نہ تھا آرام
نہ کیا ایکدم ذرا آرام

کٹی یہ اوس غمزدہ پہ بھاری رات
کچھ عجب کرب سے گذاری رات

ہوگئی جبکہ ہی نمود سحر
بادشہ خوابگاہ سے اوٹھکر

اپنے دربار عام میں آیا
صبح ہر ایک کو جو وہاں پایا

اسطرح کی وزیر سے گفتار
کہو سامان تو ہے سب تیار

نکرو دیر اب خدا کے لیے
دل تڑپتا ہے مہ لقا کے لیے

رات کاٹی ہے ہمنے مر مر کر
کیا کہیں جسطرح ہوئی ہے سحر

عرض کی اوسنے یاں ہیں سب تیار
شوق سے اب حضور ہوں سوار

سنتے ہی یہ سوار شاہ ہوا
ساتھ ہر ایک خیر خواہ ہوا

رہ کی اوسنے سواری تا کہسار
وان لگا کرنے انتظار بسیار

اسقدر شاد مست عیش تھی
جسطرف دیکھو بزم عشرت تھی

ہی کہتے تھے شکر اے غفار
تونے آباد پھر کیا یہ دیار

جبکہ مشہور ہوگئی یہ خبر
کہ گیا بادشاہ تا کے بہر

اٹھی چاروں طرف سے یہ خلقت
ہوگئی ایسی اوسجگہ کثرت

دخل کیا جاسکے ادہر اودہر
بڑہ نہ سکتا تھا آگے پیک نظر

دن خدا نے جو یہ دکھایا تھا
کون تھا جو وہاں نہ آیا تھا

اوڑھ کر برقع گھر سے پردہ نشین
بہر دیدار اوس جگہ آئین

چلنے پھرنے سے جو کہ تھی بیمار
دیکھنے وہ بھی آئی ہو کے سوار

مثل نرگس ہر ایک تھا نگران
تا نظر آئی وہ مہ تابان

سنی نوبت کی انتہی میں آواز
دیدۂ شوق سبکے ہوگئی باز

منظر آیا طلسم کا سامان
ہوگیا دیکھکر ہر اک حیران

فوج کا اونکی تھا نرالا ٹھاٹھ
کبھی ایسا نہ دیکھا بھالا ٹھاٹھ

کار چوبی تو وردیان ساری
پگڑیان سب سبز زنگاری

فوج کے آگے آگے لکۂ ابر
وہ سپاہی تھے غیرت دل گبر

برق کی وہ تڑپ ابر کا شور
جاگ اوٹھے تھے خفتگان گور

ابر کے نیچے ایک صورت تھی
تاج سر پر تھا خوبصورت تھی

ایک طاوس پر سوار وہ ماہ
ڈالتی تھی غضب سے سب پہ نگاہ

تھے زمرد کے کانوں میں بندے
ہیرے کے ہاتھوں میں جڑاؤ کڑے

قشقۂ سیندور کا تھا ماتھے پہ
رہتا جسکے اوسکے لکھا جادو گر

بعد ان سبکے ایک آیا تھا
ڈھنگ اوسکا بھی یہ نرالا تھا

بدلے بالونکے تھے جٹی ہو پیر
اور حمائل گلوں میں تھی شمشیر

اوسپہ بیٹھا تھا اک بڑا اژدر
تھا وہ سو گز سے بھی سوا اژدر

منہ سے شعلے بھی وہ نکلتے تھے
دیکھکر اوسکو سب دہلتے تھے

بعد اوسکے نفیر و نقارہ
تخت نیلم پہ ایک مہ پارہ

پشت پر شیر کے وہ بیٹھا تھا
اسی صورت سے ساتھ ڈیکا تھا

سر پہ اوس مہ جبیں کے بھاری تاج
لو رہا تھا وہ نور باری تاج

ساحرہ وہ بنی تھی یا تھی دیوالم
علی حکم سینہ میں مستوکی راکھ

گنگا جمنی تھے ہاتھوں میں تیغ سول
دیکھے پھر اونکو جیسے فیل
سب مرصع سر و تن تیغ سپر
کام لالی کا وہ پھر رہا تھا
بادلہ کا جو اوسمیں گتھا تھا
ساٹنی بھی ہر ایک برق تگ
تھے گلو میں جو اونکے زنگ طلا
آگے چتر کا ذکر تے جاتے تھے
تھا بہم مشکوں میں جا بجا آب
سیکڑوں دستے تھے سوار کے
گھوڑے ہو خاصے کے ایسے تھے ہزار
کیا کہوں اونکی تیز رفتاری
اک اشتا بیکہ ساتھ سب تیز
سبکے سب شکل میں پری پیکر
چوبیں پر زر طلائی تیاری
جیغہ بادلہ کا تھا سر سے پتھار
جیغہ تھا طرہ بھی ایسے پیچ

صورتیں تھیں کہ تھی طلسم کی پتلی
کوہ سے بھی قد و تن تھے اونکے بلند
پیرہ جواہر کی تھیں سبھی پر بان
جگمگی وہ ہوا میں اڑتا تھا
فلک جاہ کاہ تر رہا تھا
چال میں تھیں وہ غیرت ناز
کرتی تھی دل کو بیکل اونکی چال
گرد رہ کو بٹھاتے جاتے تھے
کیوڑا اور بید مشک اور گلاب
کچھ رسالے تھے نیزہ داروں کے
ابلق و چرخ کرتے تھے نو نگاہ
باد صر صر بھی چال میں ہاری
کبھی نہ کہیں اونکو جانب چمپہ
ساز اونکے تمام تھے پر زر
کار چوبی لباس تھے سارے
سبکے ہاتھوں میں گنگا جمنی عصا
سونے چاندی کی اونکی نقل گہ
عود و عنبر کا کرتے تھے وہ بخور

سبکی سب وہ زمان سحر شعار
جھولیں سب مخملی تھیں زر تار
آگے اون سبکے ایک فیل کلان
برق بھی شرمسار ہوتی تھی
اک قرینے سے شتر اسوار
سب جواہر نگار اونکے ساز
کتنے سقے بھی ریشمیں پاسیر
نگہ بان باندھو نکی ...
تھیں قرینے سے پلٹنیں ...
آگے ماہی مراتب ایسا تھا
بال بھوری سی اور جیب تاک
آندھی چلتی تو تھر کرتی پانی
تازیانہ کی گر ہوا لگتا کہ
ڈنکے والے جو تھے جلو کے ساتھ
کیسے تھے ہما لو از د نکی کیا دہن
بیچھوں والے جھنڈولوں ...
خوش نگہ خوش لباس ...
بو سے خوش سے دماغ تھا معمور

ایسے جاوہ سے شتر تھیں ہوا
شب تیرہ میں تھے عیاں ...
تھا جواہر نگار وہ سب نشان
نشان و شوکت نثار ہوتی
تھا نہیں ہاتھوں میں اپنا ہی بھا
مثل طاؤس سبکے سب نقار
اک دلاسے برنگ ابر مطیر
مشکیں کاندھوں پہ ...
ترکی و رومی وہ بھی زنگی
طرز میں اپنی وہ بھی یکتا تھا
پیش لیں خوب برق ہو چلا
دیکھ سکتی تھی ...
عمر بھر نیر تشان ...
کوس جاہ و حشم تھا اونکا ...
مردہ دل کو دم مسیحا ...
جنتیر وستے وہ پھول ...
سہرے پا تک سر ...



پھر نظر آیا وہ قمر رخسار
زیر ران ایک سبا خوش رفتار
سر پہ رکھے تھا خود ہیرے کا
تھا وہ تر شاہی وطیری کا

تھا زرہ پہنے وہ سراپا نور
کہ دہوئیں میں چھپا تھا شعلۂ طور
تھے عجب وررہست اوسکے دو سلطان
کر رہے تھے نثار زر ہر آن

پیش دولہن نوجوان سیم بر
وہ بھی ہر ایک مثل ماہ منیر
پیچھے اونکے بڑی تزک سے محل
ساتھ اونکے جلوس کا اک دل

وہ پڑی پیر دہر اک کہاری کی
کہ جیسے بلقیس کی سواری تھی
چہرزر اونکے لباس تھے سارے
لنگی گردانی کناریاں تارے

موتیوں سے سر و پیر جھمکے تھے
بٹھا بہ ہر ایک کے نرالے تھے
جن کہاروں کی وردیاں تھیں لال
وہ طلائی اوٹھائے تھے سکھپال

کتنے بوچے بھی اور پالکیان
کچھ میانے بھی اور نالکیان
پیچھے اونکے رتھوں کی تھی اک ڈیل
اوس میں ناگوری تھے جتے ہوئے بیل

اسطرح پہنچا جب وہ ناکے پر
ٹٹ گئی اوسکی مدبر پہ نظر
اوترا گھوڑے سے وہ قمر رخسار
پاؤں پر اوسکے گر پڑا اک بار

لخت جگر جو ہاتھ آیا
خوب سینہ سے اوسنے لپٹایا
دوڑ کر آئی اوسکی بینائی
آگئی جسم میں توانائی

دونوں باہم لپٹ کے روئے خوب
سنکو یاد آئی یوسف و یعقوب
پھر او نور نظر جو ہاتھ آیا
اوسکو دولت سرا میں لے آیا

ماں سے اپنی ملا وہ جب آکر
لپٹی بیتاب ہو کے وہ مضطر
خوب اوسوقت اوسکو کر کے پیار
گرد بیتابی سے پھری کئی بار

دونوں شہزادیاں بھی پھر اوٹھین
کر کے تسلیم اونھوں نے قدم چومین
ملکہ نے یہ ہنسکے فرمایا
میرا دولہا لیے برات آیا

باری باری سے اونکو پیار کیا
ہاتھ سے اپنے زر نثار کیا
اقربا اور جتنے تھے احباب
آئے ملنے کو شکل گل شاداب

بانٹا اسدرجہ شاہ نے جو مال
بنگیا شاہ جی ہر اک کنگال
پھر تو نذر و نیاز ہونے لگی
شادی ہر سو و ناز ہونے لگی

دور دل سے ہوا ہر رنج و الم
اک نئی درگاہ میں چڑھا یا علم
دن جو وہ گذرا اور آئی رات
ایک مہرو نے کی خدائی رات

کوئی منت سے کونڈے بھرنے لگی
فکر صحنک کی کوئی کرنے لگی
برسوں جاری رہی یہیں خیرات
فقرا لوٹتے رہے دن رات

شادی کرنا مہ لقا کی ماں باپ کا اور آنا جہیز لے کر وزیر زادی حسن آرا کا

ساقیا دے مے طرب انگیز
آسکے ہیں اونوں بھی عشرت تیز
میکشی کو مباح کرتا ہے
دختر رز سے نکاح کرتا ہے

رہے میخانہ میں نہ کوئی ملول
مطلب دل ہوا ہے سبکا حصول
کہدے مستوں سے کر کے زیبائش
لوٹیں ساقی کی جا کے آرایش

گرہی دور ہے دکھا کے برات
دیںگے پیر مغاں کو نقل و نبات
موج مے کی اگر چڑھی تھی
دختر رز سے کھیلنی ہوتی تھی

کھودیے کو کیا لگا لا ہے
دختر رز کا آج بیاہ ہے
مہ لقا ایک روز بیٹھا تھا
ماں نے اوسکی جو اوسکو دیکھا

خم تو اربان سے نجال چھلکے
ہاتھ میں ہر ایک کے پیالے چھلکے
پر نہ کچھ اپنی آرزو کے نکلے
دل کی دل ہی میں رہ گئی باقی

مرغی ای لخت دل جو پاؤ نہ
انہیں بہو کو بیاہ لاؤ میں
دیکھوں تو سہرا کبھی بیٹے کے سر
سے بھی ہوں میں ابھی باج سحر

جب سنا یہ زبان سے اوسکی کلام
بولا خادم ہے سطرح سے غلام
شاہ یہ بات سنکے ہوگیا شاد
اہل تنجیم کو کیا پھر یاد

ہر کبھی تھی اسی منش میں جو کمال | ہوے حاضر نجومی و رمال
پترا کھول کر بچار کیا | انگلیوں پر بھی کچھ شمار کیا
سب ستارے یہ اچھے آئے ہیں | مژدہ بیش بہا ساتھ لائے ہیں
عرض یہ کرکے وہ ہوئے رخصت | پایا ہر ایک نے زر و خلعت
تھا پدر جو کہ بدر بالو کا | شاہ نے یہ کلام اوس سے کیا
ایک تو ہے تمہارے لخت جگر | دوسرے کو بھی جانو تم دختر
بات یہ سنتے ہی سنور شاہ | لیکے اون ماہرویونکو ہمراہ
مہ لقا نے جو دیکھا بیابان | ہاتھ سے اپنے لکھکے خط اوسکو
اپنے وہ نام اوسکو بھجوایا | در دولت پہ اپنے بلوایا
سروپر وا اوس پری کی جب آئی | جھک کے تسلیم وہ بجا لائی
چھیڑیاں یوں اونسے داستان الم | اسطرح سے کیا بیان الم
بولی یہ سنکے وہ پری پیکر | تھا یہی رنج و غم مرے دلپر
اپنے جسم کہا جان کا | ہوئی وہ مبتلائے رنج و ملال
گر کبھی شاد مہ جبین پائی | ہول کھا کر تڑپ کے مر جاتی
مہ لقا کو ہوئی جو اوسکی خبر | ہو گیا شادمان وہ شہ کشور
تھی وہ دعوت کہ رسم الفت تھی | اوسکے گھر کی کچھ عجیب باعث تھی
ہو گئیں گھل گھل کی کچھ پہلی باتیں | لگی چلنے وہ اور یہی گھاتیں
روز باشے کا جو دیا تھا قرار | جبکہ آیا وہ دن بھی آخر کار
نیک ساعت میں ناچ بھی بھلایا | اور دولہ کو ناچ بھجوایا
استقدر سب نے ملکے کھیلا رنگ | فلک نیلگون کا بدلا رنگ
نقری جو گھر میں تھی پانچ ہزار | تھی نگر سے ... ہ بیا کا
چاندی سونے کے ساری زر شہر | قابل دید اونکی زیبائش
کرون مہندی کی کیا میں بیان | اوسکی تعریف میں ہو لال زبان

کہا اوسنے جو بدعائے دل | ... البارئی از ہر دل
غرض یوں سب نے کی کارروائی بجا | چند ماہ رہ گئی ...
ہیں یہ شہزادیں ... میانکی ... | شوق ... سلطان
لگی شادی کی ہونے تیاری | ہوئے سرگرم کار درباری
باغ میں مہ لقا کو جائیں ... | اٹھو شادی کو دن ...
اوسطرف ہو کے تم کرو شادی | ... سب کمال لو دل کی
اوس گل تر کو باغ میں آیا | شاہ کا حکم سب بجا لایا
حسن آرا کی تھی جو دختر پر | ملا ساتھ میں اوسکی ... تدبیر
اوسکی شادی کی جب ہوئی تجویز | آئے سامان جہیز کا لیکر
گرد اوسکی پھری بلائیں لیں | لپٹی سینہ سے اور دعائیں دیں
ملک الموت جسکو فرقت تھی | پہر گھڑی تازہ اک قیامت تھی
مجھکو واللہ زندگی تھی شاق | سچ کہو یوں پھر کہ یہ بلا ہے فراق
مار کر ہاتھ اپنے سینے پر | بولی پھر بھی ہوئی خبر
شکر خالق کا زندہ دکھلایا | پہر سلامت حضور کو پایا
تھی جو منظور اوسکو اوری ... | بیٹھی ہوتا وزیر زادی ...
دیکھکر اوسکا عارض پر نور | ہوگئی شیفتہ وہ غیرت حور
شاہزادی کی تھی یہی ہے مراد | سنکے اس بات کو ہوا وہ شاد
ہوگئے جمع سارے خویش و تبار | دونوں شہزادیونکو ایک بار
رنگ عشرت نے ایسا مارا جوش | رفقا ہو گئے بسنتی پوش
دھوم سے اسطرح وہ تھی ... | الیسی ... اور سنی ...
گنگا جمنی گھری تھا ما اونپر | ... انکا تھا کام اونپر
آئی مہندی بھی ... | تا فلک ... ہو گئی شہرت
سینیاں لاکھوں چاندی سونیکی | بعض نقشی تھیں بعض تھیں سادی

تھیں لگن رنگ شمعوں کی پر تھین　　سب سے اونکی جدا تھی کچھ تزئین
لو رہے کے ساتھی مین دلی تھی عجب　　آتا تھا اونکی روشنی عجیب

لیے تھی سر پہ ماہر دو مزدور　　کوسون پھیلا ہوا تھا اونکا نور
الغرض آئی جب برات کی رات　　تھی وہ ہمسر شب برات کی رات

روشنی کا ہوا نرالا ٹھاٹھ　　اک نئے ڈھنگ سے نکالا ٹھاٹھ
نقرئی اور طلائی سب ٹھاٹھ　　لعل و یاقوت کے چراغ اونپر

جھاڑ فرشی بلور کے نایاب　　کنول اونپر جڑے ہوے خوش آب
بیچ مین تھا شہر و نکو رکھے تھے　　نئے انداز اونکے بلور نئے

قصر شاہی سے تا دیگر دار　　دونون جانب شرر گل انکی قطار
ورد دات پہ از دحام کثیر　　مجتمع سیکڑوں صغیر و کبیر

لاکھون خدام ایکسو حاضر　　مستعد اہتمام مین ناظر
جمع تھین ایک جا مجلارین　　کر رہی تھین وہ چہلین آپس مین

سرخ کرتے تھے چاندنی کے　　ستے دوپٹے بھی کامدانی کے
صورتین بھی نفیس اور مقبول　　کام مین اپنے سب کے مشغول

در کے آگے کہار اونکا دو چور　　لیے اسباب سیکڑون مزدور
امرازادیون کا وہ آنا　　ہر قدم پر کمر کا بل کھانا

نقشہ کیا اونکا کیجیے تحریر　　تھی ہر اک ماہ قابل تصویر
پہنے تھین وہ لباس سب پر زر　　زیب تن اونکے بھی بھاتے زیور

لیلن یہان آکے رخ حسن شاداب　　جیسے سرو ڈوب سو چمن آب
اس سجاوٹ پہ تھی وہ طرحداری　　دل نظر بازونکے ہوے پامال

چھپ رہی تھیں کسیکے ستے جہان　　اور کسیکی جبین پہ تھی افشان
شادگی پر کسیکے تھا عالم　　تھا کسیکا بناو قہر و ستم

چالین چلتی تھین وہ ادا کے ساتھ　　رخ کبھی اونکا تھا حیا کے ساتھ
ملتی تھی اک سے ایک غنچہ دہن　　شکوہ آمیز کرتی تھی یہ سخن

دیکھنے کو ترس گئین آنکھین　　نہ کیا یاد بھول کر بھی ہمین
منہ دکھائی نہ کچھ بھی پاتی　　دو گھڑی کو اگر چلی آتی

آنکھ اونچی کر وا پھر دیکھو　　دل مین اپنے بہت خفیف ہو
میری تمکو اگر نہ الفت تھی　　کچھ حمیت تھی کچھ مروت تھی

رہی کیا تھی کیا غایل دوہار　　ایکدن بھی ذرا نہ آیا خیال
آدمی آج کر منگا مین خبر　　کسقدر ہو گیا ہے دل پتھر

باتین یہ کر کے نازکی باہم　　بیٹھین محفل مین جا کے وہ باہم
طائفے جسقدر کے تھے ممتاز　　ہو گئے حاضر وہ لیکے اپنے ساز

گاہ گاتے تھے گہ بجاتے تھے　　سیکڑوں طرح سے رجھاتے تھے
تھا وہ لعین کیطرف تھا بیان　　بزم نوشاہ کا بھی کچھ بیان

قابل دید وہ بھی محفل ہے　　ہر جوان رشک ماہ کامل ہے
یہ زمین آسمان سے ہے بڑھکر　　تھا ہر اک شخص رشک شمس و قمر

دل لیا جاتا ہے نفاست پر　　جان صدقے ہے شان شوکت پر
زیب مسند ہے شاہ ہفت اقلیم　　دست بستہ ہین سب پے تعظیم

بیچ مین اسطرح سے ہے نوشاہ　　ہالہ نور مین ہے گویا ماہ
روشنی کی ہے ایسی طیاری　　برج خورشید ہے وہ بارہ دری

عباطر و نگ لاکھوں کنول　　ہانڈیان لالٹینین اور مشعل
کیا ہوا اظہار روشنی کا وفور　　پہنچی تھی ہر طرف کو چار دو نور

لالہ کے سیکڑون تھے جہان جہان　　گا رہے تھے اداکی ساتھ وہان
اونکے گانے کا یہ بندھا تھا رنگ　　ساری محفل تھی شکل آئینہ دنگ

جسطرف دیکھو رقص بسمل تھا　　کٹتا تھا اندر کہ تیغ قاتل تھا
پھر لگے ایسے بیچ سے وہ سر　　بار بند کو نہ یاد تھے وہ گر

جب کہ رات آئی ایک پہر سوا | سہرا گہر سے عروس کے آیا
عرض خواجہ سرانے کی آکر | سہرا لایا ہے جیسے ای گل تر

غسل کیواسطے گیا وہ ماہ | نہانے آیا وہاں سے وہ نوشاہ
زیب تن تھا وہ خلعت پرزر | سجتے تھے او بہی لعل و گہر

سر پہ مندیل وہ مرصع کا | شکل خورشید جیسے کہیں زرنشا
تہیں سہرا ستارہ روئی لو پہ | کہے تھا دہ جہوم ما منتظر

غیرت مہر تھا رخ روشن | تھی عیاں گرد آفتاب کرن
تھی جواہر کے جیغہ و سرپیچ | جیسے آگے تھے مہر و ماہ ہیچ

تھی وہ دامن کمر بیچ ہجوم | دیکھا لوگوں کا حد سے بڑہ کے ہجوم
جلوہ آرا تھی جیسے گہ پہ دلہن | تھیں جہاں بدر کہ تھا آہ زمن

تھا وہیں لوگوں کا دیا بیا | کر رہی تھیں وہ سب دلہن کا بناؤ
کچھ جو انہیں تھی دید کی خاطر | اس گھڑی اوسکو تکے تھیں جا

ٹوٹکے بیاہ کے لیے ہوتے | وہ وہیں لائے دلہن کی گہر کے
چھپتی تھی کی مثال ہی تھی وہاں | سب پہ تاکید ہوتی تھی اسکی

ایک اک بات پہ تھی بسم اللہ | مانگتے تھے دعائیں دولتخواہ
کوئی اپنے شغل میں مشغول | کوئی اپنے کام میں مشغول

سحر انداز سے کوئی دیکہ | ہاتھ میں اپنے آئینہ لیکر
مردم دیدہ سے لڑا آنکھ | دیتے تھے وہ دکھاتی تھی آنکھ

کوئی کہتی تھی ابھی نہیں کچھ آنا | دیکھو آئینگی ابھی تو برات
ساعت نیک ہو گئی ہی | دیکھیں کب برات آتی ہے

منتظر دل ادہر ہر ایک کا تھا | اور وہیں دولہا ادہر سوار ہوا
اہل محفل تو بیٹھے تھے بیکار | ہو گئی ... کی پکار



کوئی بولا کہ جلد ہاتھی بٹھاؤ | کوئی بولا کہ گھوڑا لاؤ
ایک ہوا خواہ سے یہ کہتا تھا | کہ ہوا دار جلد میرا لا

کوئی بولا کسی سے یون ہنسکر | بیٹھیں گے ہم تم ایک ہاتھی پر
ہو چکے جب سوار خرد و کلان | ہو گئے پہلے شتر سوار روان
سر پہ اون سبکے خوشنما شملے | پانون مین بہی چہپر ہوئے موزے
تہی وہ دلکش نگار نوبت کی | جان صد رقص تہی جسے خلقت کی
ایسے دہن مین وہ گار ہی تہی خیال | جہانجہہ تال سجا کر دیتا تہا تال
لگے گاہی ہر اہتاد ڈنکا | سازو سامان سب بنا اونکا
اور سوار دن کو جو رسا کر تھے | ہر طرح جسے وہ دیکہی سہاگر تھے
اونکی گاڑی کا کہیے کیا عالم | کہ پشتر کنتا تہا سنٹی والونکا دم
پاس تب نوشاہ کا تہا خاص جلوپر | پہنچی تہی وہ نفیس سب ملبوس
شمع حسن و ادا کہانے تھے | سبکے دلکا کنول جلاتے تھے
لاکہون روشن کہین ہزارون تھے | پہنچتا نے فلک کو تارے تھے
بان بردار بہی یان تو لیے | اس ادا کے نہ دیکہے اور سنے
سٹھا ٹھہ سے وہ ہوا تہین لاکہون | ایک قرینے سے سب ندیم و مشیر
پہونچے جب اسطرح برات وہان | دیکہنے آئے اوسکو خرد و کلان
نقطے جو چہوٹے تھے آتشبار | سُنی نوبت کی جسکہڑی آواز
جا بجا جو انار چہتا ہی | پہلجہڑی اور ہوائی چہٹتی تہی
تہی ہوائی کی جہوک سے ہوا | کہ نہ پاسے نشان بہی پرندا
ایسا چرخی نے رنگ دکہلایا | دل طاؤس جسے دیکہ شرمایا
تہے جو ہاتہی کتی متقدی کر | خوب سب پہول وہ بنا تے تھے
سو ستارہ ان اونکی جو سے تہا نکا | چہوٹے اسطرح وہ بہی سب اکبار
اسمین نوشاہ بہی تشریف لیجا | پہونچا در پر عروس کی جاکر
پہنچ تو در پراک ازدحام ہوا | رہیت رسمونکا اختتام ہوا
جو کہ تہین اسمین محل بین تہین | بے نقط گالیان وہ دینے لگین

کوئی کہتا تہا ہان ارے ردکو | ابھی نوبت نہ آگے بڑہنے دو
وردیان سرخ پہنے سب بزرگ | تختہ لالی کا تہا کہلا یکسر
سانڈنی بہی ہر اک پری پیکر | مثل مغرور کے اوٹہاتی تہی سر
اپنے شہنا نواز تھے گلدار | بو علی کی تہی جن پہ روح نثار
بوق و قرنا بہی اور دہل تاشا | اک ادا سے وہ بجتا جاتا تہا
پالکین لاکہون اونکی بعد روان | بانکا ترچہا ہر ایک اونمین جوان
نقرئی سیکڑون تہی تخت روان | اونپہ اک اک پری تہی جلوہ کنان
تخت اوٹہاتے ہوئے تہی جنکو کہار | وردیان وہ بہی پہنے تہی زرتار
بیشتر چار سو کنول بردار | شعلہ رو کتنے کتنے مہر رخسار
لالٹینونسے تہی یہ آب و تاب | جہلملاتی تہی مشعل مہتاب
خاص بردار بہی بہت خاصے | اونکی اطوار بہی بہت خاصے
خوشنما پر جہیونکے تہا روشن | مہر دولہا جراو داہی یہ کرن
تہین شاہانی سواریان لاکہون | ساتہ تہے اونکی کہاریان لاکہون
آئے تہا نہ دیکہنی کو ملک | خلد سے آگئے تہین حور پرینکے
آتش تہین چہٹ جا کے کام کیے | قلعے جتنے کہڑے تہے داغنے لیے
دانا سمجہا اونکے بعد اون سبکو | کر دیا روز روشن اوس شب کو
کہلت دکہلا رہا تہا یہ پہول | گتی بلبل بہار باغ کو بہول
شمع سرو کی تہی طرفہ بہار | چہوٹ کر لائی نقرئی وہ بہار
اوس گہڑی ایسے تہا ٹہنہ کے سرو وہ | ہوئے پل فلک کے کان بہرے
تہی یہ اژدہا شرر افشان | یا رکیا ابر سے ہی برق عیان
شور اوٹہا محل سے یہ ناگاہ | لو چلو دیکہین آگئے ہین نوشاہ
سنکر نہین آکر اوتر دین ان جسن آن | خوب کہل کہیلین لیکے وہ چہریان
تہی جو ہمدم دانی اوسجگہ محفل | وہ گل ترجمہ ہوا وہان داخل



زیب مسند ہوا وہ جب آکر
بیٹھے پہلو میں اوسکے سب آکر

قابل دید وہ بھی جلسا تھا
بزم انجم کو بھی نہ رتبا تھا

بیچ اونکے بھی وہ عالم تھا
قابل دید اونکا دم خم تھا

حسن محفل بھی کتنے ہی تھے
بیچے سر زر تمام اونکے تھے

اور کلیدہ تنین مثل تجلی تھی مہک
خوشنما بی نظیر تھی بیشک

کیا میں دستگی کا نور کہوں
ہیچ ہے جو آپنی میں خود کہوں

مثل دم باز دم وہ ہی تھی ان
بوسے ہر ایک لب کی لیتی تھین

گر پیالی کہو تو زیبا ہے
حسن محفل کو تاج بخشا ہے

جیسے نگینے جوہر لعل شکر تھین
پائی سرخ ساغر جم میں

تھے جو طاؤس زر نگار تصویر
مرغ زرین سے تھی کہیں بہتر

قابل دید ہے ہر اک تصویر
کہتے ہیں زلف حور کی تصویر

خوشنما خوش بہار زیر انداز
سب جواہر نگار زیر انداز

تھا یہ ہر اک شجر کا اوسپے گمان
اور آئی زمین پہ کاہکشان

پہ پری زاد وہ سلیمان ہے
کیا نہیں انکے پاس سامان ہے

جلوہ آرا تھی سب میں جہان
حسن میں غیرت مہ تابان

بزم میں تھا غنیمت انکا دم
بھر لی تھی ساری صحبت بیکم

لعل و الماس کی وہ گرگریان
اور نکو سب لی سہر گو غنچہ بیان

بیچ میں سب کی کیا دم صحبت
نور تو دستگی کی لی بیت

خوبصورت ہر ایک تھی نونہال
گلبن حسن کی کلی نونہال

خوشنما وہ ہر ایک چنبر تھا
چنبر پیش میں بھی بہتر تھا

تھے ناشناس جو کتنی ہی چنبر
اور تھی آلی تھے یوں نظر

صورت بلیع نازک دلدار
رنگ اپنا بدلتی ہر بار

حسن طاؤس میں کہاں اب
کسی محرم کی ہیں مگر جیتا

نہیں وہ یمن لکھی گنگ و تھے
دل عاشق اسیر گیسو تھے

تھے جواہر نگار گل بوٹے
دیتے رہے تھے بہار گل بوٹے

حقو کلی تی وہ جبرا تھا تنا کو
جس سے پیدا تھی صانت کی بو

ہاتھی رتھ تھے روسی جوا بل شب و دور | دود قلیان تھا دو شب طور
سو ہزاروں ایک سے ایک پر زور | جسے چرخی تھی چشم شمس و قمر
کہیں شمع لگن کا کیا مذکور | یا داؤدی تھی روشنی طور
کتھیں وہ دو اپار گریاں نایاب | کہیں پستان حور کا ہیں جو آب
کہیں مہر کا رنگی تھے گفتار | پانچی اونہو جا بجا ہو تیار
سنی جسو قت او پنے لقمہ | بیٹھی اونکی وہ شوخ پیر ندوہ
پیشوا ناؤ سنی پی آرسنگار | ٹھیکی جیبا ور سستہ آخر کار
اونکی اسیر حستہ جیبا وہ مایہ نا | چلا سازینے سے ساز ایکسامان
دیکھا جس سمت نا ایک بہا | تیغ ابرو سے قتل کر ڈالا
[illegible] کی کیا دھاکی امانت | ہوئیا سے ہر بہر پری کی امانت
ناچی اوسکا [illegible] | بیٹے بجلی [illegible] سے ہر بار
استقدر رہو [illegible] آواز | ہو گئی [illegible] ساز
[illegible] آیا | ہوا [illegible] ناچ اور گانا
ملک و املاک [illegible] زر کی سوا | سوکرو ساشرفی [illegible]
[illegible] گشتیاں تقسیم | عال کیا اونکا [illegible] تقسیم
چوگھڑی [illegible] کا | دیکی صنعت پہ سادہ کا [illegible]
[illegible] وہ معبارک | دیتی تھی آسمان سے سہرہ
پایا اوسکی سے [illegible] انعام | شہزادی کے دلمیں حرص کا نام
بیٹھا مسند پہ جب کہ وہ جا کر | وان بیٹھا یا دولہن کو بھی لاکر
بعد [illegible] سنا | مہ و خورشید کا ہوا ہے قران
شمع کا [illegible] وہ [illegible] | وہ نہ [illegible]
جشن [illegible] | کر لی [illegible]
[illegible] | بلکہ [illegible] مانہ تھی

ہر طرف فرش تھا تمام سنجاب | کہیں قالین بچھے تھے [illegible]
اک عجب [illegible] سرخ کہیں | مختلف رنگ [illegible]
رکھتی تھے ایسا [illegible] | [illegible]
[illegible] اپنے تھے | [illegible] تھے
[illegible] سب جا [illegible] | [illegible] ہوا دو
[illegible] کہا | [illegible] کی وہ لایا
[illegible] سے [illegible] | پاؤں میں [illegible] گھنگرو
[illegible] کی بہل | ہر قدم پر [illegible] بل
[illegible] | آئی [illegible] ہوئی
[illegible] کی | [illegible]
[illegible] ایسا تھا | [illegible] دیا تھا
[illegible] لایا | پھر [illegible] عقد آیا
[illegible] | [illegible] آخر کار
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] اک چیا پر | [illegible] نظر
قابل [illegible] | [illegible]
[illegible] کی [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] طرف [illegible]
دیکھکر [illegible] کا [illegible] | لائی [illegible] مصحف

اوسنین وہ نوبکنی بیچ مین لیکر
ڈالا آنچل دوشالہ کا سر پر
بولی دولہا سے وہ کہ مین قربان
کہو تم اسطرح دولہن سے میان

تم ہین دیکھو ہم تمہین دیکھین
کھولدو اپنی نرگسی آنکھین
الغرض اوسنے یہ جو کہلایا
اوسی صورت سے وہ بجالایا



شرم سے بند کی تھی ایسی آنکھ
اوس پر بھی مگر نہ کھولی آنکھ
یون لگی کہنے ڈومنی اوس آن
شکر داب حجاب مین قربان

اب تو للہ آنکھونکو کھولو
دیکھو دولہ کے رخ کے نور کو
لب و دم بھر سکے پھر وہ یون بولی
کیون میان کیسی آنکھ اب کھولی

بولا نوشاہ ہان برآئی مراد
للہ الحمد جلد پائی مراد
ہو گئی شاد سنکے وہ چنچل
سر سے اونکے اولٹ دیا آنچل

اوسنے چنوائی اسطرح سے نبات
رال ٹپکے اگر کہون وہ بات
اگر کرون کچھ صفات اوسکی رقم
ہے شاخ نبات نال قلم

شاد ہوکر وہ مصری کا کہانا
اک ادا سے وہ اوسکا وہ کہانا
کرکے رسمون سے فرصت آخر کار
آیا محفل مین وہ قمر رخسار

حسن آرا کی جبکہ رخصت دیر
اسطرف آئی تھی وہ مہ تنویر
اوسی شہزادی کی کہ تھا گھر تمام
آئی تھے اوسکے ساتھ اوس ہنگام

دیا سب نے سلامی مین وہ مال
طول ہوگا لکھون اگر احوال
دولہ والونکو کچھ ہوئی عجلت
کر دو جلدی دولہن کو اب رخصت

پھر تو میراسنون سے ہوکے حکم
پا ہنے گا اسے اسطرح اوس دم
ہو گئے فرط غم سے دل مملو
سبکی آنکھون سے گرپڑے آنسو

اقربا سب دولہن سے ملنے لگے
رو دی ایسا کہ دل پہٹنے لگے
کوئی بولی بہ گریہ و زاری
بھاری کرنا نہ اپنا دل داری

جلد اب جان تمہین بلاؤن گی
یا مین خود دیکھنے کو آؤنگی
گو کہ کچھ ہجر ناگوار ہے
بیاہی لڑکی پہ کیا اجارا ہے

یہ جو بہی تھی ادہر تو کچھ گفتار
روتی تھے سب برنگ ابر بہار
کہا خواجہ سرا نے پھر آکر
جسکو چھپنا ہو وہ چھپے جاکر

ماجو سمجھ چھپتی جاتی ہین
دیکھو نوشاہ یان اب آتی ہین
ہوئی ہشیار سب خبر پاکر
جسکو چھپنا تھا وہ چھپی جاکر

اسمین نوشاہ بھی وہان آیا
سامنے کو کورنش بجالایا
اوسنے خوش ہوکے پھر بلائین لین
چوکی پہ بٹھایا اور دعائین دین

یون لگی کہنے اوس سے وہ رکھ
اوسکو ناز و نعم سے پالا ہے
اوسکا منہ دیکھتی گذرتی ہے
ابھی کم سن ہے اور ہے نادان
نیک و بد جانتی نہین واللہ
لاڈلی ہے یہ سب گھرانے کی
اوسکو سمجھا کے یہ کیا نصیحت
آ کے سکھپال مین سوار کیا
ہو گئی پھر چلو چلو کی دھوم
خوب اوسنے جہیز بھی پایا
باپ اوسکا ہوا تھا ایسا شاد
چونکہ تھے چالوسنے جب فرصت کی
تھے وہ محروم انکی وصلت سے
آرزو اور کچھ سمجھانے لگی
دیکھا جب اوس پری نے ایسا دل
واہ کیا طرفہ اضطرابی ہے
جب نہ راضی ہوئی وہ نیک سیر
کیسے سے یا وسا جو ارادہ در
سنی اوسنے جو یہ تری بات
یاد رکھیے گا یہ ہماری بات
پیر نیز رگو نگا قول سچا ہے
سامنا آج ہے اوسکا ہے
[illegible] سار ہوا

لو نہ کہی یہ وہی پر تمکو نگہ
دھوپ مین بھی نہین نکالا ہے
منہ ہر اک بات پر یہ کرتی ہے
کیا کرون اسکا حال تم سے بیان
دوست دشمن سے بھی نہین آگاہ
نہین خوگر ہے رنج اوٹھانے کی
لی بہا اور اک یہ با خلعت
تھی مہر بھر کے زر نثار کیا
ہوا در پہ سوار لوگوں کا ہجوم
گھر مین اپنے وہ بیاہ کر لایا
سیکڑون قیدی کر دیے آزاد
اور بھی ایک بزم عشرت کی
تھی ابھی آرزو دلین بد کیسے
طبع مشتاق رنگ لانے لگی
بولی وہ نازنین پڑھو لاحول
ارے ان باتوں مین خرابی ہے
کی پھر اوسنے یہ دل کی تدبیر
مین نہ ہوتا تو یہ چھین تم کیونکر
تھی نہ جو [illegible] اوسکی خالی بات
ہے غلط آپکی یہ ساری بات
جو وہ کہتے ہین پیش آتا ہے
تمنے کلمہ وہی سنا یا ہے
[illegible] گئی وہ گلعذار ہوا

مین تو ہر طرح تم سے ہون نادم
نہین اسمین مبالغہ واللہ
اللہ آمین کی ہے یہی دختر
ویرانے مین جب کہ ہوتی ہے
اپنے سایے سے بھی یہ ڈرتی ہے
سمجھ لینا اگر خطا ہو جائے
اوسنے ہر ایک کو سلام کیا
اوسکے گھر کی خود بھی وہ سوار ہوا
ہو چکین جب سواریان سارے کی
گر لکھون اوس جہیز کی تفصیل
دی دولہن کو وہ منہ دکھائی مین
بدر بانو کو بیاہ کر لایا
جب وہ باہم ہوتی مسہری پر
دل نے کچھ آرزو پرستی کی
قہر توڑونگی گر بڑھایا ہاتھ
بھلا یہ راستی سے بوسہ دو
اپنے احسان کو جتانے لگا
ہمنے کیا کیا نہ جانفشانی کی
بولی ہنسکر کہ ہان بجا ہے قول
ایک تو قرض دوسری احسان
قرض کی صبر اوچھی کا احسان
کرد خویش را علاجی نیست
تم جو سمجھے ہو وہ غلط ہو گمان

اسکی وہ بھولی ہے مگر لازم
راست کہتی ہون نہین خدا گواہ
جانتی ہو نہین اسکو تو فقط
ہو سکے بی اختیار رو دیتی ہے
خوف سے آنکھیں بند کرتی ہے
خود منانا اگر خفا ہو جائے
اپنی آغوش مین دولہن کو لیا
ساتھ ہر اک رفیق دیا ہوا
ہوئی وہان سے برات رخصت
ہجم اس داستان کا ہو طویل
ایسی جو چیز تھی خدائی مین
اوس سے بڑھ کر جہیز ساتھ آیا
گھن گئی اور اسکی کچھ جی پر
دونون ہاتھوں نے پیش دستی کی
چٹکیان لونگی اب جو آیا ہاتھ
پھیر کے منہ ہو کر کہا جی چلد دو
یون زبان پہ سخن یہ لانے لگا
تمنے اصلا نہ قدردانی کی
تمنے اب مجھکو کر دیا معقول
نہین زینہار ہو لینا احسان
لے نہ زینہار ہو اگر انسان
حال دل گفتن احتیاجی نیست
بات اتنی فقط ہوئی یہ بیان

تا نظر کر گئے جا نفشانی پر
بس یہی مشکل ہے مطلب بر
اب یہ بیکار سب بنا وٹ ہے
کسی احمق کو دو یہ دم جا کر
نہیں بھولی ہوں یاد ہے سارا
چلو اب ہنسکے مجھسے بات کرو
پھر گیا مر نہ اتنا بکواؤ
اتنی جسوقت دیکھا ایسا رنگ
نیند میں جب رہی غافل وہ
وہ پری زادے سے جلانے کو
وقت ایسا یہ اوسکے ہاتھ آیا
اوس پری نے نہ راہ دی آنے
پاکے غافل نکال لی حسرت
نہیں بہتر یہ ظلم اے خود سر
سنتے ہی یہ سخن وہ غیرت ماہ
اب تلک دل نہیں ہے قابو میں
آنا تھا اوسپہ وہ گئی کو ہی
شرم آلودہ وہ نگاہ ستم پر
سانس جسدم جو ہی کہتے ہی
ارے کیوں ضد ہے ہم جانو
چھوڑ للٰلہ ایسی گھاتونکو
ستو لینے میں ہو گئی ہے ہجر
کبھی کہتی ارے چھلکیں تیرے ہاتھ

ایسے جسم چھپا ای گل تر
وہ ترنگ کہاں کشیدہ ادا
اپنے مطلب کی یہ لگاوٹ ہے
مجھسے سیا ہو نہو تمیز اگر
میری رغبت اور آگیا انکار
کسی نادان سے یہ گھات کرو
اپنے معشوق پاس جا وہ
اور بہو اخل بعقدہ مین تنگ
پھر لگا او جو حسرت دل ہو
ناز و شوخی بھی کچھ دکھانیکو
اوس پری رو کو نیند میں پایا
او سگھڑی لی اوسنے انگڑائی
ارے او اس حیا کی پر لعنت
اب تو کر میری عاجزی پہ نظر
بولی یوں ہنسکے سچ کہو واللہ
درد اوٹھا ہی میرے پہلو میں
بھول کر چہرہ میں نہ آئی کبھی
رنگ رخسار خوف سے تغیر
یوں لگا کہنے پھر وہ ہنستے ہی
سینہ زوری یہ نا توانو سے
آگ لگجائے تیری باتوں کو
کیوں میں کمبخت سو گئی ہو ہجر
کیا کیا ہم سلوک میرے ساتھ

آرمیں پیسے تو لو ہوں لقصیر
کبھی تھی منتظر اب وہ غیرت حور
جسپا نہ کی یہ ابھی کر لیا ہو ناز
مانوں یہ بات دیکھو تم کہو
کیا سمجھکر یہ اب لگاوٹ ہے
درد سر میں ہے بجا سو ادب
جسکی خاطر گریز کرتے تھے
دلسے یہ سوچ کر نکالی بال
دل میں اپنی یہ بات ٹھہرا کر
پھیر کر منہ کو اک دکھاوٹ سے
دیکھکر اوسکو نیند میں بیہوش
بولی یوں مسکرا کے وہ او ظالم
سنکے اوس حیلہ ساز کا یہ کلام
زخم دل پر نہ اب نمک چھڑکو
اور اب کچھ ہی آرزو باقی
نیند کو اپنی ہائی کیا کوسوں
کیجے او صدمہ کا کیا بیان نقشا
ہاتھ پائی وہ اور ہی ڈھب کی
تھی عداوت کہ کی بھی ساتھ
سر کو سنگ غضب سے پھوڑنگی
دیکھ پھر تم اپنی سنگدلی
کاٹتی تھی کبھی وہ دانتوں سے لب
ہیں یہ گستاخی بے ادب تیری

اپنا نہ ایسی کرو نگا میں تقریر
الفت عفو یہ نہیں ہے قصور
جانتے ہو کہ ہوں میں بہت وہ بال
جلد اب تم یہاں سے ہو کافور
خوب سمجھی ہوں یہ بنا بنا
دل تو میرا اٹھا کے چھین لیا
غم نہیں جس سر وقد کو مٹے
اسکو سو جانے دیجیے جی کھلا
ہو انجام وفق یہ مہ انور
سو رہی دفعتہ بناوٹ سے
لیٹا آخر یہ کھول کر آغوش
ہاتھ سے تیرے آیا ناک میں دم
یوں لگا کہنے یہ قمر اندام
سائل اب سیر کو نہ یوں چھیڑو
کیوں اوٹھا لی جستجو کی
جسکی بابت ہی مشتعل ہے جی
تھا عجب طرح کا وہاں نقشا
سنتی تھی وہ نہ بات مطلب کی
صاف کرتا ہے تو جو مجھپر ہاتھ
موذی اس بات کی سزا دونگی
ہوتی بیکل سے کلائی پہ بل
کبھی کہتی کہ ارے کیا کر
شامت آئی ہے کہ ہیں سب ہی

گاه تیوری چڑھا کے کچھ کہنا / گاه آنکھیں دکھا کے چپ رہنا
کر چکے نوش جبکہ جام وصال / ہو گیا دل سے دور رنج و ملال
پھر کہ مونس وزیر زادہ تھا / دل سے اسکو خیال اوسکا تھا
کیا بیان اوسکا کیجیے یاران / اوٹھیں جتنی کدورتیں پنہان
وہی آبادی وہی چرچا تھا / جس طرف دیکھو رقص برپا تھا
جس طرح خوش کیا ہے اونکا دل / شاد کر دے یونہیں ہمارا دل
توسن طبع اے سفیر اب موڑ / شیشۂ دل نہ حاسدوں کا توڑ
اہل انصاف دیکھیں ہیں یہ داد / منصفی سے یہ کہتے ہیں استاد
مثنوی کا نیا دکھایا رنگ / تو نے آئین سحر کا ہی کیا کیا ہے
نور کے آئین سب معانی ہیں / لفظ و معنی و شعر رنگین ہیں

دقتیں گو ہوئیں بہت ظاہر / اوس نے صبر کو عمل کیا آخر
اور مگس ترکا یہ ہا معمول / نہ کیا دونوں نے بہو کو قبول
بیعلی محرم سے اوسکی شادی کی / لیکن پھر وہ بھی عقد میں آئی
دولت عیش ہو گئی یہ حصول / زہرا نام کو بھی کر لی حلول
اپنی رحمت کا اے خدا صدقہ / اور اپنے حبیب کا صدقہ
گو ہر مدعا عطا کر دے / دامن آرزو کو دل بھر دے
دیکھ لی سب نے خوب جودت فکر / تا قیامت رہیگا تیرا ذکر
ہاتھ وہ ہر دم سارے لوہا مانگئے / دل میں اپنے وہ خوب جان گئے
جو ہو مرغوب آئین پیدا ہے / اس مرقع میں سب ہویدا ہے
جیسے چاہے جہاں میں خوب شہرہ ہے / سچ ہے خالق کی یہ عنایت ہے

در مذمت دنیا

ساقیا ہے یہ مجھ سے فرمائش / باطنی چاہتا ہوں آرائش
بھیجوں لعنت ہزار دنیا پر / کب مریں ذی وقار دنیا پر
اسنے مقبول کو کیا مردود / دل سے لازم ہے طاعت معبود
کچھ نہیں اپنی لا اوبالی بات / نہیں مطلب سے بھی خیالی بات
دل سے دنیا کا تو مرید نہ ہو / وہ چلن چل کہ تو پلید نہ ہو
رہ نہ غافل مقام عبرت ہے / نہ لگا دل یہ جائے وحشت ہے
انکی خواہش میں کیوں جفائیں سہو / انکے سایہ سے دور دور رہو
چاہتا ہے جو اپنا عز و وقار / بزم عشق خدا میں ہو میخوار
عشق میں جسکی ایسی ہو توقیر / خاک ہو جائے تو بنے اکسیر

نام دنیا کا دار فانی ہے / چار دن کی یہ زندگانی ہے
کر دی آباد وہ خاصی پہ ہے / آنے دی پھر نہ واجبی پر ہے
رکھے تنفر جہان فانی سے / مرگ بہتر ہے زندگانی سے
شہد ظاہر ہیں پر بطون میں سم / باعث رنج و غم ہے یہ عالم
یہاں ہر ایک چیز ہے حیران سحر / بھول کر بھی نکر ادہر کو نظر
سیم تن ہیں جانکی کھوٹی / دل لگے کھو زبان کو کھوتے
ترک الفت جہان ہی کو / یاد رکھ اوسکی بے نیازی کو
پھر تو اس نخل کا ثمر پائے / خدمت مدعا گہر پائے
در حق کی جسے گدائی ہے / اے سفیر اوسکو بادشاہی ہے

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ بابت نجوال طلسم حیرت عشقبازان یعنی مثنوی گلشن عشق میں تصنیف شاعر نکتہ چین جادو تقریر جناب خواجہ بادشاہ حسین صاحب متخلص بہ سفیر خلف الصدق خواجہ محمد بشیر عرف ... شہر میرٹھ مطبع انوار محمدی میں بتصحیح خواجہ فضل حسین خلف الصدق خواجہ بادشاہ طبع ہوئی

قطعات تاریخ طبع مثنوی گلشن عشق مصنفۂ خواجہ بادشاہ متخلص بہ سفیر

قطعۂ تاریخ طبعزاد خواجہ بادشاہ صاحب سفیر مصنف مثنوی ہذا

کیا چھپی مثنوی عجیب و غریب	گل کھلے تازہ تازہ مضمون کے
مصرعۂ سال ہی سفیر سنا	باغ پھولے یہ طبع موزون کے

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد خواجہ فضل حسین متخلص بہ عندلیب شاگرد و خلف الصدق خواجہ بادشاہ متخلص بہ سفیر

مطبوع ہوئی جو گلشن عشق	حاصل ہوئی دید سے مسرت
کیون غنچۂ دل نہو شگفتہ	ہر بیت ہے اک گلشن محبت
ہر ایک طلسم سے ہے سحر	ہر لفظ ہے سحر اور کرامت
لکھ سال طبع کا قدیر اب	مصرع ہو ہر اک طلسم الفت

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب سید نذیر علی صاحب متخلص بہ نور شاگرد میرزا محمد رضا خان صاحب عرف فتح الدولہ بہادر متخلص بہ برق

وہ مثنوی جو ہے جناب سفیر کی عمدہ	نئی نہ کان سے سنی آنکھ سے کبھی دیکھی
کہا یہ نور نے منقوطہ میں یہ مصرع	کتاب عشق و محبت کی اب ہے چھاپی

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب شیخ محمد جان صاحب متخلص بہ شاد شاگرد میر کلو صاحب دہلوی متخلص بہ عرش

ہوا مطبوع جب یہ نسخۂ [illegible]	چمن پیرا ہے یہ گلشن عشق
رقم شد مصرعۂ تاریخ جستہ	بہار افزا ہوا گلشن عشق

۱۲۹۱ھ

ایضاً [illegible]

چون مثنوی [illegible]	مطبوع شدہ مرقع آئینہ سا
[illegible] تاریخ	بتخانۂ چین کہ نقش [illegible] رنگ

قطعۂ تاریخ جناب سید حسن صاحب متخلص بہ لطافت

جو کہی ہے خواجہ بادشاہ سفیر نے	عندلیب ریاض صدق و صفا
مثنوی یہ اور چمن کی سے رنگین	جس پہ سو جان سے عندلیب ہیں فدا
سیر کرتا ہے جو کوئی اسکی	لطف گلگشت کا ہے مل جاتا
طرفہ گلزار ہے یہ اے احباب	سنکے پاتے شگفتہ دل ہیں ہوا
ہی کہیں باغ کی بہار کا وصف	کہیں [illegible] سبزہ کی ہے ثنا

کہیں کھولے چمن مضامین کے	تازہ باغ طلسم ہیں صدہا
رنگ دیکھا جو یہ لطافت نے	سال تاریخ کا ہوا جو
فکر یہ تھی کہ بولا بلبل طبع	گلشن عشق پر بہار چھپا

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت

عجب ہے تحفہ و دلچسپ مثنوی سفیر	ہر اک زبان پہ ہو جاری نام گلشن عشق
کہی ہے طبع کی تاریخ یہ فصاحت نے	ہزار بلبل دل ہے فدائے گلشن عشق

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب یعقوب علیخان صاحب متخلص بہ نصرت شاگرد سید حسن صاحب متخلص بہ لطافت

دیکھا نصرت نے گلشن عشق سفیر	مطلع جس رخ سے اسکا مقطع ہو گیا
جب چھپا با زینت و شان و شکوہ	او سکی ہر گلزار مطبع ہو گیا
کی رقم نصرت نے یہ تاریخ طبع	صفحۂ گلشن سرو مصرع ہو گیا

۱۲۹۱ھ

رباعی جناب سید علی محمد نیشاپوری متخلص بہ اشرف شاگرد سید حسن صاحب لطافت

ہے مثنوی سفیر کی مدح و ثنا	تا دو سو ہر اک چھپی ہوئی حسن سوا
منقوطہ حروف میں ہے اشرف تاریخ	ہے گلشن عشق بے مثال و زیبا

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب منشی اشرف علی متخلص بہ اشرف شاگرد میرزا اصغر علیخان صاحب دہلوی متخلص بہ نسیم

کیا خوب چھپی ہے مثنوی واہ	ہر شعر ہے اسکا مخزن عشق
اشرف نے تاریخ طبع لکھی	آئینہ [illegible] گلشن عشق

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب نثار علیخان صاحب متخلص بہ فہم

دیکھکر اس نظم کی خوبی مضمون	گر گئی ہر اک ہے مثنوی بے نظیر
باغ تصنیف ہے شاعر زمانہ ہی پھول	خوب کہی مثنوی ہی ہے خواجہ سفیر
سال کہا طبع کا فہم نے یہ لاجواب	واہ چھپا دلربا گلشن عشق سفیر

۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ جناب ہدایت اللہ خانصاحب [illegible]

چھپی سفیر کی جب مثنوی یہ تحفہ	ہر ایک نقش پہ مانی کا سلسلہ [illegible]
کہا یہ مصرعۂ تاریخ مثنوی سنتے ہی	نگار خانہ چین کہو چھپا ہے یہ

قطعۂ تاریخ جناب شیخ فدا علی عرف اچھی صاحب متخلص بہ [illegible]

صحت نامہ مثنوی گلشن عشق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۵	کا	سے	//	۱۲	لگا او چلو	لاگے اوسکے	۶۴	۲	پکھر	پر	//	۲۱	صورت گل	حیرت گل
۸	۹	لاکٹی	کہی	۲۴	۱۵	سوپر	پرسر	//	۲۱	اسکا	اوسکا	//	۲۵	شکل کرلی	[illegible]
//	۱۱	چرخ چور	چور چرخ	۲۸	۳	یون	یہ	۶۵	۲	چلی	جلی	۹۳	۳	اوسکا دکھ	اوسکا طور
۹	۳	عار	خار	//	۱۱	کسی	کیسا	۶۶	۱	اوسکی	اسکی	//	۴	گودہ	وہ بہی
//	۸	دادر	دادر	//	۱۹	پھروہ	سبب وہ	//	۱۷	اوسکو	اسکو	//	۷	بھاکو	تمکو
//	۲۲	کہ	پہ	۲۹	۸	کبھی کہتی تھی	کہتی کہتی تہی	۶۷	۱۱	اوسنے	اسنے	۸۸	۱۷	وہ گل تر	یہ گل تر
//	۳۲	فقر	فقیر	//	۱۰	خالان	چال	//	۱۵	اوسنے	اسنے	۸۹	۱۶	کام پانی کا بہا دینا	بچا بہا دینا پانی کا
۱۰	۸	گلِ لالہ	گل اللہ	۴۰	۷	گرپڑی	گرپڑی	۷۱	۶	پری نے	پری کی	//	۲۲	اسکے ساتھ	جسکے ساتھ
۱۱	۹	حرمین	حرمکن	۴۴	۸	پڑی	پری	//	۹	اوسدم	اسدم	۹۱	۴	اسکی	اوسکی
۱۱	۳	صورت زار	صورت دار	۴۶	۸	رکھین	رکھدین	//	//	یعنی اگر	اپنی اک	//	۴	مجالس	محبس
۱۴	۱۵	کہیے جیسے	کہتی جیسے	۵۲	۲۱	کفنی تہی	تہی کفنی	//	۱۶	اوسکو	اسکو	//	۱۴	تڑپا کرگئی	تڑپ کرگئی
۲۵	۴	مٹی تہی	مٹی بہی	۵۴	۵	جادوگر	بداختر	۷۲	۱	بیتاب	وہ شاد	۹۲	۱۰	درندہ	درندے
۲۶	۱۲	دیکھے	دیکھ کے	//	۸	ہوتی	ہوتی	۷۳	۱۴	سبکا	سبکی	//	۱۲	وان سو رہا	یہ پیر وہ سو رہا
۲۷	۷	حالی	جہالی	۵۵	۱	وہان بہی	وہان یہ	//	۱۹	اوسکی	اسکی	۹۵	۳	ضیا	صبا
		جنت	جنت	//	۳	بس بہی	بس وہی	۷۵	۱۳	اسوقت	اوسوقت	۹۶	۱۰	[illegible]	[illegible]
۲۹	۷	کوملو	کوبکو	۵۶	۳	اپس تنگلہ	اس جنگلہ	۷۶	۵	ہی زرک	زرکین	۹۷	۲۱	بحقا	یکتا
۳۲	۱	پیس	بس	۵۷	۳	نکلی	نکلین	۷۷	۳	تولفرت	کرنصرت	۹۸	۱۸	عبیر و گلال	عبیر گلال
//	۷	اوسکو	اسکی	۵۹	۱۰	سوجی اک	سوجہی یہ	//	۷	اوسکا	وہ سپہ	۱۰۰	۲۳	منہ کی بہی	منہ کی تہی
//	۲۰	اثر	گھر	//	۲۱	وہ	یہ	۷۸	۳	وہ	یہ	۱۰۱	۱	سنکے جب	سنکے چپ
۳۳	۱۳	تو	اب	۶۳	۵	اوسنے	اسنے	۸۰	۱	اب بین	اتنہ	//	۱۱	وہ پونچا	وہان پہونچا
//	۲۱	نالان	نادان	//	۸	اوسنے	اسنے	//	//	[illegible]	[illegible]	//	۱۹	جادو یہ	جادو سے
۳۵	۱۱	کمال ملال	ملال کمال	//	۱۴	اوسنے	اسنے	۸۲	۲۳	پر گنتی	گئی کشتی	۱۰۳	۱۰	۴	شمشیر بین
۳۶	۱۵	گذرتا	گذرتی	//	//	اوسکے	اسکو	//	۱۹	وہ مہ	یہ مہ	//	۱۶	لوح کا	لوح سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٣	٣	دادا اسکی	دادا دادی	١٣٦	٢	وہ جمتر	یہ جمتر	١٦٣	٢	بیاہ لی	بیاہ کی	١٧٥	١٧	کہاں گئی	کہاں سے لگا
١٠٨	١٣	دریا	بجرا	١٣٦	١	وہ	حبیب	١٦٥	٢٣	ہوئی	ہوا	١٧٩	١٠	منہ بالائی	دہلانے لگے
١٠٩	١	کھیری	کہیہ رہے	١٣٨	٩	وہ آتی	آتے وہ	١٦٦	٣	نیدا	اپیدا	″	″	تاشہ	تاشہ
″	١٥	ہجر الفت	ہجر حیرت	″	″	وہ آتا	لاستے وہ	″	٧	اوسے	سے	″	٣	دنگی	دونگی
١١٠	١٢	زنجیر	سب نظیر	١٣٩	١٢	کہر نہیں	کم نہیں	″	١٠	چا	چارہ	″	٨	پیا	پیار
١١١	١٣	ساتوں	ساتھ لیے	١٣٩	١٣	اوسلے	سلسلے	″	١١	سقہ	سقہ	″	١٣	صت	رحمت
١١٢	١١	کسلا	کس طرح	١٣٩	٧	ظاہر	ظاہر ہوتی	″	١٥	منقیب	نقیب		١٥	اوسکو	اسکو
١١٣	٩	بسمہ	پسمہ	١٤٩	١٩	ئیاری	ئیار	″	٢٣	ہیرن	[illegible]	[illegible]	ا	ہی	سے
″	١٣	رکہو	رکھیے	١٤٨	٩	مرکب یہ	ہر کب پہ	١٩٨	٩	خمیدہ	نقش	١٨٢	٣	کرو	کردی
١١٤	٣	کو	ڈالکو	١٥٠	٥	دیں ہیں	دہین	″	١١	بجوان	بجاون	″	١٣	ہوا	کیا
١١٦	٧	آتا تھا	آیا تھا	١٥١	١	یہی	کہی	١٦٠	٩	جراکے	جڑہا کے	١٨٣	٣	اوسکی	اسکی
″	١٣	وہ لیو	پیر یوسف	″	٨	نہین	انہین	″	١٦	لیا	کیا	″	″	″	″
١١٨	٥	اسیر	اوسے	″	١٥	قمر یکہ	مرانور	١٦١	٣	الصاف	انصاف	″	٦	وہ	یہ
١١٨	١٣	آدیگا	آئیگا	١٥٢	١٨	داقع	واقع	″	٢٢	لین	لی اوٹھین	″	١٤	اوسکا	اونکا
١٢٠	٧	اوسکو	اسکو	١٥٣	٣	مرہ	مرد	١٦٢	١٠	کرکے	کردی	١٨٥	٣	تازی	تاروسے
″	١٢	اودن	اوسنے	١٥٣	١٦	اسم	اسم	١٦٣	٨	شریہ	شریہ	″	٣	جو	وہ
١٢٢	١١	اوسکی	اسکی	١٥٤	١٣	زدا	ذرا	″	١٦	پارہ جبین	ماہ جبین	″	٧	جنبہ کی صنعت	چنبی کی جنبہ
″	١٦	لرتی	کرتی	١٥٥	٦	سمار	چار	″	٢٢	شک	رشک	″	″	کلکی براہ احوال	کلکی بہ احوال
١٢٣	٩	پاتو	بالو	١٥٦	٣	بند	بندہ	″	٢٣	کہدی آپ	کہدی سب	١٨٦	١٣	مختصر ہیر	مختصر ہو
١٣١	١٦	حال	چال	[illegible]	٩	دریا	دربار	١٦٣	٢١	تقریر	تدبیر	١٨٩	٣	منقبض	منقلب
١٣٣	٩	تہا مقیم	تہی مقیم	[illegible]	١١	انبہ	آنکوہ	١٦٥	١	مرکا	مرکے	″	٥	ہوائی فرحت	ہوئی فرحت
″	١١	وہ ولیہ	ولی اللہ	١٥٩	١٢	اوسکا	اوسکی	″	٣	کنڈہی	کاندہی	″	″	فرح جبہ	فرحت
١٣٤	١٥	وہ اشبیہ	اشبہ بشیر	١٦٢	١٢	عہر	بہر	١٦٦	١٠	اک	وہ	″	٦	نغی	نقی
١٣٥	٦	دونون	دونون تمام	١٦٣	٢٢	بیجد	بیخطر	″ ١٦٧	١٦ ٥	عقمت سہرا	عظمت [illegible]	″	١٠	لبس	سبب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۰	۱۰	شاہا	شاہ رہا	۲۰۲	۲۰	رکھتا	رکھتی	۲۲۲	۱۰	ہزاروہون	ہزار ہون	۲۴۰	۱۶	سہاس	ہیہات
۱۹۲	۴	پرپونکی	قبرونکی	،،	۲۴	ایگردجی	ای گردجی	،،	،،	ادہر	اودہر	۲۴۰	۱۲	اوسنو مطلق	اسنو مطلق
۱۹۳	۱۱	عبث	عورت	۲۰۳	۵	تکرار	انکار	،،	۱۲	دہان	یہان	،،	۱۹	اوسنو سنا	اسنو سنا
۱۹۴	۴	جاؤنگا	آؤنگا	،،	۲۲	اوسکو	اسکو	،،	۱۴	پریشان آہو ہوگا	پریشان ہونگا	۲۴۱	۴	دیتی اور	دیتے ہین اور
۱۹۵	۱۰	می مین	مین سے	۲۰۴	۸	اوسنے	اسنے	،،	۱۷	خاک	غم کی	،،	۸	آیا	آتا ہے
۱۹۶	۱۰	اوسکا	اسکا	،،	۱۸	زمین گی	زمین کی	۲۲۳	۱۳	بٹھا	ہٹھا	،،	۲۰	کہتی ہو	کہتے ہین
،،	۱۶	اوسکی	اسکی		۲۰	تگا	لگا	۲۲۴	۱۰	اوٹھتی	اوٹھے	۲۴۲	۲	اوسکا	اسکا
،،	۲۲	کی رباب	کا رباب	،،	۴	رنڈنما	رونمائی	۲۲۵	۴	جویاکیا	جو کیا	،،	۳	اوسکی	اسکی
۱۹۷	۱۶	کفتا	گفتار	،،	،،	بس ایک	ایک	،،	،،	ہی	بھی	،،	۴	ہرادار	ہوادار
۱۹۸	۱۱	پھر	پہر	،،	۱۸	غم	غش	،،	۴	زیبا ہی	زیبا تھی	۲۴۳	۲۰	تہین	تمہین
،،	۱۳	مدہوش	ہمہ وش	۲۰۸	۱۶	اوسکے	اسکے	،،	،،	بیجا ہے	بیجا تھی	۲۴۴	۱۴	وہ اور داس	پیا اودواس
۱۹۹	۱۶	اکسا	وہ	،،	۱۸	ہوگیرا	ہوگیا	،،	۹	لوقسم	لوقسم	،،	۱۶	جہاتی	بہاتی
،،	۲۱	سیرا	میرا	،،	۲۲	طیور	بلور	،،	۱۸	اوسکو	اسکو	،،	۳۰	سب اوسنے	سب اپنا
۲۰۰	۴	اوسکی	اسکی	۲۰۹	۸	اوسکی ساتھ	اونکے بعد	۲۲۶	۳	اسکو	اوسکو	،،	۲۲	اوسپر	اسپر
،،	۵	اوسکی	اسکی	،،	۱۱	[illegible]	[illegible] خاصی	،،	۲	زندہ ہای	زندہ ہوئے	۲۴۵	۳	[illegible]	[illegible]
،،	۹	اہ	واہ	،،	۱۲	جلویا	جلوا	،،	،،	اصالہو	اصالہ ہو	،،	۵	اودہر سے	ادہر سے
،،	۱۱	اسکا	اوسکا	،،	۱۳	مصاحب	مصاحبین	،،	۱۵	کیا کلام	کیا یہ کلام	،،	۱۲	آپ فراموش	آپ فراموش
،،	۱۹	وہ تھی	یہ تھی	،،	۲۳	عیاں ہوگا	عیاں ہونگا ہون سے	۲۳۱	۳ / ۵	تاثیر ہو جاونگی	تاثیر ہو جاونگی	،،	۱۰	رنج والم	غبار الم
،،	۲۲	اوسنے	اسنے	۲۱۰	۱۱	یہ وہ	وان یہ	،،	۱۳	کیسے تمام	کیا تمام	۲۴۶	۶	لگا	لگی
،،	۲۳	اوسکو	اسکو	۲۱۸	۴	اوسکا	اسکا ہا	،،	۱۲	کہہ لو	[illegible]	،،	۷	سن کم	کم سن
۲۱۱	۱۱	اسے	اوسے	۲۱۹	۱۸	لگ رہا تھا	بھرا تھا	۲۳۴	۴	تھا نہو تھا	تھا ہو کر	،،	۱۵	فتور	قصور
،،	۱۲	حکم	حسن	۲۲۰	۱	چین کی آرام	چین آرام	۲۳۵	۶	اسطر کر	اسطر کی	۲۴۷	۳	بچی	بچی
،،	۲۰	جاکر	جاپہر	،،	۲۰	الیسا کہیں	سینے کہیں	،،	۹	گرپڑی	گرپڑا	،،	۱۴	اسطر حسی	اسطر حکی
،،	۲۲	سیٹہ بیان	سٹیر بیان	۲۱	۱۸	زنہرکا	زہرکی	۲۳۶	۳	دکھتا ہو	دکھاتا ہی	،،	۱۳	گفتا	گفتار